

جامع ترمذی

ہشتمائیک مرتبہ

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ
(۳۴۱ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی



ALAHAZRAT NETWORK

الاحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝

علامہ غلام رسول سعیدی

مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور ان کی شریعت کی متاع کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حیات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہیں، صحابہ کرام نے حضور کی کتاب زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا تذکار کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

اکابر علماء ملت اور اسانید شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بار بار صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلب حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث روایت کر لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا۔ ناقلیں حدیث کو رکھنے کے لیے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر اہمیت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول میں قرآنی احکام کی عملی تصویر چٹیا کرتی ہیں۔ علاوہ ان میں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرح میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

ضرورت حدیث

محبت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

- ۱۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
 - ۲۔ ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا۔
 - ۳۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔
 - ۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة
- اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔
آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان کی بات مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے۔ پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور جیکہ ہمیں اسوہ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے بغض نہیں حضور کی فاطمہ داریت تھی اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث داریت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر سمجھنے نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت بندوں پر ناقص رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشدد داریت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جانتے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفیض نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا:

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم۔

ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

و یعلمہم الکتاب والحکمت۔

اور رسول مسلمان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو میں تو لایہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی میں بھی ضرورت ہے۔ ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت تک سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد جہاں اس بیان اور

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

هو الذي بعث في الامم رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفن ضلال مبين
وآخرين منهم لما يلحقوا بهم۔
وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاسحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابث ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔ آپ ہی سوچئے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے توذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے۔ وقوف عرفہ طواف زیارت ووداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعسین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حدیث ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کذا فی جس سے فرائض واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعسین صرف حضور سے ملتی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے محل اور مہم احکام کی تفصیل اور تعسین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے میں اور معلوم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارح بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :

يحل لهم الطيبات ويحرم عليهم
الخبائث۔
رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو علت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مشکل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس معنوں کو سمجھنے کے لیے بھی ہیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہوگا تو کوئی واضح معنی سمجھ نہیں سکتے اور اگر منہ قرآن کے لیے احادیث لیں تو ایک معتبر راوی اور ایک نیک شخص کے ہونا چاہیے کہ ان کے ہاں احادیث کی بعض آیات ایک ہی جگہ مل سکیں۔

تدوین حدیث عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر اتباع صحیح تابعین تک پورے تسلسلہ اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلب بند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ آپ کے ایک شخص (ابوشاہ) نے اگر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلان اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔

اسی طرح حضرت عہد اللہ بن عمرو بن عامر احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی۔ انہی سے روایت ہے: عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظہ فنتقی قریش وقالوا اکتب کل شیء اسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریکلمہ فی الفضب والرمنا فامسکت عن الکتابۃ فذکرت ذالک لى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومأ باصبعد الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما ینخرج منہ الا حق

عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی غرض ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں:

ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب لکھتا تھا۔ صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ چنانچہ عمر بن امیہ بیان کرتے ہیں:

تحدثت عند ابی ہریرہ بحدیث فاحذہیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال هذا هو مکتوب عندی حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور یہیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام روایات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداً زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنائے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں:

کان یعلی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالتقاہا ثم قال ہذا احادیث من سمعتها و کتبتها عن رسول اللہ و عرضتها علیہ حضرت انس احادیث لکھوا یا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آئے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آئے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

(تفسیر العلم ص ۹۶-۹۵)

اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کرب نے محفوظ کر لیا تھا اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیالیس احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو غزوہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی روایات کو قتادہ بن دعامة سروسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔

مذکورہ الصد سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آئے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابو بکر بن محمد بن عمر بن حرم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضح کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اسجی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۷

الکفایت ص ۲۲۹

طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۶۲

تدریب الراوی ص ۷۳

۱۔ محمد بن سعد کاتب واقفی

۲۔ علامہ جلال الدین الخوارزمی

۳۔ محمد بن سعد کاتب واقفی

۴۔ حافظہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

۵۔ تقدیر المعرفۃ الکتاب المخرج والتعديل ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے: **مروئی ان عبد اللہ بن عمر کان ینسخ الی السوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ہذا کانت فی الحدیث۔** کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

الجامع لاختلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بانی ہیں آپ کی نظر سے مستحکم حوالے گزر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث کو محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں:

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معهم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعدد افلیتنبوا مقعدہ من النار فلما طویج القوم قلت کیف تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعتم ما قال وانتہ تنہم کون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منه عندنا فی کتاب یلہ

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اسے بھتیجی ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال قلمبند کیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتہاد کا احتمال تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابو ہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چھ ہتر (۵۲۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار کردید لکھے

موظا امام مالک کے علاوہ امام اعظمؒ نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر علامہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے مستند بزرگ مصنفین نے جن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں، سنن ابوالولید (۳۵۱) جامع سفیان ثوری (۱۶۱) مصنف ابی سلمہ (۱۶۴) مصنف ابی سفیان (۱۹۴) جامع سفیان بن عیینہ (۱۹۸) اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتب الامام الشافعی (۲۰۴) مسند احمد بن حنبل (۲۱۴) الجامع الصغیر للبخاری (۲۵۶) الجامع المسلم (۲۶۱) سنن ابوداؤد (۲۶۵) الجامع للترمذی (۲۶۹) سنن ابن ماجہ (۲۷۳)۔

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک مدین حدیث کا ایک گمراہ جہان پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر تہذیب تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلب بند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر میخوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز مردوں کو گولے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت جھیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفت گو کر لی جائے۔

تعریف حدیث علم حدیث کی دو قسمیں ہیں، علم حدیث روایت اور علم حدیث درایت حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے مادی اور مادی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور مقبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسام حدیث حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

مرفوع : جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔
موقوف : جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔
مقطوع : جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق : جس حدیث کی سند کے شروع سے روات کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مرسل : جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی اخص : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

مشاذ : جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔

منکر : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معروف ہے)۔

معلل : جس حدیث میں علت خفیہ قاصر ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تمام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر مشذوذ اور

غیر معلل ہو،

صحیح لغيرہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق

روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق

سے پوری نہ ہو۔

حسن لغيرہ : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت

سے پوری ہو جائے۔

ضعیف : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری

نہ ہو۔

متروک : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی مشتم بالکذب ہو۔

موضوع : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

غریب : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز : جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ (یعنی سلسلہ سند میں کسی شیخ سے بھی تین سے

زیادہ طرق سے مروی ہو)۔

کم مادی نہ ہوں) اور یہ زیادتی حد کو اتر سے کم ہو۔
 متواتر : جو حدیث ہر فرد میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عاۃً محال ہو۔
اقسام کتب حدیث | کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔
 صحیح : جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔
 جامع : جس کتاب میں آئمہ معنوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشرط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔
 سنن : جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد و سنن۔
 مسند : جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔
 معجم : جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔
 مستخرج : جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتب کے شیخ یا شیخ اشبح کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابن نعیم علی البخاری۔
 مستدرک : جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی النجاشی۔
 رسالہ : جس کتاب میں جامع کے آئمہ معنوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہاد، آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔
 جز : جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جز الفرائض و جز الفرائض و جز۔
 اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔
 امالی : جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔
 اطراف : جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو فقہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتب مخصوص کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف للکتب الخمسة لابن العباس اور اطراف المزنی۔
طبقات کتب حدیث | شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے ہار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تھیں کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خواہد کہا جاتا ہے۔

- ۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔
- ۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔
- ۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقارب تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی نسبت ضعیف روایات زیادہ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو مستہم بالوضع ہیں جیسے سند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔
- ۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابوالنعمان اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث | سطور ذیل میں مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

- طالب :** حدیث کا متعلم۔
- شیخ :** حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔
- حافظ :** جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
- حجۃ :** جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔
- حاکم :** جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد | جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار

سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہم طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی منہم بالکذب ہو باقی اقسام کی نسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں

ہماری حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی وضاحت راوی کہائے۔

غیر صحیح کی تحقیق | بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مفالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغویہ حسن لذاتہ حسن لغویہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغویہ حسن لذاتہ یا حسن لغویہ ہو سکتی ہے۔ غلامہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں ہے چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع و ابطال کا حکم لازم آئے اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ **مبایع العینیں میں بیان فرمائی ہے۔**

متن اور سند میں احکام کا فرق | راوی کی مجرد صحت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاحت راوی بیان کرے۔ پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائیگا لیکن متن تقسیم وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاحت راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین فیہی میزبان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراہیم بن موسیٰ المزوری عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے وہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمیذ میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلوٰۃ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم اعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روایات الراوی الضعیف یحکون فیہ الصبیح والضعیف والباطل فیکتبونہا ثم یمسحون اهل الحفظ والاقتان بعض ذلك من بعض وذلك سهل علیہم معروف عندہم وبهذا احتج السفیان الثوری حرمین

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کبھی کی روایات

نہی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ
قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

حدیث موضوع کا حکم | حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد وضعیہ اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شرکے ساتھ شریعت مل جائے تو وہ پھر بھی شرعی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونے والے امور کی تفصیل | احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدؤ و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ و فضیلت اور قبر کے احوال۔

عقائد قطعیہ : ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیکہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ : ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

احکام : ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

فضائل و مناقب : اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ

علامہ نووی فرماتے ہیں :

انہم قد یردون عنہم احادیث الترغیب و الترہیب و فضائل الاعمال و القصص و احادیث الزہد و مکارم الاخلاق و نحو ذلک مما لا تتعلق بالحلال و الحرام و مسائل الاحکام و هذا الضرب من الحدیث یجوز عند اهل الحدیث و غیرہم الساہل فیہ و روایۃ ماسوی الموضوع منہ و العمل بہ لان اصول ذلک

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصص زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

صحيحه مقرونه في الشرح معروفه عند اهل العلم
وعلى كل حال فان الامتداد لا يردون عن الضعفاء
شيئا يحتاجون به على انفراد في الاحكام -
کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی
روایت سے ہرگز استدلال نہیں
کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور
ان کے مقتضی پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش
انظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم
يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب
والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضعاً
واما الاحكام كالحلل والحرام والبيع و
النكاح والطلاق وغير ذلك فلا يعمل فيها
الا بالحديث الصحيح او الحسن الا ان يكون
في احتياط طي شئ كما اذا ورد
حديث ضعيف بكراهة بعض
البيع او الانكحة -
حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام
فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و
ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب
ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے
احکام مثلاً، بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ
میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل
درست نہیں آتا کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً
بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف
وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت | فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا
جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی
ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے
مروی ہو تو وہ جس غیر ہو جاتی ہے چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق
امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر ۱/۲۸۸ ص ۲۸۸ مطبع مصر میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شرنائلی
لکھتے ہیں:

وقد احتج جمهور المحدثين بالحديث
الضعيف اذا كثرت طرقه ولحقه بالمعج
تارة وبالحسن اخرى -
جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو مجتہد
محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گواہ صحیح کے ساتھ
اور گواہ حسن کے ساتھ لائق کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان المجتہد اذا استدل بحديث مجتهد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا
كان تصحيحه كما في استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس
التحريم وغيره. ۱۷ طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث: اذا في احدكم الصلوة والامام على حال الحديث کے تحت لکھتے ہیں: هذا حديث غريب لا نعرف احدا اسنده الا ماروي من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال النووي۔ اسنادہ ضعیف نقلہ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے
میرک فكان الترمذی یرید اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث
تقوية الحديث بعمل اهل العلم کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔
چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ صلوۃ
الشیخ جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی
ہے کہ عبد اللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں:

قال البيهقي كان عبد الله بن المبارك علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک صلوۃ
یصلیہا وتد اولها الصالحون تبیع پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو
بعضهم عن بعض وفي ذلك ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس
تقوية للحديث المرفوع۔ ۱۸ وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی
بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس
سلسلہ میں تبحر اور تلاش سے جو ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے

روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

وہ ہے کہ امام اعظم اسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو۔ امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف : حافظ ابو رشید حلبی، حافظ اسحاق بن مایہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سدی، حافظ ابو محمد بن حنفیہ، حافظ عبد الباقی، حافظ ابو بکر یازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو محمد عمر قندی، حافظ شمس الدین سرحدی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین باریزنی، حافظ جمال الدین ذیلی، حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع : حافظ دارقطنی، حافظ ربیع، حافظ خطابی، حافظ عمر الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ طحاوی، حافظ ذہبی، حافظ مزنی، حافظ ابن اثیر جزیری، سبکی، بیہقی، ابن حجر وغیرہم۔

مالکیہ : حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ جریر، حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابو محمد بن حنفیہ، حافظ عبد الحق، حافظ قاضی حیاض، حافظ مازنی، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سیلی وغیرہم۔

حنابلہ : حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔



امام ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے اور یسی نے کہا ابو عیسیٰ ترمذی ان اثر میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریخ اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے یہ امام ترمذی بے حد عبادت گزار اور پرسوز دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ و زاری کے سبب وہ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے محمد سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل حجاز سان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الفضاک ابن اسکن سلمیٰ ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے

ولادت اور نسب

جیحون کے قریب واقع ہے۔

کنیت ابو عیسیٰ

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابو عیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابو عیسیٰ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابو عیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا "عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا" اس روایت کے سبب بعض علماء نے ابو عیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابو عیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ثانیاً یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاح کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

کنیت ابو عیسیٰ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابو عیسیٰ تھی۔ جب حضرت عمر کو اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا کہ ان کی کنیت حضور نے رکھی تھی تو حضرت عمر نے اس کو حضور کی خصوصیت قرار دیا اور اس کنیت سے بدستور منع کرتے رہے لیکن اس استدلال میں بھی کچھ جان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی یہ کنیت خود حضور نے رکھی تھی اور حضرت عمر کا اس کو حضور کی خصوصیت قرار دینا اس وقت معتبر ہوتا جب حضور نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا لفظ اہل بیت کے معنی میں ہے ہی نہیں بلکہ اشتغال اہل لہ و دم کے معنی میں ہے جیسے ابو تراب، ابو ہریرہ اور ابو بکر وغیرہ کنیتوں میں بھی یہی معنی ہے۔

١- الإمام الحسيني الترمذي صاحب الجامع الصحيح المتوفى ٢٤٩ هـ

۳۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن الحسن البکیر الترمذی المتوفی ۲۵۵ھ۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ نبوت پر ولایت کی فضیلت کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذ سے نکال دیا گیا پھر یہاں چلے گئے۔ جہاں ان کے ہم سفر مل گئے۔ ان کی کتاب قواعد الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول بہت مشہور ہے۔ جس میں ۲۸۸ احادیث ذکر کی گئی ہیں حافظ سیوطی نے ان پر زیادتی بھی کی ہے۔

تذكرة الخلفاء ج ٢ ص ٥٣٩

۴ امام عبداللہ شمس الدین الذہبی متوفی ۷۴۸ھ

١٢٥٥

100

كشفت الظنون ج ٢ ص ١٤٩

۳۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۴ھ

سويد بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد المالك بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری۔ امام ابو داؤد۔

تلامذہ امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، یسٹم بن کلیب شامی، محمد بن محبوب، ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن فیر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن فرج، ابو جعفر محمد بن سفیان بن نصر نسفی، محمد بن منذر ابن سعید ہمدانی اور امام بخاری۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

- ۱۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی جمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل ما قطعتم من لینتہ او ترکتموها قائمۃ علی اصولہا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوہم من حصونہم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدرہم فقال المسلمون قد قطعنا بعضنا وترکنا بعضا فلنسئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل لنا فیما قطعنا من اجر وهل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینتہ او ترکتموها قائمۃ علی اصولہا الایۃ ہذا حدیث حسن غریب وروی بعضهم ہذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل قال ابو عیسیٰ سمع منی محمد بن اسماعیل ہذا الحدیث۔
- ۲۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالر بن ابی حفصۃ عن عطیہ عن ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یمسک فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن ضرہ ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحد یتطرقہ جنباً غیری وغیرک ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجه وقد سمع محمد بن اسماعیل منی ہذا الحدیث واستغریہ۔

تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴
تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۰
الجامع الصحیح ص ۲۷۴
۵۲۵

۱۔ امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ
۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۳۔ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ
۴۔

بے مثل حافظہ

امام ترمذی غضب کا محافظ رکھتے تھے ان کی قوت حفظ سے متعلق ایک واقعہ عام تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خود امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے ان کی احادیث کے دو جز نقل کیے تھے ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ساتھ تھے۔ مجھے اب تک ان اجزاء کی دوبارہ جانچ پر حال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان احادیث کی قرات کریں اور میں سن کر ان کا مقابلہ کرتا ہوں۔ شیخ نے منظور فرمایا پھر میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بالآخر میں نے ان کے اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے اور شیخ سے قرات کی درخواست کی۔ شیخ قرات کرتے رہے اور میں اپنے ذہن میں ان احادیث کو محفوظ کرتا رہا۔ اتفاقاً شیخ کی نظر ان سادہ کاغذوں پر پڑ گئی اور وہ ناواض ہو کر کہنے لگے تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے ملاتی کرتے ہو پھر میں نے سادہ اجزاء کو اپنا عند پیش کیا اور کہا کہ آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہو گئی ہیں۔ شیخ نے کہا سناؤ اور میں نے وہ تمام احادیث من و عن سنائیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کے لیے چالیس ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے سفایت کی جاتی تھیں امام ترمذی نے ان احادیث کو بھی اسی طرح ترتیب وار سنایا۔ اس پر شیخ نے انہیں تحقیر و آفرین کرتے ہوئے بے اختیار کہا ماریت شکاک میں نے تمہاری مثل کب تک کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

ابن حزم کا انکار

ابو محمد ابن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے الصال میں امام ترمذی کو مجہول قرار دیا ہے کیونکہ غیر متعلقین حضرات کے لیے امام ترمذی اور پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے انہیں اس کے انکار پر تعجب ہوا اور انہوں نے ابن حزم کے قول کی تاویلات اور توجہات کرنی شروع کر دیں لیکن ہمارے لیے یہ امر حینال باعسف حیرت نہیں ہے کیونکہ ابن حزم نے محلی میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی وغیرہ مجتہدین کو امام کے لیے جگہ جگہ کذب اور سفاہت کے الفاظ استعمال کیے ہیں پس جو شخص ان جیسے سفاک اور ائمہ دین کے لیے کذب اور سفاہت کے الفاظ لا سکتا ہے ایسے زبان دراز شخص کے لیے امام ترمذی کو مجہول کہہ دینا کیا بڑی بات ہوگی۔

تصانیف

درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات اور کثرت مشاغل کے باوجود امام ترمذی سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں: (۱) جامع ترمذی (۲) کتاب الجمل (۳) کتاب التدریج (۴) کتاب الزہد (۵) کتاب الاسماء والکنی (۶) کتاب الشامل النہیہ۔

وفات

۱۳۰ھ رجب ۲۴۹ھ کو مقام ترمذ میں امام ترمذی کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حافظہ یہی لکھتے ہیں کہ اس سال جن اور مشاہیر محدثین کا وصال ہوا ان کے اسماء یہ ہیں: محدث ابن خلیل بن ثابت ابو جعفر ربیعانی، ابو اسیم بن عبد اللہ العباسی الکوفی، محدث مکرہ ابو یحییٰ احمد اللہ بن احمد بن ابی مسرۃ احدث جعفر بن محمد بن شاکریہ

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابوداؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت، ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ثالث الکتاب المستد کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے، مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواد کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔

شیخ ابواسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔

تسمیہ صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سنن ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصغیر ہی ہے۔ سنن اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور چونکہ ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو سنن کہنا بھی درست ہے۔ مدبا الجامع الصغیر کہنے میں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تعظیماً کہا گیا ہے۔

اسلوب

امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس قدر عمدہ اور مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ بطور ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات بمع اٹلہ پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اودان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے سلم بن قیس سے ایک روایت ذکر کی: اذا توضأت فاستثر واذا استجبست فاوتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:

واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقال طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعادة واذا ذلك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابی لیلی و عبد الله بن مبارک و احمد و اسحاق و قال احمد الاستنشاق او كد من المضمضة قال ابو عيسى طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفیان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنت من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالک و شافعی ۛ

۲۔ امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر۔ لیکن اس حدیث کو اگر جمع صوری پر محمول کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا۔ تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان حادى الرابعة فاقتلوه۔ چوتھی بار شرب پینے پر کسی شخص کو بلوہ و قتل کر دینا۔ بے شک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قیل کو تفسیر پر محمول کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث محمول ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہ ذکر نہیں کی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

جامع ترمذی ص ۳۰

۳۷۸ ص . .

۲۶ ص . .

ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۵۹ھ

۳۷۸ ص

۲۶ ص

۳۰ - حبيب ايك حديث كسى صحابہ سے مروى ہو تو جس صحابى سے اس حديث كى روايت مشهور ہو امام ترمذى اس صحابى كى روايت ذكر كرتے ہيں اور باقى صحابہ كى روايات كى طرف وفى الباب عن فلان وعن فلان كہر كرا اشارہ كرتے ہيں۔ مثلاً امام ترمذى روايت كرتے ہيں - عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا دخل للخلأ قال اللهم انى اعوذ بك من الخبث والخبائث اس كے بعد امام ترمذى لکھتے ہيں : وفى الباب عن على و زيد بن ارقم وجابر و ابن مسعود - پھر اپنى روايت كى وجہ ترجيح ذكر كرتے ہيں - قال ابو عيسى حديث انس اصح شيئ فى هذا الباب واحسن لى امام ترمذى كے اس طريقہ سے تين فائدے حاصل ہوتے ہيں اول يہ كہ باب كى غير مشهور روايات بھى علم ميں آجاتى ہيں ثنائى يہ كہ با اوقات بعض غير مشهور روايات كى كسى علت كا بھى بيان كرتے ہيں - مثلاً يہى حديث جس كو انہوں نے حضرت انس سے روايت كيا ہے اور جس كے بعد فرماتے ہيں كہ وفى الباب عن على و زيد بن ارقم وجابر بن مسعود - اس ميں زيد بن ارقم كے بارے ميں لکھتے ہيں و حديث زيد بن ارقم فى اسنادہ اضطراب اور پھر تفصيل سے وجہ اضطراب بيان كردى ہے ثالث يہ كہ بعض اوقات غير مشهور روايات كے متن ميں كوئى زيادتى يا كمى ہو تو اس كا بھى ذكر كرتے ہيں مثلاً وہ حضرت جابر سے روايت كرتے ہيں - عن جابر بن عبد الله قال نبى صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرائيت قبل ان يقبض بعام يستقبلها يہ پھر لکھتے ہيں : وفى الباب عن ابى قتادہ وعائشہ و عمار - اس كے بعد انہوں نے ابو قتادہ كى روايت ذكر كى ہے جس كے متن ميں كمى ہے لکھتے ہيں : عن ابى قتادہ انه لى النبى صلى الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة اخبرنا بذا لك قتيتہ قال نابذ لك ابن لهيعة اس كے بعد مشهور روايت كى وجہ ترجيح بيان كرتے ہيں - و حديث جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم اصح من حديث ابن لهيعة وابن لهيعة ضعيف عند اهل الحديث ۔

۳۱ - امام ترمذى كا عام طريقہ يہ ہے كہ حبيب كسى صحابى كى روايت ذكر كرتے كے بعد وفى الباب عن فلان كہتے ہيں تو فى الباب كے تحت اس صحابى كا نام ذكر نہيں كرتے جس كى روايت اصالة باب كے تحت لاتے ہيں۔ ليكن بعض جگہ انہوں نے اس طريقہ كے خلاف بھى كيا ہے مثلاً وہ روايت كرتے ہيں : عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال فى الجنة شجرة يسير الراكب فى ظلها مائة عام الحديث اس كے بعد لکھتے ہيں - وفى الباب عن ابى سعيد ليكن اس جگہ ابو سعيد كى روايت سے وہ روايت مراد نہيں ہے جس كا امام ترمذى پہلے ذكر كر چكے ہيں بلكہ ايك اور روايت ہے - عن ابى سعيد الخدرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال له رجل يا رسول الله ما طوبى قال شجرة مسيرة مائة الحديث (يہ روايت موارد الغمان ميں ہے)

جامع ترمذى ص ۲۲۷

ص ۳۶۱

موارد الغمان زوائد ابن حبان ص ۶۵۲

جامع ترمذى ص ۲۲۷

ابو عيسى الترمذى المتوفى ۲۷۹ھ

ص ۲۷

الحافظ نور الدين بن ابى بكر البیہى المتوفى ۷۰۷ھ

ابو عيسى الترمذى المتوفى ۲۷۹ھ

۴۔ امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً روایت کرتے ہیں : حدیثنا ہندار حدیثنا ابو احمد تاسفیانی عن معمر بن قتادہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائه فی غسل واحد اس کے بعد لکھتے ہیں : قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح ہے حسن کی مثال یہ ہے : حدیثنا علی بن حجرنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عروہ بن الزبیر عن المغیرہ بن شعبہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاہرهما قال ابو عیسیٰ حدیث المغیرہ۔ حدیث حسن اور ضعیف کی مثال یہ ہے : حدیثنا قتیبہ قال ثنا رشد بن بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبہ بن حمید عن عبادہ بن نشی عن الرحمان بن غنم عن معاذ بن جبل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجهہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف و رشد بن بن سعد وعبد الرحمن بن زیاد بن انعم الا فریقی یضعفان فی الحدیث۔ ۵

۵۔ اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو تعین کر دیتے ہیں کہ اضطراب کس میں ہے یا متن میں اور بہا و قاسد و جہ اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : حدیثنا جعفر بن محمد بن عمران الشعلبی الکوفی نازید بن حباب عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید الدمشقی عن ابی ادیس الخولانی و ابی عثمان بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء شعل قال اشہدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله الحدیث۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں : و ہذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب میں لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سندوں ذکر کی ہے۔ عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید عن ابی ادیس عن عقبہ بن عامر عن عمرہ اور بعض کالیوں ذکر کیا ہے۔ عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عمرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ زید بن حباب کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ادیس اور ابو عثمان ان دونوں اور حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور عبد اللہ بن صالح وغیرہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادیس

جامع ترمذی ص ۴۱

ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۵۵ھ

۲۴

۲۴

۲۴

۲۴

۲۴

۲۴

فلم یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن اسیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم راایت لا یعد
 هذا الحدیث محفوظاً خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور غیر محفوظ وہ ہوتی ہے جس میں ثقہ راوی اوثق کی
 مخالفت کرے یا ایک ثقہ شخص متعدد ثقہ لوگوں کی مخالفت کرے۔ اس حدیث کی وجہ شذوذ امام ترمذی نے امام
 بخاری سے یہ نقل کی ہے کہ اس حدیث کو دوسرے ثقہ راویوں نے سفیان ثوری سے مسلسل روایت کیا ہے اور صرف
 زید بن حباب نے اس کو سفیان سے موصول روایت کیا ہے۔

۸۔ جو حدیث منکر ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال
 یہ ہے : حدثنا بشر بن معاذ العقدي البصري نا اليوب بن واقد الحکوفی عن هشام بن عروة عن
 اسیہ عن عائشة قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم من تطوعا
 الا باذنهم۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں : قال ابو عیسیٰ هذا حدیث منکر لا تعرف احدا
 من الثقات ردی هذا الحدیث عن هشام بن عروة۔ خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں
 غیر ثقہ راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور هشام ہی
 عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

۹۔ بعض دفعہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید
 سے مدرج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے : حدثنا قتیبة نا اللیث عن
 ابن شہاب عن عیید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جشامہ اخبرہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بود ان فاہدی لہ حمارا وحشیا خروہ علیہ فلما رأی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم الکراہیۃ قال انہا لیس بناہ علیک وانا حرم۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں۔ وقد ردی
 بعض اصحاب الزہری عن الزہری هذا الحدیث وقال اہدی لہ لحمار وحش و هو غیر محمول علیہ
 مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن میں راوی اپنے پاس سے کچھ الفلا داخل کر دے اور اصحاب زہری
 کی روایت میں ایسا ہی ہے کیونکہ صحیح حدیث میں فاہدی لہ حمارا وحشیا۔ کے الفاظ میں اور اصحاب زہری
 نے لحمار کا لفظ زیادہ کر کے اہدی لہ لحمار وحش روایت کیا گیا ہے۔

۱۰۔ بعض دفعہ امام ترمذی کثرت طرق کا اظہار کر لے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن
 درحقیقت وہ موقوف ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کے وقف کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں :

ما یج ترمذی ص ۱۳۰

ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۶۹ھ

ص ۱۳۶

ص ۱۳۶

ص ۱۳۵

ص ۱۳۵

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعليه صیام شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لا تعرفہ مرفوعا الا من هذا الوجه والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ ۱۱۔

اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں: عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضوؤ لکل صلاۃ طاهرا وضی طاهر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتہ قال کنا شووضو ووضوؤا احدا۔ اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشہور عند اہل الحدیث حدیث عمرو بن عامر ۱۲۔

۱۲۔ امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ہذا حدیث حسن صحیح یا ہذا حدیث حسن غریب یا ہذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباہن ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے۔ لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ صحیح لذاتہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف ایک قسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اور اقسام آپس میں متباہن ہوتی ہیں ان میں سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ آجھ نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اور حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اس تقدیر پر ایک روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ اجتماع نقیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اول یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس صورت میں یہاں حرف عطف اور مخدوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف واؤ مخدوف ہے۔

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ حماد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے ان دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔ شمس الدین جذری نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے ابن دقیق العید نے کہا حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے بعض لوگوں نے کہا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح با اعتبار تاکید کے لائے ہیں اور بعض نے کہا حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہوتی ہے جو طرق متعدد سے مروی ہو کیونکہ خود کتاب السبل میں لکھتے ہیں: «وما قلنا فی کتابنا حدیث حسن فانما اردنا بحد حسن اسنادہ عندنا ان کل حدیث یروی لایکون راویہ متھما بالکذب ویروی من غیر وجہ فی حوالہ الکت ولا یکون شاذاً فہو عندنا حسن»۔ اور حدیث غریب صرف ایک طریق سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب دو متضاد وصفوں کی حامل کیسے ہو سکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحیں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرق مشروط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہذا غرابت اس کے منافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط ہذا حدیث حسن کہتے ہیں وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

۱۱۔ بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے: حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقرئ قال انابی عیسیٰ بن ایوب عن زید بن جبیر عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یصل فی سبع مواطن الحدیث! اس کے بعد ذکر کرتے ہیں: قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر اسنادہ لیس بذاک القوی وقد تکلم فی زید بن جبیر من قبل حفظہ۔ اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیر کے حافظ پر جرح کیا ہے۔

۱۲۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ہنادنا شریک عن ابی فزارہ عن ابی زید عن عبد اللہ بن مہمود قال سألنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما فی اد اوتک فقلت نبیذ فقال شمر طیبہ وناظرہ وناظرہ قال فتوحنا منذ! اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابو زید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابو زید رجل مجہول عندنا اصل الحدیث۔

۱۵۔ اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا نصر بن علی و احمد بن عبید اللہ السلفی البصری قالنا ابو قتیبہ بن قتیبة عن الحسن بن علی الهاشمی عن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاء فی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فاستنح۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وسمعت محمد ایقول الحسن بن علی الهاشمی منکر الحدیث۔

۱۶۔ عام طور پر جو راوی کثرت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں ان کے اسماء اور کنیٰ کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں، ابو صالح والد سہیل هو ابو صالح السمان واسمہ ذکوان۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں، وابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں، والزہری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری وکنیتہ ابوبکر۔

۱۷۔ اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں، ابو الملیح بن اسامہ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی۔ اسی طرح لکھتے ہیں، ابو ہریرہ اختلفوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس وقالوا عبد اللہ بن عمرو۔

۱۸۔ اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صناعی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں، والصناعی الذی روی عن ابی بکر الصدیق لیس له سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عبد الرحمن بن عسلۃ ویکنی ابا عبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الطريق وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث والعسلۃ بن الاعصر الاحمسی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال له الصناعی ایضاً وانا حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی مکاترکم الوم فلا تقتلن بعدی۔ یعنی ایک صناعی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمن ہے اور دوسرے صناعی صحابی ہیں جن کا نام صناع ہے یہ دونوں حضور سے روایت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دوسرے کی روایت متصل ہے۔

۱۹۔ بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اسانہ اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا قتیبة وھنا داود ابوکریب و احمد بن منیع و محمود

جامع ترمذی ص ۳۳

ص ۳۶

ص ۲۷

ص ۲۶

ص ۲۶

ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۴۹ھ

ص ۲۷

ص ۲۷

ص ۲۶

ص ۲۶

بن خیلان و ابو حمار قالوا نأویع عن الا عیش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروہ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلوة ولویتوضوا قال قلت من ہی الا انت فضحکت، اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: سمعت ابابکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یہی بن سعید القطان هذا الحدیث وقال هو شبہ لاشی قال وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف هذا الحدیث وقال حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروہ لیس اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی آراء پیش کی ہیں اور بتلایا ہے کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی، امام ابو زرعہ، امام احمد بن حنبل اور عبد الرحمن دارمی کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔

۳۰۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اسانہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی۔ حدیثنا عند قتیبہ قالنا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال الشمس لی ثلثۃ احبار قال فانیت بہ عجزین ودوۃ فاخذ الحجزین والقی الوضوء وقال انہما کس۔ اس حدیث کو ابی اسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور زہری نے بھی۔ امام بخاری نے زہری کی روایت کو مناسب خیال کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر ہے لیکن امام ترمذی کہتے ہیں: واضح شی فی هذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ الحدیث ابی اسحاق۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث زہری سے بہتر ہے کیونکہ زہری نے اخیر عمر میں ابی اسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابی اسحاق کا ذہن ٹھیک ہو چکا تھا اس کے بعد امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادت لاتے ہیں کہ زہری کی روایت ابی اسحاق سے سقط الاقتبال ہے چنانچہ لکھتے ہیں: سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدہ وزبیر فلا تمہال ان لا تسمع من غیرہما الا حدیث ابی اسحاق علیہ

۳۱۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں عنہ ان قائم کرتے ہوئے بسا اوقات لفظ ابواب کے بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں اس کے تحت عام طور پر احادیث مرفوعہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ ابواب کے بعد عن رسول اللہ نہیں لکھتے لہذا وہاں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے۔

۳۲۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایہ، هذا الحدیث فرواه موسى بن عقبه وابراهيم بن ابی النصر مرفوعا ووقفه بعضهم ۱۰

۲۳۳۔ بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ میں حضرت ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بها ولا تضنن بها علی۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قوله ولا تضنن بها علی يقول لا تبخل بها علی والصنن والبخيل والضنن الستهم ۱۱

۲۳۴۔ بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے ہیں وفي الحدیث قصه یا وفي الحدیث قصه طویله، اس کی مثال یہ ہے، عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اہبط منها وفیہ ساعته لا یوافقها عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیہا شیاً الا اعطاه ایاہ قال ابو ہریرۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فذکرت له هذا الحدیث فقال انا اعلم تہلك الساعة فقلت اخبرنی بها ولا تضنن بها علی قال ہی بعد العصر الی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تكون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقها عبد مسلم وهو یصلی وتلك الساعة لا یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوۃ فهو فی الصلوۃ قلت بلی قال فهو ذالک۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وفي الحدیث قصه طویله ۱۲۔ سنن ابی داؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے، عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ اہبط وفیہ تلیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعة وما من دابة الا وہی مصیحة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا عن الساعة الا الجن والانس فیہا ساعة لا یصاد فیہا عبد مسلم وهو یصلی یسأل اللہ عز وجل حاجۃ الا اعطاه ایاہا قال کعب ذالک فی کل سنة یوم فقلت بلی فی کل جمعة قال فقراہ کعب التورۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ شرف لقیبت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعة ہی قال ابو ہریرہ فقلت له فاخبرنی بها فقال عبد اللہ بن سلام ہی آخر

ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي آخر ساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصاد فيها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام البر يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوة فهو في صلوة حتى يصلي قال فقلت بلى قال هو ذاك ۛ

۲۵۔ اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو تو کیا اوقات امام ترمذی اس تعارض کو اٹھانے کے لیے کوئی توجیہ اور تاویل پیش کرتے ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اندھیرے پڑھا کرتے تھے۔ انصاری حضرات کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ چاروں میں پیش ہوئی پہلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں اس کے بعد دوسری حدیث انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسفروا بالفجر فانه اعظم الاجر، فجر روشن ہونے کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس سے زیادہ اجر ملتا ہے پہلی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ فجر کی نماز جلد پڑھنی چاہیے اور دوسری کا تعارض یہ ہے کہ تاخیر سے پڑھنی چاہیے امام ترمذی ان دو متعارض حدیثوں میں تطبیق دینے کے لیے امام شافعی کی طرف سے دوسری حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الاسفار ان يتضح الفجر فلا يشك فيه ولم يردان معنى الاسفار تاخير الصلوة ۛ یعنی اسفار کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح یقینی طور پر چلتی ہو جائے اور اس کا وجود مشکوک نہ رہے یہ کہ نماز کو مؤخر کر کے پڑھا جائے ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس توجیہ کے اعتبار سے معنی یہ ہو گا کہ جب فجر غیر مشکوک ہو تو زیادہ جلد سے نماز پڑھ لیں کہ اگر مشکوک وقت میں فجر پڑھی گئی تو نفیس اجر بھی ملے گا اور یہ بلاشبہ باطل ہے بلکہ متعارض روایتوں میں اصل تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں نفس جو اذ بیان کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں استجاب بتلایا گیا ہے نیز پہلی حدیث میں عمل کا بیان ہے اور دوسری میں قول کا اور چونکہ قول عمل پر باجم ہوتا ہے اس لیے تعارض نہ رہا۔ ۲۶۔ اور کبھی امام ترمذی رفع تعارض کے لیے دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کا منسوخ ہونا بیان کر دیتے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت ذکر کی کہ جس چیز کو آگ نے چھو اس کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دوسری حدیث حضرت حابر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کے اخیر میں امام ترمذی لکھتے ہیں: وهذا آخر الامرین من رسول الله صلى الله عليه وسلم وکان هذا الحديث ناسخ للحديث الاول مما مست النار۔ یعنی یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔

جامع ترمذی کے علوم | جامع ترمذی میں امام ترمذی نے احادیث کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ

اپنے اندر متعدد علوم و فنون کو سمونے ہوئے ہیں حافظ ابو بکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید غور و فکر کر کے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری ہندسہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرست حسب ذیل ہے: (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) متروک اہل روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایات کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متن حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شاذ اور محفوظ (۱۱) منکر اور معروف (۱۲) حدیث مدرج (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد (۱۷) اختلاف اسماء (۱۸) اسماء مشترکہ میں امتیاز (۱۹) جرح و تعدیل (۲۰) اسماء کنیت اور نسبت کی وضاحت (۲۱) امم حدیث کی آراء (۲۲) امم حدیث کا اختلاف (۲۳) تطبیق بین الروایات (۲۴) نسخ اور منسوخ کا بیان۔ اور یہ وہ علوم و فنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

رموز و اصطلاحات

امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر الجواب میں ذکر کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

- (۱) فلان ذاہب الحدیث : اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔
- (۲) فلان مقارب الحدیث : ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر ہو تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح ہو تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر ہو تو اس کا معنی ہے حدیث مقارب غیر واد بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے ان حدیث مقاربہ حدیث غیرہ ہر حال مقارب مشارک کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

- (۳) شیخ لیس بذاک : اسی لیس بذاک المقام الذی یوثق بہ یعنی اس کی روایت نامقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک الفاظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظ کے لحاظ سے ناقص ہو پس شیخ کا لفظ اس کے کمال عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان ضبط کی طرف راجع ہو اور طبعی نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں متعل ہے یعنی بوڑھا آدمی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں ہے۔
- (۴) اسنادہ لیس بذاک : ذاک کا اشارہ مشتعل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

- (۵) ہذا حدیث جیدہ : حافظ ابن صلاح جید اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلقینی کہتے ہیں کہ

امام ترمذی جید یا قوی کے ساتھ حدیث کو اس وقت موصوف کرتے ہیں جب حدیث حسن کے درجہ سے ترقی کر لے مگر صحیح تک نہ پہنچ سکے۔ اور یہی بات صحیح ہے۔

(۶) **هذا اصح من ذلك** : اس قسم کے مقالات پر اصح عموماً ابرج کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور یہ ان میں اصح ہے۔ یا دونوں حسن ہیں اور یہ ان میں زیادہ قوی ہے یا دونوں ضعیف ہیں اور یہ ان میں کم درجہ کی ضعیف ہے۔ اسی طرح جب **هذا اصح شئ فی هذا الباب** کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب احادیث صحیح ہیں بلکہ ببا اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو امام ترمذی ترجیح الباب کے اثبات کے لیے داند کرتے ہیں وہ ان سب میں کم درجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے کہتے ہیں **هذا اصح شئ فی هذا الباب**۔

(۷) **هذا احديث غريب** : امام ترمذی نے کتاب اسطیل میں غریب حدیث کی تعین و حین بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منقو ہوتا ہے۔ اگرچہ دوسرے طرق کے لحاظ سے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ **عن حماد بن سلمة عن ابي العشاء عن ابيه قال يا رسول الله اما تكون الزكاة الا في الحلق فقال لو طعنت في فمها اجزاء عندك حماد بن سلمة کے علاوہ اور کوئی شخص ابو العشاء سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پاتی۔**

ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دوسروں کی بنسبت کچھ زیادتی بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہو جس کے حافظہ پر اعتماد ہو ورنہ وہ حدیث صحیح ہوگی اس کی مثال یہ ہے : **عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر من رمضان على كل حر او عبد ذكرا او انثى من المسلمين صا عامن تملكو صا عامن شعير۔** امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے جو حدیث مروی ہے اس میں من المسلمین کے الفاظ نہیں ہیں یہ نادر صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لیے یہ حدیث غریب کہلاتی ثالث یہ کہ عام اثر حدیث کے نزدیک وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اور اس کے سوا کسی اور طریقہ سے اس حدیث کی روایت کی جائے پھر بھی وہ غریب ہوگی اس کی مثال یہ ہے۔ **حدثنا ابو هشام و ابو السائب والحسين بن الامود قالوا نا ابو اسامة عن بن برد بن عبد الله بن ابی برة عن جده ابی برة عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحکام فیریا کل فی سبعة امعاء والمومن یا کل فی معا واحد۔** اس حدیث کی جو سند محمد بن غیلانی اور امام بخاری اور دوسرے اثر حدیث کے نزدیک معروف ہے وہ یہ ہے، **عن ابی اسامة عن بن برد بن عبد الله بن النعمان عن امام ترمذی کی سند چونکہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہو گئی۔** امام ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتایا کہ ابو کریم کے علاوہ ابو ہشام، ابو السائب اور حسین بن اسود بھی اس حدیث

روایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابو کریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے۔

(۹) **ہذا حدیث حسن** : جب امام ترمذی کسی حدیث کے ساتھ صرف حسن لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث ہوتی ہے جو شاؤ ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعدد سے مروی ہو۔

(۹) **اہل الراۓ** : اس لقب سے عام طور پر امام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں۔ رہا یہ کہ احناف کو اہل الراۓ کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی وقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الراۓ کہتے ہیں۔

(۱۰) **بعض اہل الکوفة** : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابو حنیفہ کا ذکر کیا گیا ہے سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام الائمہ سرایۃ الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا۔ البتہ کتاب العمل میں جابر جعفی سے متعلق امام ابو حنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو یحییٰ الحمائی قال سمعت ابا حنیفہ یقول ما رايت احدا کذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء بن ابی رباح۔ ہم اس طرح عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ یغفر اللہ لنا ولکم و سائر المسلمین۔

شرائط : حافظ ابو الفضل بن طاهر حازمی شروط ائمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے : ۱۔ کامل الضبط والاعتقان وکثیر الملازمة مع الشیخ (۲) کامل الضبط والاعتقان وقلیل الملازمة مع الشیخ (۳) ناقص الضبط والاعتقان وکثیر الملازمة مع الشیخ (۴) ناقص الضبط والاعتقان وقلیل الملازمة مع الشیخ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقلیل الملازمة غوائل الجرح جس کو منعقاد اور مجہولین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

- (۱) وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔
- (۲) وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابو داؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔
- (۳) وہ احادیث جن کا ابو داؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔
- (۴) وہ احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی ہے۔

تساہل | احادیث پر کوئی حکم لگانے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابوہامرا البغدادی نا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعہ ساعۃ لا یسأل اللہ البعد فیہا شیئاً الا آتاه اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایتہ ساعۃ ہی قال عین نعتام الصلوۃ الی انصراف منها۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابوہامرا حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب۔

امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبد اللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے امام ابو زرہ اس کو داعی الحدیث اور لیس بالقوی لکھتے ہیں۔ ابو ہامرا لیس بالمستین کہتے ہیں۔ نسائی اور دارقطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے ابوامیم بن منذر نے کہا کہ یہ شخص صحت مجاہد لوثقا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا۔ علی بن مدینی، احمد بن حنبل اور ابونعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور قلیل الحدیث کہتے ہیں۔ ابن سکین نے کہا اس کا جو نسخہ عن ابیہ عن جده مروی ہے اس میں نظر ہے حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعافت اور مناکیر ہیں اور ابن حبان نے کہا اس نسخہ میں موضوع روایات ہیں اس شخص کا نام اپنی کتاب میں لینا اور اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ کی جس روایت کو یہاں حسن قرار دیا ہے وہ عن ابیہ عن جده ہی ہے۔

کثیر بن عبد اللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی عن ابیہ عن جده ہے جس کو ابن حبان موضوعات میں سے اور حاکم ضعافت اور مناکیر میں سے شمار کرتے ہیں۔ روایت ملاحظہ ہوا۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابوہامرا العقدی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحاً حرم حلالاً او اھل حراماً والمسلمون علی شروطہم الا شرطاً حرم حلالاً او اھل حراماً۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح۔

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو کریب و محمد بن عمرو السواق قالنا یحییٰ بن الیمان عن المنہال بن خلیفہ عن العجاج بن ارطاة عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبر الیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلة و قال

رحمك الله ان كنت لاداهات لاء القرآن وكبر عليه اربعاً۔^۱

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن بیان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیس بحجۃ، ابن معین لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کوئی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ نقرہ نہ تھا۔ عبد اللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقلوب کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہذا حدیث حسن۔

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاذ قرار دیتے ہیں خیال رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہر حال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہا ہے اس کی مثال یہ ہے۔ حد ثنا محمد بن عبید المعاری نا عبد الرحمان بن زید بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يفترن الصائغ الحجامه والقي والاحتلام۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ۔^۲

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمان بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصول روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبد اللہ بن زید، عبد العزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسل روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمان بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہذا یہ حدیث منکر ہوئی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حد ثنا ہناد ناہیشم عن ابی الزبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذا نغم اقام فضلى العصر ثم اقام فضلى المغرب ثم اقام فضلى العشاء۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں،

جامع ترمذی ص ۲۱۳

تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۰۷

جامع ترمذی ص ۱۲۷

ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۵۹ھ

شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۵۹ھ

حدیث عبد اللہ لیس باسنادہ باس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبد اللہ [ؓ]
 امام ترمذی کا کہنا کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبد اللہ بن مسعود کی وفات
 کے وقت ابو عبیدہ کی عمر سات سال تھی [ؓ] اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے
 جیسا کہ محمود بن ربیع نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے [ؓ] اور حضرت امام حسین
 رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے [ؓ] تو یہ کیوں نہیں
 جائز کہ ابو عبیدہ نے سات سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی
 روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف راویوں کا سات سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو
 ابو عبیدہ جیسے معروف تابعی کا عبد اللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیونکر انکار ہو سکتا
 ہے۔ کلابیسی نے کتاب المدلسین میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کا
 ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی
 ہے اور وہ سند یہ ہے [ؓ] عن زیاد بن سعد عن ابي الزبير قال حدثني يونس بن عتاب الكوفي
 قال سمعت ابا عبیدہ بن عبد اللہ یذکر انہ سماع اباہ یقول کنت مع النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ و
 السلام فی سفر الحدیث - اور جب سند صحیح کے ساتھ خود ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے سماع
 کی تصریح موجود ہے [ؓ] تو امام ترمذی کا نفی سماع کا قول کرنا تساہل کے سوا اور کچھ نہیں۔
 امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہنے میں
 انہوں نے ضرور تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع
 حدیث شامل نہیں کیا محدث ابن جوزی نے جامع ترمذی کی تین احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن جوزی
 کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے الذب عن السنن میں یہ ثابت
 کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

تعداد احادیث | شیخ محمد فواد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث مقصودہ کی تعداد ۱۳۸۵ بتلائی ہے
 اور توابع اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے جملہ احادیث کی تعداد ۱۴۹۵ بتلائی ہے

۱۔ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۵۵ھ	جامع ترمذی ص ۵۲
۲۔ حافظ عبد اللہ بن یحییٰ المتوفی ۵۵۵ھ	مدۃ القاری ص ۲۵۳
۳۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	صحیح بخاری ص ۱۰
۴۔ شہاب الدین ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب ص ۳۵۵
۵۔ شیخ المافظہ الدین ابو محمد محمد بن احمد عینی المتوفی ۸۵۵ھ	مدۃ القاری ص ۲۵۳

اعلیٰ اسانید امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے اور وہ یہ ہے: حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابی نضر اسدی الحکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا قی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقا بض علی الجمرۃ

ملا علی قادری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تصحیح لاحق ہوا ہے اور انہوں نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ و عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

کتاب صحاح میں جامع ترمذی کا مقام صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ رابع سے اہلۃ احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں۔ نیز امام ترمذی ضغاء اور مجہولین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ جلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور اعلیٰ کی روایات کا بھی احراج کر لیتے ہیں۔

البدۃ حسن ترتیب، حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقام ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کے لیے معنی ہے اور غالباً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کو ثالث الکتاب استہ سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

شرح جامع ترمذی کی شرح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل ہیں۔ بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتبر اور مشہور شرح دستیاب نہیں

ہے۔ سطور ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ عارضۃ الاحوذی : یہ شرح الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشعری المالکی المتوفی ۵۴۶ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔
- ۲۔ المنقح الشذی : یہ شرح حافظ ابو الفتح محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۴۳۲ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو پانچ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔
- ۳۔ شرح الزوائد علی الصحیحین و ابی داؤد : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن المقلن المتوفی ۸۴۳ھ کی تصنیف ہے۔
- ۴۔ العرف الشذی : یہ سراج الدین عمر ابن رسلان اللعینی المتوفی ۸۰۵ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔
- ۵۔ شرح الجامع : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۶ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔
- ۶۔ شرح الترمذی : یہ شرح حافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن نقیب الحنبلی المتوفی کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔
- ۷۔ شرح الترمذی : یہ شرح الحافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۷۹۵ھ کی تالیف ہے۔
- ۸۔ قوت المقتدی : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔
- ۹۔ شرح ترمذی : یہ شرح علامہ محمد طاہر عراقی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۶ھ کی تالیف ہے۔
- ۱۰۔ نفع قوت المقتدی : یہ شرح علامہ سید علی بن سلیمان المالکی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔

مختصرات | شرح کے علاوہ جامع ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ مختصر الجامع : یہ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔
- ۲۔ مختصر الجامع : یہ نجم الدین محمد ابن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔



فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اول

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۸۸	غسل خاثر میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۱۷		البواب طہارت	
۸۸	مسواک کرنا۔	۱۸		طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۱
۸۹	غیم سے بیادری پر دم مٹے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جائیں۔	۱۹	۷۸	فنیلیت وضو	۲
۹۰	وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا، کلی کرنا اور تاک میں پانی ڈالنا۔	۲۰	۷۹	وضو نماز کی گنجی ہے۔	۳
۹۱	ایک چوسے کلی کرنا اور تاک میں پانی ڈالنا۔	۲۱	۸۰	سیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔	۴
۹۲	دایمی کا غلط کرنا۔	۲۲	۸۱	سیت الخلاء سے باہر آنے وقت کیا کہا جائے	۵
۹۳	سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے۔	۲۳	۸۱	فضلے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت۔	۶
۹۳	سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا۔	۲۴	۸۲	قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت۔	۷
۹۳	سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا۔	۲۵	۸۳	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۸
۹۴	مسح سر کے لیے نیا پانی لینا۔	۲۶	۸۴	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت۔	۹
۹۵	کافروں کے باہر اور اندر کا مسح۔	۲۷	۸۴	فضلے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۰
۹۵	کان سر کے حکم میں ہیں۔	۲۸	۸۴	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔	۱۱
۹۵	انگلیوں کا غلط کرنا۔	۲۹	۸۴	چپڑے استنجا کرنا۔	۱۲
۹۶	ایڑلوں کے خشک رہنے پر تنبیہ۔	۳۰	۸۵	دو دھیلیوں سے استنجا کرنا۔	۱۳
۹۷	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا۔	۳۱	۸۶	جن اشیا سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔	۱۴
۹۷	اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا۔	۳۲	۸۷	پانی سے استنجا کرنا۔	۱۵
۹۸	تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا۔	۳۳	۸۷	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضلے حاجت کے لیے دو رکعتیں پڑھتے جاتا۔	۱۶
۹۸	ایک دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا۔	۳۴			

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۳	اوزن کا گوشت کھانے کے بعد وضو۔	۵۹	۹۸	بعض اعضاء کو روکنا بارائے بعض کو تین بار روکنا۔
۱۱۳	شرنگاہ کرنا بعد لگانے سے وضو کا حکم۔	۶۰	۹۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک۔
۱۱۳	شرنگاہ کر چھونے سے وضو نہ کرنا۔	۶۱	۱۰۰	وضو کے بعد اذان پر پانی چھڑکنا۔
۱۱۵	بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۶۲	۱۰۰	کامل وضو کرنا۔
۱۱۶	تیند سے وضو۔	۶۳	۱۰۱	وضو کے بعد کپڑے کا استعمال۔
۱۱۶	تے اور بخیر سے وضو کرنا۔	۶۴	۱۰۲	وضو کے بعد کیا پڑا جائے۔
۱۱۶	دودھ پینے کے بعد کھانا کرنا۔	۶۵	۱۰۲	وضو کے لیے ایک ہمد پانی۔
	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا	۶۶	۱۰۳	وضو میں اسرار کردہ ہے۔
۱۱۶	مکروہ ہے۔		۱۰۳	ہر نماز کے لیے (نیا) وضو۔
۱۱۸	کسے کا جھوٹا۔	۶۷	۱۰۴	ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا۔
۱۱۸	بائی کا جھوٹا۔	۶۸	۱۰۵	مردانہ حرکت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا
۱۱۹	موزوں پر سج۔	۶۹	۱۰۵	حکمت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے
۱۱۹	مسافر اور تقیم کیلئے موزوں پر مدت سج	۷۰	۱۰۶	اس میں رخصت۔
۱۲۰	موزوں کے اوپر اور نیچے سج کرنا۔	۷۱	۱۰۶	پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔
۱۲۱	موزوں کے اوپر سج کرنا۔	۷۲	۱۰۷	عنوان بالا کا ایک اور باب۔
۱۲۱	جواہر اور جوتوں پر سج کرنا۔	۷۳		عشر سے سوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع
۱۲۲	جواہر اور گچھی پر سج۔	۷۴	۱۰۷	ہے۔
۱۲۳	ضل جنابت۔	۷۵	۱۰۷	دسیا کا پانی پاک ہے۔
۱۲۳	کیا عورت ضل کے وقت ہال کو کھڑے	۷۶	۱۰۸	پیشاب سے بچنے کی تنبیہ۔
۱۲۳	ہر مال کے نیچے جنابت ہے۔	۷۷	۱۰۸	خیر غرار پنچے کے پیشاب کا حکم۔
۱۲۳	ضل کے بعد وضو۔	۷۸	۱۰۹	طال یا نوروں کا پیشاب۔
	دو شرنگاہوں کے باجم مٹنے سے ضل	۷۹	۱۱۰	ہوا کے غار سے ہونے سے وضو۔
۱۲۳	طایب جو جاتا ہے۔		۱۱۰	تیند سے وضو۔
۱۲۵	مٹی نکلنے سے ضل طایب جو جاتا ہے	۸۰		آگ سے بچی ہوئی چیز کھانے کے بعد
	اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے تھام	۸۱	۱۱۱	وضو۔
۱۲۶	اعظام یا دہنہ ہونہ۔		۱۱۲	آگ سے بچی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۹	دوبارہ محبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے	۱۰۵	۱۲۷	۸۲
	قیام نماز کے وقت کسی کو قضاے حاجت	۱۰۶	۱۲۷	۸۳
	کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے غارت		۱۲۸	۸۴
۱۳۹	ہوئے۔		۱۲۸	۸۵
۱۴۰	لاستہ کی گندگی سے وضو کا حکم۔	۱۰۷	۱۲۹	۸۶
۱۴۱	تیمم کا بیان	۱۰۸	۱۲۹	۸۷
۱۴۲	غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۰۹	۱۳۰	۸۸
۱۴۲	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے	۱۱۰	۱۳۰	۸۹
	البواب الصلوٰۃ		۱۳۰	۹۰
۱۴۳	اوقات نماز	۱۱۱	۱۳۱	۹۱
۱۴۳	اوقات نماز۔	۱۱۲	۱۳۱	۹۲
۱۴۴	صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔	۱۱۳	۱۳۲	۹۳
۱۴۴	صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا۔	۱۱۴	۱۳۲	۹۴
۱۴۵	ظہر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۱۵	۱۳۳	۹۵
۱۴۵	سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا۔	۱۱۶	۱۳۴	۹۶
۱۴۸	عصر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۱۷	۱۳۵	۹۷
۱۴۹	عصر کی نماز میں تاخیر۔	۱۱۸	۱۳۵	۹۸
۱۴۹	مغرب کی نماز کا وقت	۱۱۹	۱۳۶	۹۹
۱۵۰	مشاد کی نماز کا وقت	۱۲۰	۱۳۶	۱۰۰
۱۵۰	مشاد کو تاخیر سے پڑھنا	۱۲۱	۱۳۷	۱۰۱
	مشاد سے پہلے سونے اور اس کے بعد	۱۲۲	۱۳۷	۱۰۲
۱۵۱	گھنگوڑ کی حائضہ۔		۱۳۸	۱۰۳
۱۵۱	نماز مشاد کے بعد گھنگوڑ کی اجازت۔	۱۲۳	۱۳۸	۱۰۴
۱۵۲	اول وقت میں نفیلت	۱۲۴	۱۳۹	۱۰۵
۱۵۳	نماز عصر کے وقت سے پہلے	۱۲۵		

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۱۲۶	افان کے بعد مسجد سے نکلتا کرو ہے	۱۲۶	اس وقت نماز جلدی پڑھنا صحابہ امام
۱۲۸	سفر میں اذان کہنا۔	۱۲۸	تاخیر کرے
۱۲۸	اذان کی فضیلت۔	۱۲۹	نماز سے سوجاؤ۔
۱۲۹	امام خاص ہے اور مردن امین۔	۱۳۰	نماز سمجھنے والا کیا کرے
۱۳۰	اذان سننے والا کیا کہے	۱۳۱	کئی نادریں تھلا ہر جائیں تو کس سے ابتدا
۱۳۰	مردن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے۔	۱۳۲	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز
۱۳۰	اذان کے بعد دعا	۱۳۳	پڑھنا منع ہے۔
۱۳۱	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۳۴	عصر کے بعد نماز پڑھنا
۱۳۱	اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔	۱۳۵	مغرب سے پہلے نماز۔
۱۳۱	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں۔	۱۳۶	جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے۔
۱۳۲	پانچ نمازوں کی فضیلت۔	۱۳۷	دو نمازوں کو جمع کرنا۔
۱۳۲	جماعت کی فضیلت	۱۳۸	اذان کی ابتداء۔
۱۳۳	جو اذان سن کر جواب نہ دے۔	۱۳۹	اذان میں ترجیح۔
۱۳۳	سنا نماز پڑھنے والا جماعت پائے کر کیا کرے۔	۱۴۰	گھات اقامت ایک ایک بار کہنا
۱۳۳	مسجد میں دوسری جماعت کا حکم۔	۱۴۱	اقامت کے گھات دو بار کہنا۔
۱۳۵	مشاد اور صبح کی جماعت کی فضیلت۔	۱۴۲	اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا
۱۳۶	پہلی صف کی فضیلت۔	۱۴۳	اذان دہے تھمے ہوئے کان میں انگلیاں
۱۳۶	مضامین سیدھی رکنا	۱۴۴	ٹٹا لٹا
۱۳۷	امام کے قریب تھلاؤ اور کھلا کر پڑھیں۔	۱۴۵	صبح کی نماز میں تھمب۔
۱۳۷	ستورہ کے درمیان صف کروہ ہے۔	۱۴۶	جو آدمی اذان کہے وہ اقامت کہے۔
۱۳۸	صف کے نیچے تھلا آدمی کی نماز۔	۱۴۷	بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔
۱۳۹	ایک آدمی کے ساتھ لی کر نماز پڑھنا	۱۴۸	امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔
		۱۴۹	رات کو اذان کہنا۔

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۹۵	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے۔	۱۹۲	۱۷۹	امام کی دوا آدمیوں کے جلو نماز	۱۷۹
۱۹۵	اسی عنوان کا دوسرا باب۔	۱۹۳	۱۸۰	امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو صفیں کس طرح باندھی جائیں۔	۱۸۰
۱۹۶	سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔	۱۹۴	۱۸۱	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے۔	۱۸۱
۱۹۶	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۹۵	۱۸۲	امام مختصر نماز پڑھاٹے	۱۸۲
۱۹۷	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا۔	۱۹۶	۱۸۳	نماز کی تحریم و تکفیل۔	۱۸۳
۱۹۷	سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے۔	۱۹۷	۱۸۴	تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا۔	۱۸۴
۱۹۸	سات اسفند پر سجدہ۔	۱۹۸	۱۸۵	تکبیر اولیٰ کے نفیذت۔	۱۸۵
۱۹۸	سجدے میں ہاتھوں کو پلوڑوں سے جدا رکھنا۔	۱۹۹	۱۸۶	نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے۔	۱۸۶
۱۹۹	سجدے میں اقبال۔	۲۰۰	۱۸۷	مد بسم اللہ آہستہ پڑھنا۔	۱۸۷
۱۹۹	سجدے میں ہاتھوں کا پچھانا اور پاؤں کا کھڑا رکھنا۔	۲۰۱	۱۸۸	بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا	۱۸۸
۱۹۹	رکوع اور سجدے میں اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا۔	۲۰۲	۱۸۹	سورۃ فاتحہ سے قرات شروع کرنا۔	۱۸۹
۲۰۰	رکوع اور سجدے میں امام سے سبقت نہ کرنا۔	۲۰۳	۱۹۰	سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔	۱۹۰
۲۰۱	دو سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ ہے اتنا کہ اذان آجائے۔	۲۰۴	۱۹۱	آمین کہنا۔	۱۹۱
۲۰۱	سجدوں کے درمیان کیا پڑھے۔	۲۰۵	۱۹۲	آمین کہنے کی فضیلت	۱۹۲
۲۰۲	سجدے میں سہارا لینا۔	۲۰۶	۱۹۳	نماز کے دو سکتے۔	۱۹۳
۲۰۲	سجدے سے اٹھنے کا طریقہ۔	۲۰۷	۱۹۴	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۱۹۴
۲۰۳	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۸	۱۹۵	رکوع اور سجدہ کی تکبیر۔	۱۹۵
۲۰۳	تہجد کا بیان۔	۲۰۹	۱۹۶	رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا۔	۱۹۶
۲۰۳	عنوان بالا کا دوسرا باب	۲۱۰	۱۹۷	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	۱۹۷
۲۰۳	تہجد آہستہ پڑھنا۔	۲۱۱	۱۹۸	رکوع میں ہاتھوں کو پلوڑوں سے جدا رکھنا۔	۱۹۸
۲۰۳		۲۱۲	۱۹۹	رکوع اور سجدہ کی تسبیحات۔	۱۹۹
۲۰۳			۲۱۰	رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت۔	۲۱۰
۲۰۳			۲۱۱	رکوع اور سجدہ میں پٹھر سیدھی نہ رکھنا۔	۲۱۱
۲۰۳			۲۱۲		۲۱۲

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۲۲	کوئی مسجد افضل ہے۔	۲۳۷	۲۵	تشدید میں کس طرح بیٹھے۔
۲۲۳	مسجد کی طرف جانا۔	۲۳۸	۲۰۵	عنوان بالا کا دوسرا باب۔
۲۲۳	مسجد میں بیٹھ کر انتظار گزارنے کی فضیلت۔	۲۳۹	۲۰۶	تشدید میں اشارے۔
۲۲۳	چٹائی پر نماز پڑھنا۔	۲۴۰	۲۰۶	سلام پیرنا۔
۲۲۵	ٹھٹھ پر نماز پڑھنا۔	۲۴۱	۲۰۶	عنوان بالا کا دوسرا باب۔
۲۲۵	قرض پر نماز پڑھنا۔	۲۴۲	۲۰۷	سلام کو نہ بھینچنا سنت ہے۔
۲۲۵	بارغ میں نماز پڑھنا۔	۲۴۳	۲۰۸	سلام کے بعد کیا پڑھے۔
۲۲۶	سترہ رکعت۔	۲۴۴	۲۰۹	مائیں اور بایں طرف پھرنا۔
۲۲۶	نماز کے آگے سے گزرنے کی ممانعت۔	۲۴۵	۲۰۹	نماز پڑھنے کا طریقہ۔
۲۲۶	نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔	۲۴۶	۲۱۲	صبح کی نماز میں قنوت۔
۲۲۷	کتے، گائے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔	۲۴۷	۲۱۲	ظہر عصر کی قنوت۔
۲۲۷	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۲۴۸	۲۱۳	قنوت مغرب۔
۲۲۸	تہجد کی قبلہ	۲۴۹	۲۱۳	نماز شام کی قنوت۔
۲۲۹	خرق و ملب کے درمیان قبلہ ہے۔	۲۵۰	۲۱۵	تراۃ خلف الامام۔
۲۲۹	بادل کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم۔	۲۵۱	۲۱۵	پہری نماز میں تراۃ خلف الامام کی مخالفت۔
۲۳۰	کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۲۵۲	۲۱۶	مسجد میں داخل ہونے سے قبل کیا کہا جائے۔
۲۳۱	بکریوں اور اونٹنوں کے پاؤں سے یہ نماز کا حکم۔	۲۵۳	۲۱۸	تیمتہ المسجد کی حد تک نہیں۔
۲۳۱	ساری پر نماز پڑھنا اس کا نسخہ بدھ۔	۲۵۴	۲۱۸	ہرستان اور حمام کے ساتھ زمین مسجد ہے۔
۲۳۲	ساری کو سترہ بتانا۔	۲۵۵	۲۱۹	تعمیر مسجد کی فضیلت۔
۲۳۲	جب شام آگے پہنچے تو نماز کا حکم۔	۲۵۶	۲۲۰	قبر پر مسجد بنانا منع ہے۔
۲۳۳	نماز	۲۵۷	۲۲۰	مسجد میں سونے کا حکم۔
			۲۲۰	مسجد میں خرید و فروخت، مگ شدہ چیز کا اعلان اور شہر کوئی عنوان ہے۔
			۲۲۱	وہ مسجد میں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔
			۲۲۲	مسجد قیام میں نماز کا کتاب۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۲۴۷	نماز میں بالوں کا بند باندھنا ہوتا۔	۲۴۴	۲۴۴	۲۵۷
۲۴۸	نماز میں شروع۔	۲۴۷	۲۴۷	۲۵۸
۲۴۸	نماز میں تشبیک کردہ ہے۔	۲۴۸	۲۴۸	۲۵۹
۲۴۹	طہر قیام۔	۲۴۹	۲۴۹	۲۶۰
۲۴۹	رکوع اور سجدہ کی کثرت۔	۲۵۰	۲۵۰	۲۶۱
۲۵۰	نماز میں سانپ اور کچھو کو مارنا۔	۲۵۱	۲۵۱	۲۶۲
۲۵۱	سلا سے پہلے سجدہ ہو۔	۲۵۲	۲۵۲	۲۶۳
۲۵۲	سلا اور کلام کے بعد سجدہ ہو۔	۲۵۳	۲۵۳	۲۶۴
۲۵۳	سجدہ ہو میں تشہد۔	۲۵۴	۲۵۴	۲۶۵
۲۵۴	نماز میں زیادتی اور کمی کا شک۔	۲۵۵	۲۵۵	۲۶۶
	ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا۔	۲۵۶	۲۵۶	۲۶۷
۲۵۵	جوڑوں سمیت نماز پڑھنا۔	۲۵۷	۲۵۷	۲۶۸
۲۵۶	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا۔	۲۵۸	۲۵۸	۲۶۹
۲۵۷	حرکت قنوت۔	۲۵۹	۲۵۹	۲۷۰
۲۵۸	نماز میں جھینک آنا۔	۲۶۰	۲۶۰	۲۷۱
۲۵۹	نماز میں کلام کا خسور ہونا۔	۲۶۱	۲۶۱	۲۷۲
۲۶۰	توبہ کے وقت نماز۔	۲۶۲	۲۶۲	۲۷۳
۲۶۱	بچے کو کتنی طرح نماز کا کہا جائے۔	۲۶۳	۲۶۳	۲۷۴
۲۶۲	تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا۔	۲۶۴	۲۶۴	۲۷۵
۲۶۳	بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا۔	۲۶۵	۲۶۵	۲۷۶
۲۶۴	نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا۔	۲۶۶	۲۶۶	۲۷۷
۲۶۵	کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا۔	۲۶۷	۲۶۷	۲۷۸
۲۶۶	نماز میں تکلیف اٹھانا۔	۲۶۸	۲۶۸	۲۷۹
	قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی باز پرس ہوگی۔	۲۶۹	۲۶۹	۲۸۰
۲۶۷		۲۷۰	۲۷۰	۲۸۱
		۲۷۱	۲۷۱	۲۸۲
		۲۷۲	۲۷۲	۲۸۳
		۲۷۳	۲۷۳	۲۸۴
		۲۷۴	۲۷۴	۲۸۵
		۲۷۵	۲۷۵	۲۸۶
		۲۷۶	۲۷۶	۲۸۷
		۲۷۷	۲۷۷	۲۸۸
		۲۷۸	۲۷۸	۲۸۹
		۲۷۹	۲۷۹	۲۹۰
		۲۸۰	۲۸۰	۲۹۱
		۲۸۱	۲۸۱	۲۹۲
		۲۸۲	۲۸۲	۲۹۳
		۲۸۳	۲۸۳	۲۹۴
		۲۸۴	۲۸۴	۲۹۵
		۲۸۵	۲۸۵	۲۹۶
		۲۸۶	۲۸۶	۲۹۷
		۲۸۷	۲۸۷	۲۹۸
		۲۸۸	۲۸۸	۲۹۹
		۲۸۹	۲۸۹	۳۰۰
		۲۹۰	۲۹۰	۳۰۱
		۲۹۱	۲۹۱	۳۰۲
		۲۹۲	۲۹۲	۳۰۳
		۲۹۳	۲۹۳	۳۰۴
		۲۹۴	۲۹۴	۳۰۵
		۲۹۵	۲۹۵	۳۰۶
		۲۹۶	۲۹۶	۳۰۷
		۲۹۷	۲۹۷	۳۰۸
		۲۹۸	۲۹۸	۳۰۹
		۲۹۹	۲۹۹	۳۱۰
		۳۰۰	۳۰۰	۳۱۱
		۳۰۱	۳۰۱	۳۱۲
		۳۰۲	۳۰۲	۳۱۳
		۳۰۳	۳۰۳	۳۱۴
		۳۰۴	۳۰۴	۳۱۵
		۳۰۵	۳۰۵	۳۱۶
		۳۰۶	۳۰۶	۳۱۷
		۳۰۷	۳۰۷	۳۱۸
		۳۰۸	۳۰۸	۳۱۹
		۳۰۹	۳۰۹	۳۲۰
		۳۱۰	۳۱۰	۳۲۱
		۳۱۱	۳۱۱	۳۲۲
		۳۱۲	۳۱۲	۳۲۳
		۳۱۳	۳۱۳	۳۲۴
		۳۱۴	۳۱۴	۳۲۵
		۳۱۵	۳۱۵	۳۲۶
		۳۱۶	۳۱۶	۳۲۷
		۳۱۷	۳۱۷	۳۲۸
		۳۱۸	۳۱۸	۳۲۹
		۳۱۹	۳۱۹	۳۳۰
		۳۲۰	۳۲۰	۳۳۱
		۳۲۱	۳۲۱	۳۳۲
		۳۲۲	۳۲۲	۳۳۳
		۳۲۳	۳۲۳	۳۳۴
		۳۲۴	۳۲۴	۳۳۵
		۳۲۵	۳۲۵	۳۳۶
		۳۲۶	۳۲۶	۳۳۷
		۳۲۷	۳۲۷	۳۳۸
		۳۲۸	۳۲۸	۳۳۹
		۳۲۹	۳۲۹	۳۴۰
		۳۳۰	۳۳۰	۳۴۱
		۳۳۱	۳۳۱	۳۴۲
		۳۳۲	۳۳۲	۳۴۳
		۳۳۳	۳۳۳	۳۴۴
		۳۳۴	۳۳۴	۳۴۵
		۳۳۵	۳۳۵	۳۴۶
		۳۳۶	۳۳۶	۳۴۷
		۳۳۷	۳۳۷	۳۴۸
		۳۳۸	۳۳۸	۳۴۹
		۳۳۹	۳۳۹	۳۵۰
		۳۴۰	۳۴۰	۳۵۱
		۳۴۱	۳۴۱	۳۵۲
		۳۴۲	۳۴۲	۳۵۳
		۳۴۳	۳۴۳	۳۵۴
		۳۴۴	۳۴۴	۳۵۵
		۳۴۵	۳۴۵	۳۵۶
		۳۴۶	۳۴۶	۳۵۷
		۳۴۷	۳۴۷	۳۵۸
		۳۴۸	۳۴۸	۳۵۹
		۳۴۹	۳۴۹	۳۶۰
		۳۵۰	۳۵۰	۳۶۱
		۳۵۱	۳۵۱	۳۶۲
		۳۵۲	۳۵۲	۳۶۳
		۳۵۳	۳۵۳	۳۶۴
		۳۵۴	۳۵۴	۳۶۵
		۳۵۵	۳۵۵	۳۶۶
		۳۵۶	۳۵۶	۳۶۷
		۳۵۷	۳۵۷	۳۶۸
		۳۵۸	۳۵۸	۳۶۹
		۳۵۹	۳۵۹	۳۷۰
		۳۶۰	۳۶۰	۳۷۱
		۳۶۱	۳۶۱	۳۷۲
		۳۶۲	۳۶۲	۳۷۳
		۳۶۳	۳۶۳	۳۷۴
		۳۶۴	۳۶۴	۳۷۵
		۳۶۵	۳۶۵	۳۷۶
		۳۶۶	۳۶۶	۳۷۷
		۳۶۷	۳۶۷	۳۷۸
		۳۶۸	۳۶۸	۳۷۹
		۳۶۹	۳۶۹	۳۸۰
		۳۷۰	۳۷۰	۳۸۱
		۳۷۱	۳۷۱	۳۸۲
		۳۷۲	۳۷۲	۳۸۳
		۳۷۳	۳۷۳	۳۸۴
		۳۷۴	۳۷۴	۳۸۵
		۳۷۵	۳۷۵	۳۸۶
		۳۷۶	۳۷۶	۳۸۷
		۳۷۷	۳۷۷	۳۸۸
		۳۷۸	۳۷۸	۳۸۹
		۳۷۹	۳۷۹	۳۹۰
		۳۸۰	۳۸۰	۳۹۱
		۳۸۱	۳۸۱	۳۹۲
		۳۸۲	۳۸۲	۳۹۳
		۳۸۳	۳۸۳	۳۹۴
		۳۸۴	۳۸۴	۳۹۵
		۳۸۵	۳۸۵	۳۹۶
		۳۸۶	۳۸۶	۳۹۷
		۳۸۷	۳۸۷	۳۹۸
		۳۸۸	۳۸۸	۳۹۹
		۳۸۹	۳۸۹	۴۰۰
		۳۹۰	۳۹۰	۴۰۱
		۳۹۱	۳۹۱	۴۰۲
		۳۹۲	۳۹۲	۴۰۳
		۳۹۳	۳۹۳	۴۰۴
		۳۹۴	۳۹۴	۴۰۵
		۳۹۵	۳۹۵	۴۰۶
		۳۹۶	۳۹۶	۴۰۷
		۳۹۷	۳۹۷	۴۰۸
		۳۹۸	۳۹۸	۴۰۹
		۳۹۹	۳۹۹	۴۱۰
		۴۰۰	۴۰۰	۴۱۱
		۴۰۱	۴۰۱	۴۱۲
		۴۰۲	۴۰۲	۴۱۳
		۴۰۳	۴۰۳	۴۱۴
		۴۰۴	۴۰۴	۴۱۵
		۴۰۵	۴۰۵	۴۱۶
		۴۰۶	۴۰۶	۴۱۷
		۴۰۷	۴۰۷	۴۱۸
		۴۰۸	۴۰۸	۴۱۹
		۴۰۹	۴۰۹	۴۲۰
		۴۱۰	۴۱۰	۴۲۱
		۴۱۱	۴۱۱	۴۲۲
		۴۱۲	۴۱۲	۴۲۳
		۴۱۳	۴۱۳	۴۲۴
		۴۱۴	۴۱۴	۴۲۵
		۴۱۵	۴۱۵	۴۲۶
		۴۱۶	۴۱۶	۴۲۷
		۴۱۷	۴۱۷	۴۲۸
		۴۱۸	۴۱۸	۴۲۹
		۴۱۹	۴۱۹	۴۳۰
		۴۲۰	۴۲۰	۴۳۱
		۴۲۱	۴۲۱	۴۳۲
		۴۲۲	۴۲۲	۴۳۳
		۴۲۳	۴۲۳	۴۳۴
		۴۲۴	۴۲۴	۴۳۵
		۴۲۵	۴۲۵	۴۳۶
		۴۲۶	۴۲۶	۴۳۷
		۴۲۷	۴۲۷	۴۳۸
		۴۲۸	۴۲۸	۴۳۹
		۴۲۹	۴۲۹	۴۴۰
		۴۳۰	۴۳۰	۴۴۱
		۴۳۱	۴۳۱	۴۴۲
		۴۳۲	۴۳۲	۴۴۳
		۴۳۳	۴۳۳	۴۴۴
		۴۳۴	۴۳۴	۴۴۵
		۴۳۵	۴۳۵	۴۴۶
		۴۳۶	۴۳۶	۴۴۷
		۴۳۷	۴۳۷	۴۴۸
		۴۳۸	۴۳۸	۴۴۹
		۴۳۹	۴۳۹	۴۵۰
		۴۴۰	۴۴۰	۴۵۱
		۴۴۱	۴۴۱	۴۵۲
		۴۴۲	۴۴۲	۴۵۳
		۴۴۳	۴۴۳	۴۵۴
		۴۴۴	۴۴۴	۴۵۵
		۴۴۵	۴۴۵	۴۵۶
		۴۴۶	۴۴۶	۴۵۷
		۴۴۷	۴۴۷	۴۵۸
		۴۴۸	۴۴۸	۴۵۹
		۴۴۹	۴۴۹	۴۶۰
		۴۵۰	۴۵۰	۴۶۱
		۴۵۱	۴۵۱	۴۶۲
		۴۵۲	۴۵۲	۴۶۳
		۴۵۳	۴۵۳	۴۶۴
		۴۵۴	۴۵۴	۴۶۵
		۴۵۵	۴۵۵	۴۶۶
		۴۵۶	۴۵۶	۴۶۷
		۴۵۷	۴۵۷	۴۶۸
		۴۵۸	۴۵۸	۴۶۹
		۴۵۹	۴۵۹	۴۷۰
		۴۶۰	۴۶۰	۴۷۱
		۴۶۱	۴۶۱	۴۷۲
		۴۶۲	۴۶۲	۴۷۳
		۴۶۳	۴۶۳	۴۷۴
		۴۶۴	۴۶۴	۴۷۵
		۴۶۵	۴۶۵	۴۷۶
		۴۶۶	۴۶۶	۴۷۷
		۴۶۷	۴۶۷	۴۷۸
		۴۶۸	۴۶۸	۴۷۹
		۴۶۹	۴۶۹	۴۸۰
		۴۷۰	۴۷۰	۴۸۱
		۴۷۱	۴۷۱	۴۸۲
		۴۷۲	۴۷۲	۴۸۳
		۴۷۳	۴۷۳	۴۸۴
		۴۷۴	۴۷۴	۴۸۵
		۴۷۵	۴۷۵	۴۸۶
		۴۷۶	۴۷۶	۴۸۷
		۴۷۷	۴۷۷	۴۸۸
		۴۷۸	۴۷۸	۴۸۹
		۴۷۹	۴۷۹	۴۹۰
		۴۸۰	۴۸۰	۴۹۱
		۴۸۱	۴۸۱	۴۹۲
		۴۸۲	۴۸۲	۴۹۳
		۴۸۳	۴۸۳	۴۹۴
		۴۸۴	۴۸۴	۴۹۵
		۴۸۵	۴۸۵	۴۹۶
		۴۸۶	۴۸۶	۴۹۷
		۴۸۷	۴۸۷	۴۹۸
		۴۸۸	۴۸۸	۴۹۹
		۴۸۹	۴۸۹	۵۰۰
		۴۹۰	۴۹۰	۵۰۱
		۴۹۱	۴۹۱	۵۰۲
		۴۹۲	۴۹۲	۵۰۳
		۴۹۳	۴۹۳	۵۰۴
		۴۹۴	۴۹۴	۵۰۵
		۴۹۵	۴۹۵	۵

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۷۷	اللہ تعالیٰ ہر رات خاص تو میرزا ماس ہے	۳۲۲	۲۶۳	۲۰	دلہا رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت
۲۷۸	رات کی قرأت	۳۲۳	۲۶۵	۳۱	سنت فجر کی فضیلت
۲۷۹	گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت	۳۲۴	۲۶۶	۳۲	صبح کی سنتوں میں اختصار قرأت
	البواب الوتر		۲۶۷	۳۳	سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا
۲۸۰	دروں کی فضیلت	۳۲۵	۲۶۸	۳۴	صبح صادق کے بعد صومہ مدرکتیں ہیں۔
۲۸۱	در فرض نہیں	۳۲۶	۲۶۹	۳۵	صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا۔
۲۸۱	دروں سے پہلے سونا کروا دے	۳۲۷	۲۷۰	۳۶	جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی غار جائز نہیں۔
۲۸۱	رات کے اول و آخر و تر پڑھنا	۳۲۸	۲۷۱	۳۷	فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم۔
۲۸۲	رات رکعتوں کے ساتھ در	۳۲۹	۲۷۲	۳۸	صبح کی وقت شدہ تین طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا۔
۲۸۲	پانچ رکعات کے ساتھ در	۳۳۰	۲۷۳	۳۹	ظہر سے پہلے چار سنتیں۔
۲۸۳	در تین رکعات ہیں۔	۳۳۱	۲۷۴	۴۰	ظہر کے بعد دو رکعتیں
۲۸۴	ایک رکعت سے در بنانا	۳۳۲	۲۷۵	۴۱	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے۔
۲۸۴	دروں کی قرأت	۳۳۳	۲۷۶	۴۲	حصر سے پہلے چار سنتیں
۲۸۵	دروں میں قنوت پڑھنا	۳۳۴	۲۷۷	۴۳	مغرب کی سنتیں اہسان کی قرأت
۲۸۶	در بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے۔	۳۳۵	۲۷۸	۴۴	مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا
۲۸۷	صبح سے پہلے دروں میں جلدی کرنا	۳۳۶	۲۷۹	۴۵	مغرب کے بعد چھ نظروں کا ثواب
۲۸۷	ایک رات میں دو در نہیں۔	۳۳۷	۲۸۰	۴۶	مشاک کے بعد کی دو رکعتیں۔
۲۸۸	سوا کی پس در پڑھنا	۳۳۸	۲۸۱	۴۷	رات کے فرائض دو در ہیں۔
۲۸۹	چاشت کی نماز	۳۳۹	۲۸۲	۴۸	رات کی نماز کی فضیلت
۲۹۰	رواں کے وقت نماز	۳۴۰	۲۸۳	۴۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز۔
۲۹۱	جماعت کی نماز	۳۴۱	۲۸۴	۵۰	رات کو تیرہ رکعات پڑھنا
۲۹۲	نماز استخارہ	۳۴۲	۲۸۵	۵۱	دو رکعت پڑھنا
۲۹۳	نماز تبسج	۳۴۳	۲۸۶		
۲۹۵	باگاہ رات میں دو در پڑھنے کی کیا جگہ	۳۴۴	۲۸۷		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۱۱	نماز جمعہ کی قرأت	۲۹۵	درو و خیریت کی فضیلت	۳۳۵
۳۱۱	جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت	۳۹۸	البواب الجمعة	
۳۱۱	جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۳۹۹	جمعہ کے دن کی فضیلت	۳۳۶
۳۱۲	جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے۔	۳۹۹	جمعہ کے دن ساحت قبولیت	۳۳۷
۳۱۳	جمعہ کے دن تیلو لہ کرنا	۳۹۹	جمعہ کے دن غسل کرنا	۳۳۸
۳۱۳	جس کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدلے۔	۴۰۰	جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۳۳۹
۳۱۳	جمعہ کے دن سفر کرنا	۴۰۱	جمعہ کے دن صرٹ و منہ کرنا	۳۴۰
۳۱۴	جمعہ کے دن مسواک کرنا اور غُسل کرنا	۴۰۲	نماز جمعہ کے لیے جلدی کرنا	۳۴۱
۳۱۵	البواب العیدین	۴۰۲	بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ	۳۴۲
۳۱۵	عید کی نماز کے لیے پیدل چلنا	۴۰۳	کتنے ناصے سے جمعہ کے لیے جائے	۳۴۳
۳۱۶	عید کی نماز خطبہ سے پہلے	۴۰۳	نماز جمعہ کا وقت	۳۴۴
۳۱۶	عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت	۴۰۴	منبر پر خطبہ دینا	۳۴۵
۳۱۶	نہیں ہے	۴۰۵	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۳۴۶
۳۱۶	عیدین کی قرأت	۴۰۵	خطبہ مختصر پڑھنا	۳۴۷
۳۱۷	ہجیرات عیدین	۴۰۵	منبر پر قرآن پڑھنا	۳۴۸
۳۱۸	عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں	۴۰۶	خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا	۳۴۹
۳۱۹	نماز عید کے لیے عورتوں کا جانا	۴۰۷	دوران خطبہ آنے والا شخص درگتیں	۳۵۰
۳۲۰	عید گاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلتا۔	۴۰۸	پڑھے۔	
۳۲۰	عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھاپی لینا۔	۴۰۸	خطبہ کے دوران کلام منع ہے	۳۵۱
۳۲۱	البواب السفر	۴۰۹	جمعہ کے دن گزریں پھلانگنا مکروہ ہے	۳۵۲
۳۲۱	سفر میں قصر نماز	۴۰۹	خطبہ کے دوران اعتبار منع ہے	۳۵۳
		۴۰۹	منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے	۳۵۴
		۴۰۹	جمعہ کی اذان	۳۵۵
		۴۱۰	امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا۔	۳۵۶

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۸۵	کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے	۳۲۴	نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام	۳۲۱
۳۸۶	سفر میں نفل نماز	۳۲۴	کا انتظار کروہ ہے۔	۳۲۱
۳۸۷	دو نمازیں اکٹھی پڑھنا	۳۲۵	دعوت سے پہلے حمد و ثنا اور ورد و شریف	۳۲۱
۳۸۸	نماز استسقاء	۳۲۶	مسجدوں کو پاک صاف رکھنا	۳۲۲
۳۸۹	سورج گھٹنے کی نماز	۳۲۷	رات اور دن کی نماز اور رکعت ہے	۳۲۲
۳۹۰	نماز کسوف کی قرأت	۳۲۹	دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ	۳۲۳
۳۹۱	نماز غوث	۳۳۰	عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا	۳۲۳
۳۹۲	سجدہ تلاوت	۳۳۲	نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے	۳۲۳
۳۹۳	عورتوں کا مسجد میں جانا	۳۳۲	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	۳۲۳
۳۹۴	مسجدوں میں تھوکانا منع ہے	۳۳۳	مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں	۳۲۴
۳۹۵	سورۃ انشعاق اور سورۃ الفتح میں سجدہ	۳۳۳	کا ثواب	۳۲۵
۳۹۶	سورۃ نجم میں سجدہ	۳۳۳	مغرب کے بعد نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے	۳۲۵
۳۹۷	سورۃ نجم کا سجدہ نہ کرنا	۳۳۳	قبول اسلام کے وقت غسل کرنا	۳۲۶
۳۹۸	سورۃ مدثر میں سجدہ	۳۳۵	بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت	۳۲۶
۳۹۹	سورۃ مدثر کا سجدہ	۳۳۶	بسم اللہ پڑھنا۔	۳۲۶
۴۰۰	سجدہ تلاوت میں کیا چاہیے	۳۳۶	حیامت کے بعد اس صبح کا خاص	۳۲۶
۴۰۱	رات کا وظیفہ نہ جائے تو دن کو پڑھنا	۳۳۷	نشان مسجدوں اور طہارت کے اثرات	۳۲۶
۴۰۲	امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ	۳۳۷	ہوں گے۔	۳۲۶
۴۰۳	امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت	۳۳۷	وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا	۳۲۷
۴۰۴	کرنا۔	۳۳۸	وضو میں کتنا پانی کافی ہے	۳۲۷
۴۰۵	گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے	۳۳۸	دو دھوپیتے نہتے کے پیشاب پر چھٹے	۳۲۷
۴۰۶	کی اجازت۔	۳۳۸	ماند	۳۲۷
۴۰۷	صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک	۳۳۹	جنسی کے لیے وضو کر کے کھانے اور	۳۲۸
۴۰۸	مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	۳۳۹	ادھر سونے کی اجازت۔	۳۲۸
۴۰۹	نماز میں ادھر ادھر تو ہر کرنا	۳۳۹	فضیلت نماز	۳۲۸
۴۱۰	امام سجدہ میں ہوتا آئے دعا لایا کرے	۳۴۰	دخول جنت کے ذرائع	۳۲۹

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۶۵	کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں	۴۵۰			البواب الزکوٰۃ		
۳۶۶	قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۴۵۱					
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت	۴۵۲	۳۴۹		زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ	۴۲۸	
	اور آپ کے غلاموں کے لیے زکوٰۃ		۳۵۰		زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۴۲۹	
۳۶۷	لینا جائز نہیں۔		۳۵۲		سکنے اور چاندی کی زکوٰۃ	۴۳۰	
۳۶۸	رشتہ داروں کو صدقہ دینا	۴۵۳	۳۵۲		اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ	۴۳۱	
۳۶۸	مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	۴۵۴	۳۵۳		گائے کی زکوٰۃ	۴۳۲	
۳۶۹	صدقہ کی فضیلت	۴۵۵	۳۵۴		صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے	۴۳۳	
۳۷۱	سائل کا حق	۴۵۶	۳۵۷		کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوٰۃ	۴۳۴	
۳۷۱	مؤمنین تلویب کو صدقہ دینا	۴۵۷	۳۵۶		گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں۔	۴۳۵	
	صدقہ پیشہ والا اپنے صدقہ کا وارث	۴۵۸	۳۵۷		شہید کی زکوٰۃ	۴۳۶	
۳۷۲	بن سکتا ہے۔				مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے	۴۳۷	
۳۷۳	صدقہ واپس لینا مکروہ ہے	۴۵۹	۳۵۷		پیسے زکوٰۃ نہیں۔		
۳۷۳	سیت کی طرف سے صدقہ دینا	۴۶۰	۳۵۷		مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۴۳۸	
۳۷۳	بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	۴۶۱	۳۵۸		زیر دانت کی زکوٰۃ	۴۳۹	
۳۷۴	صدقہ فطر	۴۶۲	۳۵۹		سبزیوں کی زکوٰۃ	۴۴۰	
۳۷۶	صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا	۴۶۳	۳۶۰		نہری زمین کی زکوٰۃ	۴۴۱	
۳۷۶	زکوٰۃ جلدی ادا کرنا	۴۶۴	۳۶۰		مال یتیم کی زکوٰۃ	۴۴۲	
۳۷۷	سوال کرنے کی ممانعت	۴۶۵			چرواہے کا زخم معاف ہے اور دینے	۴۴۳	
			۳۶۱		میں پانچواں حصہ ہے۔		
			۳۶۲		تخمینہ لگانا	۴۴۴	
			۳۶۳		ایماندار عامل کی فضیلت	۴۴۵	
۳۷۸	ماہ رمضان کی فضیلت	۴۶۶	۳۶۳		صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا	۴۴۶	
	رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے	۴۶۷	۳۶۳		زکوٰۃ لینے والے کو غرض رکھنا	۴۴۷	
۳۷۹	کی ممانعت۔		۳۶۴		زکوٰۃ امراء سے لے کر غریب تک جلدی	۴۴۸	
	شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ	۴۶۸	۳۶۴		کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۴۴۹	
۳۸۰	ہے۔		۳۶۵				

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۹۵	جان بوجھ کر روزہ توڑنا	۳۹۲	رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال	۳۹۹
۳۹۶	رمضان کے روزے کا کفارہ	۳۹۳	رکھنا	۳۸۰
۳۹۷	روزہ دار کے لیے سواک کا حکم	۳۹۴	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا	۳۸۱
۳۹۷	روزہ دار کا سر نہ لگانا	۳۹۵	حیضہ بھی اقیس دن کا ہوتا ہے	۳۸۱
۳۹۸	حالت روزہ میں بوسہ لینا	۳۹۶	گلابی پر روزہ رکھنا	۳۸۲
۳۹۸	حالت روزہ میں مباشرت	۳۹۷	عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے	۳۸۳
۳۹۹	رات کو نیت کرنا ضروری ہے	۳۹۸	ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے	۳۸۴
۳۹۹	نفل روزہ توڑ دینا	۳۹۹	کسی چیز سے روزہ انظار کرنا اچھا ہے	۳۸۵
۴۰۱	نفل روزے کی تعداد واجب ہے	۵۰۰	عید الفطر، انظار کی اور عید الفطر کی قربانی کی عید ہے۔	۳۸۶
۴۰۲	شعبان و رمضان کا انتقال	۵۰۱	روزہ کو روکنے کا وقت	۳۸۵
۴۰۳	تکمیل رمضان کے شعبان کے دوسرے	۵۰۲	انظار میں جلدی کرنا	۳۸۶
۴۰۳	نفلت میں روزہ رکھنا	۵۰۳	سحری ویر سے کھانا	۳۸۷
۴۰۳	شعبان کا پندرہویں رات	۵۰۴	صبح صادق تک رخصت کر	۳۸۸
۴۰۴	محرم کے روزے	۵۰۵	روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے	۳۸۹
۴۰۵	جمعہ کا روزہ	۵۰۶	سحری کھانے کی فضیلت	۳۹۰
۴۰۵	صرف جمعہ کا روزہ کر رہا ہے	۵۰۷	سفر میں روزہ نہ رکھنا	۳۹۱
۴۰۵	ہفتہ کے دن کا روزہ	۵۰۸	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت	۳۹۲
۴۰۶	سرموار اور جمعرات کا روزہ	۵۰۹	بجائے کے لیے انظار کی اجازت	۳۹۳
۴۰۷	بھار اور جمرات کا روزہ	۵۱۰	حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو	۳۹۴
۴۰۷	عرقہ کا روزہ	۵۱۱	انظار کی اجازت۔	۳۹۵
۴۰۷	میدان حرزات میں عرقہ کا روزہ رکھنا	۵۱۲	مرتبے کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۹۶
۴۰۷	منع ہے	۵۱۳	روزہ دن کا کفارہ	۳۹۷
۴۰۸	عاشورہ کے روزہ کی ترقیب	۵۱۴	حالت روزہ میں عی کا حکم	۳۹۸
۴۰۸	ایم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی	۵۱۵	جان بوجھ کر عی کرنا	۳۹۹
۴۰۹	اجازت۔	۵۱۶	روزہ دار کا بھول کر کھاپی لینا	۴۰۰
۴۰۹	عاشورہ کو نسا دن ہے	۵۱۷		۴۰۱

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۴۲۵	شب قدر	۵۴۶	۴۱۰	ذی الحجہ کے دس روزے	۵۱۵
۴۲۶	آخری عشرہ میں زیادہ عبادت	۵۴۷	۴۱۰	ذی الحجہ کے پہلے دس روزوں کی فضیلت	۵۱۶
۴۲۷	سردیوں کا روزہ	۵۴۸	۴۱۱	شوال کے چھ روزے	۵۱۷
۴۲۸	کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان	۵۴۹	۴۱۲	ہر مہینے سے تین روزے	۵۱۸
۴۲۸	روزہ دار کا تحفہ	۵۵۰	۴۱۳	روزہ کی فضیلت	۵۱۹
۴۲۹	عید الفطر اور عید الفصحی	۵۵۱	۴۱۴	ہمیشہ روزہ رکھنا	۵۲۰
۴۲۹	اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا	۵۵۲	۴۱۵	متواتر روزے رکھنا	۵۲۱
۴۳۰	مشکلف کا کسی مہرست کے لیے باہر آنا	۵۵۳	۴۱۶	عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۲۲
۴۳۱	نماز تراویح	۵۵۴	۴۱۷	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۲۳
۴۳۲	روزہ افطار کرنے کی فضیلت	۵۵۵	۴۱۸	روزہ دار کے لیے سبیلگی کا حکم	۵۲۴
۴۳۲	تراویح کی ترمیم اور فضیلت	۵۵۶	۴۱۹	سبیلگی گوانے کی اجازت	۵۲۵
	الجواب الحج		۴۱۹	دن طوات روزہ رکھنا	۵۲۶
			۴۲۰	جنسی کار روزہ رکھنا	۵۲۷
۴۳۳	کہ مکہ کی عزت	۵۵۷	۴۲۰	روزہ دار کا دعوت قبول کرنا	۵۲۸
۴۳۴	حج اور عمرہ کا ثواب	۵۵۸		قائد کی اجازت کے بغیر عزت کے	۵۲۹
۴۳۵	حج نہ کرنے کا گناہ	۵۵۹	۴۲۱	روزے کا حکم	
۴۳۵	سلمان سفرائہ سرائی سے حج کی فضیلت	۵۶۰	۴۲۱	تفاسر رمضان میں تاخیر	۵۳۰
۴۳۵	حج کتنی بار فرض ہے	۵۶۱		غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی	۵۳۱
۴۳۶	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک	۵۶۲	۴۲۲	فضیلت	
	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے	۵۶۳		سائیکل پر روزوں کی تفاسر ہے نماز کی	۵۳۲
۴۳۷	عمرے کیے		۴۲۲	نہیں	
۴۳۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے	۵۶۴		روزہ دار تک میں پانی لڑاتے ہوئے	۵۳۳
۴۳۷	احرام باندھا		۴۲۳	میانہ کرے	
	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام	۵۶۵		میزبان کی اجازت سے (نفل) روزہ	۵۳۴
۴۳۸	باندھا		۴۲۴	لکھا جائے	
۴۳۸	حج افراد	۵۶۶	۴۲۴	اعتکاف	۵۳۵

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۴۵۵	حالت اضطباع میں طواف کرنا	۴۳۹	حج و عمرہ جمع کرنا	۵۵۷
۴۵۶	عمر اسود کو بوسہ دینا	۴۳۹	متنوع	۵۵۸
۴۵۶	صفائے سعی شروع کرنا	۴۴۱	تلبیہ (لبیک) کہنا	۵۵۹
۴۵۷	صفاء اور مردہ کے درمیان دوڑنا	۴۴۲	تلبیہ اور عربانی کی فضیلت	۵۶۰
۴۵۸	سوار ہو کر طواف کرنا	۴۴۲	تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا	۵۶۱
۴۵۸	طواف کی فضیلت	۴۴۴	احرام باندھتے وقت چل کرنا	۵۶۲
۴۵۹	طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا۔	۴۴۴	غیر ملکی کے لیے مقامات احرام	۵۶۳
۴۵۹	نماز طواف کی قرأت	۴۴۵	حرم کے لیے کونسا لباس جائز نہیں	۵۶۴
۴۶۰	بگنے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت	۴۴۵	تہجد اور جتنا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہنتا۔	۵۶۵
۴۶۱	خاند کعبہ میں داخل ہونا	۴۴۶	احرام کس قدرت قیص اور جیسا تا دینا	۵۶۶
۴۶۱	خاند کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۴۶	حرم کے لیے جائز و مکمل کا قتل	۵۶۷
۴۶۱	تعمیر کعبہ	۴۴۷	حرم کے لیے سیب کی کھم	۵۶۸
۴۶۲	حطیم میں نماز پڑھنا	۴۴۷	حرم کو نکاح کی ممانعت	۵۶۹
۴۶۲	عمر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۴۹	حرم کو نکاح کا اجازت	۵۷۰
۴۶۳	منی کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا	۴۵۰	حرم کے لیے شکار کھانے کا حکم	۵۷۱
۴۶۳	منی پہلے پہنچنے والوں کا جگہ ہے	۴۵۱	حرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت	۵۷۲
۴۶۳	منی میں نماز قضا کرنا	۴۵۱	حرم کے لیے دیہاتی شکار کا حکم	۵۷۳
۴۶۵	عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا	۴۵۲	بحر کا شکار	۵۷۴
۴۶۶	تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۵۲	داخل نہ کے لیے غسل	۵۷۵
۴۶۷	عرفات سے واپسی	۴۵۳	کہ کھڑے میں داخل ہونا اور نکلتا	۵۷۶
۴۶۸	مزدلفہ میں مشا اور طرب کو اکٹھا پڑھنا	۴۵۳	کہ کھڑے میں دن کو جانا	۵۷۷
۴۶۹	امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پایا۔	۴۵۳	بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۵۷۸
۴۷۰	مزدلفہ سے کمرہ دوں کو پہنچنا	۴۵۴	طواف کا طریقہ	۵۷۹
۴۷۲	مزدلفہ سے واپسی طواف آفتاب سے پہلے	۴۵۵	عمر اسود سے جیسا سو تک مل کرنا	۵۸۰
			عمر اسود اور کن عیانی کو بوسہ دینا	۵۸۱

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۴۸۴	بچے کا حج	۴۸۲	چھوٹی چھوٹی نگریاں ماری جائیں
	بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے	۴۸۳	نہ وال آفتاب کے بعد نگریاں مارنا
۴۸۵	حج۔	۴۸۳	سوائے ہر نگریاں مارنا
۴۸۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۴	نگریاں مارنے کا طریقہ
۴۸۶	عمرہ واجب ہے یا نہیں؟	۴۸۵	نگریاں مارنے کی وقت لوگوں کو چٹانا مکروہ ہے۔
۴۸۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۵	اونٹ اور گائے میں شرکت
۴۸۸	عمرہ کی فضیلت	۴۸۶	اونٹ پر نشان لگانا
۴۸۸	تغیم سے عمرہ کرنا	۴۸۶	ہڈی کا جائز طریقہ
۴۸۸	جعرانہ سے عمرہ	۴۸۷	تغیم کا ہڈی کے گھسے میں ہار ڈالنا
۴۸۹	ماہِ رجب میں عمرہ کرنا	۴۸۸	بکریوں کے گھسے میں ہار ڈالنا
۴۸۹	ذی قعدہ میں عمرہ	۴۸۸	ہڈی مارنے کے قریب ہر تو کیا کیا جائے
۴۹۰	رمضان میں عمرہ	۴۸۸	ہڈی پر سوار ہونا
۴۹۰	احرام باندھنے کے بعد سجدہ کرنا	۴۸۸	سر کے بال کس طرف سے منڈوانے
۴۹۱	حج میں شرط لگانا	۴۸۹	شرع کیے جائیں۔
۴۹۲	شرط نہ کرنا	۴۸۹	بال منڈوانا اور کتر دانا
	طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا۔	۴۸۹	عورتوں کے بال منڈوانا منع ہے
۴۹۲	ماٹھرج کے کونے امرودا کرے	۴۸۹	ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور نگریاں
۴۹۳	طوافِ دُعا	۴۸۹	مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم۔
۴۹۳	تاکن صرف ایک طواف کرے	۴۸۹	احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو
۴۹۴	طوافِ دُعا کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا۔	۴۸۹	لگانا۔
۴۹۵	حج اور عمرہ سے واپسی پر کیا ہے	۴۸۲	حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت
۴۹۵	احرام کی حالت میں مرنے کا بیان	۴۸۲	عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے
۴۹۵	محرم کی دیکھی آنکھوں کا مسہرے علاج	۴۸۲	رات کو طواف زیارت کرنا
۴۹۶	حالتِ احرام میں سر منڈانے پر قدیم	۴۸۳	دادی ابطح میں اتارنا
۴۹۶		۴۸۳	دادی ابطح میں اتارنے کی وجہ

صفحہ نمبر	معنا میں	نمبر شمار	صفحہ نمبر	معنا میں	نمبر شمار
۵۱۲	اچھا کفن	۶۷۲	۴۹۷	چودا ہونے کے ٹکریاں مارنے کا بیان	۶۵۱
۵۱۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک	۶۷۴	۴۹۸	حج اکبر	۶۵۲
۵۱۵	اہل میت کے لیے کھانا پکانا	۶۷۵		کنین کر ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی	۶۵۳
	مصیبت کے وقت رخصت پیشینہ انداز بیان	۶۷۶	۴۹۹	نفیست	
۵۱۵	پھانٹنا منع ہے۔		۴۹۹	طواف میں کام کرنا کیسا ہے	۶۵۴
۵۱۵	ممانعت نوحہ	۶۷۷	۵۰۰	حجر اسد	۶۵۵
۵۱۶	میت پر رونے کی ممانعت	۶۷۸	۵۰۰	زینم کا پانی لے جانا	۶۵۶
۵۱۷	میت پر رونے کی اجازت	۶۷۹	۵۰۰	حج کے موقع پر مقامات نماز	۶۵۷
۵۱۸	جنازہ کے آگے آگے جانا	۶۸۰			
	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی	۶۸۱			
۵۲۰	ممانعت		۵۰۱	البواب الجنائز	
۵۲۱	جنازہ کے پیچھے چلنا	۶۸۲	۵۰۲	بیمار کے لیے ثواب	۶۵۸
	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی	۶۸۳	۵۰۳	بیمار پر کسی	۶۵۹
۵۲۱	اجازت		۵۰۴	موت کی تمنا سے ممانعت	۶۶۰
۵۲۲	جنازہ جلدی لے جانا	۶۸۴	۵۰۵	بیمار کے لیے پناہ مانگنا	۶۶۱
۵۲۲	احمد کے خمداد اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۶۸۵	۵۰۵	وصیت کا ترغیب	۶۶۲
۵۲۳	جنازہ میں حاضر ہونا	۶۸۶		تہائی اور چھتائی مال کی وصیت	۶۶۳
۵۲۳	مرنے والے کی یاد	۶۸۷	۵۰۶	موت کے وقت بیمار کو ملحقین اور اس	۶۶۴
۵۲۴	جنازہ رکھنے سے پہلے میٹھنا	۶۸۸	۵۰۷	کے لیے دعا	
۵۲۴	مصیبت پر صبر کا نفیست	۶۸۹	۵۰۸	موت کے وقت جان کنی کی سختی	۶۶۵
۵۲۵	مکھیروں جنانہ	۶۹۰	۵۰۹	موت کے وقت امید اور خوف	۶۶۶
۵۲۶	جنانہ میں کیا پڑھا جائے	۶۹۱	۵۱۰	تشہیر موت	۶۶۷
۵۲۷	جنازہ میں سہ ماہی فاتحہ پڑھنا	۶۹۲	۵۱۱	صدر کے شروع میں صبر کرنا	۶۶۸
	جنازہ اور میت کے لیے حفاظت کا	۶۹۳	۵۱۲	میت کو بوسہ دینا	۶۶۹
۵۲۸	طریقہ		۵۱۳	خس میت	۶۷۰
۵۲۹	طریقہ و طریق کے وقت جنازہ پڑھنا	۶۹۴	۵۱۴	میت کو خوشبو لگانا	۶۷۱
			۵۱۵	میت کو غسل دے کر عود غسل کرنا	۶۷۲

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۴۵	شہداء کون ہیں؟	۵۳۰	بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۴۶	طاعین سے بھاگنا منع ہے	۵۳۱	پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ سوئے تو اس کی نماز نہیں۔
۵۴۶	اللہ کی ملاقات چاہنا	۵۳۱	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا
۵۴۷	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۳۱	نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو
۵۴۸	قرض دار کی نماز جنازہ	۵۳۲	شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا
۵۴۹	غلاب قبر	۵۳۳	قبر پر نماز جنازہ
۵۵۰	مہیت زدہ کو تسلی دینا	۵۳۳	نخاشی کی نماز جنازہ
۵۵۰	جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت	۵۳۴	نماز جنازہ کی فضیلت
۵۵۱	جنازہ جلدی کے جانا	۵۳۵	حنان بالا کا دوسرا باب
۵۵۱	فضیلت تعزیت	۵۳۵	جنازہ کے لیے کھڑا ہونا
۵۵۱	نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	۵۳۶	جنازہ کے لیے نہ اٹھنا
۵۵۲	قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان ملتی رہتی ہے۔	۵۳۷	لحد کی فضیلت
		۵۳۷	میت کو قبر میں اتارنے وقت کیا کہا جائے
		۵۳۸	قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا
		۵۳۹	قبر برابر کرنا
۵۵۲	ترک نکاح کی ممانعت	۵۳۹	قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے
۵۵۲	نکاح کے لیے دیندار کا انتخاب	۵۴۰	قبروں کو گھسیٹ کر ان پر کھنا
۵۵۵	تین صفات پر نکاح	۵۴۱	قبرستان میں داخل ہونے وقت کیا کہے۔
۵۵۵	گھیر کر دیکھنا	۵۴۱	زیارت قبور
۵۵۶	اعلان نکاح	۵۴۱	عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت
	نکاح کرنے والے کو کیا الفاظ کہے جائیں۔	۵۴۲	مردوں کے لیے زیارت قبور
۵۵۷	بیری کے پاس جائے تو کیا کہے	۵۴۲	رات کو دفن کرنا
۵۵۷	نکاح کے لیے اچھے اوقات	۵۴۳	میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال
۵۵۸	ولیہ	۵۴۳	جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثلب
۵۵۹	دعوت قبول کرنا		

البواب النکاح

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۵۷۹	عائدہ لڑائی کا خریدنا	۵۵۹	بن جلتے عورت و لیدہ میں جانا
۵۸۰	شادی شدہ لڑائی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں۔	۵۶۰	کنواری لڑکیوں سے نکاح
۵۸۰	اجبت زنا کی ممانعت	۵۶۰	ولی کے بغیر نکاح
۵۸۰	کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	۵۶۳	گماہوں کے بغیر نکاح
۵۸۲	عزل	۵۶۳	علیہ نکاح
۵۸۲	کماہیت عزل	۵۶۶	کنواری اور یتیمہ عورت سے اجابت طہی
۵۸۳	کنواری اور یتیمہ کے لیے باری مقرر کرنا۔	۵۶۶	کنواری بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا
۵۸۳	سرکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	۵۶۸	دو ولی نکاح کر کے دیں تو کیا حکم ہے
۵۸۵	شرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	۵۶۸	مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح
۵۸۶	عورت کا ہنر مقرر نہ ہو اور شہر ہر جگہ اس کا حکم۔	۵۶۹	مرد قتل کا ہنر
		۵۷۱	آزاد کردہ لڑائی سے نکاح کرنا
		۵۷۱	آزاد کردہ لڑائی سے نکاح کی تفصیلات
		۵۷۱	حکومت کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے۔
		۵۷۲	علاقہ کہنے والا اور کسی کے بے علاقہ گیا جائے
		۵۷۲	علاقہ میں صحبت شرط ہے
		۵۷۳	نکاح متعہ
		۵۷۴	نکاح شکار کی ممانعت
		۵۷۵	پھر بھی اندر قابض کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے۔
		۵۷۶	عقد نکاح کے وقت شرائط
		۵۷۷	اسلام لائے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے۔
		۵۷۸	اوسم کے نکاح میں مکین ہوں تو کیا حکم ہے
		۵۷۹	اوسم کے نکاح میں مکین ہوں تو کیا حکم ہے

الباب الرفاع

۵۸۷	نسب اور رفاقت سے عورت برابر ہے
۵۸۸	رفاقت سے مرد کا تعلق
۵۸۸	ایک یا دو گھوڑ دینے سے عورت نہیں
۵۹۰	رفاقت میں ایک عورت کی گواہی
۵۹۱	دو سال سے کم عمر میں رفاقت سے عورت
۵۹۱	حق رفاقت کی ادائیگی
۵۹۲	شہر والی لڑائی آزاد کی جائے تو کیا حکم ہے۔
۵۹۳	اوسم کا صاحب دراجی کے لیے ہے۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۶۰۹	عورتوں سے حسن سلوک	۸۰۲	۵۹۴	کسی عورت کو دیکھنے اور وہ بھی معلوم ہو۔
۶۰۹	باپ کے کہنے پر طلاق دینا	۸۰۳	۵۹۴	خاندان کے حقوق
۶۰۹	ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلائے	۸۰۴	۵۹۵	بیوی کے حقوق
۶۱۰	دیوانہ اور بے کجھ کی طلاق کا حکم	۸۰۵	۵۹۶	عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے
۶۱۱	حاملہ عورت کی عدت	۸۰۶	۵۹۶	عورتوں کو زینت کے ساتھ رہنا منع ہے
۶۱۲	بیوہ کی عدت	۸۰۷	۵۹۷	غیرت
	ظہار دے گا کفارہ ادا کرنے سے پہلے	۸۰۸	۵۹۸	عورت کو ایسے سفر کرنا منع ہے
۶۱۳	جماع کرنا۔			خاندان کا عدم موجودگی میں کسی عورت
۶۱۳	کفارہ ظہار	۸۰۹	۵۹۹	کے پاس جانے کی ممانعت
۶۱۴	عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۸۱۰	۵۹۹	غزلان بالا کا دوسرا باب
۶۱۵	لعان کرنا	۸۱۱	۶۰۰	عورت کا پردہ
۶۱۷	بیوہ عورت عدت کہاں گزارے	۸۱۲	۶۰۰	خاندان کو پریشان کرنا منع ہے
	البواب المبیوع			البواب الطلاق واللعان
۶۱۸	مشتبہا شہیاد کا ترک	۸۱۳	۶۰۰	سنت طلاق
۶۱۸	سود کھانا	۸۱۴	۶۰۱	طلاق بائن
۶۱۹	جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت	۸۱۵		بیوی کو ستیرا معاملہ تیرے ہاتھ کے
	تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارتی	۸۱۶	۶۰۲	الفاظ کہنا۔
۶۱۹	کا خطاب دینا۔		۶۰۳	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا
۶۲۰	سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۸۱۷	۶۰۴	تین طلاق دالی کے لیے گھر اور نفقہ
۶۲۱	صبح سویرے تجارت کے لیے نکلنا	۸۱۸	۶۰۵	نکاح سے پہلے طلاق نہیں
۶۲۱	ایک مقررہ وقت کے بعد پر خریداری	۸۱۹	۶۰۶	لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں
۶۲۳	شرائط نامہ لکھنا	۸۲۰	۶۰۶	دل میں طلاق کا خیال لانا
۶۲۳	ناپ تول	۸۲۱	۶۰۷	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق
۶۲۳	نیلام کرنا	۸۲۲	۶۰۷	خلع کرنا
۶۲۳	غیر غلام کا بیٹا	۸۲۳	۶۰۸	خلع حاصل کرنے والی عورتیں

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۸۲۴	تجدد آئینہ کا فائدہ کے فہرست سے پہلے	۸۲۴	کئی شخص منفس موقوف کے پاس اپنا مال
۸۲۵	اس سے ملاقات کرنا منع ہے	۸۲۵	پائے کر کیا حکم ہے۔
۸۲۶	فہرست، دیباچہ میں کا سودا نہ بیچیں	۸۲۸	مسلمان کسی ذمی کو شراب نہ بیچنے کے لیے
۸۲۷	محکمہ و مزاجہ کی ممانعت	۸۲۹	نہی ہے۔
۸۲۸	بجوریں پکھنے سے پہلے بیچنا	۸۳۰	ادائیگی امانت
۸۲۹	محکمہ کا محل بیچنے کی ممانعت	۸۳۱	مستشار میر تقی علی دلی ہے
۸۳۰	دھوکہ کی بیع ناجائز ہے	۸۳۲	ذخیہ و اندوختگی
۸۳۱	ایک سودے میں دو سودے	۸۳۳	دو سودے نہ ہوں بغیر جائز بیچنا
۸۳۲	جو چیز پائے نہ ہوں کا بیچنا	۸۳۴	مال سلم ٹرپ کرنے کے لیے جبری قسم کھانا
۸۳۳	حق دلا دیا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے	۸۳۵	بالع اور مشتری کا اختلاف
۸۳۴	جائزہ کے بدلے جائزہ اور ہبہ بیچنا	۸۳۶	ضرورت سے نامہ پانی بیچنا
۸۳۵	دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا	۸۳۷	جنسی کرائے کی اجرت لینا
۸۳۶	گیہوں کے بدلے گیسوں کا بیچنا	۸۳۸	کتنے کی قیمت
۸۳۷	بیع صرف	۸۳۹	سیگی لگانے والے کی کمائی
۸۳۸	پیرزادہ کی کے بعد بجوریوں اور مالدار	۸۴۰	سیگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت
۸۳۹	حکم کا طریقہ کار	۸۴۱	کتنے اور مال کی قیمت لینا
۸۴۰	بالع اور مشتری کو انشراح سے پہلے متین	۸۴۲	گائے والے لڑائیوں کی خرید و فروخت منع ہے
۸۴۱	جوا دی بیع میں دھوکہ کھا جائے	۸۴۳	غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا مال بیٹے
۸۴۲	دوسرے بغیر جائز بیچنا	۸۴۴	میں تفریق کرنا۔
۸۴۳	جائزہ بیچتے وقت سوار کی کی شرط کرنا	۸۴۵	غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر
۸۴۴	رہن سے نفع اٹھانا	۸۴۶	مطلوع ہونا۔
۸۴۵	سودے اور گھٹے والا بار خریدنا	۸۴۷	مسافر کا راستہ کے باع سے چل کھانا
۸۴۶	شرط دلا رکھنا ممانعت	۸۴۸	خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت
۸۴۷	تجارت میں نفع	۸۴۹	قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا
۸۴۸	مکتب کے پاس ادائیگی کے لیے مال	۸۵۰	اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرتا
۸۴۹	بجور کرنا حکم ہے۔	۸۵۱	شراب بیچنے کی ممانعت

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۶۵۰	رعایا کی خبر گیری	۶۵۷	۸۶۹ مالک کی اجازت بغیر دھندہ دینا
۶۵۱	قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے	۶۵۷	۸۷۰ مردار کی کھال اور ہتھوں کا بیچنا
۶۵۱	حاکموں کا تحائف قبول کرنا	۶۵۸	۸۷۱ ہمہ واپس لینے کی ممانعت
۶۵۲	فیصلہ سے متعلق رشتہ دینے اور لینے والا	۶۵۸	۸۷۲ عزایا اور اس کی اجازت
۶۵۳	تحفہ اور عورت قبول کرنا	۶۶۰	۸۷۳ دلالی میں قیمت زیادہ لگانا
۶۵۳	اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو	۶۶۱	۸۷۴ وزن میں زیادہ دینا
۶۵۳	اسے وہ چیز لینا جائز نہیں۔		۸۷۵ تنگ دست کو ہمت دینا اور اس سے
۶۵۳	دلی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم	۶۶۱	فرمایا برتنا۔
۶۵۵	گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا	۶۶۲	۸۷۶ مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا
۶۵۶	شتر کے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۶۲	۸۷۷ منابذہ اور ملاسمہ
۶۵۷	عمر بھر کے لیے کوئی چیز بہہ کرنا	۶۶۳	۸۷۸ غلہ اور صل میں بیع مسلم
۶۵۸	رقبہ کا حکم	۶۶۳	۸۷۹ شترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے
۶۵۸	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	۶۶۳	ترکی کا حکم۔
۶۵۹	طبیعی کی دیوار میں کھڑی گاڑنا	۶۶۳	۸۸۰ محاربت اور مقاومت
۶۵۹	بچی قسم	۶۶۵	۸۸۱ بیع میں دہر کر دینا
۶۸۰	اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے	۶۶۵	۸۸۲ ادھٹ اور دیگر جائز قرض لینا
۶۸۰	مال باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے	۶۶۶	۸۸۳ قرض کا تقاضا کیسے ہو
۶۸۰	کو اختیار دیا جائے۔	۶۶۷	۸۸۴ مسجد میں خرید و فروخت کا حکم
۶۸۱	باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے	۶۶۷	
۶۸۱	کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو	۶۶۷	البواب الاحکام
۶۸۱	کیا حکم ہے۔	۶۶۷	۸۸۵ قاضی کی فضیلت
۶۸۲	مرد اور عورت کی حد بلوغ	۶۶۹	۸۸۶ قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی
۶۸۳	سرتیلی ماں سے نکاح کا حکم	۶۶۹	۸۸۷ قاضی کیسے فیصلہ کرے
۶۸۳	ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم	۶۷۰	۸۸۸ عادل حاکم کی فضیلت
۶۸۳	تنگ دست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا	۶۷۱	۸۸۹ قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے
۶۸۵	رشتہ دار کا غلامی میں آ جانا۔	۶۷۱	فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	
۷۰۳	معاہدہ کو قتل کرنا	۹۳۶	۷۸۵	کسی کا زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا	۹۱۳
۷۰۳	مقتول کے دلی کو حقیقہ کرنا	۹۳۷	۷۸۶	اولاد کو طبعی دیت سے وقت رسالت تا مہ نکلتا	۹۱۴
۷۰۵	شہر کا حفاظت	۹۳۸	۷۸۷	حق شفعہ	۹۱۵
۷۰۵	جنین کی دیت	۹۳۹	۷۸۸	غائب کے لیے حق شفعہ	۹۱۶
۷۰۶	کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے	۹۴۰	۷۸۹	حدود مار دھکے مترو کرنے پر حق شفعہ	۹۱۷
۷۰۶	غلام کو قتل کرنا	۹۴۱	۷۹۰	باقی نہیں رہتا۔	۹۱۸
۷۰۶	غلام کی دیت سے قیمت کا حصہ	۹۴۲	۷۹۱	شریک کے لیے حق شفعہ	۹۱۹
۷۰۸	تقصاں	۹۴۳	۷۹۲	گری پڑی چیز ادا شدہ مال کا حکم	۹۲۰
۷۰۸	تہمت میں قید کرنا	۹۴۴	۷۹۳	احکام وقت	۹۲۱
۷۰۸	اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے	۹۴۵	۷۹۴	چراغ کا زخمی کرنا معاف ہے	۹۲۲
۷۱۰	تساعت	۹۴۶	۷۹۵	نجر زمین کا آباد کرنا	۹۲۳
	ابواب الحدود		۷۹۶	جاگیر بخشنا	۹۲۴
۷۱۱	جس پر حد واجب نہیں	۹۴۷	۷۹۷	درخت لگانے کی نفیست	۹۲۵
۷۱۱	حدود کا ساقط کرنا	۹۴۸	۷۹۸	کھیتی باڑی کرنا	۹۲۶
۷۱۲	مسلمان کی پردہ پوشی	۹۴۹	۷۹۹	دیت میں کتنے اذن ہیں	۹۲۷
۷۱۲	حد میں متیقن کرنا	۹۵۰	۸۰۰	نقد کی صورت میں دیت	۹۲۸
۷۱۲	مستحق اپنے اقرباء سے پھر جائے تو	۹۵۱	۸۰۱	ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے	۹۲۹
۷۱۳	حد ساقط ہو جاتی ہے	۹۵۲	۸۰۲	انگیوں کی دیت	۹۳۰
۷۱۵	حد میں سنا کر سن کرنا	۹۵۳	۸۰۳	دیت معاف کرنا	۹۳۱
۷۱۵	تحقیق و حکم	۹۵۴	۸۰۴	کسی کا سر پتھر سے پھینک دینے کا سزا	۹۳۲
۷۱۶	شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا	۹۵۵	۸۰۵	قتل مبین	۹۳۳
۷۱۸	خزان ہالا کا دوسرا باب	۹۵۶	۸۰۶	خون کا فیصلہ	۹۳۴
۷۱۹	ہال کتاب کو سنگسار کرنا	۹۵۷	۸۰۷	باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے	۹۳۵
۷۱۹	جلاد مل کرنا	۹۵۸	۸۰۸	تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں۔	
۷۲۰	حدود کفارہ گناہ ہیں	۹۵۹			

[illegible]

نمبر	مسائل	نمبر	نمبر	مسائل	نمبر
۷۶۳	نذر کا پورا کرنا	۱۰۲۳	۷۶۹	ایک بکری تمام گھروالوں کی طرف سے کال ہے	۱۰۰۲
۷۶۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے	۱۰۲۵	۷۷۰	قربانی سنت ہے	۱۰۰۳
۷۶۵	غلام آزاد کرنے کا ثواب	۱۰۲۶	۷۷۱	غلام حیدر کے بعد فرج کرنا	۱۰۰۴
۷۶۶	دام کو طاعون مارنے کا کفارہ	۱۰۲۷		قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا	۱۰۰۵
۷۶۷	شقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم	۱۰۲۸	۷۷۲	مکدہ سے	
۷۶۷	میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	۱۰۲۹	۷۷۲	تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت	۱۰۰۶
۷۶۸	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۰۳۰	۷۷۳	فرج اور عتیر	۱۰۰۷
	الواب السیر		۷۷۳	حقیقہ	۱۰۰۸
۷۶۸	ظرائی سے پہلے دعوت اسلام	۱۰۳۱	۷۷۴	بچے کے کان میں اذان دینا	۱۰۰۹
۷۶۹	جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے	۱۰۳۲	۷۷۵	بہترین قربانی اور کنس	۱۰۱۰
۷۷۰	فحشوں ملنا اور لڑکھانا	۱۰۳۳	۷۷۵	قربانی واجب ہے	۱۰۱۱
۷۷۰	اگل لگانا اور کوڑھ پھونکنا	۱۰۳۴	۷۷۶	ایک بکری سے حقیقہ	۱۰۱۲
۷۷۱	مال غنیمت	۱۰۳۵	۷۷۶	مجھیر کہہ کر ورج کرنا	۱۰۱۳
۷۷۱	گھڑی کا حصہ	۱۰۳۶		حقیقہ کب کیا جائے	۱۰۱۴
۷۷۲	چوڑے لشکر	۱۰۳۷		الواب النذور والایمان	
۷۷۳	مال غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے	۱۰۳۸	۷۷۸	گناہ میں تہ نہیں	۱۰۱۵
۷۷۳	کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا	۱۰۳۹	۷۷۹	جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کا نذر کا حکم	۱۰۱۶
۷۷۴	کیا ذبی کو حصہ دیا جائے	۱۰۴۰	۷۸۰	نذر خیر میں سے کفارہ	۱۰۱۷
۷۷۵	شرکین کے برتن استعمال کرنا	۱۰۴۱	۷۸۰	قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے	۱۰۱۸
۷۷۶	زوجین کو انعام دینا	۱۰۴۲	۷۸۱	قسم کوڑنے سے پہلے کفارہ دینا	۱۰۱۹
۷۷۷	مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے	۱۰۴۳	۷۸۱	قسم میں استثناء کرنا	۱۰۲۰
۷۷۷	تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا	۱۰۴۴	۷۸۲	غیر اللہ کی قسم کھانا	۱۰۲۱
۷۷۸	ماطہ قیدی جو قتل سے صحت ناما کر ہے	۱۰۴۵		پایہ چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت	۱۰۲۲
۷۷۸	شرکین کے کھانے	۱۰۴۶	۷۸۳	نہ رکھنا	
۷۷۹	قیدیوں کو الگ الگ کرنا	۱۰۴۷	۷۸۴	نذر کی کراہیت	۱۰۲۳

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۷۹۴	فتح مکہ کے دن اعلان مکہ	۱۰۷۴	۷۷۹	قید و لیل کو قتل کرنا اور فدیہ لینا	۱۰۴۸
۷۹۵	ظرائی کے مستحب اوقات	۱۰۷۵	۷۸۰	عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا	۱۰۴۹
۷۹۶	بدخالی	۱۰۷۶	۷۸۱	کفار کو نہ جلا نا	۱۰۵۰
۷۹۶	جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت	۱۰۷۷	۷۸۲	مال غنیمت میں خیانت	۱۰۵۱
الباب فضائل الجہاد			۷۸۲	عورتوں کی جنگ میں شرکت	۱۰۵۲
			۷۸۳	شریکین کے تحائف قبول کرنا	۱۰۵۳
			۷۸۳	سجدہ شکر	۱۰۵۴
۷۹۸	جہاد کی فضیلت	۱۰۷۸	۷۸۳	عدوت اور غلام کا کس کو امان دینا	۱۰۵۵
۷۹۹	جہاد کی موت	۱۰۷۹	۷۸۳	عہد شکنی	۱۰۵۶
۷۹۹	جہاد میں روزہ رکھنا	۱۰۸۰	۷۸۵	قیامت کے دن جہاد میں کاحیثہ الگ ہو گا	۱۰۵۷
۸۰۰	جہاد میں مال خرچ کرنا	۱۰۸۱	۷۸۵	نثارش کے حکم پر راضی ہونا	۱۰۵۸
۸۰۰	جہاد میں خدشہ گاری کی فضیلت	۱۰۸۲	۷۸۶	قسم کا پورا کرنا	۱۰۵۹
۸۰۱	جہاد کو سامان جنگ دینا	۱۰۸۳	۷۸۶	جوش سے جزیہ لینا	۱۰۶۰
۸۰۲	اللہ کی راہ میں قہر میں کانٹا لود ہونا	۱۰۸۴	۷۸۷	زمین کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے	۱۰۶۱
۸۰۲	جہاد میں پیٹنے والی گرد و غبار	۱۰۸۵	۷۸۸	ہجرت	۱۰۶۲
۸۰۲	اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا	۱۰۸۶	۷۸۸	بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۳
۸۰۳	جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا	۱۰۸۷	۷۸۹	بیعت قرظنا	۱۰۶۴
۸۰۳	اللہ کے راستے میں تیر اندازی	۱۰۸۸	۷۸۹	غلام کی بیعت	۱۰۶۵
۸۰۳	اسلامی سرحدوں کی حفاظت	۱۰۸۹	۷۹۰	عورتوں کی بیعت	۱۰۶۶
۸۰۵	شہید کا ثواب	۱۰۹۰	۷۹۰	اصحاب بدر کی تعداد	۱۰۶۷
۸۰۶	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت	۱۰۹۱	۷۹۰	فخس (پانچواں حصہ)	۱۰۶۸
۸۰۶	سمنہ کے راستے جہاد کرنا	۱۰۹۲	۷۹۱	تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا	۱۰۶۹
۸۰۷	ریا کاری اور طلب دنیا کے لیے لڑنا	۱۰۹۳	۷۹۱	اہل کتاب کو سلام کرنا	۱۰۷۰
۸۰۸	صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت	۱۰۹۴	۷۹۲	شریکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا	۱۰۷۱
۸۰۹	کرن لوگ بہتر ہیں	۱۰۹۵	۷۹۳	جزیرہ عرب سے بیرون ہونے کا اخراج	۱۰۷۲
۸۱۰	شہادت کی دعا مانگنا	۱۰۹۶	۷۹۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حرکت	۱۰۷۳
۸۱۰	جہاد و کتاب اللہ کا گہرے سے گہرے اللہ تعالیٰ کی طرف	۱۰۹۷			

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۸۲۳	پسندیدہ گھوڑے	۸۱۱	اللہ کی راہ میں زخمی ہونا
۸۲۳	گھوڑا دوڑ کرانا	۸۱۱	کون سا عمل افضل ہے
۸۲۵	گھوڑوں سے گھوڑوں پر سختی کرانا	۸۱۲	بہترین انسان
۸۲۵	مسلمان قمرائے کرام سے طلب نفع	۸۱۲	قتیلہ کا اعزاز
۸۲۶	گھوڑے کے کھے میں گھنٹی لگانا		
۸۲۶	فوج کا سپہ سالار		
۸۲۷	حاکم وقت کی ذمہ داری	۸۱۵	مستطاب افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا
۸۲۷	حاکم کی اطاعت	۸۱۶	حالیہ دن کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا
۸۲۸	حاکم کی نافرمانی میں غلو کی اطاعت نہیں	۸۱۶	ایک شخص کو لشکر پر اسیر مقرر کرنا
۸۲۸	چوپاریاں کرنا پس میں لڑنا اور چہرے پر نشان لگانا	۸۱۶	آدمی کا تنہا سفر کرنا پسندیدہ ہے
۸۲۸	حد بلوغ	۸۱۶	جنگ کے موقع پر جھوٹا اور دہرہ بکدہی
۸۲۹	مقررہ دن شہید	۸۱۶	غزوات نبوی کی تعداد
۸۲۹	شہداء کو دفن کرنا	۸۱۸	لشکر کا صف بندی اور تیاری
۸۳۰	مشہد کرنا	۸۱۸	ظرائی کے وقت دعا
۸۳۱	کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں	۸۱۸	چھوٹے جھنڈے
۸۳۱	جنگ سے بھاگنا	۸۱۹	بڑے جھنڈے
۸۳۲	سفرے والہ اپنے ملازم کا استقبال	۸۱۹	خسروی نشان
۸۳۲	مال فانی	۸۲۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک
۸۳۳		۸۲۰	جنگ کے موقع پر سوزہ افطار کرنا
		۸۲۰	غلو کے وقت لکنا
		۸۲۱	ظرائی کے وقت ثابت تدری
		۸۲۲	تلوار اور اس کا جڑاؤ
		۸۲۲	زیرہ پہننا
		۸۲۳	خود پہننا
		۸۲۳	گھوڑوں کی فضیلت
		۸۲۳	پسندیدہ گھوڑے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۸۵۰	ایک جتنا بہن کر چنا کر رہے ہے	۸۳۵	۱۱۷۱	۱۱۷۵	پوستین پینا
۸۵۱	ایک جتنا بہن کر چنے کی اجازت	۸۳۵	۱۱۷۲	۱۱۷۶	دباغت شدہ چٹے کا حکم
۸۵۱	پسے کس پاؤں میں جوتا پہنے	۸۳۷	۱۱۷۳	۱۱۷۷	تہبند کو گھسیٹنا
۸۵۲	کپڑے میں پرند لگانا	۸۳۷	۱۱۷۴	۱۱۷۸	عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت
۸۵۲	گیسو مبارک	۸۳۸	۱۱۷۵	۱۱۷۹	اونی کپڑا پینا
۸۵۳	صحابہ کرام کی ٹوپیاں	۸۳۸	۱۱۷۶	۱۱۸۰	سیاہ عمامہ
۸۵۳	تہبند کھلا تک لٹکایا جائے	۸۳۹	۱۱۷۷	۱۱۸۱	سنے کی انگوٹھی پینا منع ہے
۸۵۳	ٹوپی پر عمامہ باندھنا	۸۴۰	۱۱۷۸	۱۱۸۲	چاندی کی انگوٹھی پینا
۸۵۳	لبے اور پتیل کی انگوٹھی	۸۴۰	۱۱۷۹	۱۱۸۳	انگوٹھی کا مستحب پھیندنا
۸۵۳	ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت	۸۴۰	۱۱۸۰	۱۱۸۴	دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پینا
۸۵۵	یعنی چادر	۸۴۱	۱۱۸۱	۱۱۸۵	ہنگوٹھی کا نقش
		۸۴۲		۱۱۸۶	تصویر کی ممانعت
		۸۴۲		۱۱۸۷	تصویر بنانے والوں کی سزا
		۸۴۳		۱۱۸۸	خضاب لگانا
۸۵۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے۔	۸۴۳	۱۱۸۲	۱۱۸۹	بال رکھنا اور گیسو بٹھکانا
۸۵۵	خروگوش کھانا	۸۴۴	۱۱۸۳	۱۱۹۰	سوزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت
۸۵۶	گود کھانا کیسا ہے	۸۴۴	۱۱۸۴	۱۱۹۱	سر نہ لگانا کپڑا کس طرح پینا منع ہے۔
۸۵۶	بجور کا کھانا	۸۴۵	۱۱۸۵	۱۱۹۲	مسنوئی بال لگوانا
۸۵۷	گھوڑے کا گوشت کھانا	۸۴۶	۱۱۸۶	۱۱۹۳	ریشمی زین پر شش کی ممانعت
۸۵۸	گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم	۸۴۶	۱۱۸۷	۱۱۹۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک
۸۵۹	کفار کے برتنوں میں کھانا	۸۴۶	۱۱۸۸	۱۱۹۵	کرتر پینا
۸۶۰	گھی میں چر ہاںس جائے تو اس کا حکم	۸۴۸	۱۱۸۹	۱۱۹۶	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا ہے
۸۶۱	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت	۸۴۸	۱۱۹۰	۱۱۹۷	جبتہ پینا
۸۶۱	انگلیاں پاٹنا	۸۴۹	۱۱۹۱	۱۱۹۸	دانتوں پر سونا بٹھوانا
۸۶۱	لقہ گرٹھے تو کیا کیا جائے	۸۴۹	۱۱۹۲	۱۱۹۹	درندوں کی کھال استعمال کرنا
۸۶۲	کھانے کے درمیان سے کھانا کر رہے ہے	۸۵۰	۱۱۹۳	۱۲۰۰	نعلین مبارک

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۸۷۵	گواہی کو مجبور کے ساتھ ملا کر کھانا	۱۲۱۷	۸۶۲	لسن اور پیاز کا کھانا	۱۱۹۴
۸۷۵	اوٹوں کے پیشاب کا حکم	۱۲۱۸	۸۶۳	پکا ہوا لسن کھانے کی اجازت	۱۱۹۵
۸۷۶	کھانے سے پیسے اور بعد ہاتھ دھونا اور	۱۲۱۹		ستے وقت برتن ڈھانکنا نیز چلوغ اور	۱۱۹۶
۸۷۶	کلی کرنا۔		۸۶۴	آگ کو بجھا دینا	
۸۷۶	کھانے سے پیسے وغیرہ کرنا	۱۲۲۰	۸۶۵	دو مجبوروں کو ملا کر کھانا	۱۱۹۷
۸۷۷	کدو کھانا	۱۲۲۱	۸۶۵	کھجور کا استیجاب	۱۱۹۸
۸۷۷	زیتون کھانا	۱۲۲۲	۸۶۵	کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا	۱۱۹۹
۸۷۸	غلام کے ساتھ کھانا	۱۲۲۳	۸۶۶	مزدوم کے ساتھ کھانا کھانا	۱۲۰۰
۸۷۸	کھانا کھانے کی فضیلت	۱۲۲۴	۸۶۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۱۲۰۱
۸۷۹	رات کے کھانے کی فضیلت	۱۲۲۵	۸۶۷	ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے	۱۲۰۲
۸۷۹	کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	۱۲۲۶	۸۶۸	ٹنڈی کھانا	۱۲۰۳
۸۸۱	پھینے ہاتھ دھونے بغیر سونا مکروہ ہے	۱۲۲۷	۸۶۸	نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت	۱۲۰۴
	البواب الاشریۃ		۸۶۹	مرغ کھانا	۱۲۰۵
۸۸۲	شرابی کا حکم	۱۲۲۸	۸۷۰	سرخاب کا گوشت کھانا	۱۲۰۶
۸۸۳	ہر نشہ آلود چیز حرام ہے	۱۲۲۹	۸۷۰	بھنا ہوا گوشت کھانا	۱۲۰۷
	جن کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تصور	۱۲۳۰		ٹیک ملا کر کھانا	۱۲۰۸
۸۸۳	پینا بھی حرام ہے		۸۷۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھی چیز اور	۱۲۰۹
۸۸۳	بزرگھوڑے کا ہیز	۱۲۳۱	۸۷۱	شہد پسند تھا۔	
	کدو کے خول چربی برتن اور بزرگوں میں	۱۲۳۲	۸۷۲	خوردہ زیادہ سکنا	۱۲۱۰
۸۸۵	کھڑے میں غیذ بنانے کی ممانعت		۸۷۳	شریک کی فضیلت	۱۲۱۱
۸۸۵	برتنوں میں غیذ بنانے کی اجازت	۱۲۳۳	۸۷۳	گوشت حاتموں سے لڑنا	۱۲۱۲
۸۸۶	شکینے میں بنیز بنانا	۱۲۳۴		چھری سے کٹ کر گوشت کھانے کی اجازت	۱۲۱۳
۸۸۶	میں غول سے شراب بنائی جاتی ہے	۱۲۳۵	۸۷۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین	۱۲۱۴
۸۸۷	چکی کی کھجور ملانا	۱۲۳۶	۸۷۴	گوشت۔	
۸۸۸	سنے اور پھینے کے برتنوں میں پانی پینا	۱۲۳۷	۸۷۵	سرکہ	۱۲۱۵
				تربوز کو مجبور کے ساتھ کھانا	۱۲۱۶

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۹۰۱	بھنگی پر رحم کرنا	۱۲۶۲	۸۸۸	کھڑے ہو کر پہنے کی ممانعت	۱۲۳۸
۹۰۲	لوگوں پر رحم کرنا	۱۲۶۳	۸۸۹	کھڑے ہو کر پہنے کی اجازت	۱۲۳۹
۹۰۳	خیر خواہی	۱۲۶۴	۸۸۹	برتن میں سانس لینا	۱۲۴۰
۹۰۴	مسلمان کی مسلمان پر شفقت	۱۲۶۵	۸۹۰	دوبارہ سانس لے کر پینا	۱۲۴۱
۹۰۵	مسلمان کی پردہ پوشی	۱۲۶۶	۸۹۱	پانی میں پھر ٹکا منع ہے	۱۲۴۲
۹۰۶	مسلمان سے مصیبت دور کرنا	۱۲۶۷	۸۹۱	برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	۱۲۴۳
۹۰۷	شرک ملاقات کی ممانعت	۱۲۶۸	۸۹۱	مشکیزہ (دنیو) اذیت دھا کے پانی پینا	۱۲۴۴
۹۰۸	مسلمان بھائی کی تلخواری	۱۲۶۹	۸۹۲	مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت	۱۲۴۵
۹۰۹	غیبت	۱۲۷۰	۸۹۲	پہنے میں دائیں طرف دائے زیادہ مقدار میں	۱۲۴۶
۹۱۰	حد	۱۲۷۱	۸۹۳	چلانے والا آخرین پہنے	۱۲۴۷
۹۱۱	باہمی دشمنی	۱۲۷۲	۸۹۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی	۱۲۴۸
۹۱۲	باہم صلح کرانا	۱۲۷۳			
۹۱۳	خیانت اور دھوکہ	۱۲۷۴			
۹۱۴	پڑوسی کے حقوق	۱۲۷۵	۸۹۴	باب البر والصلة	
۹۱۵	خادم سے اچھا سلوک کرنا	۱۲۷۶	۸۹۴	ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا	۱۲۴۹
۹۱۶	خادم کو مارنا اور گالی دینا	۱۲۷۷	۸۹۵	انفعل اعمال	۱۲۵۰
۹۱۷	خادم کا ادب	۱۲۷۸	۸۹۵	ماں باپ کی رضامندی کی نفیست	۱۲۵۱
۹۱۸	خادم کو معاف کر دینا	۱۲۷۹	۸۹۶	ماں باپ کی نافرمانی	۱۲۵۲
۹۱۹	اولاد کو ادب سکھانا	۱۲۸۰	۸۹۶	باپ کے دوستوں کی عزت کرنا	۱۲۵۳
۹۲۰	ہمدرد قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا	۱۲۸۱	۸۹۷	خالہ کے ساتھ نیکی	۱۲۵۴
۹۲۱	محسن کا شکریہ ادا کرنا	۱۲۸۲	۸۹۸	ماں باپ کی دعا	۱۲۵۵
۹۲۲	نیکی کے کام	۱۲۸۳	۸۹۸	حقوق والدین	۱۲۵۶
۹۲۳	عاریت دینا	۱۲۸۴	۸۹۹	قطع رحمی صلہ رھی	۱۲۵۷
۹۲۴	لاستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۱۲۸۵	۸۹۹	اولاد کی محبت	۱۲۵۸
۹۲۵	مجالس، امانت کے ساتھ رہیں	۱۲۸۶	۹۰۰	اولاد پر شفقت	۱۲۵۹
۹۲۶	سخاوت	۱۲۸۷	۹۰۱	کرکیروں پر خرچ کرنا	۱۲۶۰
				قیم پر رحم کرنا	۱۲۶۱

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۹۳۱	مظلوم کی دعا	۱۳۱۳	۹۱۶	۱۲۸۸	بخل
۹۳۲	اخلاق نبوی	۱۳۱۵	۹۱۷	۱۲۸۹	اہل دیوبند پر خیر چکرنا
۹۳۲	حسن رفا	۱۳۱۶	۹۱۷	۱۲۹۰	دعائے توبہ
۹۳۳	بلند اخلاق	۱۳۱۷	۹۱۸	۱۲۹۱	بیرہ اندیشیم کی خبر گیری
۹۳۳	لعن طعن کرنا	۱۳۱۸	۹۱۹	۱۲۹۲	خندہ پیشانی اور خوش روئی
۹۳۴	زیادہ عفو	۱۳۱۹	۹۱۹	۱۲۹۳	حق اور جھوٹ
۹۳۴	بزرگوں کی تعلیم	۱۳۲۰	۹۲۰	۱۲۹۴	بے حیائی
۹۳۴	دربارِ ناراض آدمی	۱۳۲۱	۹۲۰	۱۲۹۵	لحنت بھیجنا
۹۳۵	صبر	۱۳۲۲	۹۲۱	۱۲۹۶	نسب کی تقسیم
۹۳۵	دوست والا	۱۳۲۳	۹۲۱	۱۲۹۷	اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا
۹۳۶	چھل خر	۱۳۲۴	۹۲۲	۱۲۹۸	گالی دینا
۹۳۶	کم گوئی	۱۳۲۵	۹۲۲	۱۲۹۹	اچھی بات کہنا
۹۳۶	بعض بیانِ جادو ہر تلب سے	۱۳۲۶	۹۲۳	۱۳۰۰	نیک ظلم کی نفی
۹۳۷	تواضع	۱۳۲۷	۹۲۳	۱۳۰۱	دُکھ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۹۳۷	ظلم	۱۳۲۸	۹۲۳	۱۳۰۲	بدگمان
۹۳۸	نہایت عیب جہاد کرنا	۱۳۲۹	۹۲۴	۱۳۰۳	ظلم
۹۳۸	رسول کی تعلیم	۱۳۳۰	۹۲۵	۱۳۰۴	جھگڑا
۹۳۸	تجربہ نامہ	۱۳۳۱	۹۲۶	۱۳۰۵	خاطرِ عداوت
۹۳۸	جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا	۱۳۳۲	۹۲۶	۱۳۰۶	عدوت اور دشمنی میں میانہ روی
۹۳۹	لحی کے ساتھ تعریف کرنا	۱۳۳۳	۹۲۷	۱۳۰۷	غزور و تکبر
	البواب الطب		۹۲۸	۱۳۰۸	خوش اخلاقی
۹۳۹	پرہیز کرنا	۱۳۳۴	۹۲۹	۱۳۰۹	احسان کرنا اور معاف کرنا
۹۴۱	حلاج کی ترفیہ	۱۳۳۵	۹۳۰	۱۳۱۰	بھائیوں سے ملاقات
۹۴۱	مریض کو کیا کھلایا جائے	۱۳۳۶	۹۳۰	۱۳۱۱	حیار
۹۴۲	بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو	۱۳۳۷	۹۳۱	۱۳۱۲	ترقت اور عجلت
				۱۳۱۳	نہی

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۹۵۷	بھلا کا علاج	۱۳۶۴	۹۵۲	کلونجی	۱۳۳۸
۹۵۷	راکھ سے زخم کا علاج کرنا	۱۳۶۵	۹۵۲	اورٹھن کا پشاپ پینا	۱۳۳۹
			۹۵۲	زہر یا کسی اور چیز سے خود کشی کرنا	۱۳۴۰
			۹۵۳	نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت	۱۳۴۱
			۹۵۳	سقوط دہنیہ	۱۳۴۲
۹۵۸	ہے	۱۳۶۶	۹۵۵	داغ لگانے کی ممانعت	۱۳۴۳
۹۵۸	علم خزانہ کا حصول	۱۳۶۷	۹۵۵	داغ لگانے کی اجازت	۱۳۴۴
۹۵۹	بیٹیوں کی وراثت	۱۳۶۸	۹۵۵	سیکھی گوانا	۱۳۴۵
۹۵۹	حقیقی بیٹی کے ساتھ پرانی کی وراثت	۱۳۶۹	۹۵۶	ہندی کے ساتھ علاج کرنا	۱۳۴۶
۹۶۰	حقیقی بیٹیوں کی وراثت	۱۳۷۰	۹۵۷	تعوذ اور جہاڑ پھونک کی ممانعت	۱۳۴۷
۹۶۰	بیٹیوں کی بیٹیوں کے ساتھ وراثت	۱۳۷۱	۹۵۷	تعوذ اور دم دہنیہ کی اجازت	۱۳۴۸
۹۶۱	ہندی کی میراث	۱۳۷۲	۹۵۸	تعوذ تین کے ساتھ جہاڑ پھونک کرنا	۱۳۴۹
۹۶۱	عصبہ کی میراث	۱۳۷۳	۹۵۸	نظر بد سے جہاڑ پھونک	۱۳۵۰
۹۶۲	دادا کی میراث	۱۳۷۴	۹۵۹	نظر حق ہے	۱۳۵۱
۹۶۲	دادی کی میراث	۱۳۷۵	۹۵۰	تعوذ پر اجرت لینا	۱۳۵۲
۹۶۳	دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ	۱۳۷۶	۹۵۱	جہاڑ پھونک اور دوا کرنا	۱۳۵۳
۹۶۳	ماسوں کی میراث	۱۳۷۷	۹۵۱	کھمبی اور عجرہ (عمدہ کھجور)	۱۳۵۴
۹۶۳	لافارث کا ترکہ	۱۳۷۸	۹۵۳	کائن کی اجرت	۱۳۵۵
۹۶۴	آنا دکرہ غلام کو میراث دینا	۱۳۷۹	۹۵۳	گلے میں تعوذ لگانا	۱۳۵۶
۹۶۵	مسلمان اور کافر کے درمیان میراث		۹۵۳	بخار کر پانی سے ٹھنڈا کرنا	۱۳۵۷
	نہیں۔		۹۵۴	ایام رضاعت میں جہاڑ کرنا	۱۳۵۸
۹۶۶	قاتل کی میراث باطل ہے	۱۳۸۰	۹۵۵	خونیہ کا علاج	۱۳۵۹
۹۶۶	شہر کی دیت سے بیوی کی میراث	۱۳۸۱	۹۵۵	درد کا علاج	۱۳۶۰
	میراث وارثوں کے لیے اور دیت	۱۳۸۲	۹۵۶	سنا سے علاج	۱۳۶۱
۹۶۶	عصبہ کے ترکہ		۹۵۶	شہد	۱۳۶۲
۹۶۷	جواہر کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۱۳۸۳	۹۵۶	بیاض پرسی	۱۳۶۳

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۹۷۸	الابواب الولاء والحب	۱۳۸۳	طہار کا کون وارث ہوگا	۱۳۸۳
۹۷۹	طہار آنا د کرنے مائے کے ہے	۱۳۸۴	الابواب الوصایا	۱۳۸۴
۹۸۰	طہار کرنے چھتے اور بہ کرنے کی	۱۳۸۵	تہائی مال کی وصیت	۱۳۸۵
۹۸۱	سماعت	۱۳۸۶	وصیت کا ترغیب	۱۳۸۶
۹۸۲	کسی چیز کا پنا باب یا دل بتانا	۱۳۸۷	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی	۱۳۸۷
۹۸۳	باب کا اور لاء سے انکار کرنا	۱۳۸۸	وارث کے لیے وصیت نہیں	۱۳۸۸
۹۸۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر یہ دینے	۱۳۸۹	قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۱۳۸۹
۹۸۵	پر رغبت دلانا	۱۳۹۰	موت کے وقت صدقہ کرنا یا اسلام	۱۳۹۰
۹۸۶	قیافہ جاننے مائے لگ	۱۳۹۱	آنا د کرنا	۱۳۹۱
۹۸۷	بہرہ واپس لینے کی برائی	۱۳۹۲	حق و لاء کس کے لیے ہے	۱۳۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

البواب الظهارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

البواب طہارت

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مناذر، طہارت کے بغیر اور صفہ، اہل خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔" ہمارے اپنی حدیث میں "بغیر طہور کا کج گدہ" الا بطہور کے الفاظ نقل کئے ہیں، اسم ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: "اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے اور اس باب میں ابو یوسف اور اسط ان کے والد، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ ابو یوسف بن اسماعیل کا نام عامر ہے اور زید بن اسماعیل بن غیر بنی بھی کہا جاتا ہے۔"

فَقَضَيْتُ وَشَوَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جب مسلمان بندہ یا درباریا، مومن بندہ کو شکر کرتا ہے تو مرنے والے کو حیاتِ باقی کا پانی پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ یا اس کی مثل رکھ کر دیا، اس کے مزے وہ تمام گناہ بھڑکاتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے انھوں سے کیا، اور جب وہ ہاتھ دھو رہا ہے تو پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھو دھو جاتے ہیں جو انھوں

باب مَا جَاءَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةَ يَغِيْرُ طَهْرُ

أَخْبَدْنَا قَبِيلَهُ بَنُو سَعْدٍ أَنَا أَبُو عَوْنٍ أَنَّهُ كَانَ
بَنُو حَرْبٍ قَالَ قَالُوا هَذَا مَا وَرِثَهُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ
سَيِّدِهِ عَنْ مُصَوِّبٍ بَنِي سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُوا حَدِيثَهُ وَلَا يَكْفُرْ ظُهُورُهُ وَلَا يَصْدُقْ
مِنْ عَمَلِهِ قَالَ هَذَا فِي حَدِيثِهِ الْأَيْضُورُ قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذِهِ الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُهُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْعَلِينِ عَنْ إِيْسَى وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَبِي
وَالْوَلِيدِ بَنِي أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَهُوَ قَالَ رَوَاهُ بَنِي أَسَامَةَ
بَنِي عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِيِّ.

يَا أَيُّهَا مَا جَاءَ فِي قُضْلِ الطُّهُورِ

٦. حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَضْلِيُّ تَابِعُنَا ابْنُ عِيْسَى
ثَابِتُ بْنُ كَثِيرٍ وَوَعَدَتْهُ قَتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَبْدِ
الْإِسْلَامِ أَوْ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ وَجَعَلَهُ خَرَجْتُ مِنْ وَجْهِهِ
عَلَّ خُطْبَتُهُ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَثَنِي مَعَ السَّائِرِ أَوْ مَعَ الْخَرَجَةِ

هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ هُوَ صَدُوقٌ وَكَانَ
تَكْبِيرُهُ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَتَمِيمُهُ
لَهُمْ بَيْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْحُسَيْنِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ كَأَنَّ مُحَمَّدًا وَهُوَ مَقَابِلُ
الْحَدِيثِ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ سَعِيدٍ .

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

مَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَمَّادٌ قَالَا وَكَيْفَ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْلَا لَكُمْ هَذَا الشَّعْبَةَ وَقَدْ كَانَ مَرَّةً
أُخْرَى أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْعَبِيثِ أَوْ الْخُبَيْثِ
وَالْعَبِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَحْيَى وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ
وَجَابِرٍ وَابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسِ أَحْسَنُ
شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ فِي إِسْنَادِهِ أَضْيَقُ مِنْ رِوَايَةِ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ
وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبٍ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ
الْكَائِمِ سَمِعْتُ عُرُوبَ الشَّيْبَانِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ
قَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ
شُعْبَةَ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ
وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ
عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى
سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ
قَتَادَةُ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا .

هـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ قُتَيْبَةَ الشَّيْبَانِيَّ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ
زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

کہتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا، آپ نے
فرمایا "امام احمد بن حنبل، اسلم بن ابراہیم اور حمید بن عبد اللہ
بن محمد بن عقیل کی حدیث کو قابلِ حجت سمجھتے تھے، محمد بن اسماعیل
بخاری فرماتے ہیں وہ منقارب الحدیث تھے اس باب میں حضرت
جابر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
خدا کر م صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے
وقت یہ کلمات پڑھتے "الحمد للہ الذی احل لکم ہذا الشعبۃ" اے اللہ! میں
تیری پناہ چاہتا ہوں، شعبہ فرماتے ہیں عبد العزیز بن صہیب کی
دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "اعوذ باللہ من الخبیث والعبیث"
اے اللہ! میں ایذا رساں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ
چاہتا ہوں یا "الخبیث والعبیث" کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں
حضرت علی، زید بن ارقم، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اصح الحدیث ہے زید بن ارقم کی
روایت کو حدیث کی سند میں اضطراب ہے ہشام بن عوف شیبانی
بن عروبنے بواسطہ قتادہ (سعید عروبن کی روایت میں قاسم بن عوف شیبانی
کا واسطہ بھی ہے) ہشام نے بواسطہ قتادہ، شعبہ نے بواسطہ قتادہ
والنضر بن انس، سعید نے بواسطہ قتادہ والنضر بن انس اور انس حضرت زید بن
ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری
سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہر مسکن ہے قتادہ نے
دونوں والنضر بن انس اور قاسم بن عوف، اسے روایت کی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس طرح استغاثہ
فرماتے "اے اللہ! میں ضرر رساں اشیاء اور ناپاک چیزوں سے

نے کٹے، یہاں تک کہ وہ تمام (صغیر و کبیر) گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک نے سہیل کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، سہیل کے والد ابو صالح، ابو صالح سمان ہیں، جن کا نام ترکوان ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد شمس کہا اور بعض نے عبد اللہ بن عمرو محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اسی طرح فرمایا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں، عثمان، ثوبان، صناہجی، عمرو بن عبد سلیمان اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی گئی ہیں، صناہجی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا سماع ثابت نہیں۔ ان کا نام عبد الرحمن بن عبید اور کنیت ابو عبد اللہ ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی کی کچھ سفر کیا لیکن راستے ہی میں مرنے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مروی ہیں۔ صناہج بن اسلم مسمی کہ جسے صناہجی کہا جاتا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل تھا ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر غر کر دوں گا، لہذا میرے بعد ایم قتل نہ کرنا۔"

ان موضوعات کی کمی ہے

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے سعایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ شَاكَ رَجُلًا مِنْكُمْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ اَوْ ذَلِیْلًا یُّسَوِّرُکُمْ نَازِلًا فِی الْحَرَامِ کُلِّهِ سَبْعَ عَشْرَ مَرَّةً" اور طلال کرنے والا کام "مسلم پھیرتا" ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے، عبد اللہ ابن محمد بن عقیل صحیح کہنے والے ہیں البتہ بعض اہل علم نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے اور امام ترمذی

كان المذبح الذي أعطوك لي من الخبز والخبز
هذا المذبح - كنت يسوع المسيح

هَابَ مَا يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مِنْ الْخَلَامِ

٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا لَكَ
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْرَاجِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَأَنَّهَا كَانَتِ النَّبِيَّ حَتَّى أَتَى اللَّهَ
 وَوَسَّوْا إِذَا أُخْرِجَ مِنَ الْعَلَاءِ قَالَ عُفْرَ أَنْكَ. قَالَ
 أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَقْرُؤُهُ إِلَّا
 مِنْ حَدِيثِ هَذَا إِسْرَاجِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ
 قَالُوا بَرَدَةُ بْنُ أَبِي مَوْسَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ
 ابْنُ قَيْسٍ الْأَشْجَرِيُّ وَلَا يُعْرَفُ مَعَارِفِي هَذَا الْبَابِ
 الْأَخْبَرْتُ عَنْ عَائِشَةَ -

باب في الكافي عن استقبال القبلة في الغائط والبول

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوعِيُّ عَنْ
 مُسْقِيَانِ بْنِ هَبِيبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ
 الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمِنْتُمْ الْأَعْيُنَ فَلَا تَسْتَعِينُوا
 لِبُطْنَتِكُمْ بِخَالِكٍ وَلَا بِبُولٍ وَلَا تَسْتَنْدِرُوا بِرُءُوسِكُمْ وَلَا بِأَكْرَامِكُمْ
 وَفَرَّ بُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَكَيْفَ مَنَا الشَّامَ فَتَوَسَّدْنَا
 مَرَّاجِيضَ قَدُ بَيْتِكَ مُسْقِيَةً الْقَيْلَةَ فَتَعْرِفُ عَنْهَا
 وَتَسْتَعِينُ اللَّهُ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
 وَمُعَيْلِ بْنِ أَبِي الْعَيْشِ وَيُقَالُ مُعَيْلِ بْنِ أَبِي مُعَيْلٍ
 وَابْنُ الْأَعْلَاجَةِ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَسَهْلُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَبُو
 يَسْلَى حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ
 وَأَصَحُّهُ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَ الزُّهْرِيُّ
 اسْمُهُ حَبِيبٌ عَنْ مُسْقِيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ
 الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ السَّمَكِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

تیسری شاخ چاہتا ہوں " یہ حدیث اس بھی ہے۔

بیت اللہاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے باہر آتے وقت فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب من ہے، ہم اسے صرف اسرائیل بواسطہ یوسف بن ابی بردہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوبردہ بن ابوسلمہ کا نام ماسر بن عہدہ بن قیس اشجری تھا، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہی معیون ہے۔

تفائے حاجت اور پیشانی کے وقت قبلہ رخ ہو کر نماز

حضرت البراء بن العزب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے حاجت یا اشتیاب
کے لئے جائز تو قبلہ رخ نہ بیٹھو اور نہ ہی اوھر چٹھ کر دو۔ بلکہ
مشرق یا مغرب کی طرف ہو جاؤ اور اہل دین کے لئے یہ حکم
ہے دوسروں کے لئے شمال یا جنوب کی طرف رخ کرنا اور
گھا (مستحکم) البراء بن العزب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ملک شام
میں گئے تو ہم نے قبلہ رخ بنے ہوئے بیت الخلاء دیکھے
ہم اوھر سے منہ پھیر لیتے اور طلب مغفرت کرتے اس باب
میں عبد اللہ بن طلحہ اور مقل بن ابی یسوم (جنہیں مقل بن مقل
بھی کہا جاتا ہے) البراء (ابو ہریرہ اور سہل بن حنیف رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
البراء کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے، ان کا
نام خالد بن زید تھا نہ ہری کا نام محمد بن مسلم بن حیدر اللہ بن شہاب
زہری اور کنیت ابو بکر ہے، ابو یزید کی، ابو عبد اللہ شافعی کا قول

نقل مہرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک ”
تفانے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ اور
پیشہ نہ کرو“ سے مراد جگہوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے
پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے، اسی کا بھی یہی
قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے تفانے
حاجت یا پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت ہے
قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جگہوں میں ہے اور نہ آبادی
میں۔

قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے
منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک
سال قبل قبلہ کی طرف منہ کر کے (پیشاب کرتے) دیکھا، اس
باب میں حضرت البرقانی، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت
جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن ابیہر نے
الوزہر، جابر اور البرقانی کے واسطے سے روایت کیا
البرقانی کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھنے
پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن ابیہر کے واسطے سے اس
کی خبر دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن ابیہر کی روایت
سے آج ہے ابن ابیہر، محمد بن کے نزدیک ضعیف ہے اور یحییٰ
بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں
ایک دن حضرت صفہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھ کر تو میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ میں شام کیوں منہ کر کے قبلہ کی طرف پیٹھ کئے
دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دفعہ (۱) تفانے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بلکہ اپنے منہ کی طرف رخ کرنا
قرآن میں منع کے نزدیک ہے کیونکہ منہ کی طرف رخ کرنا ہی (مستحب) ہے
(الشیخ محمد بن عبد اللہ بن محمد)

النَّاسُ فِي رَأْسِهَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِهَا يَدُ وَلَا بَوَّل وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا
إِنَّمَا هَذَا فِي النَّفْسِ فِي قَامَتَا فِي الْكُفْرِ الْمُبِينَةِ لَا رُخْصَةَ
فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ وَقَالَ أَحْمَدُ
بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِهَا يَدُ أَوْ بَوَّلُ قَامَتَا
إِسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ فَلَا تَسْتَقْبِلُهَا كَامَتَا لَعَزَّ وَجَلَّ الْعُقُولُ
وَلَا فِي الْكُفْرِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

باب مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
وَهَبُ بْنُ جَرِيرٌ نَا إِبْنِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِيكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوَّلٍ فَرَأَيْتُهُ
قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِهَا وَيَسْتَقْبِلَهَا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
وَعَائِشَةَ وَعَنَّا ذَاكَ ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الضَّعِيفُ
ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ
ذَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَّلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَحَدِيثُ جَابِرِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرِينَةَ
وَإِبْنِ أَبِي عَرِينَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

۹. حَدَّثَنَا هَذَا ذَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبِيبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَبِيبَانَ
عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ ذَاكَ رَفِئْتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ
مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكُفَّةِ هَذَا أَحَدُ ثَمَرِ
حَسَنٍ صَحِيحٍ.

بَابُ التَّهْمِي عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي سَجَرَةَ أَنَا شَرِيكُكَ عَنِ الْقَدِّادِ وَأَبْنِ
شَرِيكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَذَّكَ لَكَوَأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ كَمَا يَمْنَا حَتَّى
تُغْتَبِ لَوْ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَائِمًا وَأَنَّ الْبَابَ عَنْ عُمَرَ
بِرَيْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَحْسَنَ شَوْءٍ
بِهَذَا الْبَابِ وَأَسَمَّرَ وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْوَدَّ عَنْ عُمَرَ
عَنْ مَكْرُمٍ بْنِ أَبِي السَّخَّارِيِّ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
حَدَّثَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي رَافٍ حَدَّثَنِي اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْبَابَ
يَا عُمَرُ لَا تَبُولُ إِلَّا قَائِمًا مَا بَلَغْتَ الْبَابَ بَعْدَ ذَلِكَ
رَكَعَكَ هَذَا النَّعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي السَّخَّارِيِّ
وَهُوَ حَدِيثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُمَرُ بْنُ الْوَدَّ عَنْ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بَلَغْتَ قَائِمًا مَتَى لَمْ يَكُنْ
وَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِرَيْدٍ
فِي هَذَا الْغَيْرِ مَحْذُوظٌ وَمَتَّى التَّهْمِي عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى
الْقَائِمِ لَا يَمْنَى إِلَّا قَائِمًا وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَدَّ
مَشْهُورٌ قَالَ إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ أَنْ تَبُولَ وَأَنْتَ قَائِمٌ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرَّحْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ وَكَيْفٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَى
سَبَاكَةَ قَوْمٍ قَبَالَ عَلَيْهِمَا قَائِمًا مَا تَبُولُ وَلَا يَمْنَى وَحَدَّثَنِي
إِلَّا تَحَرُّفَهُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ كُنْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَدَّ وَأَمَّا
عَلَى الْحَمِيرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا رَوَاهُ مُشَوَّرٌ وَجَيْدٌ
عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدَّثَنِي مِثْلُ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى
حَمْدَانُ بْنُ أَبِي سَلَيْمَانَ وَمَا صَحَّ عَنْ بَهْدٍ عَنْ أَبِي
وَائِلٍ عَنْ الْمُخَافَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو شخص تم سے کچھ کہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کرتے تھے اس کی
تصدیق مت کرو آپ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے اس
باب میں حضرت عمر و بیدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
حدیث احسن اور اس حدیث سے عُمَرُ بْنُ الْوَدَّ اور ابْنُ عُمَرَ کے واسطے مروی
ابن ابی السخاری و کثیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے واسطے مروی
ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا "اے عمر! کھڑے ہو کر
پیشاب نہ کرو" اس کے بعد میں نے کسی بھی کھڑے ہو کر پیشاب
نہیں کیا محمد اکرم بن ابی حرق نے اس حدیث کو صرف روایت کی ہے
اس حدیث میں کے نزدیک ضعیف ہے ابوبکر بن عیسیٰ نے اسے ضعیف
قریباً اور اس کے بعد میں کلام کیا، حمید بن اسد و اسد بن اسد حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم
لے کے ہمیں نے کسی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا یہ حدیث محمد اکرم
کی حدیث صحیح ہے بیحد کی حد میں ہے کہ جو کھڑے ہو کر پیشاب کی اجازت
تلمیح ہے اور ہمیں حضرت عمر و بیدہ سے روایت فرمایا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکرم ہے

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
توڑ کے ایک ڈھیر پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب
فرمایا پھر میں آپ کے ذمہ کے لئے پانی لایا جب پیچھے جھٹنے لگا تو
آپ نے بلایا، ایسا نکلا کہ آپ کے پیچھے آگیا، آپ نے وضو فرمایا
اور مردوں پر مسح کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں عائشہ کی روایت کی طرح
متصور اور بیدہ بھی نے ابی وائل اور عائشہ کے واسطے سے روایت بیان
کی علام بن سلیمان اور عامر بن بیدہ نے بواسطہ ابی وائل حضرت صفیہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ ابی وائل کی روایت حدیث کی روایت

أَمَّا هَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قِيلَ لِسُلَيْمَانَ
قَدْ عَلِمَكُمْ بِذِكْرِكُمْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَقَّ الْعَرَاءُ وَ قَالَ سَلَامٌ أَجَلُ
هَذَا أَنْ تَسْتَقْبَلَ الْفَيْلَ بِمَنْظَرٍ أَوْ يُولِي أَوْ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْيَمِينِ
أَوْ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْأَمْدَ يَا أَهْلَ هَذَا كَذِبٌ أَجَابَ بِأَنْ لَسْتُ بِ
رَجُلٍ أَوْ بِعَظِيمٍ فِي الْبَابِ عَنْ مَائِشَةَ وَخُذِيمَةَ بَيْنَ
ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَالِدٍ بَيْنَ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو جَبَلٍ
حَدَّثَنَا سَلَامٌ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَهُوَ كَوْلُ أَحْمَدَ
أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ الْأَمْسَاجَةَ وَالْعَبْدَانَ يَجْرِي وَإِنْ لَمْ
يَسْتَقْبَلِ الْعَامُ إِذَا أَتَى أَثَرُ الْفَالِطِ وَالْجَوَارِي بِهِ يَقُولُ الْقَوِيُّ
وَأَمَّا السَّائِبُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ .

باب في الاستنجاء بالبحرين

[illegible]

کہا گیا تمہارے نبی نے تمہیں ہدایت سکھائی مگر تم نے اسے نہ مانا اور تم نے اپنے آپ کو گمراہ کر لیا۔
پھر تمہارا آپ نے فرمایا: "اے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دی اور
پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا، وائیں ہاتھ سے استنجاء
کرنے، امین چھوئے سے کم نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے
منع فرمایا، اس باب میں حضرت عائشہؓ، عمرؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ اور غلام بن
سائبؓ برآمد سائب سے بھی روایات مذکور ہیں علامہ ترمذیؒ فرماتے
ہیں حضرت سلمانؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
اکثر صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کا یہی قول ہے کہ موت پتھر سے بھی استنجاء ہائز
ہے اگرچہ پانی استعمال نہ کرے جبکہ پانچاں سے پیشاب کا اثر نازل ہو
جیسے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، ابوالفتح رحمہ اللہ کا
یہی قول ہے۔

ووڈھیولوں سے استفادہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا "میرے لئے تین ڈھیلے تلاش کرو" فرماتے ہیں "میں ادھر پتھر اور لید کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا، آپ نے ڈھیلے لئے لید کو چھیک دیا فرمایا "یہ ٹاپاک ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمیں بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح اسرائیل کی حدیث کے ہم معنی بواسطہ ابواسحق اور ابو سعید، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ سمرقے بواسطہ محمد بن زید، ابواسحق، ابو حفص، حضرت عبداللہ سے روایت کیا، اہمیر نے بواسطہ ابواسحق عبدالرحمن بن اسود اور اسود بن زید، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ ذکر یابن ابی زائع نے ابواسحق، احمد عبدالرحمن بن زید کے واسطے حضرت عبداللہ سے روایت کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی روایت میں اضطراب ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا ابواسحق کی ان روایات میں سے کون سی روایت صحیح ہے؟ انہوں نے کوئی فیصلہ نہ فرمایا، پھر میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا انہوں نے

بِإِسْنَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَشْبَهُ وَوَضَعَهُ فِي
كِتَابِهِ الْجَوَامِعِ وَأَمَّا هُوَ فِي هَذَا إِعْتِدَادِي حَدِيثًا
إِسْرَائِيلَ وَقَدْ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ إِسْرَائِيلَ أَفْلَحَ وَأَحْفَظَ لِحَدِيثِ أَبِي
إِسْحَاقَ مِنْ هَذَا وَكَاتِبَهُ كَعْلَى ذَلِكَ قَبِيضُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ
سَمِعْتُ أَبَا مَوْسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْفُكَيْفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا كَانِي إِذِي قَاتِلِي مِنْ
حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا لَمَّا أَكَلْتُ
بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لَكَ مَا كَانَ يَكُونُ بِهِ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
وَرُفَعِي فِي أَبِي إِسْحَاقَ لَيْسَ بِذَلِكَ سَاعَةً هُوَ
بِأَعْيُنِهِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَحْمَدَ بْنَ الْعَمَلِيِّ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيثَ عَنْ
زَائِدٍ وَرُفَعِيٍّ فَلَا تُبَالٍ أَنْ لَا تَكُنَّ مِنْ غَيْرِهِمَا إِلَّا
حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ وَالْأَوَّلُ إِسْحَاقُ اسْمُهُ عُمَرُو بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ التَّبَّيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عُبَيْدَةَ قَالَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ زَيْدٍ وَلَا رُفَعِيٍّ إِلَّا اسْمَهُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ هَلْ قَدْ مَرَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ لَا

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

۱۶. حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي
هَنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
كَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَنْجِي
بِالرُّبُوبِ وَلَا بِالْعِطَامِ كَمَا أَنَّ زَادَ إِخْوَانَهُ مِنَ النَّبِيِّ وَفِي
أَبَاكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَسْنَانٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ
أَبُو عِيْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلْقَمَةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ شَدَّ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی کچھ بتایا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے زہرہ کی روایت کو
پسند کیا کیوں کہ انہوں نے اپنی کتاب "المجامع" (جگہی شریف) میں
اسے نقل کیا امام ترمذی کہتے ہیں، امیرے نزدیک اسرائیل اور
تیس کی روایت صحیح ہے کیونکہ دوسرے راویوں کی برکت اسرائیل
ابو اسحاق کی حدیثوں کو زیادہ قائم اور یاد رکھنے والا ہے تیس بن ربیع
نے اس کی متابعت کی۔ میں نے ابو موسیٰ محمد بن شنی سے سنا، وہ
کہتے تھے میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے سنا انہوں نے فرمایا
سفیان ثوری کے واسطے سے ابو اسحاق کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ
گئیں ان میں، میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا، کیونکہ وہ انہیں مکمل
لانا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، "ابو اسحاق کی روایت میں زہرہ
اس وجہ پر نہیں ہے کیونکہ ابو اسحاق سے اس کا سماع آخری عمر
میں ہوا، میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے
امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم زائدہ اور زہرہ
سے احادیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں۔
ابو اسحاق کی روایات دوسروں سے بھی سنو ابو اسحاق کا نام عمر بن
عبد اللہ شیبی ہمدانی ہے اور ابو حنیفہ کا نام معلوم نہیں اور نہ ہی
انہیں اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ہے
عمرو بن مرو کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے پوچھا کیا آپ نے باپ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کبھی یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زلیہ سے استنجاء کرو اور نہ ہی پٹری سے کیونکہ
یہ پٹری تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ، سلمان، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو اسماعیل بن ابیہم
و غیرہ نے داؤد بن ہند، شعبی اور علقمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں زلیہ الجن کے موقع پر
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آگے طویل حدیث ہے

قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَكْفُلُكَ اللَّهُ قَالَ الْقَلْبِيُّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَجِيرُوا الْكَرْمَاتِ وَلَيْسَ بِهَا
وَلَقَدْ أَرَاكُمْ أَنْكُمْ مِنَ الْبَعِثِ وَكَانَ رِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ الْعَدْلُ عَلَى هَذَا التَّحْدِيدِ
عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ مِنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ

بَابُ الْإِسْتِجْعَاءِ بِالْمَاءِ

١٤. سَمِعْنَا كَتِيبَةَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ
 قَالَ كُنَّا ابْنُ عَوْنَةَ مِنْ كَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ كَالَّتِ هُتَمَانُ أَرْوَاهُ أَنَّ لَسْتُ طَلِبُوا بِاللَّاءِ
 فَيَأْتِي أَشْجُونِيهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَطْلَعُ أَوْ فِي الْبُكَايَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْجَلِي
 وَأَكْبَسَ وَأَبْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ أَبُو بَسْمَلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَحْتَمِلُونَ الرِّسَالَةَ
 بِالنِّسَاءِ وَإِنْ كَانَ لَوْ سَمِعْنَا مِنْ رَجُلٍ جَارٍ يُخْبِرُنِي عَنْ هَذَا
 كَوْنَهُمْ أَسْتَحْبِلُوا الرِّسَالَةَ بِالنِّسَاءِ وَلَوْ أَنَّ الْفَضْلَ فِيهِ
 يَكُونُ سَفْهَانُ الْخَبَرِ وَأَبْنُ الْعَبَّاسِ وَالْكَافِرُ وَ
 أَحْمَدُ قَدْ سَمِعْنَا.

بَابُ مَا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَّةَ الْهَدَفَ فِي الْمَذْهَبِ

[illegible]

نرم و خوشگوار مکان تلاش فرماتے، ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبد الرحمن بن حنفیہ زہری ہے۔

غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ عام شبہات اسی سے پیدا ہوتے ہیں اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو مرفوعاً صرف اشعث بن عبداللہ کی حدیث سے پہچانتے ہیں، انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے، علماء کے ایک طبقہ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ کہا اور کہا کہ اس سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اور بعض علماء جیسے ابن سیرین وغیرہ نے اس کی اجازت دی ہے حضرت ابن سیرین سے کہا گیا کہ عام دوسرا اس سے پیدا ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا، ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ابن مبارک فرماتے ہیں اگر غسل خانہ میں پانی جاری ہو تو اس میں پیشاب کی گنجائش ہے۔ ابویہی فرماتے ہیں یہاں ہے احمد بن حنبلہ نے بواسطہ حبان، عبداللہ بن مبارک سے بیان کی۔

مسواک کرنا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی امت پر گراں رسد سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو محمد بن اسحق نے بواسطہ محمد بن ابراہیم اور ابوسلمہ، زبید بن خالد سے روایت کیا، ابوسلمہ کی دونوں روایتیں حضرت ابوسلمہ اور زبید بن خالد سے امیرے نزدیک صحیح ہیں کیونکہ کئی طرق سے یہ حدیث حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

اَلَيْسَ كَانَ يُؤْتَاكَ دَلِيلُهُمْ مَكَانًا كَمَا يُؤْتَاكَ دَلِيلُكَ اَبُو سَلَمَةَ رَسَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْفِيَةَ الزُّهْرِيُّ.

باب ماجاء في كراهية البول في الغتسل

۱۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَّوٍ وَآحَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَوْلَى كَالَةَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْبُورٍ عَنْ أَهْلِ عَيْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُهْمِلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَبُولَ الرَّجُلِ فِي مَسْتَحَبَّةٍ وَكَأَنَّ إِنْ عَامَتِ أَلْسُنُوا مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو يُعَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُكَ مَرْهُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَيُكَالُ لَمْ أَشْعَثُ إِلَّا عَمِي وَفَدَّ كَرِهَ حَوْثٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبُولُ فِي الْمَغْتَسِلِ وَكَأَنَّ أَعْمَاءَهُ أَلْسُنُوا مِنْهُ وَرَفَضَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيرِينَ وَقِيلَ لَنَا إِنَّمَا يُقَالُ إِنْ عَامَتِ أَلْسُنُوا مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا وَبِشَرِّ الْبُولِ فِي الْمَغْتَسِلِ إِذَا جَدَّ فِيهِ الْمَاءُ قَالَ أَبُو يُعَيْشٍ كُنَّا بِذَلِكَ أَكْبَدُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيِّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

باب ماجاء في السواك

۲۰. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ أَهْوَى عَمِي إِلَّا لَمْ يُمْ بِالْبُولِ عِنْدِي مَلُوكٌ قَالَ أَبُو يُعَيْشٍ وَفَدَّ مَرَّ ذِي هَذَا الْعَدِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے مروی ہے، اس نے اسے صحیح قرار دیا گیا، امام
بخاری کے خیال میں زید بن خالد سے ابو سلمہ کی روایت
صحیح ہے، اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت
علی، عائشہ، ابن عباس، عذیفہ، زید بن خالد، انس،
عبد اللہ بن عمرو، ام حبیبہ، ابن عمر، البراء، یزید
تمام بن عباس، عبد اللہ بن حنفیہ، ام سلمہ، عائشہ،
ادریس اور سنی ائمہ منہم سے بھی روایات مذکور
ہیں،

حضرت زید بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ،
فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز
کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو رات کی
ایک تہائی تک دیر سے پڑھتا، اب اسلئے کہتے ہیں (اس کے بعد)
حضرت زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے آتے تو مسواک ان کے
کان پر اس جگہ رکھی جرتی ، جہاں کا تب قلم رکھتے ہیں ، آپ
ہر نماز کے لئے مسواک کرتے پھر اسے وہاں ہی رکھ دیتے امام حنفیہ
فرماتے ہیں یہ حدیث سن لیجئے ۔

باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من نومه
فلا يمسك يده في الرأء حتى يغسلها
٣٣ حدثنا أبو الوكيل عن أحمد بن محمد بن خالد الدمشقي عن
وكيد بن أسيد عن صاحب البيت عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال أنا أبو الوكيل عن مسدد عن الأوزاعي عن الزهري عن
سعيد بن المسيب عن سلمة عن أبي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال إذا استيقظ أحدكم من الليل
فلا يمسك يده في الرأء حتى يغسلها مرة ثانيا أو
ثلاثا إن شاء لا يذري أبدا ما كانت يده في الباب عن أبي
نعمان عن جابر بن عبد الله قال أبو هريرة هذا حديث حسن
صحيح قال الشافعي أحسن لكل من استيقظ من النوم

نیمند سے پیاداری پر دعوے بغیر اتنے بہتر
میں نہ اے سعائیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک تم میں سے کوئی
غیندے سے بیدار ہو کر برتن میں لہو نہ ڈالے، جب
تک کہ دو یا تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا
کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے
اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عائشہ رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث سن صحیح ہے، امام شاہی فرماتے ہیں
برخیوں نے غیندے سے بیدار ہو جائے کیلئے صریحاً دوسری کوئی

كَالْبَلَدِ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي وَصُومِهِ
حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كَرِهَتْ
ذَلِكَ لَنَا وَلَعَرَفْنَا ذَلِكَ الْمَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ
لِحَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ
فَادْخَلَ يَدَهُ فِي وَصُومِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَاجْتَبَى إِلَى
أَنْ يُغْرِيقَ الْمَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ
مِنَ اللَّيْلِ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي وَصُومِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا
فَاجْتَبَى إِلَى أَنْ يُغْرِيقَ الْمَاءَ وَقَالَ رَسُوهُ إِذَا اسْتَيْقَظَ
مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بَانَ لَهُ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي وَصُومِهِ
حَتَّى يَغْسِلَهَا.

باب في التسمية عند الوضوء

٢٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبُشَيْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا
يُحْيَى بْنُ الْقَطَّاعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُرْمَةَ عَنْ أَبِي هَالٍ
الْمَدَنِيِّ عَنْ وَهَابِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَلِيحٍ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا دُخَانَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ
اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَالِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ
سَعِيدٍ وَالْحَدَرِيِّ وَمُهَلِّ بْنِ مَعْدٍ وَأَبِي نَجَسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
قَالَ أَحْمَدُ لَا يَدْخُلُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ شَاكِلَةَ
جَدِّهِ وَكَانَ إِسْحَاقُ بْنُ تَرَكٍ الْقَشِيرِيُّ عَامِدًا أَعَادَ
النُّحُوءَ قَرَأَ كَانَ قَائِمًا أَوْ مُتَاوِلاً لَا أَجْرَاءُ قَالَ الْحَدَّثُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ بَقِيَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رِيَّاحِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَهَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هَالٍ عَنْ أَبِي هَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
بْنِ لُقَيْلٍ وَابْنِ قَتِيلٍ قَالَ الْمَدَنِيُّ إِسْمُهُ كَسَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ
وَرَبَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حُصَيْنٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ حُرَيْطٍ مِنْهُمْ
مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حُرَيْطٍ
فَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ -

کلی کرنا اعدناک میں پانی ٹالتا

حضرت سدر بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دشمن کو دینے رت نامک جھاڑو اور استمنا کے لئے طاق ڈھیلے استعمال کرو اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، ابن عباس، امام حسن بن محمد کی روایت ادائی ہیں اور امام ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں سدر بن قیس کی حدیث صحیح ہے کی حد نامک جھاڑو یا نڈھال کے بجائے یہ علاقہ کا اختلاف ہے، ایک گروہ کے نزدیک دشمنوں ان مدوزں کو چھوڑنے سے تراز کا امان ہے، اور دوسروں پر بات مدوزں میں ان کا حکم کیا بیان کرتے ہیں۔ ابن ابی یسٰی، احمد بن حنبل، امام احمد اور امام الحنفی کا بھی یہی قول ہے امام احمد فرماتے ہیں کسی کرنے سے نامک جھاڑو ڈھیلے کی زیادہ تاکید ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علاقہ کے نزدیک جنات میں ڈھیلے دشمنوں ڈھیلے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے متبعین اکثر یہی مسلک ہے ایک جماعت کے نزدیک دشمنوں ڈھیلے اور یہی اصل جنات میں کیونکہ یہ عقیدہ اصل کی طرف سے ہے اور اہل مدینہ کوفہ میں چھوڑ دیا ہے اصل جنات میں یہی نامک جھاڑو اور استمنا نامک جھاڑو ہے۔

ایک جلیو سے کھلی کرنا اور نہ لگ میں پانی ڈالنا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک ہی جگر سے کل
بھی کھ اوردناک میں بھی پانی ڈالا آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔
اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زبیر کی حدیث
حسن غریب ہے، امام ابن عیینہ الحدیث دوسرے دلوں نے
اسے مروی نہ کی ہے روایت کیا امد یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک ہی جگر سے کل بھی کھ اوردناک میں بھی پانی ڈالا، یہ قول

صرف خالد بن عبداللہ کا ہے اور خالد امیرین کے نزدیک ثقہ ہیں بعض علماء فرماتے ہیں ایک ہی شخص کی کئی کئی روایات میں پانی طہرانہ جائز ہے بعض علماء کہتے ہیں دونوں کے لئے جدا جدا پانی ہے یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر ایک ہی پلو دونوں کے لئے استعمال کرے تو یہ جائز ہے اگر جدا جدا کرے تو یہ ہمارے نزدیک محبوب ترین ہے۔

دراصلی کا غلال کرنا

حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور پھر دراصلی کا غلال کیا کسی نے پوچھا یا احسان کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ دراصلی کا غلال کرتے ہیں؟ حضرت عمار نے فرمایا کوئی چیز میرے لئے اتنی ہے جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دراصلی کا غلال کرتے دیکھا ہے۔

حضرت قتادہ نے بواسطہ حسان بن بلال حضرت عمار سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے، اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ انس، ابن ابی ارقم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی نے اسحق بن مسعود اور احمد بن حنبل کے واسطے ابن عیینہ کا قول بیان کیا کہ عبدالمکریم طے حسان بن بلال سے ”حدیث تخلیل“ نہیں سنی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراصلی مبارک کا غلال کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث سن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں امام بن شقیق اور ابوہریرہ کے واسطے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ دراصلی کا غلال کیا جائے، امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی نفسریہ ہے، امام احمد فرماتے ہیں غلال کرنا بھول جائے تو بھی وضو جائز ہے امام اسحق کا قول ہے اگر بھول کا پھر وضو جائز ہے جان بوجھ کر چھوڑا تو جائز ہے۔

مَضْمُونٌ وَاسْتَشْتَقِي مِنْ كَيْفٍ وَاحِدٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَخَالِدٌ لَعَنَهُ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمُونُ الْإِسْتِشْقُ مِنْ كَيْفٍ وَاحِدٍ يُجْزِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَغْفِرُ قَهْمًا أَحَدًا إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَسَمْنَا فِي كَيْفٍ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ قَرَفْنَاهَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا.

بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحِيَةِ

۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي السَّخَّارِيِّ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَغَلَلَ لِحْيَتَهُ وَقِيلَ لَهَا أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا أَلْتَحِلُّ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَسْتَعْنِي وَنَقَدَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِلُ لِحْيَتَهُ.

۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي السَّخَّارِيِّ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَلَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ أَبِي رُؤَبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ حَوْلَ ثَوْبِ التَّخْلِيلِ.

۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ ثَابِتُ بْنُ عَمِيْنَةَ الرَّزَّازِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمِيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْلِلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ مِنْهُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ ثَابِتِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ هَذَا لَكُنَّا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَدَأَ رَأَى أَنَّ تَخْلِيلَ اللَّحْيَةِ وَجِبٌ وَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَقَطَ عَنْ تَخْلِيلِ فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ إِسْحَاقُ

(رف) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درمیں کاغذ
سنت ہے۔ (مزم)

سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا ان کو
آگے سے پیچے اور پیچے سے آگے کی طرف لائے، پیشانی کی
طرف سے شروع کیا پھر ان کو پیچے کی طرف لے گئے پھر
وفا کر اس مقام پر آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر
پاؤں مبارک دھوئے اس باب میں حضرت مطہر بمقام
بن محکم ابیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
ملکد ہیں، امام قرظی فرماتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن
زید کی حدیث اصح اور احسن ہے، امام شافعی، امام احمد
امام احنبل کا بھی یہ مسلک ہے۔

سر کے کچلے حصہ سے مسح شروع کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دو مرتبہ مسح فرمایا
ایک مرتبہ کچلے حصہ سے شروع کیا اللہ ایک مرتبہ اگلے
حصے سے نیز بعد ازاں کانوں کا اللہ ابھر سے مسح فرمایا
امام قرظی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے (لیکن)
عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور احسن ہے،
بعض اہل کوفہ میں بھی دیکھ بن جراح بھی اس حدیث
پر عمل کیا۔

سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرمائی

إِسْحَاقُ بْنُ قُرَيْبٍ نَاسِيًا لِّلْمَعْرُوفِ لَا أَجْزَاكَ وَإِنْ تَرَكْتَهُ
عَاوِدًا أَعَادَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ إِذَا يُبَدَأُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

۲۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى
ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَن عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمِدْيَةٍ قَا فَبَكَرَ مِمَّا أَدْبَرَ وَمَا
بِمُقَدِّمِهِ وَمَا أَحْبَبَ لِقَوْلِهِ هَبْ مِمَّا أَدْبَرَ ثُمَّ رَفَعْنَا
سُحُفًا رَجَعْنَا إِلَى السَّكَاكِينَ التَّنَافُؤُةَ ثُمَّ حَسَلَتْ
بِشَيْءٍ فِي الْبَابِ عَنْ مَدَائِدِ الْوُجْهِ وَالْوُجْهِ أَوَّلُ الْوُجْهِ
مَلِكُ الْوُجْهِ وَفِي مَدَائِدِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ
اللَّهُ ابْنُ تَائِبٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَ
أَحْسَنُ رِوَايَةٍ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْسَنُ رِوَايَةٍ

بَابُ مَا جَاءَ أَكْثَرُ يُبَدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَيْمٍ عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمِدْيَةٍ قَا فَبَكَرَ مِمَّا أَدْبَرَ وَمَا
بِمُقَدِّمِهِ وَمَا أَحْبَبَ لِقَوْلِهِ هَبْ مِمَّا أَدْبَرَ ثُمَّ رَفَعْنَا
سُحُفًا رَجَعْنَا إِلَى السَّكَاكِينَ التَّنَافُؤُةَ ثُمَّ حَسَلَتْ
بِشَيْءٍ فِي الْبَابِ عَنْ مَدَائِدِ الْوُجْهِ وَالْوُجْهِ أَوَّلُ الْوُجْهِ
مَلِكُ الْوُجْهِ وَفِي مَدَائِدِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ
اللَّهُ ابْنُ تَائِبٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَ
أَحْسَنُ رِوَايَةٍ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْسَنُ رِوَايَةٍ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

۳۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَيْمٍ عَنْ مُصَنِّعٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمِدْيَةٍ قَا فَبَكَرَ مِمَّا أَدْبَرَ وَمَا
بِمُقَدِّمِهِ وَمَا أَحْبَبَ لِقَوْلِهِ هَبْ مِمَّا أَدْبَرَ ثُمَّ رَفَعْنَا
سُحُفًا رَجَعْنَا إِلَى السَّكَاكِينَ التَّنَافُؤُةَ ثُمَّ حَسَلَتْ
بِشَيْءٍ فِي الْبَابِ عَنْ مَدَائِدِ الْوُجْهِ وَالْوُجْهِ أَوَّلُ الْوُجْهِ
مَلِكُ الْوُجْهِ وَفِي مَدَائِدِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ الْوُجْهِ
اللَّهُ ابْنُ تَائِبٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَ
أَحْسَنُ رِوَايَةٍ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْسَنُ رِوَايَةٍ

ہیں آپ نے وضو فرمایا سر کا آگے پیچے مس کیا اور دونوں
کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا، اس باب
میں حضرت علی اور طہ بن مصعب بن عمرو کے دادا سے بھی
روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن
صحیح ہے کئی طرق کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا اکثر صحابہ
کرام اور تابعین کا اسی پر عمل تھا، جعفر بن محمد، سفیان
ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق
(اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ) نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول
کیا ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن
محمد سے سسر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ آیا
ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں!
الشرکی قسم

مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے
نچے برسے (یعنی سنے) پانی سے سر کا مسح فرمایا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابیہ
نے اس حدیث کو حبان بن واسع بن حرام سے اس کے والد
عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں
کا پچا ہوا نہ تھا۔ عمرو بن مارث کی بواسطہ حبان روایت
ایک ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے علاوہ
اور کئی طرق سے اسے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اکثر علماء کا اسی
پر عمل ہے کہ سسر کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

مَعْرُوفٌ بْنُ عَفْرَاءَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَوَضَّأُ ثَلَاثَ مَسَحَاتٍ رَأْسَهُ وَمَسَحَ كُلَّ مَسْحَةٍ رَأْسَهُ
وَصَدْرَهُ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْبَابِ عَنْ يَكِينِ
وَحَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ الْبُؤَيْسِيُّ
حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ
وَحَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَسْحَ رَأْسِهِ
مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِ هَؤُلَاءِ
يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ
الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْتَجَّ الرَّبِيعُ بِرَأْسِهِ الرَّبِيعِ
مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
عَنِ مَسْحِ الرَّأْسِ أَيْ جُزْئِي مَرَّةً كَقَالَ ابْنُ وَائِلٍ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ بِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

۳۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَابِعَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَّابٍ
ثَابِتٌ وَبَنُو الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ وَاسِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ وَآخَذَ مَسْحَ رَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضِيلٍ يَدِيهِ قَالَ
الْبُؤَيْسِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ أَبِيهِ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ وَاسِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَآخَذَ
مَسْحَ رَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضِيلٍ يَدِيهِ وَرَوَاهُ عُسَيْمُ
بَنُو الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ وَاسِمٍ لَوْلَا هَذَا لَفُيَ مِنْ
غَيْرِهِ جَمِيعُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَقِيلَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِرَأْسِهِ مَاءً
جَدِيدًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ
رَأَوْا أَنَّهُ يَأْخُذُ بِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

باب مَسِيحِ الْأَذْنَانِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا

۳۳ حَدَّثَنَا هَذَا كَابُنُ إِدْرِيسَ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
قَتَادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ
الْيَقِيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَسَعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۳۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَنْ كَثِيرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ عَنْ كَالِ بْنِ الْقَيْسِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۳۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ كَالَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَامِرٍ بْنِ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

کانوں کے باہر اور اندر کا مسح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اور کانوں کے اندر اور باہر کا
مسح فرمایا۔ اس باب میں حضرت ربیع سے بھی روایت ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کے حدیث میں
یہ ہے، اور اکثر علماء کا اسی پر عمل
ہے۔

کان سر کے حکم میں ہیں

حضرت ابراہام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ
ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا اور فرمایا "کان سر کے حکم
میں ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث میں کہا ہے کہ کان
بنا کر یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابراہام کا
اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند زیادہ
قوی نہیں۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل یہی ہے کہ کان
سر کے حکم میں ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد
امام ابی حنیفہ کا بھی یہ مسلک ہے (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک
یہی ہے۔ رحمہم) بعض علماء کہتے ہیں کانوں کا اگلا حصہ چہرہ
ہے اور پچھا حصہ سر کے حکم میں ہے امام ابی حنیفہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند
ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کیا جائے
اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کیا جائے۔

انگلیوں کا غسل کرنا

حضرت امام بن قتیبہ بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وَمَنْ كَسَتْهُ قُلُوبُ
كَغُلَالٍ كَيْفَ كَرَّ"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ستور و ولد

ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (بعض علماء کا اس بات پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خیال کیا جائے، امام احمد اور امام اسحاق کا بھی یہی قول ہے، امام اسحاق فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خیال کیا جائے۔ ابو ہاشم کا امام اسماعیل بن کثیر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خیال کیا کرو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

حضرت مسدد بن شداد زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور چنگلی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خیال فرمایا" امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ہبیش کی روایت سے پہنچتے ہیں۔"

ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایڑیوں کے لئے معذخ سے ہلاکت ہے" (خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی) اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمار، سعید بن مسیب، خالد بن ولید، شریح بن حسنہ، عمرو بن عامر اور یزید بن سفیان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ایڑیوں اور پاؤں کے نمودں کیلئے جہنم

وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالتَّيْمُورِيِّ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا مِنْ أَهْلِ التَّحْقِيقِ أَنْ يَحْتَمِلَ أَصَابَهُمْ وَجَلْبُهُ فِي الْوُضُوءِ وَهُمْ يَقُولُونَ أَحْسَنُ وَأَسْخَرُ وَقَالَ اسْمُخُو وَيَحْتَمِلُ أَصَابَهُ بِكَرِيهِ وَرَجُلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ أَيْضًا اسْتَعْمَلَ ابْنَ كَثِيرٍ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ سَمِيلٍ قَالَ لَنَا مَعْقِدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الثَّوَالِہِ عَنْ مَنْ مَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاحِ بْنِ الزُّوَلِہِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَرَضْتَ فَحَتِّلِ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ثَمِينِ الْعَمَلِيِّ عَنِ التَّيْمُورِيِّ بْنِ شَدَادٍ الْقَهْرَبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ لَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَجْعَلُهُ مِنَ الْأَمِينِ حَدِيثُ ابْنِ لُحَيْمَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْهُ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي صَلَاحِ بْنِ أَبِي رَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "ذِيلُ الْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ ثَوَابِتٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَافِيَةَ بْنِ خَالِدٍ ابْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَيْحِ بْنِ حَسَنَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَاصِمِ وَبِزْجِدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ "ذِيلُ الْأَعْقَابِ يُلْقَوْنَ الْأَقْدَامَ مِنْ

سے ہلاکت ہے اس حدیث سے یہ بھی منہ معلوم ہوا کہ جب انہوں پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا کرتے ہیں انہیں پاؤں پر سجدہ کرنا نہیں،

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب
میں حضرت عمر فاروق، امیر المؤمنین، ابو داؤد، ابن کثیر، ابن کثیر، ابن کثیر
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں،
حضرت ابن عباس کی حدیث اس باب میں اصح اور احسن
ہے رشیدین بر سر صفیہ نے اس حدیث کو ضاک بن یحییٰ
زید بن اسلم اور اسلم کے واسطے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا، یہ روایت کچھ
نہیں، لیکن وہ ہے جے ابن جابر، ہشام بن سہب
سفیان ثوری، احمد بن محمد بن حنبل، ابن کثیر، ابن کثیر، ابن کثیر
بن اسلم اور عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو
دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن و مزید
ہے ہم اس کو ابن ثوبان بواسطہ جابر بن فضال کی روایت
سے جانتے ہیں، احمد بن محمد بن حنبل، ابن کثیر، ابن کثیر، ابن کثیر
میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے
وضو کو دھویا۔

النَّارُ وَفِيهَا هَذَا الْوَحْدَانِ أَشَدُّ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى
الْقَدَمَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ أَوْ جُوزَبَانِ -

باب ماجاء في الوضوء مرة مرة

۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَذَا وَهَذَا وَهَذَا قَالَوا اشْفَا
لَكَ جُوزَبَانِ وَتَنَا مَعَكَ بَنُ بَشِيرٍ قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ لَنَا سَمْعَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
بَنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَجَّاهٍ وَبُرَيْدٍ
وَأَبِي دَاوُدَ وَابْنِ الْفَرَاكِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصْلُهُ وَرَوَى
رِشْدِي بْنُ بَنٍ سَعْدٍ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ الْفَرَاكِ
بَنٍ شَرَحِيْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمْعَانَ
الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً
مَرَّةً وَلَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ
وَهُمَا مَرَّةً سَعْدٍ وَسَمْعَانَ الْقَوَارِي وَبُرَيْدٍ الْعَمَرِيُّ بْنُ
مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ماجاء في الوضوء مرتين مرتين

۴۰. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَذَا وَهَذَا وَهَذَا قَالَوا كَرِهَ
بَنُ جَبَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَابِطٍ بَنٍ ثَوْبَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ
الْأَعْمَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ إِلا مَرَّةٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَفَدَّارٍ وَفِي هَذَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

باب ما جاء في الوضوء ثلثا ثلثا

۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْعَنْقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَفِي الْيَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالتَّرْبِيعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَالِشَةَ وَابْنِ أُمَامَةَ وَابْنِ زَافِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِوٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنُ دَرَّ قَالَ أَبُو عِثْرِ حَدَّثَنَا عَنْ أَحْسَنَ هُوَ فِي هَذَا الْبَابِ أَصَحُّ وَأَكْمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوءَ يُجْزِئُ مَرَّةً وَفَرَسَتَيْنِ أَكْثَلُ وَأَكْثَلُ ثَلَاثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ هُوَ وَكَوْ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا الْمَرَّةُ إِذَا كَانَتْ فِي الْوُضُوءِ عَلَى الْقَلْبِ أَنْ يَقَامَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْعَنْقُ لَا يُزِيدُ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى

باب ما جاء في الوضوء مرة ومرة ثلثا

۳۲. حَدَّثَنَا اسْعَنْقُ بْنُ مَرْثُومٍ النَّخَعِيُّ نَا قَسْرِيكُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَهْبَةَ قَالَ كُنْتُ لِرَبِّي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَفَرَسَتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هُوَ قَالَ أَبُو عِثْرِ وَرَوَى وَكَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَهْبَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ لِرَبِّي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ لَكُمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا وَكَيْفَ كَانَ تَنَا وَكَيْفَ عَنْ ثَابِتٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجَبَّ هَذَا عَنْ ثَابِتٍ كَوْنَهُ قَائِمًا وَكَيْفَ وَشَرِيكُ كَوْنِهِ الْقَلْبِ وَكَانَتْ ابْنُ أَبِي صَهْبَةَ هُوَ أَبُو حَزْمَةَ الشَّافِعِيُّ

باب ما جاء في الوضوء مرة ومرة ثلثا

تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیع، ابن عمر، عائشہ، البراء، البراق، عبد اللہ بن عمرو، معاویہ، ابوسریہ، جابر، عبد اللہ بن زید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث احسن اور اصح ہے عام علماء کے نزدیک یہی معمول ہے کہ ایک مرتبہ دھونا کافی ہے و در مرتبہ بہتر ہے اور تین تین مرتبہ زیادہ اچھا ہے اس سے زیادہ کی تفصیلات نہیں ابن مبارک فرماتے ہیں جو اس سے زیادہ مرتبہ دھوے اس کو گناہ ہے اس میں امام احمد و امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ایسا من جنوں ہی کر سکتا ہے۔

ایک دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا

ابن ابی مہسے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے پرچا کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ایک بار کبھی دو دو اور کبھی تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی خیر سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پرچا کیا تم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہی حدیث ہناد اور قتیبہ نے وکیع اور ثابت کے واسطے سے بیان کی اور یہ حدیث شریک کی حدیث سے صحیح ہے کیونکہ حضرت ثابت سے کئی طرق سے وکیع کی روایت کے اصحی روایتی شریک کی حدیث ہے اثبات بن ابی حنیفہ مراد ابو حمزہ ثمالی ہے

بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کو تین مرتبہ دھویا، یا استنجا کرے اور تہ دھویا کرکے کھائے اور پانچ مبارک دھوئے اسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عیث حسن محب ہے اور ساری روایات میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصناف کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھویا بعض علماء نے اس میں رخصت دی ہے اور وہ بعض اصناف کو ایک بار اور بعض کو تین بار دھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

فتاویٰ ایک بار دھونے سے بھی ضرر ہو جاتا ہے لیکن تمام اصناف کو تین تین بار دھونا سنت ہے (مترجم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک

ابو حمزہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا پیٹے، دونوں ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو گئے پھر تین مرتبہ ہاتھ کی تین مرتبہ ہاتھ میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ اٹھ تین ہی دفعہ بازوؤں کو دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور قدموں کو ٹھوکوں صحیح دھویا پھر اپنے کھڑے ہو کر وضو کیا پھر اپنی پیادہ فرمایا میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے اس باب میں حضرت عثمان، عبداللہ بن زید، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، یحییٰ اور عبداللہ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

قتیبہ اور حناوی نے ابو حمزہ اسناد ہر اسناد ابو حمزہ خیر کے واسطے سے ابو حمزہ کی حدیث کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی البتہ عبد خیر نے ابھی کیا کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں نے کر دیکھ فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نے ابو حمزہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور عائشہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا عائشہ بن قدامہ اور کئی دوسرے راویوں نے خالد بن علقمہ اور عبد خیر کے واسطے سے حدیث وضو میں بیان کیا عبد خیر حسن صحیح ہے شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور ان کے نام اسناد روایت

انھیں قدامتاً و ہر مکان کمالاً تھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 انھوں نے کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 من مبین قدامتاً و ہر مکان کمالاً تھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 و دایۃ شعبۃ و الصبیحۃ خالد بن سلقمۃ۔

ہیں خطا کرتے ہوئے نہایت عذر کی جگہ ہے ایک بن حنفیہ کا
 البرزازی سے بھی روایت پر اسط خالد بن علقمہ اور عبد بن سیر
 متقول ہے کہ اس میں بھی روایت شعب کی طرح، ایک بن عوف
 کہا گیا ہے جبکہ صحیح نام خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ فِي النَّصْرِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۷۱ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ أَبِي عَتِيقَةَ
 النَّبِيِّ الْبَصْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو قَتِيبَةَ سَمِعْتُ مِنْ قَتِيبَةَ بْنِ
 الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَاشِغِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْصَبْهُ قَالَ أَبُو عَتِيقَةَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْأَحْسَنُ
 ابْنُ مَعْنَى الْقَاشِغِيِّ مِنْكَ الْأَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
 أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَنَافِعِ بْنِ جَرَّادٍ
 وَابْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَالْحَكَمُ
 بْنُ سَفْيَانَ وَاصْطَلَحُوا فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ

وضو کے بعد انار سے پانی چھڑکانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے پاس حضرت جبریل ماضی
 ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب وضو
 فرمائیں، انار پر پانی چھڑک دیا کریں، امام ترمذی فرماتے
 ہیں یہ حدیث غریب ہے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری
 سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی (راوی) منکر حدیث ہے،
 اس باب میں حکم بن سفیان، ابن عباس، زید بن حارثہ
 اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، ابن سفیان
 کے نام میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے سفیان بن
 حکم کہا اور بعض نے حکم بن سفیان۔

بَابُ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

۳۷۲ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرٍ
 ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَلَّكُمْ عَلَى مَا
 يَنْهَوْنَ اللَّهُ عَنْهُ الْخَطَايَا وَبَرَّكُمْ بِهَا التَّائِبَاتِ جَاءَنِي
 مُحَمَّدٌ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْيَدَيْنِ وَالْأُذُنِ
 الْخَطَايَا وَالْأُذُنِ الْخَطَايَا وَالْأُذُنِ الْخَطَايَا

کامل وضو کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس
 کے سبب اللہ تعالیٰ خطا میں مبتلا نہ رہے وہ ہاتھ بندھنا
 ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول
 اللہ! آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا،
 مساجد کی طرف زیادہ جانا اور ایک کے بعد دوسری نماز
 کی انتظار کرنا یہ جہاد ہے۔

۳۷۳ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 عَنِ الْمَرْكُزِيِّ قَالَ قَالَ قَتِيبَةُ رَوَى
 هَذَا يَكُونُ الْبَاطِلُ يَكُونُ الْبَاطِلُ
 عَلَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ

عبد العزیز بن محمد نے حضرت علاء بن عبد الرحمن سے اسی کے ہم
 معنی روایت بیان کی، قتیبہ نے اپنی حدیث میں کہا یہ جہاد ہے
 تین مرتبہ کہا اس باب میں حضرت علی بن عبد اللہ بن عمر ابن عباس
 حمیدہ رعبیدہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے، علامہ عبد الرحمن بن عائش

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علامہ ابن عبد الرحمن سے مراد ابن یعقوب جہنی ہے اور وہ محمد بن کے نزدیک ثقہ ہے۔

وضو کے بعد کپڑے کا استعمال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت علیؓ نے وضو کے بعد کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، جس کے ساتھ وضو کے بعد اعضائے وضو پر لپٹا کرتے تھے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے، کپڑے کے کنارے سے (اعضاء کو) خشک فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے اور رشیدین ابن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن اہم افریقی (دور) حدیث میں ضعیف ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث قوی نہیں اور اس باب میں حضور علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت نہیں ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ محمد بن کے نزدیک ضعیف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے وضو کے بعد کپڑے سے خشک کرنے کی رخصت دی ہے البتہ مکروہ کہنے والوں کے نزدیک طہارت کراہت یہ ہے کہ کہا جاتا ہے وضو کا وزن کیا جائے گا۔ اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ امام زہری کہتے ہیں میں نے وضو کے بعد کپڑے کا استعمال مکروہ ہانا نہیں کہ وضو کا وزن کیا جائے گا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَوَعَالِشَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَ
أَبُو عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
صَحِيحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ
وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعَدَنَةِ.

بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۴۹. حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ وَكَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِزْيَةٌ يَنْشِفُ بِهَا... بَعْدَ الْوُضُوءِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ.

۵۰. حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ قَالَ ثَنَا رِشْدِي بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ حَبَابٍ
عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِزْيَةٌ يَنْشِفُ بِهَا... بَعْدَ الْوُضُوءِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ.

باب مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

٥٨ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ
كَازِبِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَيْبَعَةَ
بِنْتِ زَيْدٍ الدِّمَشْقِيَّةِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْأَخْوَافِيِّ وَأَبِي
عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ حَاسَنَ التَّوَضُّعِ
فَوَقَّالَ اسْتَهْدَأَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَمْ يَأْتِهِدْ أَنْ يَهْتَدِ عَبْدٌ وَأَوْسَوْا لِلَّهِ أَجْعَلِي
وَالنَّوَابِئِ وَأَجْعَلِي مِنَ السَّطَوِيهِ بَيْنَ قَتَحَتِ لَمْ
تَمُوتِ مَا أَبْوَابُ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيْهَا أَكْثَرُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى
جَدَّثْتُ عَنْ قَدْ خَوْلَفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مَعَاذِ بْنِ صَالِحٍ
عَنْ رَيْبَعَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ
هَذَا أَحَدُ نِسْنِ فِي إِسْنَادِهِ إِضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْبَابُ كَثِيرٌ شَيْءٌ مِمَّا
مُحَمَّدُ أَبُو إِدْرِيسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ كَرِيمِيَّةَ .

باب الوضوء بالماء

٥٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْأَسْمَلَ
ابْنَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمِدَى وَيَغْتَسِلُ
بِالصَّبَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَفِينَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَأَبُو رِيحَانَةَ أَسَمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ قَدْ هَذَا
لَكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الرَّضَوِيُّ بِالْمِدَى وَالْقُسْلِيُّ بِالصَّبَّارِ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَرَأْسُهُ كَيْسٌ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ

وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے شہادت
پڑھا اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں
اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے" اس کے لئے
جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس
دروازے سے چاہے داخل ہوجے اس باب میں حضرت
انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں
کیا گیا کیونکہ عبد اللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور
اس میں ابو اور یس اور حضرت عمر کے درمیان چار
واسطے ہیں اسی طرح ابوشامہ اور حضرت عمر کے درمیان ایک واسطہ
ہے جبکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ دونوں (ابو اور یس) خالی
اور ابوشامہ (ابراہیم) راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی
ہیں اس طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حنفیہ
کی رائے علیہ وسلم سے کچھ زیادہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسماعیل
بخاری فرماتے ہیں کہ ابو ابیسی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں،

رضو کے لیے ایک مہربانی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ڈریٹھیر) پانی سے وضو اور ایک صاع (چار سیر) پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سفینہ، حسن صحیح ہے البربریکانہ کا امام عبد اللہ بن مطر ہے بعض علما کو راسخو بھی ہے کہ وہ فریادیک مہرے اور غسل ایک صاع سے بڑنا چاہیے امام شافعی، امام احمد اور امام ابن فراتے ہیں اس حدیث

عَلَى التَّوَضُّعِ إِنَّكَ لَا تَجُوزُ أَنْ تَرَوْهُ وَلَا أَكُلَ مِنْهُ
وَهُوَ قَدْ رَأَى مَا لَا يَرَى

باب گراہیتہ الاسراف فی الوضوء

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَارِجَةَ
بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ حَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَوْضُوءُ شَيْعَانِ لَيْسَ لَنَا الْوُضُوءُ
كَالْقُرْآنِ وَشَوَّاسِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ
بْنِ مَقْبِلٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ عَنْهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ لَكِنَّا
لَا نَعْلَمُ أَحَدًا إِسْنَادُهُ غَيْرَ حَارِجَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلُهُ لَا يَكْفِي فِي
هَذَا الْبَابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَتَحَارُجُ
أَبِي الْقَاسِمِ مِنْهُمَا صَحَابُهُمَا وَصَفَّيْنِ الْمَاءَ

باب الوضوء لكل صلوة

۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ بْنُ
الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ
ظَاهِرًا أَوْ غَيْرَ ظَاهِرًا قَالَ قَدْتُ لَا نَسِبُ كَيْفَ كُنْتُمْ
تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ لَمَّا تَوَضَّأْنَا وَطُوءَ وَاحِدًا قَالَ
أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ
عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ
وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْيَمِّ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ
اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوُجُوبِ

۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

ابن کعب رضی اللہ عنہ کہ اس سے زیادہ یا کم سے اتنے ہر ایک
مطلب یہ کہ ایک بار کھانے سے (امام اہل بیت علیہم السلام) کی کعبہ

وضو میں اسراف مکروہ ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کرم علیہ السلام
عمرہ وسلم نے فرمایا "مذکورہ ایک شیطان ہے جس کا نام دلہن
ہے لہذا پانی کے دوسرے سے بچو" اس باب حضرت عبداللہ
بن عمرو رضی اللہ عنہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابی بن کعب کی حدیث غریب
ہے محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں کیونکہ ہم اس
کی سند میں غلطی کے سوا کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ کئی
طریقوں سے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے قول
کے قریب روایت کی گئی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے کوئی چیز ثابت نہیں اور غریب ہمارے اصحاب کے نزدیک
قوی نہیں ابی ہاشم کے اسے ضعیف کہا ہے۔

ہر نماز کے لیے دنیا، وضو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
(وضو کرنے کے بعد ہر نماز کے بعد ہر نماز کے بعد) ہر نماز کے لیے وضو
فرمایا کرتے تھے۔ حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے
پرچاقم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی
وضو کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت انس
رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے محدثین کے نزدیک
حضرت انس سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے بعض
علماء ہر نماز کے لیے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب
قرار نہیں دیتے،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی کرم صلی
اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے،
عمرو بن انصاری نے حضرت انس سے پرچاقم لوگ

طریقہ اقل

جا سکتی ہیں جب تک حضورؐ ٹھٹھے بعض سے کہا ہر نماز کے لئے وضو مستحب ہے اور تھقی سے بواسطہ ابن غلبین اور ابن عمرؓ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طہارت کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے سبب دس نیکیاں تحریر فرمائے گی یہ سند ضعیف ہے لہذا اس باب میں حضرت ہاجر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی۔

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے دھو کرنا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عیسیٰ بن
ماضیہ نے بیان کیا آپ فرماتی ہیں: میں اللہ و رسول و علی علیہ
السلام کے ایک ہی برتن سے غسل جہانت کیا کرتے تھے امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام عقیل کا یہی قول ہے کہ مرد
اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں
اس باب میں حضرت علی، عائشہ، انس، ام ایمن، ام حبیبہ ام سلمہ
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں اگرچہ عشاء کا نام
باب میں نہیں ہے۔

عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے
 قتیبہ بن خضار سے ایک شخص مدعی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے منع فرمایا
 اس باب میں عبد اللہ بن مسرجس سے بھی روایت ہے
 امام ترمذی فرماتے ہیں بعض فقہانے عورت کے وضو سے
 اتنی الماء پانی کے ساتھ وضو کو مکروہ کہا ہے البتہ جھٹ
 میں کوئی مستح نہیں یہ قول امام احمد اور امام اسحاق
 کا ہے۔

حضرت حکیم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم علیہ التقرۃ والتسلیم نے عورت کے بچے چوڑے
پانی یا (منزلہ) اس کے جھوٹے (رملی) کو شک

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو صائب کا نام سوانہ بن عامر ہے، محمد بن بشار نے اپنی روایت میں بغیر شک کے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی ممانعت فرمائی۔

اس میں رخصت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نوجوان بیوی نے ایک بچے برتن میں غسل کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا ارادہ فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا حضور! میں حالت جنابت سے نکلنے آپ نے فرمایا پانی جہنی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، اور امام شافعی کا بھی قول ہے۔

پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

حضرت البرسید صری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلکہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بھاضہ کے کنوئیں سے وضو کریں یہ وہ کنوئیں تھا جس میں میض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، البراسامہ نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی۔ بیرضاہ کے بارے میں حدیث البرسید کو بار بار اچھا کس نے ثابت نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت البرسید رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِغَضَلٍ طَهُورٍ الْمَاءِ أَوْ قَالَ يَسُودُهَا قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَبِيبُ بْنُ اسْمَاءَ سَوَادَةُ ابْنُ مَكْهِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِغَضَلٍ طَهُورٍ الْمَاءِ أَوْ وَلَوْ يَغْلِيهِ فَيُدْخِلُهُ مِخْدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ حَرْبٍ عَنْ عَمْرِو مَتَّى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ جُنُبًا فَقَالَ إِنْ انْتَاءَ لَا يَجْنِبُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مَكْهِمٍ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَجْعَلُ شَيْءًا

۱۲۔ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمٍ ابْنُ ابْنِ خَلَّالٍ وَغَيْرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ الزُّبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ خَدْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِنْ بَيْرِ بَصَاةٍ وَهِيَ بَيْرٌ لَقِيَ فِيهَا الدَّجِجُ وَالدَّجِجُ الْكَلْبُ وَالْقَلْبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَجْعَلُ شَيْءًا قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ ابْنِ اسْمَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ ثُمَّ بَرَزَ أَحَدُ حَدِيثِ ابْنِ سَعِيدٍ فِي بَيْرِ بَصَاةٍ أَحْسَنَ مِنْ رَوَاهُ أَبُو اسْمَاءَ وَهَذَا رَوَاهُ ابْنُ خَدْرَةَ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

عنوان: ایک ایک اور باب

مسئلہ مجاہد ابن عمر رضی اللہ عنہما جلد ہے فرماتے ہیں
 میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میدانوں اور جنگوں کے
 اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پہ ہندو سے اور چارپائے
 گزرتے ہیں آپ نے فرمایا جب پانی دو ٹھکوں کو پہنچ جائے تو
 ٹاپاک نہیں ہوتا۔ محمد ابن اسحق کہتے ہیں تب تک کہ گناہا جاتا ہے اور
 چرس کر بھی کہتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام شافعی، امام احمد
 اور امام اسحاق کا یہی مسک ہے کہ جب پانی دو ٹھکوں کو پہنچ
 جائے تو جب تک باریا اللہ نہ پئے، ٹاپاک نہیں ہوتا اور تھوڑا
 پانی ٹھکوں کے برابر ہوتا ہے۔
 فتا امام غزالی رحمہ اللہ کے تنبیہ بنی پانی یا دھوس پانی تک کوئی
 وضو نہ ٹاپاک نہیں ہوتا اس سے کہ پانی ناست کے گرنے سے ٹاپاک ہو گا

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص طہر ہو کر پانی میں پشاب نہ کرے، اگر پھر اسی سے وضو کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

دربار کا پانی پاک ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہم بسیار اوردہ مندر ہیں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تنگنا سا پانی ہوتا ہے، اگر ہم اس سے وضو کریں، پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم دنیا کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ طلال ہے۔ اس باب میں حضرت امیر اوردہ فرمائی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

الْبَحْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْقَلْبُ
مَلَأَهُ الْبَحْرُ مِثْقَلُهُ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفَرَّاسِيُّ قَالَ الْبَحْرُ
عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِّحَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُقَدَاءِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو ثَعْلَبَةَ وَغَيْرُهُ
وَأَمَّا هَذَا مِنْ لَمَّا يَزِيدُ أَبَا سَائِمَةَ الْبَحْرُ وَكَذَلِكَ يَنْصُ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِسَائِ
الْبَحْرُ مِنْهُمْ أَبُو عَمْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَكَانَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَهُوَ تَارِكٌ.

باب التشديد في البول

٦٦ حَدَّثَنَا هَذَا وَثَّقِيصَةُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَنَا وَكَبِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُبَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَارِسٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ سُلَى
قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يَبْدُ بَابَانِ وَمَا بَيْنَهُمَا بَابٌ فِي الْيَوْمِ مَا هَذَا فَمَا
لَا يَسْتَبِيرُ مِنْ بُولِهِمَا مَا هَذَا فَمَا كَانَ يَمْشِي بِالنَّيْمَةِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ وَابْنِ بُكَرَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ
وَابْنِ مُوسَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو عَرِيسَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَرَوَى مُصَوِّرُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ
مُبَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ عَنْ طَارِسٍ وَ
بِإِسْنَادِهِ الْأَعْمَشُ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ
يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لَيْسَتْ
أَبْرَاهِيمَ مِنْ مُصَوِّرٍ -

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ إِنِّي نَضَمْتُ بَوَّلَ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

[illegible]

جملہ اوقاف

رفضل بن عباس کی والدہ (ابوالسبح) عبداللہ بن عمرو،
ابوہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملکتی
ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ، تابعین، اور
ان کے بعد کے فقہاء مثلاً امام احمد اور امام اسحاق وغیرہما کا
بھی یہی قول ہے کہ شیرخوار بچے کا پیشاب حلال و صحیابا کے اور
بچہ کا اچھی طرح و صحیابا کے اور جب وہ کھانا کھانے لگ جائے
تو حرام و نفی کا پیشاب اچھی طرح و صحیابا کے۔

جلال جانروی کاغذیاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد بن عبد اللہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ میں آئے
انہیں رسول اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شہرت
باجہت کے انہوں نے بھیج دیا اور فرمایا اے محمد بن عبد اللہ! ان کے درود اور شب بیداری انہوں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ کو انہوں کو تو دل کیا انہوں کو بھلا اور اسلام
سے متفق ہو کر ہمارے کھڑے ہوئے انہوں نے پکارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ پائی اور شہادت دے دیا انہوں میں مسلمان بن چکا
کہ ریگستان میں ٹولا دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ
انہیں سے ایک زمین کو اپنے منہ سے کھود رہا ہے یہاں تک کہ وہ سب حرکت
کرنے لگے بعض اوقات ٹھکرتے کہ ہائے کوٹنے کے اضافی استعمال کرتے ہیں
تمام تر تڑپا رہتے ہیں یہ سبھی من گھڑت ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
کئی طرف سے مروی ہے اکثر علماء ائمہ ہیں حلال جہاد پیشانی میں کئی مرتبہ
فتاویٰ جہاد و دفاع و غیرہ لکھتے ہیں یہ سب من گھڑت ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کی آنکھوں میں مسلمانوں اس نے پھر والی تھیں کہ
انہوں نے حضور کے چہرہ بروں کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب یزید بن زریع سے بھیجی ابن
خیلان کے علاوہ کسی دوسرے کی معایت ہمیں معلوم نہیں حضور
کا ان کے ساتھ یہ سلوک قرآن کے حکم والی جہاد و دفاع سے مروی ہے
میں بلا ہے اسی مطلب ہے محمد بن یونس سے مروی ہے
کہ حضور کا یہ عمل رکابت جہاد کے نزدیک ہے۔

ہوا کے خارج ہونے سے وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو صرف آواز اور ہوا سے ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موجب تم میں سے کوئی مسجد میں ہر گز اپنے سر بنوں کے درمیان ہوا پائے تو جب تک آواز نہ گھنٹے یا بڑے گھنٹے، مسجد سے باہر نہ نکلے،"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بے ضرور ہو، تو جب تک وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، علی بن حقیق، عائشہ، ابن عباس، احمد ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک آذان یا بدیر نہ آئے وضو واجب نہیں ہوتا، ابن مبارک کہتے ہیں شگ سے وضو واجب نہیں ہوتا چنگ کہے بغیر برتنے کا استعدائین نہ ہوں پر قسم اٹھا کے ابن مبارک کا بھی یہ قول ہے کہ جب تک شگ کے آگے سے ہوائ لگے تو نہ واجب بلکہ اگر امام غنی و امام مالک مسکی بھی یہی ہے، امام بخاری نے کہا کہ تنوک یا پانی کی مٹکانہ ہے لہذا اس سے وضو واجب نہیں ہوتا

ابن مبارک کہتے ہیں کہ جب تک شگ نہ لگے ہی اس وقت اگر جلابدہ یا کھڑکی یا گارڈین وغیرہ سے

نہند سے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حالت سجدہ میں سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے (یا محض سانس تھا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، ہیں

وَسَلَّمَ نَامُوهُ سَاحِدًا حَتَّى غَضَّ أَوْ نَقَضَ ثُمَّ قَامَ يَخْبِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ بَشَّرْتَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ
لَأَرْجِيهِ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ وَمُضْطَجِعًا فَإِذَا إِذَا اضْطَجَعْتَ
اسْتَرْحِطْ مَغَابِلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَابْنُ خَالِدٍ اسْتَرْحِطْ
يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ التَّحْلِيلُ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ
ابْنِ مَسْرُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ

۴۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَائِبُ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَمَّنُونَ
كَمَا يَقُولُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا يَقْرَأُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ نَامٍ كَلِمَةً مُعْتَمِدَةً
فَقَالَ لَا وَضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوَى حَدِيثُ ابْنِ
عَبَّاسٍ بِسَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ
قَوْلًا وَلَمْ يَرْوِ عَنْ قَتَادَةَ أَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاحْتَدَّ
الْعِلْمُ أَنَّ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الشُّؤْرِ مَا أَفَى أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُ لَا
بِهِمْ سَلَامٌ الْوُضُوءُ إِذَا نَامَ فَلَعَلَّ أَفْوَقًا حَتَّى
يَنَامَ وَمُضْطَجِعًا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتَّى غَضَّ عَلَى عَقْلِهِ وَجَسَدِيهِ
الْوُضُوءُ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ
فَلَعَلَّ أَفْوَقًا مَا وَجَّهَ أَوَّلَ النَّفْسِ مَقْعَهُ فَيُحْسِنُ التَّوَهُُّدَ
فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

بَابُ الْوُضُوءِ مَتَا غَيْرِ النََّامِ

۵۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَائِبُ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَشَتْ النَّارُ
لَوْ مِنْ نُورٍ أَوْ قِطْعًا فَكَانَ لِكُلِّ بَابٍ أَلْفُ مِائَةٍ مِائَةٍ
الَّذِي هُنَّ أَلْفُ مِائَةٍ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے آپ نے فرمایا
وہی اسی پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ اس
صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں
ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہے اس باب
میں حضرت عائشہ، ابن مسعود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صاحب کرام
(بیٹے بیٹے) سو جاتے پھر اٹھ کر وضو کے بغیر نماز پڑھتے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، صالح بن
عبد اللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی
کے بارے میں پوچھا جو کہیگا کہ کرتا ہے انہوں نے
فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عمرو نے بواسطہ قتادہ
حضرت ابن عباس کی حدیث روایت کی ہے لیکن اس
میں نہ تو ابو مالیک کا ذکر ہے اور نہ اس کو مروی بیان کیا ہے
نہیہ سے بیداری پر وضو کے بارے میں علماء کا اجماع
ہے اکثر کے نزدیک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سونے والے
پر وضو واجب نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے، سفیان ثوری
ابن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے
ہیں جب اتنا سوئے کہ عقل منکوب ہو جائے، وضو واجب
ہو جائے گا، امام اتقی کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے
ہیں اگر کوئی بیٹھا ہو گیا پھر خواب دیکھ لیا تو بعد کی وجہ سے سرین
اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس پر وضو واجب ہے۔

اگ سے لگی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگ سے لگی ہوئی
چیز کھانے کے بعد وضو ہاتھ دھونا اہل کتاب کے لیے واجب
ہے کیونکہ اہل کتاب کے لیے وضو واجب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا ہم (مکرم)
تیل یا گرم پانی استعمال کرنے پر بھی وضو کریں حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے جیسے چاہے اور حضور کی حدیث سننے کو اس کے لئے مثال دیا کہ اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زبیبہ ثابت، ابو طلحہ، ابو ایوب اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء آگ کی پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کا حکم دیتے ہیں جبکہ اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے علماء کا مذہب، وضو نہ کرنا ہے۔

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک فصلی عورت کے گھر داخل ہوئے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری تزیج کی آپ نے تناول فرمائی پھر وہ کچوروں کا ایک تھال لے آئی آپ نے وہ بھی تناول فرمایا میں پھر ظہر کے لئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی نماز کے بعد بکری کا کچرا ہوا گوشت دوبارہ تناول فرمایا اور وضو کے بغیر صبح کی نماز ادا فرمائی، اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن سند کے اعتبار سے وہ روایت صحیح نہیں اسے حماد بن مسک نے ابن سیرین اور ابن عباس کے واسطے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اکثر حفاظ اسے اسی طرح روایت کی ہے، ابن سیرین بواسطہ ابن عباس حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے یہ مروی ہے عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبد اللہ بن عباس حدیث کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے یہ صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ ابن مسعود، ابو رافع، ام حکم، عمرو بن ابیہ، ام عامر، سعید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً ابوحنیفہ

أَخْبَرَنَا إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا كَثُرَتْ لَكَ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ الْأَمْرِ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَنَائِدِ بْنِ نَائِيتٍ وَابْنِ حُلَيْحَةَ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ مُوسَى قَالَ أَبُو عِيْنِي وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِنَّا غَيْرَ بِنَاءٍ الْكَامِ وَكَثُرَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَائِلِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَّا غَيْرَ بِنَاءٍ الْكَامِ

باب ۵۵ فی تَرْكِ الْوُضُوءِ وَمَا غَايَرَتْ السَّامِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعَانِ بْنِ عُبَيْدَةَ تَابِعَهُ اللَّهُ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَفِيَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّكْدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ بَحَثَ لَهَا شَاةً فَأَكَلَتْ وَأَتَتْهُ بِعَنْبَلٍ مِنْ دُكْبٍ فَأَكَلَتْ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لَهَا وَصَلَّى ثُمَّ أَهْمَتْ مَا كُنْتُ بِمَعْلُومَةٍ مِنْ عِلَالَتِ الشَّاةِ فَأَكَلْتُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصَّدِيقِ وَلَا فَيْصِلُ حَدِيثُ ابْنِ بَكْرِ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَ اسْتَادِمِ الْكَلَامِ وَأَمَّا حَسَامُ بْنُ مُصَلِّ بْنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ سَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّيْحُومِ الْكَاهِلِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا مَا وَاهُ الْحِفَاطُ وَرَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجَمْعٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْأَعْطَاءُ ابْنُ يَسَافٍ وَعُكْرُمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَفِي بَعْضِ الْوُضُوءِ ابْنِ سَبَّاسٍ وَابْنُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ يَذْكُرُ الْإِسْنِدُ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصَّدِيقِ وَهَذَا الْأَمْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ كَلْبٍ وَأُمِّ الْحَكِيمِ وَعُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدُ بْنُ الثَّمَمَانِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

سید علی

۷۸. حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ يَأْتِي جَدِّي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَهْلَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَكَ فَلَا يَصِلْ حَتَّى يَقُولَ مَثَلًا فِي الْبَابِ مِنْ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ رُوَيْلٍ أُمِّ الْيَسْرِ عَالِشَةَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا أَرَوَيْ عَنْ وَاحِدٍ وَمِثْلُ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يَذْكُرُ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ أَبَا سَامَةَ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يَذْكُرُ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يَذْكُرُ وَهُوَ كَقَوْلِ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَرِيبَ قَوْلِ الْأَوْثَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ اسْحَقٍ قَالَ مُعْتَمِدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ بُسْرَةَ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ أَصَحُّ وَهُوَ حَدِيثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَوْ يَسْتَعْمَلُ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَرَوَى مَكْحُولٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ هَذَا الْحَدِيثَ وَكَانَتْ تُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثَ صَحِيحًا.

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۷۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَلَاذِمُ مَرْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

بسرہ بنت صفوان فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے، وضو کئے رہا ہوتے (دھوئے) بغیر غار نہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ البراءیہ، البرہرہ، اردی بنت انیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، متعدد راویوں نے اس کی مثل روایت کی ہے ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد، بسرہ سے روایت کی ہے۔ البراء بن اسحق منصور نے بواسطہ البراء بن اسحق اسی طرح روایت کی، البرزناد نے بواسطہ عروہ بسرہ سے نقل کی، علی بن حجر نے عبد الرحمن بن ابی زناد، البرزناد اور عروہ کے واسطے بسرہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، کئی صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام ابوالاعلیٰ امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق بھی اسی کے قائل ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں بسرہ کی حدیث اصح ہے۔ البرزناد کا قول ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث اصح ہے، اور وہ علاء بن حارث، مکحول، عبید بن یوسفیان کے واسطے ام حبیبہ سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، مکحول نے عبید بن یوسفیان سے سماع نہیں کیا، مکحول نے ایک شخص کے واسطے سے عبیدہ سے حدیث روایت کی، اگرچہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا

قیس بن طلحہ بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شرم گاہ انسان

سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اس باب میں حضرت ابراہیم سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں اسناد صحابہ اور بعض تابعین شریک گاہ کرہاتہ نگاہ کے بعد ضروری نہیں سمجھتے، اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہی حکم ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث احسن ہے الرب بن عبیدہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے واسطے سے ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی۔ بعض محدثین نے محمد بن جابر اور الرب بن عبیدہ کے بارے میں کلام کیا ہے، ملازم بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سے روایت اصح اور احسن ہے۔

برسر لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حضرت مالک رحمہ اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کا بوسہ یا پھر دھڑکے بغیر نازکے لئے تشریف لے گئے حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”وہ آپ ہی ہو سکتی ہیں“ اس پر آپ ہنس پڑے، امام ترمذی فرماتے ہیں اسی کے ہم معنی حدیث کئی کھانکھام اور تابعین سے منقول ہے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے مگر بزرگ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اکثر کے نزدیک برسر لینے سے وضو واجب ہوتا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے حضرت مالک رحمہ اللہ عنہا کی حدیث پر اس سے عمل نہیں کیا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں فرماتے ہیں میں نے ابوکر عطاء بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے محمد بن اسماعیل بخاری کرمناں بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں حبيب بن ابی ثابت

صلى الله عليه وسلم قال: وهل هو الا مضمضة منه لو بضمزة من ماء واني الباب عن ابي امامة قال ابو عيسى و قد روى من غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبعض التابعين انهم لم يزدوا الوضوء من ميس الذكر وهو قول اهل الكوفة وابن المبارك وهذا الحديث احسن من روى في هذا الباب وقد روى هذا الحديث ابو الرب عن عتبة ومحمد بن جابر عن قيس بن طلق عن ابيهم وقد تكلم بعض اهل الحديث في محمد بن جابر قال الرب بن عتبة وحديث مالك بن عمرو وعن عبد الله بن بدير اصم واحسن.

باب ترك الوضوء من القبلة

۸۰. حدثنا قتيبة وهذا وابو كريب واحمد بن ميمون ومحمود بن عجلان وابو عمار كانوا ذكيرة عن الاعشى عن حبيب بن ابي ثابت عن معاوية عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال قلت من هي الا نبت فتحدث قال ابو راسي فقال روي عن هذه ان فيها دابة من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والشافعية وهو قول سفیان الثوري واهل الكوفة قالوا ليس في القبلة وضوء وقال مالك بن انس ولا ذكركم والشافعية واحمد واسحق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والشافعية والحنابلة اصبحتا حديثا عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الاصل لا يصح عندهم لعل الاستاك وقال وسعت ابا بكر العطاء البصري في تركه عن ابن المدني قال صنعت يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو ضعیف لا یصحی عنی قال صنعت محمد بن اسماعیل صنعت هذا الحديث وقال حبيب

کو حضرت عروہ سے سماع نہیں۔ ابراہیم تمیمی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہر ریا اور وضو نہیں فرمایا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں نہ تو ابراہیم تمیمی کے لئے ام المؤمنین سے سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

تھے اور تکبیر سے وضو کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے آئی پھر آپ نے وضو فرمایا (ازان بعد) میں نے رشتہ کی مسجد میں حضرت ثوبان کو ملاقات کے بعد ان یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا ابوہریرہ! نے کہا میں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی لٹالا۔ اسحق بن منصور نے سعد بن ابی طو کا، امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی طو زیارہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ کرام اور تابعین عظام نے تھے اور تکبیر سے وضو واجب ہونے کا قول کیا ہے سفیان ثوری ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحق کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک تھے اور تکبیر میں وضو نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے صہب مطلق نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی اور حسین کی حدیث اس باب میں اصح ہے سمر نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے خطا کی اور کہا یحییٰ بن ولید بواسطہ خالد بن معدان، ابوہریرہ سے راوی ہیں اور اسی کا ذکر نہیں کیا نیز خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی طو ہیں،

بہینہ سے وضو

بُنِ اَبِي نَافِثٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَرْوَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِيهِمُ النَّبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَوْ بَيَّضَ وَهَذَا لَا يَصِيرُ اَيْضًا وَلَا تَعْرِفُ لَمْ يَرَاهُ يَوْمَ النَّبِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ

باب الوضوء من التيمم والرعاف

۸۱. حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ثَنَا وَقَالَ اسْحَقُ اَنَا عَبْدُ الصَّغْدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ حُسَيْنِ السَّعْلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَنْ تَوَضَّأَ فَكَيْفَ تَشْرَبُ اَنْ فِي مَسْجِدٍ وَمَشَقَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا مَسْبُوبٌ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ مَعْدَانَ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَابْنُ اَبِي طَلْحَةَ اصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَأَى غَيْرَ كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ الْوُضُوءَ مِنَ التَّيْمُمِ وَالرَّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي التَّيْمُمِ وَالرَّعَافِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالثَّوْرِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنُ السَّعْلِيُّ هَذِهِ الْحَدِيثَ وَحَدَّثَ حُسَيْنُ اصَحُّ شَيْءٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَمَا رَوَى مَعْدَانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ فِي خَطِّ اَخِي فَقَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ لَمْ يَنْحَرْ فِيهِ الْاَوَّلُ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَرَأْنَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ

باب الوضوء بالتيمم

٨٢. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ هَرِيرٍ عَنْ أَبِي شَرَّادٍ عَنْ أَبِي نُبَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فِي إِمَامٍ وَكَفَّكَتُ نَبِيًّا فَقَالَ تَمَرٌ وَطَلْحَةُ
وَمَاءُ طَاهِرٌ قَالَ فَكَتَمْتُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَاللَّهُ لَيُرَى
هَذَا الْأَحَدِيثُ عَنْ أَبِي نُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو نُبَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ مِنْ أَهْلِ الْأَحَدِيثِ
لَا كَثَرَتْ كُتُبُهُ وَآلِيَةُ هَذِهِ الْأَحَدِيثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ النُّطُقِيَّةِ بِالنَّبِيِّينَ وَهُوَ حَوْلَ الشَّافِعِيِّ وَآخِمْ
وَالسُّنَنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسْبَاطٍ يَهْدِي هَذَا الْفَتْوَى
بِالنَّبِيِّينَ وَتَمَسَّحَ أَحَدٌ إِلَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ
يَقْتَضِيهِ بِالنَّبِيِّينَ أَهْرَبُ إِلَى الْكُتُبِ وَأَشْبَهُ لَأَنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَالَ فَلَمْ يَجِدْ وَأَمَّا فَتَمَسَّحُوا صَاحِبًا طَوْبًا -

بَابُ الْمُضْطَّضَةِ مِنَ الدِّينِ

[illegible]

باب في ذكر هبة رد السلام غير متوحي

٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ بْنُ سُلَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ
عَنِ ابْنِ جُلَاجٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَهَنَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ الْوَيْلُ لِي هَذَا أَحَدٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَكُونُ فِيكُمْ يَوْمَئِذٍ
هَذَا يَكُونُ يَوْمَئِذٍ عَلَى النَّارِ وَاللَّيْلُ وَقَدْ قَسَمَ بِيضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ عَلَيْكَ وَهَذَا أَحْسَنُ كُلِّ نَبِيٍّ فِي هَذِهِ الْأَنْبَاءِ وَفِي

حضرت عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت فرمایا "تیرے ترشہ میں کیا ہے؟"
 "میرے ترشہ میں کیا؟" "خیر" ہے آپ نے فرمایا "کیونکہ میں اس کی پالی ہے"
 حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر آپ نے اس سے حضور فرمایا "امام ترمذی
 فرماتے ہیں یہ حدیث محمد بن عبد اللہ الشیخ کے واسطے سے بھی حضور سے مروی
 ہے محمد بن کے نزدیک ابو یوسف ہے اس حدیث کے علاوہ اس کی
 کوئی روایت موقوف نہیں بعض علماء اچھے علیین دفعہ کے نزدیک بخیر ہے
 و ضرر جائز ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں نہیں سے ضرر کیا جائے اللہ
 شافی اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کی قیل ہے امام ابن تیرہ فرماتے ہیں اگر کسی کے پاس
 نہیں ہے بہتر اس سے بخیر ہے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 بخیر ہے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اللہ اللہ ہے اگر تم اپنی زبان تو پاک مٹی کا لالہ کہہ کر تم کھو گے۔

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی شگوار کرکھ کی اور فرمایا اس میں پکنا ہٹ ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد اہل مدینہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء نے کہا کہ دودھ پینے کے بعد کھلی مرزدی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک لازمی نہیں۔

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ پشیماب فرمایا ہے
تھے (اس لئے) آپ نے جواب دیا اہم ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور یہی وقت کمروہ ہے جب پشیماب کہہ رہا یا پشیماب چھوٹا
ہر بعض علماء نے اس حدیث کی کچھ ہی تفسیر بیان کی ہے اس باب
میں روایت کی گئی احادیث میں یہ حدیث احسن ہے نیز اس باب

میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شافعہ (۱) جابر ابنہ براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہیں۔

کتے کا جھوٹا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلیم فرمایا، جس برتن کو کتے نے منہ لگایا اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی اور آخری مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اہل کا جھوٹا تھا ایک مرتبہ دھویا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سن صحیح ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسلمی کا بھی قول ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرف سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی گئی ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ”بل کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے“ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بلی کا جھوٹا

کبیر بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابو قتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے انکے دھڑکے کے سنے برتن میں پانی ڈالا جسے بلی نے اگر پینا شروع کر دیا آپ نے اس کی طرف برتن کو ٹیٹا لگایا یہاں تک کہ اس نے پل لیا، ابو قتادہ نے میری طرف دیکھا جبکہ میں بھی اور عجیب سے دیکھ رہی تھی، آپ نے فرمایا اسے جیتھی لگیا مجھے تعجب ہوا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ گھوڑے میں آسنے جانوروں میں سے ہے (ابنہ اس سے بچاؤ مشکل ہے) اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً امام شافعی، احمد اسلمی دارالام ابو یوسف رحمہم اللہ کو یہی مسک ہے کہ بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن مجس نہیں کہہ ہے، اس باب میں یہ حدیث حسن ہے مالک نے اسے اسلمی بن عبد اللہ بن ابی طور سے عمرو طریقہ پر روایت کیا

الباب عن المهاجرين قنذ بن قنذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن شافعہ آو دجله والبراء.

باب ما جاء في سور الكلب

۸۵. حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ الْعَدَنِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ مُخْتَرِ بْنِ سَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْأَكْلَانِ وَأَوْلَعَتِ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَوْ لَمْ يَلْطَمِ بِالْبُرَابِ وَلَا أَوْلَعَتِ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسْلًا مَرَّةً قَالَ أَبُو بَرْزَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْمُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجَّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا أَوْلَعَتِ فِيهِ الْهَرَّةُ أَوْ لَوْ لَمْ يَلْطَمِ بِالْبُرَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُكٍ.

باب ما جاء في سور الهرة

۸۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُخْتَرِ بْنِ سَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْأَكْلَانِ وَأَوْلَعَتِ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَوْ لَمْ يَلْطَمِ بِالْبُرَابِ وَلَا أَوْلَعَتِ فِيهِ الْهَرَّةُ غُسْلًا مَرَّةً قَالَ أَبُو بَرْزَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْمُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجَّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا أَوْلَعَتِ فِيهِ الْهَرَّةُ أَوْ لَوْ لَمْ يَلْطَمِ بِالْبُرَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُكٍ.

طريق

میں ایک دن رات کی مدت ہے ابو عبد اللہ جہلی کا نام عبد بن عبد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت علی ابوبکرہ، ابو ہریرہ، صفوان بن عسال، عوف بن مالک، ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم سفر میں ہوتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن رات تک مسجد انارکے کا حکم فرماتے، جناب میں انارکے کا حکم ہوتا لیکن مشابہاٹے اور نیند سے نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، حکم بن عتبہ اور عمار نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور ابو عبد اللہ جہلی حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا اور یہ صحیح نہیں، علی بن مدینی نے یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جہلی سے حدیث مسج کا سماع نہیں کیا، تراجمہ، منصور سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم نخعی کے حجرہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی تھے، پس ابراہیم نخعی نے ہم سب عمرو بن میمون، ابو عبد اللہ جہلی اور خزیمہ بن ثابت کے واسطے سے حدیث مسج بیان کی امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثل سفیان ثوری، ابن مبارک، اشاعی، احمد اور اسحاق کا یہی حکم ہے کہ مقیم ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسج کر کے بعض علماء کہتے ہیں موقوف پر مسج کے بارے میں وقت کی تعیین نہیں ہے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، لیکن ”وقت کا قین“ اجماع ہے۔

موزوں کے اوپر اور نیچے مسج کرنا

حضرت میسرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسج فرمایا

عَنِ النَّسَمِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ فِي ذَلِكَ وَتُسْقِيهِمْ يَوْمًا وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدْرِيُّ مَسَمَهُ عَبْدُ بَنٍ عَبْدٍ قَالَ أَبُو حَنِيسٍ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَحْيَى وَابْنِ بَكْرَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ وَعُوفٍ ابْنَ مَالِكٍ وَابْنِ عَمْرٍو جَرِيرٍ

۹۰. حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَامِرٍ بَنٍ ابْنِ النَّجْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا تَوَضَّأْنَا أَنْ لَا تَزْنِمُوا خِفَاتِ تَلَابُثِ أَيْكُمُ وَلَا يَلِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَتِهِ وَلَا تَكُنْ مِنْ كَانِيَةِ وَتَوَلَّى وَقَالَ أَبُو حَنِيسٍ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ صَحِيحٌ وَكَانَ مَوْلى الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ وَحَمَادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدْرِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَوْ لَيْسَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدْرِيِّ حَدِيثُ النَّسَمِ وَقَالَ ثَابِتٌ لَا عَنْ مَنْصُورٍ لَكُنَّا فِي حَجْرَةٍ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَعَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ فَقَدْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَتِيبَةَ أَنَّ اللَّهَ الْجَدْرِيَّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ نَحْنُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَسَالٍ قَالَ أَبُو حَنِيسٍ وَهُوَ قَوْلُ الْعَلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْثَّالِثِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَفِي سَبِيحِ الشُّعْرَى وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْخَافِي وَآخَرُونَ وَاسْتَمَعْنَا قَالُوا بِسْمِ اللَّهِ يَوْمَ مَا وَلِيْتَهُ وَالْمَسَافِرُ تَلَابُثُ أَيْكُمُ وَلَا يَلِيهِنَّ وَقَدْ مَوْلى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَوْ يَوْفَقُوا فِي النَّسَمِ عَلَى الْخَفَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ ابْنِ أَنَسٍ وَالتَّوَقُّفُ أَصَحُّ

بَابُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَفَيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلُهُ

۹۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الثَّمَشْقِيُّ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مَسْلُومٍ أَخْبَرَنَا ثَوْرَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءَ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ كَاتِبِ

امام ترمذی فرماتے ہیں مستند صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے
امام مالک، شافعی اور اسحق رحمہ اللہ کا یہی یہی مسک
ہے۔ یہ حدیث معلول ہے اور ترمذی بن یزید سے صرف
ولید بن مسلم نے سند بیان کی۔ رباہی مداد نے اس میں بیان
کیا اور مغیرہ کا ذکر نہیں کیا، میں نے ابو زہرہ اور محمد بن
اسحاق بن عمار سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو ان
مدفون نے کہا یہ مسک نہیں کیونکہ ابن مبارک نے اسے بواسطہ ثور
رباہ سے بیان کیا اور کہا کہ حضرت مغیرہ کے کاتب سے یہ حدیث
مرسل بیان کی گئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

موزوں کے اوپر مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے مرنے اور پودے کے مرنے پر مسح کرتے
دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ کی سند میں ہے اور
عبد الرحمن بن ابی الزناد کی روایت ہے جو ابی زہرہ اور ابو ہریرہ کے واسطے
سے حضرت مغیرہ سے بیان کی گئی موزوں کے مرنے کا یہ مسح
کے بعد مسح مینو کے بعد کے مسح کے بعد کے مسح کے بعد کے مسح کے بعد
کے مسح کا یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد بن محمد بن یزید نے اس میں بیان کیا
ہیں امام عبد الرحمن بن ابی زہرہ کے ضعف کی وجہ سے اسے روایت کرنے سے بچے۔

جراہوں اور جوڑوں پر مسح

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جوڑوں اور موزوں
پر مسح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے
مستند علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری ابن مبارک
شافعی و احمد اور اسحق فرماتے ہیں جراہوں پر مسح
جائز ہے اگرچہ نص نہ ہو لیکن روایتیں ہیں۔ اس
باب میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔

الْمُخَيَّرَةُ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا قَوْلُ
غَيْرِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثِينَ
وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالثَّقَفِيُّ وَاسْتَحَقَّ وَهَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَعْدُولٍ
لَمْ يُسَوِّدْهُ عَنْ ثَوْرٍ ابْنِ دَلِيلٍ غَيْرَ الْوَلِيدِ بْنِ مَسْلُومٍ وَ
سَأَلْتُ أَبَا دُرَّةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ
بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ثَمَرَ النَّبِيِّ لَمْ يَرَوْهُ هَذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ ثَمْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَوْهُ كَاتِبُ الْمَغِيرَةِ.

باب في المسح على الخفين ظاهرهما

أَوْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْكَثَرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخَفَيْنِ عَلَى
ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَلَمَةَ
وَمُسْلِمٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ
ثَمْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ غَيْرِ رَجُلٍ
مِنْ أَهْلِ الْقَوْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُكَيْانُ الْقَوْمِ وَأَحْمَدُ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

باب في المسح على الجوارب والعللين

أَوْ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا عَلِيًّا عَنْ
سُكَيْانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُدَيْلِ بْنِ مَسْرُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَبِي شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ
عَلَى الْجَوَارِبِ وَالْعَلَلِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
حَسَنٌ صَوِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْقَوْمِ قَوْلُ
سُكَيْانَ الْقَوْمِ وَأَبِي النَّبَاتِ وَالثَّقَفِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ
قَالَ أَبُو سَعْدٍ عَلَى الْجَوَارِبِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَلْعَلِينَ إِذَا كَانَ
تَوَضُّعِينَ وَفِي الْكِتَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

جرالوں اصرہ پگڑی پر مسح

حسن بن مغیرہ نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لکھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں و پگڑی پر مسح فرمایا، بکر کہتے ہیں میں نے حسن بن مغیرہ سے یہ حدیث بلا واسطہ سنی۔ محمد بن بشر نے بھی یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ آپ نے پیشانی اور پگڑی مبارک پر مسح فرمایا، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض نے پیشانی اور عمامہ کا ذکر کیا جبکہ بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل سے امام احمد بن حنبل کا قول سنا وہ فرماتے ہیں سیری انکھوں نے سعید بن قحان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ جیسے حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت انس رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے امام الدنناخی، احمد اور اسی کہتے ہیں پگڑی پر مسح کیا جائیگا جادوین معاذ کہتے ہیں میں نے دو کعب بن جراح سے سنا انہوں نے کہا کہ اس حدیث کی بنا پر پگڑی پر مسح جائز ہے۔

ف امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پگڑی پر مسح ناجائز ہے یہ حدیث آیت مسح کے نزول سے پہلے کی ہے (ترمذی) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے ابو عبیدہ بن عمر سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا اسے بھیجے یہ سنت ہے پگڑی پر مسح کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا بالوں کو بھی ہاتھ لگانا ہے متعدد صحابہ اور تابعین نے فرمایا، پگڑی پر مسح کرتے وقت سر کا بھی مس کیا جائے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ

باب ماجاء فی المسح علی الجوبین والعمامة

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقْدِرٍ نَائِبُ بَنِي سَعْدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ابْنِ الْخُبَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَتَدَّ سَيْفُهُ مِمَّنْ ابْنُ الْخُبَيْرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي مَوَاضِعِ الْأَخْرَاجِ مَسَّ عَلَى نَاصِيَةِ رَأْسِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو بَكْرٍ وَجَمْعٌ عَنِ ابْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ الْمَسَّ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بَعِيثِي يَمْسَحُ بِسَيْفِهِ الْخُفَّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَسُلَيْمَانَ وَثَوْبَانَ وَكَانَ إِمَامَةً قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ الْخُبَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ مَرْسُومٌ وَهُوَ قَوْلُ الْخُبَيْرَةِ بْنِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُونَ بِرُءُوسِهِمْ وَأَسْبَلِيهِمْ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خَلْفَةَ قَالُوا مَسَّ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارِ وَدُونَ مَعَاذٍ يَقُولُ مَسَّ وَكَرِهَ بَنُ الْخَزَّازِ يَقُولُ لَرَأْنِي مَسَّ عَلَى الْعِمَامَةِ يُخْرِفُ لَدُنِّي

۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَائِبُ بَنِي السَّغَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِاءِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْمَسِّ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ الْمَسُّ يَكُونُ أَيْضًا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسِّ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ مِمَّنْ الشَّعْرُ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَاحِدِينَ لَا يَمْسَحُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِمْ مِمَّنْ الْعِمَامَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَمَعَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ أَكْبَارٍ وَالشَّافِعِيُّ

۹۵۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَائِبُ بَنِي سَعْدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

علیہ وسلم نے مومنوں اور چادر رنگینوں پر مسح فرمایا۔

بِالْيَ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٩٠. حَدَّثَنَا هَذَا دُرَيْمٌ وَكَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَامِ بْنِ
رَافِي الْجَنْدِيِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ
كَانَتْ وَهَبَتْ لِلَّذِي صَوَّغَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبًا فَمُتِلَ
وَمِنَ الْبُحَاثَةِ فَالْكَفَا الْإِنْسَانُ بِشَخَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَقَسَلَ لَكُمُ
كُفْرًا أَدْعَلُ يَدًا كَانِي الْإِنْسَانُ فَاقْضَ عَلَى قُرْبِهِ ثُمَّ دَلَّكَ
بِيَدِهِ الْخَائِطُ وَالْأَرْضُ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَشَلَّ
وَجَعَلَ كَوْرًا عِيسَى فَاقْضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَكْمَضَ عَلَى
سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ كَسَحَى فَقَسَلَ رَجُلَيْهِ قَالَ أَبُو بَرِينَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَجَابِرِ
وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

٤٠. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَمِعَ ابْنَ مَرْثَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُفْسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَكْفِي يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا إِلَيَّاءَ ثُمَّ يَفْسِلُ فَرُجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضوءَهُ لِلصَّلَاةِ كَمَا يَشْرَبُ شَرِبَ الْمَاءَ ثُمَّ يَجِيءُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَتَايَا قَالَ أَبُو بَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الَّذِي أَخْبَرَنَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْفُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّ يَتَوَضَّأُ وَضوءَهُ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُفْسِلُ رُجَاهُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَفْسِلُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَفْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتَادُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَانُوا إِنْ أَفْسَلُوا الْجَنَابَةَ إِلَى الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأُوا أَهْلًا وَهَشَوُا قَوْلَ الْمُشَافِقِ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقُّ.

باب مَهْل تَقْصُصُ الْمَرْأَةَ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغَسْلِ

۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَمْرًا فَطَرَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

غسل جنابت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی مثال حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ہدایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غسل کے لئے پانی دکھا آپ نے غسل نہایت فرمایا بائیں ہاتھ سے برتن کو دائیں ہاتھ کی طرف جھکا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر بائیں برتن میں ڈالا اور استسقاء فرمایا پھر بائیں ہاتھ کو دھویا زمین پر گرگا، پھر کل کے انک میں پانی ڈالا پھر اوپر بازو دھوئے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا پھر تمام جسم پر پانی بٹا کر اس جگہ سے چھوڑ دئے اور پاکی دھوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ام سلمہ، ابابکر، البر سعید، جبیر بن مطعم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو بائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو دھو تے پھر استنجاء کرتے اور نماز کے وضو بھیاء وضو فرماتے پھر بائیں کو پانی پچاتے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل جنابت میں اہل علم کا مختار یہی طریقہ ہے کہ نماز کے وضو بھیاء وضو کرے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی بہائے پھر بائیں دھوئے اس پر طہاء کامل ہے نیز من کا یہ قول بھی ہے کہ اگر کوئی جنبی پانی میں غوطہ کھائے اور وضو نہ کرے تو بھی جائز ہے را امام ابو حنیفہ امام شافعی، امام احمد، اور امام اسلمی کو ایسی سبک ہے۔

کیا عورت غسل کے وقت بالوں کو کھولے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے سر کی چوٹی سے ابھی چوٹی نکلیا میں غسل نہ کرنا
کیونکہ کھراکوں آپ نے فرمایا کہ غسل نہ کرنا اس لیے کہ اس سے سر پر عین سر پہ پانی
گرا لیا کر دیکھ کر ایک مرتبہ پر سے سر پر پانی پڑا، پاک ہو جاؤ گی۔ یا فرمایا اس وقت
تو بے شک پاک ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سن لیجئے اسے اہل
علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب عورت غسل نہایت کرے اور بالوں کو کھولے
بغیر سر پر پانی ڈالے تو جائز ہے۔

ف اگر عورت کیلئے جوں کو کھولنے کی حد نہیں ہے بلکہ ہونگی جڑ تک پاک پانی پہنچ جائے
جو کھولنے سے بھی بعد کیلئے ہر حال میں کھولنے ضروری ہیں درمیان

ہر بال کے نیچے جنابت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہذا بالوں کو دھوؤ اور جڑ تک
کرو۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے حدیث
بن دجیر کی حدیث غریب ہے ہم صرف اسی کے واسطے سے
بلاتے ہیں اور وہ بڑے اور غیر مستند علیہ ہیں ان سے کئی ائمہ
نے روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں وہ مالک بن دینار
سے روایت کرنے میں تنہا ہیں ان کو حدیث بن دجیر بھی
کہتے ہیں اور ابن دجیر بھی۔

غسل کے بعد وضو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
والتسلیم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی
فرماتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے، کہ
غسل کے بعد وضو کرنا (ضروری) نہیں۔

دو شرطیں ہوں کہ باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب دو شرطیں
اہم بن جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے میں اور رسول اللہ

الْمَقْبُورِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَصْبَحْتُ صَغُرَ رَأْسِي أَكَا الْغُسْلُ
يُغْسِلُ الْجَنَابَةَ كَمَا لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ تَغْتَبِي عَلَى رَأْسِي
ثَلَاثَ حَكِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَغْتَبِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْمَاءُ
فَتُغْتَبِي أَوْ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَغْتَبِي ثَلَاثَ حَكِيَّاتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَ كَوَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا إِذَا جَاءَ أَهْلُ الْعِلْمِ
أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ يَغْتَبِ شَعْرًا
إِنْ ذَلِكَ يُجْزِلُهَا بَعْدَ أَنْ تَغْتَبِ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا

باب مَا جَاءَ أَنْ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۹۹. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ تَلَمَّازُكَ
بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَإِنْ لَوَّاهُ
الشَّعْرَ وَالْقَوَّالَ الْبَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ
أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
يُغْنِي عَنْهُ إِلَّا بَعْضُ حَدِيثِهِ وَهُوَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ وَتَدْرُجُ
رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَعْيُنِ وَقَدْ لَقِّنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ
عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ وَيَقَالُ بَعْضُهُ

بابُ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ مَوْسَى قَالَتْ شَيْءٌ يَكْفِيكَ عَنْ الْوُضُوءِ
عَنِ الْأَمْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَقْوَلُ غَيْرُ
وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
التَّابِعِينَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

بابُ مَا جَاءَ إِذَا التَّقَى الْخَتَانُ وَالْغُسْلُ

۱۰۱. حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَلَمَّازُكَ الْوَلِيدُ بْنُ
مُسَيْمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاءَ أَوْرَ الْخُتَانِ الْخُتَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَسْنَا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۲۔ حَكَّ كَتَا هَذَا مَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ أَبِي تَيْبٍ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَبْدٍ بِلِ السَّيِّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَوْرَ الْخُتَانِ الْخُتَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي تَيْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجَعَلُوا إِذَا جَاءَ أَوْرَ الْخُتَانِ الْخُتَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْيَوْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ الْتَابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سَفِيَّانَ الْخُزَعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَلْفُونٍ إِذَا التَقَى الْخُتَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ.

بَابُ مَا جَاءَ إِنْ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَاعِبِدُ اللَّهِ بْنُ الْقَلْبَاءِ أَنَّ أَبَا كُرَيْشٍ بْنُ يَزِيدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَنَدَانَ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَقْوَالِ الْأَسْلَامِ كَرِهَ لِي حَتَّى أَهْدَيْتُنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَاعِبِدُ اللَّهِ بْنِ الْقَلْبَاءِ عَنِ الرَّهْزِيِّ بِهَذَا الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ حَدَّثَنِي صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَقْوَالِ الْأَسْلَامِ كَرِهَ لِي بَعْدَ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَلَّامِيُّ هَذَا أَحَدُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فِي الْغَارِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَلْزَمْ لَا.

صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستر ہوتے پھر ہم دونوں غسل کرتے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شرکاء ہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے کئی طرف سے مروی ہے کہ جب دو شرکاء ہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے اکثر صحابہ کرام میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبد اللہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، شافعی، احمد و غیرہ بھی یہی قول ہے کہ دو شرکاء ہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ف: حنفیہ کے نزدیک محض شرکاء ہوں کے ملنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے یہاں مراد دخول ہے جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ہونا ہر (مستحکم)

منی نکلنے سے غسل واجب ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابتدائے اسلام میں منی نکلنے سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تھی پھر یہ منسوخ ہو گئی احمد بن حنبل نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس کی مثل روایت امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابتدائے اسلام میں منی سے غسل واجب ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا، اسی طرح کئی صحابہ کرام نے روایت کیا جن میں ابی بن کعب اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

٣٨٠. أَحَدُهُمَا عَنْ بَنِي مُخَيْرٍ نَاشِرِينَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا شَاءَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي
الْبَيْتِ لَا مِرْقَالَ أَكْبَرُ عَلَى سَمْعَتِ الْبَيْتِ وَذَلِكَ يَقُولُ يَجْعَلُ
وَكَيْفَ يَقُولُ لَمْ يَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيحٍ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ ابْنِ طَالِبٍ وَ
الرَّبِيعِ وَطَلْحَةَ وَابْنِ أَبِي رَبِيعٍ وَابْنِ سَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَأَبُو الْحَسَنِ
اسْمُهُ وَأَوْدُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ وَوَدِيُّ عَنْ سَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ
نَافِلُ الْحَسَنِ وَكَانَ مُرْضِيًّا.

باب فيمن استيقظ ويرى بلداً ولا يذكر احتلاماً
١٠٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ أَهْلُ الْحِطَاءِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْهَلْكَاءَ وَلَا يَذْكُرُ
اِحْتِلَاماً مَا قَالَ يَقْتُلُ وَعَيْنُ الرَّجُلِ تَرَى أَنَّهُ قَدْ اِحْتَلَمَ
وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَاءً قَالَ غُسْلُ عَلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى امْرَأَةٍ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ
إِنَّ النِّسَاءَ شَفَائِي إِلَيَّ جَاءَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ أَيْهَا رُوَيْدُ
الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْهَلْكَاءَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَاماً مَا وَعَدَ
اللَّهُ صَفْعاً يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ فِي الْحَدِيثِ
وَهُوَ قَوْلُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي رَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ النَّجْدِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَرَبِيَّةُ إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ
فَرَأَى بَلْعَةً يَقْتُلُ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَاحْمَدُ قَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْعَرَبِ أَنَّهَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ
ذَا كَانَتْ الْهَلْكَاءُ بَلْعَةً نَظْمِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَوْفَى
فَإِذَا رَأَى اِحْتِلَاماً وَلَوْ بِلَعَةٍ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَرَوَى
عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ .

باب مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الشَّوَّازِيُّ الْجَعْفِيُّ تَابَهُمُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ يَأْجُجٍ وَتَابَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حُسَيْنِ الْجَعْفِيِّ عَنْ تَارِكَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نِيَّاحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوَضُوءُ وَ مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْوَقْدِ أَوْ بِنِ الْأَمْرِ وَ أَبِي بِنِ كَيْسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ عَنْ صَيْحِمٍ وَ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَ جَرَّ مِنْ الْمَذْيِ الْوَضُوءُ وَ مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَ هُوَ كَقَوْلِ سَامَةَ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الثَّالِثِينَ وَ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْتَحْيَ.

باب فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا وَ تَابَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَبِيحٍ هُوَ ابْنُ الشَّافِعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَلَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شَيْئًا وَ عَنَّا لَوْ فَكَنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْغُسْلُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمُوتُ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفَّاتَيْنِ مَاءً فَتَغْتَسِلَ بِهِ ثُمَّ تَكُونُ حَتَّى تَرَى أَنَّ أَصَابَ مِنْهُ مَاءَ آبَرِيضِي هَذَا حَدِيثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَبِيحٍ وَ تَابَهُ هَذَا الْإِسْنَدُ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي الْمَذْيِ وَ مِثْلُ هَذَا أَوْ قَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْوَلَعِ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِي إِلَّا الْغُسْلُ وَ هُوَ كَقَوْلِ الشَّافِعِيِّ وَ اسْتَحْيَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِيهِ الْغُسْلُ وَ قَالَ أَحْمَدُ وَ جَرَّ ابْنُ

منی اور مذی کے احکام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی سے یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے مستند صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق (اور امام ابو حنیفہ) رحمہم اللہ بھی اسی مسک پر کار بند ہیں۔

کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت سہل بن سبیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کے باعث شہادت اور شہادت برداشت کیا کرتا اور اکثر غسل کرتا پانی ایک دھڑ میں لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر کے اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس سے عورت وضو کافی ہے میں نے عرض کیا حضور اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا جہاں مذی لگی ہر ایک پلو پانی اس پر چھڑک دو کافی ہے اور یہ عورت محمد بن اسحق سے معروف ہے جس کپڑے کو مذی لگ جائے اس میں طہار کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں وضو ضروری ہے امام شافعی اور امام اسحق کا یہی قول ہے بعض کے نزدیک صرف پانی

يُجِزُّهُ النَّضُّ بِالْمَاءِ

بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةُ ضَيْقُ فَامْرَأَتُ لَرَبِّهَا حَفِيفَةً صَغِيرَةً فَكَانَ فِيهَا قَاحَتُهُمْ فَاسْتَحْيَ الْفَرْسُ رَأْسَهَا فَكَبَّرَ الرَّاحِلُ فَخَرَّ فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا أَسْنَدَ عَلَيْنَا كُتُوبَنَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَغْرُكَ بِأَصَابِعِهِ وَرَبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ ثَابِتٍ وَاحِدٍ مِنَ الْقُطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَاحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَوْ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ يُجِزُّهُ الْفَرْسُ وَإِنْ لَمْ يَفْسِلْهُ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي الْأَعْمَشِ وَرَوَى أَبُو مَعْشَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَسْنَدَتْ مَنِيًّا مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَصَحِيحٌ وَصَحِيحٌ أَنَّهَا أَسْنَدَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمَحَالٍّ لِحَدِيثِ الْفَرْسِ وَإِنْ كَانَ الْفَرْسُ يُجِزُّهُ فَقَدْ يَسْتَحْيِيهِ لَوْ جَلَّ أَنْ يُرَى عَلَى ثَوْبٍ - اللَّهُ لَا كَالْإِنِّ عَنَّا هِيَ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَالَطَةِ وَهِيَ عَنْكَ وَلَوْ بَادَى خَدَّكَ

بَابُ فِي الْجَنْبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھچڑک دینا کافی ہے امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں مٹی پانی کھینچنے سے پانی ہی کافی ہے کپڑے پر مٹی لگ جائے تو کیا حکم ہے

ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے امام المؤمنین حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک شخص جہان ہوا۔ آپ نے اس کے لئے ٹھکانے کا حکم دیا جس میں وہ سو گیا رات کو اسے اعتقاد ہو گیا پناہ اس نے اثر اعتقاد کے ساتھ دس بیچے میں شرم محسوس کرتے ہوئے اسے پانی میں ڈبو کر بھیج دیا حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے ہمارا کپڑا کھینچ کر اب کیا مصروف انگلیوں سے کھینچا ہی کافی تھا میں نے کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے اثر اعتقاد کو انگلیوں سے گرگڑا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من صحیح ہے اور کئی فقہاء کا یہی قول ہے جیسے سینکڑوں احمدیہ روایتیں دیکھتے ہیں کپڑے پر مٹی لگ جائے تو مرنے کو حرام کافی ہے ورنہ ضروری نہیں منصورہ ابراہیم اور ہمام بن الحارث کی روایت سے حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے اس طرح اعمش کی روایت کی مثل مرنا ہے۔ ابو معشر نے بھی یہ روایت ابراہیم اور اسود کے واسطے سے حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اعمش کی روایت اصح ہے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے مٹی کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف نہیں اگرچہ کھینچا اور گرگڑا جائز ہے تاہم مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر نشان نہ دکھائی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مٹی ناگ کی رینٹ کی طرح ہے۔ اسے اپنے کپڑے سے اچھے کپڑے کے ساتھ ہی

جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنب میں آرام فرماتے اور

وَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَهُوَ جَبَّتْ ذَاكَ يَسُّ مَاءً .

جَدَّ لَنَا هَذَا دَنَا وَكُنَّا عَنْ شُعْبَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ تَقَرُّوا
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ وَهَذَا أَقْوَلُ سَجِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ
رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَعَّأُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ أُمَّ هَذَا الْأَحْمَرُ مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ
هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ وَالْكَوْزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيُرْوَى أَنَّ
هَذَا مُفْلَكٌ مِنْ ابْنِ إِسْحَاقَ.

بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا ارَادَ أَنْ يَتَنَاهَرَ

۱۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَابِعَهُ ابْنُ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ أَحَدٌ نَأَى وَهُوَ جُلْبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنْصَأُ
 فِي الْبَابِ مِنْ تَلَاوٍ وَعَالِشَةٍ وَجَابِرٍ وَإِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثْتُ عُمَرَ أَحْسَنَ شَيْءٍ بَرِي فِي هَذَا الْبَابِ أَحْسَنُ
 وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَاجِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالتَّائِبِينَ وَهِيَ يَقُولُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ ذَا الْإِبْرَارِ وَ
 الشَّاهِدِينَ وَاجِدًا خَلَقَ الْوَارِدَ الْوَالِدَ الْكَلْبَ الْإِبْرَارَ
 قَوْلًا قَدِ انْتَبَهَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَادَقَةِ الْجَلْبِ

۱۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ بِإِيجَابِ بْنِ سَعْدٍ الْقَطَّانُ
 فَأَحْمَدُ بْنُ الْقُرَيْشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّي عَنْ أَبِي رَافِعٍ
 عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ
 جُنُبٌ قَالَ مَا تَنَحَّسْتُ فَأَتَيْتُكَ فَتَرَجَّحْتُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
 أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ كُنْتُ جُهَنًا كَأَنَّ الْإِنْسَانَ مِنَ النَّجِيسِ
 وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ أَبُوكَ سَمِعَ حَدِيثَ أَبِي قُرَيْشٍ
 حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِمْ وَقَدْ رَفَعَهُ عَنْ وَاجِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
 مَصَالِحِ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَرْوِ أَحَدٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ بِأَسَا.

یاں کو چھوئے۔

ہنا نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابواسحق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب و یحییٰ کا ہے کئی روایت نے اسود کے واسطہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے بعد ہلات کو آرام فرماتے سے قبل غسل فرماتے اسود سے ابواسحق کی روایت کی بہ نسبت یہ حدیث اصح ہے ابواسحق سے شعبہ اور سفیان ثوری نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے لیکن ان کے نزدیک ابواسحق سے روایت میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

جسٹی جپ سونے کا ارادہ کرے تو دُشو کرے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنس میں سو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جب کہ وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت علماء و محدثین جابر، ابو سعید، امام مسلم، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملکتی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث اہم و واضح ہے، متعدد صحابہ، تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، ابو اسحق کا بھی یہی قول ہے کہ جنسی وجہ سے نہ سونے کا ارادہ کرے، نہ وضو کرے، نہ نماز پڑھے۔

مفتی سے مصافحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لان سے گئے اور وہاں ابوہریرہؓ پہنچے۔ فرماتے ہیں میں علیہ السلام بہت گھبراہٹ میں تھا کہ وہاں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کہیں تمہارا فرمایا کہاں گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: میں جہنمی تھا اپنے فرمایا میں نے ناپاک نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی علماء نے بھی سے معاف نہیں رخصت دی ہے اور انہی درالغز کے لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

سید علی

أَبَى قَلْبَابَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّيِّدَ الْكَلْبِيَّ طَهَرَهُ الْمُسْلِمُ وَإِنْ
لَمْ يُجِدِ الْمَاءَ فَغَضَّ بَيْنَيْنِ فَإِذَا دَمَّ الْمَاءُ فَلْيُشَبِّهِهُ بِشَرِّهِ
لِمَا كَانَ ذَلِكَ خَيْرًا مِنْ كَالِ مَحْتَمِلٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّيِّدَ الْكَلْبِيَّ
وَحُمُومَ الْمُسْلِمِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي يُمَيْرٍ وَكَعْبٍ اللَّهُ بِهِ حَمِيدٌ
وَوَسَّانُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَهَذَا أَرَادَ أَبُو ذَرٍّ رَأَى
عَنْ عَالِيهِمُ الْخُلَافَةِ عَنْ أَبِي قَلْبَابَةَ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ نُجْدَانَ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ وَكَهَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْكَثِيرُ عَنْ أَبِي قَلْبَابَةَ عَنْ
سُجْلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُشَبِّهِهُ وَكَهَذَا حَدِيثٌ
مُسْنَدٌ وَمَوْحُودٌ عَامَّةٍ الْفَقْهَاءِ إِنَّ الْجُنْبِيَّ وَالْحَائِضَ إِذَا
لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَغَمَّدَا وَصَلِيَا وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ أَنَّهُ قَالَ
لَا يَرَى الشَّيْءَ يَجْنِبُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْهُ أَنَّهُ
يَجْعَلُ عَنْ لَحْمٍ فَقَالَ تَتَغَمَّدُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيَجْعَلُ
مُسْقَاتُ الشَّوْبِ وَمَا لَكَ وَالْكَافِرُ وَالْحَمْدُ وَالْمُسْلِمُ.

پانی نہ پائے جبہ پانی مل جائے تو جوہر پہاڑ سے استعمال کرے کیونکہ یہ بہتر ہے محمد نے اپنی روایت میں کہا کہ پاک مٹی مسلمان کا رخص ہے۔ اس باب میں حضرت البرہرہؓ عبد اللہ بن عمروؓ عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اسی طرح کئی روایتوں کے واسطے خالد بن ولیدؓ، ابوقلابہؓ، ابوہریرہؓ، حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابویہب نے ابوقلابہؓ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے واسطے حضرت ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا۔ اس شخص کا نام نہیں آیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام فقہاء کا یہی قول ہے کہ جنہی احمد حنفی پانی نہ شقے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھیں ابی مسجد رضی اللہ عنہ سے موسیٰ ہے کہ وہ جنتی کے لئے تیمم جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ پانی نہ ملے تو تیمم کر لے۔ سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام ابی حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۹۲ فی المستحاضة

١١٠ ۱۱۰ حَدَّثَنَا هَذَا كَمَا قُلِينَا وَنَحْنُ نَعْتَدُكَ وَالْبُخَارِيُّ عَنْ هِشَامٍ
 بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَائِلَتِهِ قَالَتْ جَاءَتْ قَائِلَتُنَا
 إِلَيْنَا جَبِيئِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي الْمَرْأَةُ الْمُنْكَاهُ كُلَّهَا ظَهَرَ لَهَا دُمُ الطَّلَاقِ فَكُلَّ
 لَهَا ذَلِكَ مِنْ نَفْسِي وَلَيْسَتْ بِالْحَيَّةِ فَذَا أَقْبَدَتِ الْحَيَّةُ
 فَنَدَى الطَّلَاقَ وَإِذَا أَذْبَرْتُ فَأَغْشَى عَيْنِي الدَّمُ وَصَوَّرَ
 كُلَّ أَتْرَمِكٍ رِيَّةً فِي حَيْثُ يَرَى وَقَالَ تَوَضَّئِي بِكُلِّ صَلَوةٍ
 يَبْقَى الْوَقْتُ وَفِي الْبَلَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْنِي
 حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ
 مِنْ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْقَائِلِينَ بِهِ يَقُولُ سُبْحَانَ الْقَوِيِّ وَمَا لَكَ وَابْنُ الْبَارِ
 وَالْقَائِلِينَ أَنَّ الْمُسْتَعَاذَةَ إِذَا جَاءَتْ أَيْكًا مَرَّةً أَفْضَلُهَا
 اخْتِصَارًا وَتَوَضَّئَاتِي بِكُلِّ صَلَوةٍ .

مستحاضہ کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے قائلہ بنت البرہہ نے
 بازار کا وہ دروازہ تھا جس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں مستاجر عورت
 ہوں اس لئے پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا
 نہیں کیونکہ یہ ایک رنگ کا کون ہے عیض نہیں جب عیض آئے
 نماز چھوڑ دو۔ جب ختم ہو جائے خون وصول ہو نماز ادا کرو۔
 ابو سعید نے اپنی روایت میں کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
 ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے اس باب
 میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام
 ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
 حسن صحیح ہے مستند صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان
 ثوری، امام مالک، ابن مبارک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ
 جب مستاجر کے ایام عیض ختم ہو جائیں وہ غسل کرے اور ہر نماز
 کے لئے وضو کرے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

حدیث بن ثابت بواسطہ والد اپنے واداسے روایت کرتے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ
ایام حیض میں نماز ترک کر دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز
کے لئے وضو کرے، روزے رکھے، اور نماز
پڑھے،

علی بن حجر نے بواسطہ شریک اسی کے ہم معنی روایت بیان کی امام ترمذی
فرماتے ہیں اس حدیث میں شریک بواسطہ یقیناً مستغروس ہے اور میں
نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ حدیث حدیث بن ثابت
نے بواسطہ والد اپنے والد سے روایت کی انکی دادا کا نام کیا تھا؟ امام بخاری نے فرمایا کہ انکا نام
سحوم تھا یعنی ایسے عجیب اسم کا تو دل کر گیا کہ انکا نام زیادہ شگوار امام بخاری سے
اکوڑھی سال پہلے لکھ کر محمد امام احمد بن حنبلہ سے فرماتے ہیں مستحاضہ عورت کیلئے ہر نماز کے
وقت غسل کرے میں زیادہ احتیاط ہے ہر نماز کے لئے وضو جائز ہے مگر
ایک ہی غسل سے روزہ میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا

عمرہ بنت عبد شمس کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ حیض آتا تھا، میں حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی آپ اس وقت میری پیشانی
و زینت بنت عرش کے گورگے جیسے عرش کیا یا رسول اللہ! مجھے بہت
زیادہ حیض آتا ہے میں نے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے لہذا آپ
مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جیسے نہیں کہہ دے گا دسی، کچھ مصلحت
بتا رہے ہیں تو ان کو روکتی ہے عرض کیا وہ اس سے زیادہ ہے آپ نے فرمایا
لگام کی طرح کپڑا باندھ لے عرض کیا اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا
لگام کے نیچے ایک کپڑا رکھو، انہوں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ
ہے میں تو خون میں بہہ جاتی ہوں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، انہیں جو کر لو گی جائز ہے اگر وہ دونوں کر کر
تو تم میرا جتنی سچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی باتوں سے
ایک غلطی کر رہے پس علم الہی میں اپنے آپ کو چھ پادشات مل جائے کچھ کچھ

باب ۹ ماجاء ان المستحاضة تتوضأ لكل صلوة

۱۱۸۔ سَمِعْتُكَ أَقْبَبَةً نَاسِيًا يَكُنْ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ
بْنِ كَابِلٍ عَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُو الْقُلُوبَ أَيَا مَرَأَتُ إِنَّمَا النَّبِيُّ
كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا خَمْرٌ تَغْفِرُكَ وَتُزَوِّجُكَ حَتَّى صَلَوَةٍ
وَصَوْمٍ وَنَهْيٍ.

۱۱۹۔ سَمِعْتُكَ أَقْبَبَةً بَنِي تَجْمِرٍ نَاسِيًا يَكُنْ عَنْ بَعَثَا مَا قَالَ بَرَاءُ
عَلِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ قَدْ تَعَدَّ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ
وَكَانَ مَحْتَدًا عَنْ هَذَا الْفَخْرِيِّ فَقُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَابِلٍ
عَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهِيَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ هُذَيْفَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ وَكَانَتْ لِحَبِيبٍ قَوْلُ يَحْيَى بْنُ مُوَيْبٍ أَنَّ أَسْمَاءَ دِينَارًا
فَكَرَّرَ بِهَا يَبِ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنِ
اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَوَةٍ هُوَ أَحْوَجُ لَهَا وَإِنْ كَوَّضَتْ لِكُلِّ
صَلَوَةٍ اجْزَأَهَا وَإِنْ جَسَتْ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ وَضَلَّ اجْزَأَهَا

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۲۰۔ سَمِعْتُكَ أَقْبَبَةً بَنِي تَجْمِرٍ نَاسِيًا يَكُنْ عَنْ بَعَثَا مَا قَالَ بَرَاءُ
عَلِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ قَدْ تَعَدَّ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ
وَكَانَ مَحْتَدًا عَنْ هَذَا الْفَخْرِيِّ فَقُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَابِلٍ
عَنْ أَبِي سَبِيحٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهِيَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ هُذَيْفَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ وَكَانَتْ لِحَبِيبٍ قَوْلُ يَحْيَى بْنُ مُوَيْبٍ أَنَّ أَسْمَاءَ دِينَارًا
فَكَرَّرَ بِهَا يَبِ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنِ
اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَوَةٍ هُوَ أَحْوَجُ لَهَا وَإِنْ كَوَّضَتْ لِكُلِّ
صَلَوَةٍ اجْزَأَهَا وَإِنْ جَسَتْ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ وَضَلَّ اجْزَأَهَا

عقل کر دیکھ کر عرض ہے ایک ہرگز ہر تیس برس یا چوبیس برس یا پانچ سو برس یا تیس ہزار برس
اس قدر دیکھ کر یہ تیس کافی ہے اور ان کے بعد کی طرح کہ جو وقت پر
حیض آتا ہے اس قدر وقت پر پاک ہوا ہے اگر تم فکر کرو تو دیکھو
کہ جلدی سے پڑھو سکو تو غسل کر کے دو دن یا تیس یا پانچ سو برس یا
تیس ہزار برس اس قدر مشکل جلدی پڑھو غسل کر کے دو دن یا تیس
جمع کرو صبح کی نماز اٹک غسل کر کے اور اگر وہی طرح نماز پڑھتی رہو اس قدر
دیکھ کر اگر کوئی ہر روز صلیٰ نہ پڑھ سکے تو روزانہ پڑھتے ہوئے زیادہ پسند
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے جیسا کہ ابن عمر بن عمرو بن
ابن بربیع اور شریک نے عبد اللہ بن عمر بن عبد القیس، ابراہیم بن محمد بن طر
اسد ان کے چچا عمران کے واسطے سے عمران کی ماں حسنہ سے
روایت کیا ہے، البتہ جبریل نے عمران کو اس کا جواب کہ کبھی نام
عمران بن طر ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے امام
ترمذی سے اس حدیث کے باب میں پوچھا تو انہوں نے
فرمایا یہ حدیث حسن ہے، امام احمد بن حنبل نے بھی اسی طرح اس کو
حسن صحیح قرار دیا، امام احمد بن حنبل نے بھی فرماتے ہیں جب مستحاضہ عورت
اس حدیث کو غور کے آنے جانے سے پہلے ہی برائے وقت زیادہ رنگا
برنگا اور جاتے وقت رد ہو تو اس حالت میں ظہر بنت ابی ہشام کی حدیث
پر عمل کرے اور اگر مستحاضہ کے لئے ایام حیض متین ہوں تو وہ ایام حیض میں
نمازیں ترک کر دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے نیا دھو کر کے نماز
پڑھے اور اگر نون غسل آئے اور ایام حیض مقررہ ہوں اور غور کے
آنے جانے سے بھی حیض کا تین دن ہو سکے اس وقت عمدہ بنت
عمران کی حدیث پر عمل کرے اور امام شافعی فرماتے ہیں جب مستحاضہ نے
پہلی مرتبہ خون دیکھا اور وہ ہندہ ہوا بلکہ مسلسل جاری رہا تو وہ پندرہ
دن کی نمازیں چھوڑ دے اگر پندرہ دن یا کم میں بند ہو جائے تو یہ
حیض اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو پندرہ دن کی نماز قضا کرے
اور اگر وہ حیض کی کم از کم مدت یعنی ایک دن نماز چھوڑ دے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ
مدت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کم از کم
تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ سفیان ثوری

عَلَيْهَا مَا نَمَتِ أَنْتُمْ فَقَالَ إِيَّاهُ رَكْعَتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ تَحْقِيقُ
سَيِّئًا أَيَا مَرَأُوفٍ سَبْعَةُ أَيَا مَرِ فِي عَامٍ اللَّهُ شَرُّ أَفْئَلِي قَرَادَا
لَا يَتَأْتِيكَ قَدْ جُهِدَتْ وَأَسْتَقَاتِ قَصِي أَرْبَعَةَ وَخَمْسِينَ
قِيلَةُ أَوْ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ لَيْلَةً أَيَا مَرَا وَخَمْسِينَ رَهْطِي
وَإِنْ ذَلِكَ يُجْزِلُ لَكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كَمَا تَحْكُمُ النِّسَاءُ
كَمَا تَحْكُمُ كَرَاهِيَتِ حَيْضِي وَطَهْرِي كَانَ هُوَ نَبِي عَلَى
أَنْ تُوَقِّرِي الظُّلْمَ وَتُجِيعِي الْعَصْرَ تَقْتَلِي لَيْلِي حَتَّى تَطْهَرِي بَيْنَ
طَهْرِي الظُّلْمَ وَالصُّبْحَ يَبْدَأُ تَوَقِّرِي الظُّلْمَ وَتَقْتَلِي لَيْلِي
الْبُحَارَ تَقْتَلِي لَيْلِي وَتَجْعَلِينَ بَيْنَ الصُّبْحَيْنِ كَمَا تَحْكُمُ
وَتَقْتَلِينَ مَرَّ الظُّلْمِ وَتَقْتَلِينَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي صَبْرِي إِنْ
قَوِيَتْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ قَالَ أَكْرَمَ عَلَى هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ صَوِيحٌ
وَرَدَّ أَحَدُهُمَا لَمْ يَكُنْ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ كَمَا بَيْنَ جَنَّتِهِمْ وَهِيَ يَكُنْ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْدُودٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْكِينٍ
حَلَفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَدْنَانَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ الْأَنْكَارِيِّ عَنْ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو
عَمْرِو بْنِ حَلَفَةَ وَابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَلَفَةَ وَبَنَاتُ مَحْمُودٍ
عَنْ هَذَا النَّسَبِ يَكُنْ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ وَارْتَحَى
فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا كَانَتْ تَحْرُكُ حَيْضَهَا بِأَقْبَلِ التَّحْدِيدِ
إِنْ كَانَتْ وَاقِفًا لَهُ أَنْ يَكُونَ أَسْوَدَ وَادِّ بَارَةً أَنْ يَقْدَرَ لَهَا
الْعُسْفَرُ فَحَالُ حَكْمِهَا كَالْحَيِضِ فَإِذَا طَمَعَتْ بِذَلِكَ أَنْ يَحْشُرَ
إِنْ كَانَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا أَيَا مَرَّ مَعْدُودَةً قَبْلَ أَنْ تَسْجُدَ
فَالْقَائِدُ عَمَّ الصُّبْحَ أَيَا مَرَّ لَهَا شَرُّ تَقْتَلِي وَتَقْتَلِي لَيْلِي
صَلَاةً وَتَقْتَلِي وَادِّ اسْتَمْرَ بِهَا الدَّارُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَيَا مَرَّ
وَلَمْ يَكُنْ لَهَا حَيْضٌ بِقَبَالِ الدَّارِ وَادِّ بَارَةً فَالْحَكْمُ لَهَا عَلَى حَيْضِ
حَسَنٌ لَهَا حَيْضٌ وَكَانَ لَهَا لَوْنُ الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اسْتَمْرَ بِهَا الظُّلْمُ
فِي أَوَّلِ مَا نَمَتِ قَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ كَمَا تَحْكُمُ الصُّلُوةُ فَلْيَكُنْ
وَبَيْنَ عَمْرٍو مَا قَادَ الظُّلْمَ فِي عَمْرٍو مَكْرَهُ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ
ذَلِكَ فَإِنَّمَا أَيَا مَرَّ حَيْضٌ قَرَادَا أَرَادَ الدَّارَ الْكَثْرَةَ مِنْ عَمْرٍو حَشَرٌ

يَوْمَ مَا تَلَقَّوْا نَذِيرَ الصَّلَوةِ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى مَا تَحْيِضُ الْيَسَاءُ وَهُوَ
يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو جَبَلَةَ فَأَمْتَصَفَ أَهْلَ الْعِلْمِ فِي أَقْوَامِ الْحَيَضِ
وَالْكَثَرِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقْوَامُ الدَّيْضِ كُنْتُمْ وَالْكَثَرُ
حَشْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سَفِيَانَ الْبَغَوِيِّ وَأَهْلُ الْكَوْفَةِ وَبِهِمْ يَأْخُذُ
ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرَوَى عَنْهُ هَذَا هَذَا أَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي دَبَّاحٍ أَهْلُ الْحَيَضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالْكَثَرُ
حَشْرَةٌ سَمِعْتُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوَّلِيِّ وَمَا إِلَيَّ الشَّاكِرِينَ وَأَحْمَدُ
وَأَسْحَى وَأَبَى عَمْدَكَ

٩٥
بِمَا جَاءَ فِي السُّمُوحَةِ أَهْلًا تَغْتَسِلُ عَنْ كُلِّ صَلَاةٍ

١٣١ حَدَّثَنَا أَكْبَشَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ
عَنْ مَا لَيْحَةَ أَنَّهَا كَانَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنْ أُسْتُعِيَ هَذَا فَمَا
أَطْلُهُ أَهَادُمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا شَيْءَ ذَلِكَ مِنْ قِيَامِي فَأَمْسَيْتُ
تُحَرِّمُنِي فَكَانَتْ تَقْتُلُ بِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ حَبِيبَةُ مَا لَكَ أَلَيْتُ
كُرْمِيذَ لَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَقْتُلَ بِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَذَلِكَ كُنْتُ فَعَلْتُ
وَيْ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ وَيَرَى هَذَا الْعَدِيدُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ
عَمْرٍاءَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِذَلِكَ جَحْشٍ
وَقَدْ قَالَ نَعْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ السُّنَنُ حَاضِرَةٌ تَقْتُلُ بِكُلِّ
صَلَاةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ النَّبِيِّ عَنْ عَمْرٍاءَ
عَمْرٍاءَ عَنْ عَائِشَةَ .

بِمَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَهْلًا بِقَضَى الصَّلَاةِ

١٣٣. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسٍ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عُمَارَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ مَا لَيْتَ
الْقَبِيضِ إِحْدَانَا صَلَوَاتُهَا أَيُّا مَرْجِيئِيْهُمْ فَأَعَالَتْ أَحَدُ رُؤِيَّ
أَنْتِ قَدْ كُنْتِ إِحْدَانَا تَجِيئِينَ كَلَامُ مَرْجِيئِيْكُمْ قَالَ لَا بُدَّ
لِهَذَا أَحَدِيْكُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ

24

میں صحیح ہے اکثر علماء اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

فقہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بشرطیکہ اپنے نفس پر کنٹرول ہو کر کچھ جنسی اور عائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے چھوٹے کا حکم

عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ عز فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عائضہ صحت کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ پر پوچھا آپ نے فرمایا "اس کے ساتھ کھا سکتے ہو" اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن سعد کی حدیث حسن ہے یہاں تک کہ عام علماء کا یہی قول ہے کہ وہ عائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض نے رغبت دی اور بعض نے اسے مکروہ کہا۔

عائضہ، مسجد سے کوئی چیز نہ لے سکتی ہے یا نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے چٹائی پکڑنے کا فرمایا، میں نے عرض کیا "میں عائضہ ہوں" آپ نے فرمایا "تمہارا بعض اعضاء میں تو نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے عام علماء کا یہی قول ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی (جبکہ خود مسجد سے باہر ہو)۔

عائضہ سے ہم بستری منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عائضہ سے ہم بستری کی یا عورت سے منہ ملی کی یا کاسن کے پاس گیا اس نے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہلک جہاد کا حکم دیا

حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَسَنٍ
أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَائِمِينَ
وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاطَّئَةِ الْجَنَابِ وَالْحَائِضِ وَسُورِهِمَا

۱۲۵. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَتِيرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا
نَا عَمْرُو بْنُ مَعْمَرٍ فِي تَأْمِينِ رِيَّةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ
بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعْدٍ كَمَا لَمْ يَأْتِ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاطَّئَةِ
الْحَائِضِ فَقَالَ وَابْنُ أَبِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبْنَيْهَا
أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَعْدٍ
وَهُوَ قَوْلُ عَمْرُو بْنِ مَعْمَرٍ أَهْلُ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا مُوَاطَّئَةَ الْحَائِضِ بَأْسًا
وَلَمْ يَكُنْ فِي فَضْلِ فَضْلِهِمَا فَضْلٌ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ
وَكُلُّهُ بَعْضُهُمْ فَضْلٌ ظَاهِرٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ قَالِيبِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعْدٍ كَمَا لَمْ يَأْتِ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ
قَالَتْ قُتَيْبَةُ رَأَيْتُ حَرَامَ بْنَ مَسْرُورٍ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي بَيْتِكَ
وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا
عَائِشَةُ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ قَوْلُ عَمْرُو بْنِ مَعْمَرٍ أَهْلُ الْعِلْمِ لَا
نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ يَأْنِ لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ
الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِيْتَانِ الْحَائِضِ

۱۲۷. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَعْمَرٍ فِي وَرَدِهِ بْنِ أَبِي الْبَابِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعْدٍ كَمَا لَمْ يَأْتِ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاطَّئَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا
وَلَمْ يَكُنْ فِي فَضْلِ فَضْلِهِمَا فَضْلٌ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ
وَكُلُّهُ بَعْضُهُمْ فَضْلٌ ظَاهِرٌ

وَسَمِعَ قَالَ مَنْ أَتَى جَانِظًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذَوْبِهَا أَوْ كَلْبًا فَقَدْ
كَفَرَ بِمَا أُنِزِلَ عَلَيْهِ. يَعْصِي قَالَ أَبُو عِيْنٍ لَا تَقْبَلُ هَذَا الْحَدِيثَ
إِلَّا مَعَ حَدِيثِ حَكِيمٍ الْأَقْرَبِ عَنْ أَبِي قِيْسَةَ الْجَهَنِيِّ مَنْ يَغْتَرِبُ
فَالْحَمْدُ لَعَنَ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْوَعْدِ عَلَى التَّوَلُّغِ وَقَدْ رَوَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى جَانِظًا فَلْيَصْدُقْ
بِهِ مِمَّا يَدْفَعُ كَانَتْ أَيْمَانُ الْمَايِعِ لَكُمْ أَعْرَبُ مِنْ فِيهِ بِالْكَفَارَةِ
وَصَحَّفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قَبْلِ اسْتِثْنَاءِ أَبِي قِيْسَةَ
الْجَهَنِيِّ اسْتِثْنَاءُ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ مَسَالِيدٍ.

کا انکار کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف حکیم مہرم
بواسطہ البرقیہ بھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب تبیہ کرنا ہے کہ اگر
مردی حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شواہد پاک مروی ہے کیوں
مائل سے ہم بہتر ہو ایک دینہ صدقہ سے اگر یہ کوئی نہ تو کفارہ کا حکم
دیا جائے۔ امام بخاری نے اسے سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا
ہے۔ البرقیہ بھی کا نام مسدد بن ابی لبابہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

۱۳۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاشِئًا بِكَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مِقْسَمٍ
عَنِ ابْنِ عَجَّازٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ
عَلَى امْرَأَةٍ فَرَفَعِي حَائِظًا كَالْيَصْدَقِ يَنْصِفُ بِرُتَابِهِ.
۱۳۹. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَرْثُودٍ نَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ
أَبِي حَنْدَةَ الشَّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَلْبِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَجَّازٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دِمَاؤُكَ فَوْقَ يَدَيْكَ
حُلٌّ لَكَ وَمَا أَصَدَّ نِصْفًا رِثَا قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ
الْكُفَّارَةِ فِي الرِّثَا وَالْعَالِقِ كَمَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَجَّازٍ عَنْ مِقْسَمٍ
وَمَرْثُودٍ وَهُوَ كَقَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَهَذَا
وَعَالَ ابْنُ عَجَّازٍ لَوْ يَسْتَفْرِغُ دَمَهُ وَلَا كُفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى
بِشَلِّ قَوْلَ ابْنِ عَجَّازٍ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَشْفُرُ سَوْحَةً
بِخَبِيرٍ وَابْرَاهِيمَ.

حائضہ سے ہمستری کا کفارہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی حائضہ عورت سے ہم بستری کرے
ایک دینار صدقہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر رجس کا خون سرخ ہو تو رجم کرے پر ایک دینار
اور اگر زرد ہو تو نصف دینار کفارہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حائضہ
عورتوں سے جان کر کے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء کا یہی نظریہ
ہے امام احمد اور امام ابن ماجہ بھی کہتے ہیں ابن ماجہ فرماتے ہیں وہ
وہ شخص بخشش طلب کرے اور اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین
جن میں سعید بن جبیر اور ابی ایوب بھی ہیں سے بھی ابن ماجہ کے
قول کی مثل مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ دِمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۴۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو تَلَفَعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ كَثِيرٍ عَنْ أَسَاءَةَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَنِيِّ
أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الثَّوْبِ
يُعْبِثُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَبِيرٌ كَقَرَأْتُمْ مِيرَاثًا لَكُمْ خِيَرَةٌ وَخِيَرَةٌ وَفِي

کپڑے سے حیض کا خون دھونا

حضرت اسامہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک
عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے کپڑے کے بارے
میں حکم پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کپڑے پر ہانگیں
رکھ کر پانی بہا دے اور اس میں نماز پڑھو اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
اور ام حنیس بنت محض رضی اللہ عنہما سے روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں خون دھونے کے سلسلے میں حضرت اسماء کی حدیث حسن صحیح ہے خون میں ملے کپڑے کی صاف کرنے سے پہلے اس میں نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض تابعین کا قول ہے کہ اگر ایک درہم کے برابر خون ہے اور دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لی تو اعادہ ہوگا بعض کہتے ہیں جب درہم سے زیادہ ہو نہائی جائے گی۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے بعض تابعین اور دیگر علماء فرماتے ہیں اعادہ واجب نہیں اگرچہ ایک درہم سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو امام احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے۔ امام شافعی نے اس مسئلہ میں شدت اختیار کرتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کم ہر قریب و دھوا واجب ہے۔

الْبَابُ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ دَاوُدَ بْنِ بَشْتٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَاسِمٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا اَسْمَاءُ فِي غَسَلِ الدَّمِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَوْنِ اجْتَنَفَتْ اَهْلُ الْوَلَعِ فِي الدَّامِ يَكُونُ عَلَى الْقُرْبِ فَصَحَّحُوهُ فَيُرَى قِيلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْوَلَعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ اِنْ كَانَ الدَّمُ مَرَّةً اَوْ اَلْبَدْنِ فَمَرَّةً يَغْسِلُهُ وَصَلَّى فِيهِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدُّهْنِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَبَعْضُهُمْ يَجِبُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِمُ الزَّعَادَةُ وَابْنُ كَانٍ اَكْثَرِيَّتُ قَدْرِ الدُّهْنِ هِيَ قِيَمُ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ بَلَدُ الْغَسَلِ وَابْنُ كَانٍ اَكْلَ مِنْ قَدْرِ الدُّهْنِ هِيَ وَبَعْدُ دَفِي ذَلِكَ

نفاس کی مدت کیا ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اقدس میں نفاس دالی عورتیں رجن کے ہاں پھریا ہو اچالیں دن انتظار کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کے لئے فوس ایک خوشبودار گھاس استعمال کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف ابوسہیل بواسطہ سازویدہ پہنچاتے ہیں ابوسہیل کا نام کثیر بن زیاد ہے محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں علی بن محمد الاصلی اور ابوسہیل دونوں ثقہ ہیں امام بخاری اس حدیث کو صرف ابوسہیل کی روایت سے ہی پہنچاتے ہیں۔ صحابہ کرام تابعین اور بعد کے نقباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نفاس دالی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑیں ہاں اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں، اکثر فقہاء کا یہی قول ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس صورت میں چھپاس دن، اور

باب ما جاء في كم تمكث النفساء

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ تَابِعُ شُعْبَةَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ اَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَدِّ بْنِ اَلْاَزْدِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النَّفْسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ تَطْلُقْ نَجْرَهُنَّ بِالرُّؤْسِ مِنَ الْكُفْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ اَحَدِيَّتُ لَأَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَدِّ بْنِ اَلْاَزْدِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِي سَهْلٍ يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الْاَعْلَى ثِقَةً وَابْنُ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَمُرَّ بِمَعْنَى هَذِهِ الْحَدِيثِ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ اَبِي سَهْلٍ فَقَدْ اُجْمِعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى اَنَّ النَّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى اَطْفَالَ قَبْلَ ذَلِكَ فَانْهَتْ عَنْهُ فَتَقُولُ وَتَقُولُ اِذَا رَأَتْ الدَّمَ بَعْدَ اَلْارْبَعِينَ فَانْ اَلْاَهْلُ الْعِلْمُ قَالُوا لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ اَلْارْبَعِينَ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا نَدَّكَ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ يَوْمًا إِذَا لَمْ تَطَهَّرْ
يُرْوَى عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالْقَبِيصِيِّ يَوْمًا.

عطاء بن ابی رباح سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ صرف
ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ
يُقِيلُ وَاحِدًا

ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا

۱۲۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي مَسْجِدٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ أَبُو بَرِيقَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا صَبِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ خَيْرِ
وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْوَيْلَمِ مِنْهُمْ أَحْسَنُ الْبَصَرِ أَنَّ لَهَا سَأَلَ أَنْ
يَتَوَضَّأَ وَحْدَهُ رَأَى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ هَذَا عَنْ سَمِيعٍ أَنَّ
هَذَا عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو
عَمْرٍو هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ شَالِبٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ
بْنُ دَعَامَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ایک ہی غسل سے تمام اندراج مسجرات کے پاس تشریف لے
جاتے۔ اس باب میں البرزافہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں حضرت انس کی روایت صحیح ہے متعدد علماء جن
میں حضرت حسن بصری بھی ہیں کامیابی مذہب ہے کہ وضو کے
بغیر دوبارہ جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف نے اسے
سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ البرزافہ نے بواسطہ البرزافہ
حضرت انس سے روایت کیا البرزافہ سے مراد محمد بن راشد اور
البرزافہ سے مراد قتادہ بن دعامہ ہیں۔

دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے

بَاب مَا جَاءَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ

حضرت البرسید ترمذی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک
مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے اسے وضو کر لینا
چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں البرسید ترمذی کی حدیث
محکم ہے عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے
اور متعدد علماء اسی کے تائید ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک
مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ ارادہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے
ابو المثنیٰ کا نام علی بن ولید اور البرسید ترمذی کا نام سعد بن
ماکہ بن سنان ہے۔

۱۲۳. حَدَّثَنَا بَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْقُرْبَلِ
عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَعَمَرَ
أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ
صَبِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ صَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ يَوْمَ غَيْرِ وَاحِدٍ
مِنْ أَهْلِ الْوَيْلَمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَعَمَرَ
أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ أَنْ يَعُودَ وَأَبُو الْخَطَّابِ أَشْهَدُ
بِئْسَ بَنُ دَعَامَةَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ سَعْدُ بْنُ
مَالِكٍ بَنُ سِنَانٍ.

قیام نماز کے وقت کسی کو وضو کی حاجت کی ضرورت
ہو تو پہلے اس سے فارغ ہوئے

بَاب مَا جَاءَ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَجَدَّ أَحَدُكُمْ
الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

حضرت خزانہ نماز کھڑی ہوئی تو عبد اللہ بن ارقم نے ایک شخص کو ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے کر دیا جبکہ حضرت عبد اللہ بن ارقم قوم کے امام تھے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور نے فرمایا جب نماز کھڑی ہونے کے بعد تم میں سے کسی کو نقصانے حاجت دیدیش پر تو پہلے غارغ بولے، اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ثریان اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے مالک بن انس یحییٰ بن سعید قطان حدیث کئی دوسرے مسانید نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور زید بن ارقم سے اسی طرح روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ، عروہ اور ایک دوسرے شخص کے حوالے سے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام احمد اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں اگرچہ امامانہ پیشاب کی حاجت ہو تو نماز کے لئے نہ کھڑا ہوا اگر بعد ان نماز ان میں سے کچھ محسوس ہو تو نماز نہ توڑے جب تک کہ نماز میں خلل نہ واقع ہو، بعض علماء کہتے ہیں، جب تک نماز میں خلل واقع نہ ہو، پیشاب و پھسار کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد کہتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میرے واسطے جسے وہ ہیں ناپاک بھگڑ پڑتی ہوں (لہذا اس کا بھگڑتا ہوں) ام المؤمنین نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بھگڑ والی بھگڑ اس کو پاک کر دیتی ہے عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ ابیہ بن انس، محمد بن عمارہ، محمد بن ابی ایہم، ابوہریرہ عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے روایت کی بعد یہ وہم ہے کیونکہ ابیہم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور یہ صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاتقہ نماز پڑھا کرتے تھے اور گنہگار راستوں میں سے گزرنے پر

٢٥ مَا جَاءَ فِي الصَّوَرِ مِنَ الْمُطَى

١٣٥. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ يُنَادِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُثَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسٍ وَكَوْثَرِ بْنِ
يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ لِمَنْ سَمِعَ فِي إِسْرَاءِ الْأُحْبِلِ ذَيْلِي
وَأَمْسِي فِي السَّكَلِ الْبَعْدِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُقُ مَا بَعْدَ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسٍ وَكَوْثَرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَهُ وَهُوَ وَهَّوْهُ وَصَافَهُ
عَنْ أَنَسٍ وَكَوْثَرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَنَسٍ
سَمِعَهُ هَذَا أَحْسَنُ حَرْفٍ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

دفعہ نہیں کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، کئی علماء کا یہی قول ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص گندے راستے سے گزرتا تو قدموں کا دھونا واجب نہیں، ہاں اگر گندگی تر ہو تو نجاست کی جگہ دھو لو گے۔

تیمم کا بیان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہاتھوں کے تیمم کا حکم فرمایا اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمار کی حدیث مسیح ہے حضرت عمار سے متعدد طرق کے ساتھ مروی ہے متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علی، عمار، ابن عباس بھی ہیں کئی تابعین جن میں شعیب، عطاء اور کھول بھی ہیں کہتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کے لئے صرف ایک بار ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے امام احمد اور امام بخاری بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں جابر، ابن عمر، ابراہیم اور حسن ہیں کہتے ہیں تیمم دو طرفوں میں ایک چہرے کے لئے اور ایک کہیں سیت ہاتھوں کے لئے سفیان ترمذی، مالک، ابن مہدی اور امام شافعی (امام اعظم) کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عمار کے الفاظ ایک مرتبہ چہرے اور ہاتھوں کے لئے، متعدد طرق سے مروی ہیں، اور حضرت عمار کے یہ بھی روایات ہے آپ نے فرمایا ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اور انہوں تک تیمم کیا۔ بعض علماء نے حضرت عمار کی پہچان اور ہاتھوں کے لئے ایک مرتبہ، والی حدیث کو کاندھوں اور ہاتھوں تک، والی حدیث کے سبب ضعیف قرار دیا۔ بخاری ابن ابراہیم کہتے ہیں حضرت عمار کی پہلی حدیث صحیح ہے اور دوسری حدیث میں ہاتھوں اور ہاتھوں کا ذکر ہے وہ اس پہلی حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ حضرت عمار نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہوں نے اپنا عمل بتایا۔ اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے

قَالَ لَمْ يَنْصَحْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَقْرَأُ مِنْ التَّوْحِيدِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالُوا إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَدِيرِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتَّى الْقَدِيرِ أَنَّهُ لَا يَكُونُ تَطْمِئِنُّ عَلَيْهِ مَا أَصَابَهُ.

باب ما جاء في التيمم

۱۳۶. حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمَّا رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْتَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ وَالْأَيْدِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا عَمَّارٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَهَذَا رَوَاهُ عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الْقَيْسِيُّ وَطَارِقُ بْنُ كَثِيرٍ قَالُوا الْقَيْسِيُّ ضَرَبَهُ لِلْوُجْهِ وَالْأَيْدِي وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ يَتِمُّهُ ابْنُ عَمَّارٍ وَجَاهُ وَابْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ الْقَيْسِيُّ ضَرَبَهُ لِلْوُجْهِ وَحَرَبَةُ بْنُ أَبِي أَلِيٍّ فَقَعَيْنَ بِهِ يَقُولُ سَفِيَانُ التَّرمذی وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْحَافِظُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيْمُمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُجْهُ وَالْأَيْدِي مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ فَقَدْ رَوَى عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْأَبَا طَاهِرٌ فَقَدْ بَعَثَ هَذَا الْحَدِيثَ حَدِيثُكَ عَمَّارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ وَالْأَيْدِي وَمَا رَوَى عَنْهُ حَدِيثُكَ الْمَسَاجِدِ وَالْأَبَا طَاهِرٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ فِي التَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ وَالْأَيْدِي هُوَ حَدِيثُكَ صَوِّحُمْ وَحَدَّثَنَا عَمَّارٌ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْأَبَا طَاهِرٌ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ لَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوُجْهِ وَالْأَيْدِي لِأَنَّ عَمَّارًا مَرَّ

چہرے اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت
عمار کا وہ فقر ہے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وصال کے بعد تیمم کے بارے میں دیا۔ آپ
نے فرمایا: چہرہ اور ہاتھ "اس میں اس بات پر دلیل مقبہ
ہے کہ آپ نے وہاں تک بتایا جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے تعلیم فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے
ہوئے فرمایا: اپنے چہروں اور ہاتھوں کو رکھنیوں سمیت (وضو
اللہ تیمم کے باب میں فرمایا: چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرنا اللہ
فرمایا جو یہ کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو ہاتھوں
کے کاٹنے میں کائیوں تک کاٹنا سنت ہے۔ لہذا
تیمم میں اس طرح حکم ہے کہ ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے،
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔

غیر جنسی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں حالت جنب کے سوا ہر حالت میں قرآن
پاک پڑھنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین
یہی کہتے ہیں کہ آدمی بے وضو بھی (زبانی) قرآن پاک
پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر)
وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سفیان ثوری،
امام شافعی، امام احمد، امام ابی نعیم (اور امام اعظم ابو حنیفہ)
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

زمین پر پیشاب لگ جانے تو کیا حکم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی مسجد نبوی میں

يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ وَ
إِنَّمَا قَالَ قَدْ بَدَأَ كَذًا وَكَذًا أَفَلَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْرًا بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالذَّيْلَ عَلَى ذَلِكَ مَا أَفْتَى
بِهِ عَمَّا رَأَى بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ
الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ فَبَيَّنَ هَذَا دَلَالَةً عَلَى أَنَّهُ أَتَاهُ إِلَى مَا عَمَّرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُزَيْنٍ تَابِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَنَا
عُثْمَانُ بْنُ مَحْمُودٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ
يُحْيَى مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِمْ وَجْهٌ وَكَفَّيْنِ وَكَأَنَّهُمْ لَوْ رَأَوْهُمْ
وَأَيَّدَ يَكْرًا إِلَى التَّمَاثُلِ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَاثْبُتُوا
بِوُجْهِكُمْ وَأَيَّدَ يَكْرًا مِنْهُ وَقَالَ وَالسَّائِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاثْبُتُوا أَيْدِيَهُمَا مَكَانَتِ الشَّيْءِ فِي الْقَطْعِ الْكَذِبِ إِنَّمَا
هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنِ ابْنِ

باب

۱۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَافِعُ بْنُ عِيَّادٍ وَثُمَّ
بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنَا الْأَشَجِيُّ وَأَبْنُ أَبِي يَسْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ
جُنُبًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُ حِينَ يَسْتَلِمُ حِينَ يَسْتَلِمُ حِينَ يَسْتَلِمُ
وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْكَافِرِينَ كَالْوَأَلِ يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ
عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمَضْجَعِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ دِيمٌ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ

باب مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

۱۳۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيُّ

قَالَا نَسْفَانُ بْنُ عَيَّيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَمْرُ الْوَلَدِ الْمَسْجِدَ وَ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَعَلَى قُلُوبِنَا خَرْقٌ قَالَ
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحْذُودًا وَلَا تَرْحَمْنَا أَحَدًا فَانْتَفَتَ الْبَيْتُ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَجَحَّجْتُ وَابْعَا
فَكَرَيْتُ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَسْعَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ الْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَمْلِكُوا سَجْدًا مِنْ مَاءٍ أَوْ
دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَقَالَ إِنَّمَا بَعِثْتُمْ مَبِيتِينَ وَلَوْ جِئْتُمَا
مَعْتَبِرِينَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوُ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَالِدَةَ بْنِ الْأَسَدِ
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ وَهَذَا
وَرَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

داخل ہوا نبی کریم صلی علیہ وسلم علیہ وسلم نے فرماتے اصرار نے
نماز پڑھی اور پھر فراغت کے بعد اس طرح دعا مانگی اے اللہ مجھ پر اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کرے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ
کی وسیع رحمت کو تنگ خیال کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں
پیشاب کر دیا صحابہ کرام اس کی طرف دھڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس پر ایک دلول پانی ڈالو پھر فرمایا تمہیں آسانی کے
لئے بھیجا گیا تنگ اور سختی کے لئے نہیں حضرت سعید بن عبد الرحمن فرماتے
ہیں سفیان نے بواسطہ یحییٰ بن سعید انس بن مالک سے اسی کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ابن عباس
اور وائل بن اسیق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد علی کا
بھی یہی قول ہے اور یونس نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبید اللہ
بن عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے۔

نماز کا بیان

ابواب الصلوة

بَابُ التَّحَرُّجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "جب ریل امین نے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے
پاس میری اہمیت کی پہلی مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ
جستے کے قسے کے برابر ہو گیا اور اس وقت پڑھی جب ہر شے کا سایہ
اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج مغرب
ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر غدا کی نماز شفق کے

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَقْبَتِ الصَّلَاةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
۱۴۳. حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ
عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ابْنُ حَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ
جَبْرِ عَنْ مُطْعِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْفَى جَنَابِ رَيْلٍ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّةً كَنْ تَصُحُّ
الْقُلُوبُ فِي الْأَوَّلَى مِنْهَا حِينَ كَانَ الْفَتْحُ وَمِثْلُ الشَّامِ لِكُلِّ

غائب ہونے پر پڑھی ہوئی کی نماز طلع فجر کے وقت ادا کی جسوقت روزہ
دار پر رکھا احرام ہو جاتا ہے روزہ کی مرتبہ ظہر کی نماز اسوقت پڑھی جب
برخیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں پہلی
مرتبہ عصر کی نماز ادا کی تھی پھر ہٹے کا سایہ دو شل ہونے نماز عصر
پڑھی، مغرب پہلے وقت پر ادا کی عشاء کی نماز سات کا ایک تہائی گزرنے
پر پڑھی، پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین روشن ہو گئی،
اس کے بعد حضرت جبریل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا ہے محمد اصل
الشرع و سلم! آپ سے پہلے انبیاء کا وقت نماز یہی ہے اور ان دو
وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
بریدہ، ابو موسیٰ، ابو سعید، ابو سعید، یابر، عمرو بن
حزم، برادرہ انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکورہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری علیہ السلام نے میری اہمیت کی
پھر حضرت ابن عباس کی روایت کی طرح تفصیل بیان کی۔ البتہ کہ
میں یہ نہیں کہ "کل جن وقت نماز عصر ادا کی تھی" اوقات کے
بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث علاء بن ابی رباح
عمرو بن دینار، ابو زبیر نے بھی وہاب بن کیسان کی مثل
روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت
ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ امام بخاری
کے نزدیک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اوقات
کے بارے میں اصح ہے۔

اوقات نماز (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا ایک وقت انا ہے اور ایک وقت
استہارہ ظہر کا ابتدائی وقت سورج کا زوال ہے اور آخری وقت
جب وقت عصر داخل ہو جائے عصر کا ابتدائی وقت جب یہ وقت

صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظُّلُّ كَمَا كَانَ يَحْمِلُ ظِلُّهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ
حِينَ وَجِبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْطَرُ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْوُضُوءَ
حِينَ غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَمَلَ
الْقَلَمُ عَلَى الصَّلَاةِ وَصَلَّى السُّرُوءَ الْثَانِيَةَ الظُّلُّ حِينَ
كَانَ الظُّلُّ كَمَا كَانَ يَحْمِلُ ظِلُّهُ يَدْرِيْتُ الْعَصْرَ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى
الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظُّلُّ كَمَا كَانَ يَحْمِلُ ظِلُّهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَوْ قَبْلَهُ
الْأَوَّلُ ثُمَّ صَلَّى الْوُضُوءَ الْآخِرَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ
ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ اسْتَفْرَجَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ اتَّعَتِ الْحَيَاتُ
جَبْرِئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْإِنْيَاءِ وَمَنْ قَبْلَكَ
وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدٍ وَابْنِ مَوْسَى وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعْدٍ
وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَاءُ وَآلِهِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ عَنْ مُوَحَّيٍ تَابِعُ اللَّهِ
بْنِ الْأَنْبِيَاءِ رَأَى أَخْبَرَ فِي حُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَ فِي
وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقِي جَبْرِئِيلَ هَذَا كَرَّمَ حُدُوثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ يَحْتَاكَ وَلَكُمُ مَنَافِعُ فَيُزِيلُ وَقْتُ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ
وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيتِ قَدْ دُرُوا مُعْطَاهُ بِنُ أَبِي
رَبِيعٍ وَعَمْرُو بْنُ وَثَّابٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَحَّيْتُ بِهِ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْنِيهِ حَسَنٌ وَكَانَ مُعْتَدًا خَمْسَةً
فِي الْمَوَاقِيتِ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۲

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ مَعْمَدٍ عَنْ مُعْطَى بْنِ مُعْطَى عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْفَلَاحِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَأَوَّلُ وَقْتُ
صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتُهَا حِينَ



فرمایا ان دوروں کی نمازوں کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے
عقرب بن مرشد کے واسطے روایت کیا ہے۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں واپس لوٹ جاتیں، انصاری
روایتی کہتے ہیں عورتیں اپنی چاندیوں میں لپیٹی ہوئیں اور اندھیرے
کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی
اور قتیبہ بنت عمر سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے،
متحد صاحب کرام، بن میں حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ
عنہما بھی ہیں، اور تابعین نے بھی قول اختیار کیا
ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسلمی کا
یہی مسلک ہے کہ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پسند
کرتے ہیں۔

صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا

حضرت ابو بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح کو سفید کیا
کر دیکھو مجھ کو اس میں ثواب زیادہ ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں شعبہ اور سفیان
ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسلمی سے اور محمد بن عجلان نے عامر
بن مکر بن قناده سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
راوی بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے، متحد صاحب کرام اور تابعین
نے صبح کو سفید کر کے پڑھنے کو اختیار کیا۔ سفیان ثوری
اور امام اعظم کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسلمی
فرماتے ہیں اگر اسفار کے معنی زیادہ روشنی کے
نہیں، بلکہ یہ کہ صبح کے طلوع ہونے میں شک باقی نہ

الصلوة كما بين هذا قال أبو عيسى هذا حديث حسن
غريب صحيح وقد رواه شعبه عن علقمة بن
مرثد البصري.

باب ما جاء في التغليس بالفجر

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَجُلٍ كَانَ
الْأَنْصَارِيُّ تَأَمَّنَ مَا لَكَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سِينٍ عَنْ ثَمَرَةَ
مَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ أَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُصَلِّيَ الْعَتَمَ فَيُصَلِّيَ الْبُشَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ قَتْرُ الْبُشَا
مُتَلَفَاتٌ وَمِنْ دُطُيْنِ مَا بَيْنَ قَتْرٍ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ
مُتَلَفَاتٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاقٍ وَقُتَيْبَةَ ابْنِ مَعْرُوفٍ
قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَائِشَةُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
أَبَدِيٌّ اخْتَارَهُ عَمْرُو بْنُ وَاقٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ
بَعْدَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَمِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ وَاحِدٌ
إِسْلَمِيٌّ يَسْتَحِبُّونَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ.

باب ما جاء في الإسفار بالفجر

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا هُشَاةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْلَمٍ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَسِيدٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَسْرُؤُ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ الْجُودِ فِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْلَمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ
أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خَدِيجٍ حَدَّثَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَأَى عَمْرُو بْنُ وَاقٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَابِلِينَ إِلَى اسْفَارِ بِصَلَاةِ
الْفَجْرِ وَمِنْ قَوْلِ مُتَمِيمِ بْنِ الْقُرَيْبِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٥٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مُكَارِجٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَكَارَأَ أَنْ يَقْرَأَ فَقَالَ ابْنُ وَرْدَانَ إِنَّ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِي النَّاسِ قَالَتْ حَتَّى دَأَبْنَا فِي الشُّرُوبِ فَقَامَ فَقَرَأَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِشْدَةَ الْعَرَبِ فِيهِ جَهَنَّمُ فَأَبْرَدُوا عَيْنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ كَثِيرٌ مَبْعُورٌ.

عصر کی نماز جلد ہی پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التوحید والتسمیم

۱۵۱۔ عن عائشة أنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر والعشاء في حجرها لم يظفر بالتي من حجرة تكاد في الباب من أنيس وأنى أدوى وجاير ورافع بن خديج ويزيد بن رافع الأصمعي النخعي صلى الله عليه وسلم في تأخير العصر ولا يصبر قال أبو عيسى حديث ما يشهد حديث حسن صحيح وهو الذي احتج به بعض أهل الحديث من أن النبي صلى الله عليه وسلم وسكرته هرون بن وهب بن عبد الله بن مسعود وعائشة وأنى وأنى وغيرهم من التابعين تعجيل صلوة العصر وكبرها تأخيرها وإياهم يقول عبد الله بن المبارك والنسائي والشافعي وأحمد وإسحاق.

۱۵۲۔ حدثنا علي بن حجاج عن أسبيل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه دخل على أنس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره كان جنب المسجد فقال قوما انصروا العصر قال فقمنا فقمنا فقال انصروا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول بذلك صلوا ما تلاقى يجلس يركب الشمس حتى إذا كانت بين قريتي الشيطان كما رقتكم أربعاً لا يكمن الله فيها إلا قليلاً قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في تأخير صلوة العصر

۱۵۳۔ حدثنا علي بن حجاج عن أسبيل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه دخل على أنس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره كان جنب المسجد فقال قوما انصروا العصر قال فقمنا فقمنا فقال انصروا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول بذلك صلوا ما تلاقى يجلس يركب الشمس حتى إذا كانت بين قريتي الشيطان كما رقتكم أربعاً لا يكمن الله فيها إلا قليلاً قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

۱۵۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن أسبيل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه دخل على أنس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره كان جنب المسجد فقال قوما انصروا العصر قال فقمنا فقمنا فقال انصروا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول بذلك صلوا ما تلاقى يجلس يركب الشمس حتى إذا كانت بين قريتي الشيطان كما رقتكم أربعاً لا يكمن الله فيها إلا قليلاً قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في وقت المغرب

۱۵۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن أسبيل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه دخل على أنس بن مالك في داره بالبصرة حين انصرف من الظهر وداره كان جنب المسجد فقال قوما انصروا العصر قال فقمنا فقمنا فقال انصروا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول بذلك صلوا ما تلاقى يجلس يركب الشمس حتى إذا كانت بين قريتي الشيطان كما رقتكم أربعاً لا يكمن الله فيها إلا قليلاً قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

مغرب کی نماز کا وقت

۱۵۶۔ حضرت سلم بن اکرم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج مغرب ہو کر

پردوں کے پیچھے چھپ جانا۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوعاً آپ سے مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلم بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تعیل مغرب کر لیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا بیان ملک کہ بعض علماء نے مغرب کے لئے موت ایک ہی وقت کا قول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا، جہاں حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ابن مبارک اور امام شافعی کا ایک قول میں اسکا یہی ہے۔

عشاء کی نماز کا وقت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، میں اس نماز کے وقت کا تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھتے جس وقت سمیری رات کا چاند غروب ہوتا ہے۔

ابو بکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، البروانہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے بواسطہ ابی بشیر اور حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی لیکن اس سند میں بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں۔ البروانہ کی حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے کیونکہ یزید بن ابان نے بواسطہ شعبہ اور البراء البروانہ کی روایت کے ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

عشا کو تاخیر سے پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں عشا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلِي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَ أَبِي أَيْزَبٍ وَ كُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَ حَنْظَلَةَ الْعَنَابِيِّ وَ ذُرِّيٍّ عَنْهُ مَوْفِقًا وَ هُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ هُوَ كَقَوْلِ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ تَفَتَّ هُجْرَيْنِ الْفَارِسِيِّنِ الْفَخْرَاءُ تَجْعَلِي صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَ لَيْسَ هَذَا تَأْخِيرَ مَا حَقَّقَ قَالَ يَنْصُفُ أَهْلُ الْعِلْمِ لَيْسَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَفَتْ وَاجِدَةً هَبْرًا إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ صَلَّى بِهِ جَمْعٌ يَكُنْ وَ هُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ.

بَلَا مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ بِ كَاتِبِ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَكْثَرُ النَّاسِ وَفَتْ هَذِهِ الصَّلَاةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَيْتِ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ ابْنِ مَاعْبُدٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ مَعْقُودِ بْنِ أَبِي عَوَانَةَ يَهْدِيهِ الْإِسْنَادُ وَ نَحْوُكَ قَالَ أَبُو عِيسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ وَ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَ حَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ وَ هَذَا كَأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ نَدَى عَنْ هُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ نَحْوِ رَوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

بَلَا مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۷۔ أَخْبَرَنَا هَذَا كَاتِبُ عَوَانَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُعْتَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

براسطہ ابراہیم، علقہ، قیس جبنی (یا ابن قیس)، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل مباحثہ میں روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام، تابعین اور اجداد کے علماء کا نماز عشاء کے بعد گفتگو کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے ایک جماعت کے اسے مکروہ مجاہد بعض نے مشروط اجازت دی، یعنی علم یا ضروری حاجات کے بارے میں گفتگو ہو سکتی ہے اکثر احادیث میں رخصت کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو صرف منتظر نماز یا مسافر کے لئے جائز ہے۔

اول وقت میں تفصیلت

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سائل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اَوَّلُ وَقْتٍ فِيهِ تَزَادُ اَكْرَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی كِي رِضَا (کا سبب) ہے اَخِرُ وَقْتٍ (میں) معافی (کا ذریعہ) ہے) اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ”مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو۔ (۱) نماز کا جب وقت ہو جائے، (۲) جنازہ جب حاضر ہو، (۳) پیوہ کھینچے جب رختہ لی جائے امام ترمذی منقول کرتے ہیں ام فروہ کی یہ حدیث صرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مروی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن مسعود

رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "کوئی عمل افضل ہے؟" آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا حضور نے فرمایا "اپنے تحت پر نماز ادا کرنا سزا دیتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا چیز؟" آپ نے فرمایا "اُن باب کے ساتھ جی" میں نے عرض کیا "اور کیا؟" فرمایا "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جا کر گناہ الہم ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سعیدی، شعبہ، شیعہ، شیعیان اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث ولید بن عیز سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر دو مرتبہ بھی نماز آخر وقت میں نہیں پڑھی" الہم ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں نماز کا اول وقت افضل ہے اور آخر وقت کی نسبت اول وقت کی فضیلت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح کبر و جبار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ افضل عمل ہی کو اختیار فرماتے اور فضیلت کو ترک نہ فرماتے۔ آپ اول وقت میں نماز پڑھتے تھے، ابو یسید کی نے امام شافعی سے اسی طرح بیان کیا۔

نماز عصر کے وقت گھرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے نماز عصر گھری اگر یا کہ اس کی اولاد اولاد مال پاک ہو گئے اس باب میں حضرت بریدہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بھی اسے بواسطہ سالم بن کے والد سے روایت کیا۔

اس وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو ذر! میرے بعد کچھ امرا ہوں گے جو

عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ الزُّبَيْرِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسْتَوِدُّ أَبِي الْقَعِيلِ أَحْمَسِيًّا كَمَا سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا أَكْثَرُ وَمَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ الْوَلَدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا أَفْعَلُ فِي الْجَهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ عِيشِي وَهَذَا أَحَدِيَّتُ حَبِشَ صَبِيحَهُ وَقَدْ رَوَى الْمُسْعُوذِيُّ شُعْبَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ الزُّبَيْرِ الْعَمِّيِّ إِنْ هَذَا الْحَدِيثُ ۱۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ اسْتَحِقِّ بْنِ مَرْعٍ عَنْ غَالِثَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً لَوْ قَرَّبَ الْوَلَدَيْنِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يَمُوتَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدِيَّتُ غَالِثَةَ وَبِئْسَ إِسْمًا ذَاكَ يَسْتَحِقُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ وَمِمَّا يَكُونُ عَلَى فَضْلِ أَقْلٍ الرُّقْبَ عَلَى الْوَلَدِ بِخِيَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَا رَوَى الْأَمَّامُ أَحْمَدُ وَتَعْرِيفُ بْنُ أَبِي عَتَا وَابْنُ الْقَيْسِ وَكَانُوا يَسْكُنُونَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَمْرِو الشَّافِعِيُّ

بِأَمَلِ جَاءَ فِي السَّجُودِ عَنْ وَقْتِ صَلَوةِ الْعَصْرِ

۱۶۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدِي تَعْمَلُ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَكَأَنَّكَ دُفِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدُوٍّ وَزَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ اللَّيْثِ أَكْثَرُ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَمَلِ جَاءَ فِي تَحْيِيلِ الصَّلَاةِ إِذَا أَخْرَجَهَا الْأَمَامُ

۱۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَاجِعَةً عَنْ سُلَيْمَانَ الطَّبَرِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نماز کو (معاذ وقت سے) مروہ کر کے پڑھیں گے لہذا تم وقت پر نماز ادا کرنا پس اگر تو نے وقت پر امام کے ساتھ نماز ادا کر لی تو یہ نفل ہو جائیں گے ورنہ تو نے (کم از کم) اپنی نماز کو محضہ کر لیا جس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور عباہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، کئی علماء کا یہی قول ہے کہ جب امام نماز میں تاخیر کرے تو وقت پر نماز پڑھ لی جائے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی جائے پہلی نماز فرض شہد ہوگی۔ ابو عمر حنفی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔

نماز سے سوجانے کا حکم

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے ہمارے رسالت میں نماز سے سوجانے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم سوجانے میں نہیں جکڑ جائے میں نے لہذا جب تم میں سے کسی کو نماز رکا پڑھنا بھول جائے، یا وہ نماز سے سوجانے کو جب یاد آئے پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن مسعود ابو موسیٰ، عمران بن حصین، جابر بن مطعم، ابو جحیفہ، عمر بن امیر غمری اور ذی خیر (نخاشی کا بیٹا) رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نماز سے سوجانے یا بھول جائے تو دوبارہ پوسنے یا یاد آنے کے وقت نماز کا وقت نہ ہو مثلاً طلوع شمس یا غروب آفتاب کا وقت ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت ادا کرے، امام احمد، اسحق، شافعی اور مالک رحمہم اشکا یہی قول ہے اور بعض علماء نے فرمایا سورج کے نکل آنے یا غروب ہو جانے کے بعد پڑھے۔

نماز بھولنے والا کیا کرے

الصلوات عن ابي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر انما يؤمنون بعدى يمينتون الصلوة فصل الصلوة بوقتها فان ضللت بوقتها كانت لك نافلة ولا كنت قد احرزتك صلواتك وفي الباب عن عبيد الله بن مسعود وعباد بن الصوام قال ابو عيسى حديث ابي ذر حديث حسن وهو قول غير واحد من اهل العلم يستحبون ان يصلي الرجل الصلوة في وقتها اذا اخرها الامام دفعه فليتم مع الامام والصلوة الاقل هي التكبيرة بعدة اكثر اهل العلم ذابوا عن ان الجوف اسبه عبدا المليك بن حبيب.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَرِ عَنْ الصَّلَاةِ

۱۶۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي اَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ فَقَالَ اللَّهُ لَيْسَ فِي التَّوَرِ تَقَرُّ بِكُمْ إِنَّمَا التَّوَرِ بِكُمْ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا لَوِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ كَامَرَهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا لَوِيَ هَذَا فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مُرَيْعَةَ وَرَبِيعِ بْنِ أَبِي حَصِينٍ وَصَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ وَأَبِي جَحِيْفَةَ وَعُمَيْرِ بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمِرِيِّ وَذِي خَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي النَّجَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَيْغَرٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَتَأَمَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَقِظُ أَوْ يَذْكُرُ وَهُوَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَلَّاهُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ يَعْزِبُ عَنْهُ صَلَاتُهَا إِذَا اسْتَقِظَ وَذَكَرَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَالثَّوَالِغِيِّ وَمَالِكٍ وَكَانَ يَعْزِبُ عَنْهُ لَا يُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

طریقہ

مجلس

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ

العصر وبعد الفجر

١٤٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا مَعْمُورٌ وَهَرَابُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الْعَرَّابِيَّ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عُذْرَةَ وَابِعِدَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحِبِّهِمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغُرُوبِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِالْبَابِ ثَمَّ عَنِّي وَابِعِدَ وَشَرَفُ بْنُ جَنْدُبٍ وَشَرَفُ بْنُ عَالِيٍّ وَزَيْدُ بْنُ أَبِي لَيْثٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَاذُ بْنُ سَعْدٍ أَمْرٌ وَالْعَصْرُ بَعْدَ الْغُرُوبِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَافِيَةُ وَكَعْبُ بْنُ مَرْثَدَةَ وَابِي أُمَامَةَ وَعُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ وَبِالْبَابِ ثَمَّ عَنْ شَرَفِ بْنِ سَعْدٍ وَشَرَفُ بْنُ عَالِيٍّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَكْثَرِ الْعُقَلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَدْعُ إِلَى تَهْجِيرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَاةُ الْغَوَاثُ فَلَا يَأْتِي أَنَّ تَقْضَى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَالِيٌّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةَ مِنْ أَبِي الْعَرَّابِيِّ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ حَدِيثُكَ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَشَرَفُ بْنُ عَالِيٍّ عَنْ أَبِي عَالِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبِغُ الرَّجُلُ أَنْ يَقُولَ أَكْفَرْتُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدِيثُكَ بِقَوْلِهِ الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے کئی صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی ہیں رضی اللہ عنہم اور وہ میرے نزدیک محبوب ترین ہیں اسے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ کے طلعہ ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک (قتل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن مسعود، ابو سعید خدری، عمار ابو ہریرہ، ابن عمر، مسروق بن حذاف، سلمہ بن اکوع، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو، معاذ بن عمرو، صناہلی، رضاعی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں، عائشہ، کعب بن مرہ، ابراہامہ، عمرو بن عبسہ، ایبہ بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ ہجرت کے بعد نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا منع ہے البتہ قضاء نمازیں ان دونوں وقت میں پڑھ سکتا ہے، علی بن موسیٰ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ کے واسطے سے کہا ہے کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف تین حدیثیں سنی ہیں ایک حدیث عمر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور ہجرت کے بعد طلعہ آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ کہا مناسب نہیں کہ عید بن مسعود سے بہتر ہوں، اجمیری حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گواہی نہیں ہیں۔

عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائی ہیں کیونکہ آپ کے پاس مال آیا اور آپ اس کی تقسیم کے باعث اظہار کے دوستیں نہ پڑھ سکے، لہذا انہیں عصر کے بعد پڑھا پھر (دوبارہ) کہی آپ نے ان کو اس وقت نہیں پڑھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ ام سلمہ، میمونہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے اور کئی راویوں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس کی حدیث صحیح ہے کہ آپ نے فرمایا حضور نے پھر کہی ایسا نہیں کیا۔ حضرت زید بن ثابت سے حدیث ابن عباس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں کئی روایات منقول ہیں۔ آپ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے حضرت عائشہ سے براستہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا، جب تک کہ سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے، اکثر علماء کا اجماع ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز (نفل) پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ مکروہ میں طواف کے بعد کی اجازت مستثنیٰ ہے کیونکہ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت ہے بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء یہی فرماتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کے نزدیک مکروہ میں بھی ان دو اوقات میں نماز مکروہ ہے، سفیان ثوری، مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَمِيعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ اللَّهِ صَلَّيْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَعَنَهُمَا اللَّهُ مَا لَمْ يَفْشَلْهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّلُمِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يُجِدْ لَهَا رُفْقًا فِي الْبَابِ مِنْ عَائِشَةَ وَابْنِ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ وَابْنِ مُوسَى قَالَ أَبُو يُوسُفَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَقٌّ تَغْرِبَ الشَّمْسِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحَقُّ حَبِثُ قَالَ لَمْ يُجِدْ لَهَا رُفْقًا وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رَوَى عَنْهَا ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حُدِّثَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَرَوَى عَنْهَا عَنْ أَوْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَحْيَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَقٌّ تَغْرِبَ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الضُّمِيِّ حَقٌّ تَطْلُعَ الشَّمْسِ وَالَّذِي يَجْتَمِعُ عَلَيْهِمَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَقٌّ تَغْرِبَ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الضُّمِيِّ حَقٌّ تَطْلُعَ الشَّمْسِ إِلَّا مَا سَكَنُوا مِنْ ذَلِكَ يَثَلُّ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَقٌّ تَغْرِبَ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الضُّمِيِّ حَقٌّ تَطْلُعَ الشَّمْسِ بَعْدَ الظُّلُمِ فَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُفْقًا فِي ذَلِكَ وَقَدْ قَالَ يَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَوْ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ أَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الضُّمِيِّ وَهُمْ يَقُولُونَ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا وَمَا وَكَيْعٌ عَنْ كُثَيْبٍ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ حَرْثٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَقِيَمَتَيْنِ بَيْنَ الْآدَانِ وَالْآدَانِ قَالَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ أَنْ يَكُونَ حَسَنٌ فَهَذَا عِنْدَهُمَا كَالِإِسْتِجَابِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ مِنْ أَدْرَاكَ رَكْعَتِهِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا الْإِسْرَاقِيُّ تَابِعًا لِمَا لَكَ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَنْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الضُّمُّ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ خَالِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ حَرْثٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَقِيَمَتَيْنِ بَيْنَ الْآدَانِ وَالْآدَانِ قَالَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ أَنْ يَكُونَ حَسَنٌ فَهَذَا عِنْدَهُمَا كَالِإِسْتِجَابِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا وَمَا وَكَيْعٌ عَنْ كُثَيْبٍ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ حَرْثٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَقِيَمَتَيْنِ بَيْنَ الْآدَانِ وَالْآدَانِ قَالَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ أَنْ يَكُونَ حَسَنٌ فَهَذَا عِنْدَهُمَا كَالِإِسْتِجَابِ.

مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو آذانوں (اقامت واذان) کے درمیان نماز رکعتی ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث میں صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے آذان کے بعد نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہیے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے آذان ادا اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں پڑھنے کو اچھا ہے۔ اندر ان کے نزدیک مستحب ہے۔

جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل صبح کی ایک رکعت پائے اس نے صبح پالی اور جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے اس نے عصر کو پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، امام ترمذی سہراتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، جباریہ اصحاب، امام شافعی، احمد اور اسحاق یہی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حدیث کو حکم اصحاب اللہ کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سرگیا یا سوجھ گیا اور طلوع و غروب کے وقت بیدار ہوا یا اسے نماز یاد آگئی۔

دونما ندوں کو جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو آذانوں (اقامت واذان) کے درمیان نماز رکعتی ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث میں صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے آذان کے بعد نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہیے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے آذان ادا اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں پڑھنے کو اچھا ہے۔ اندر ان کے نزدیک مستحب ہے۔

ابن ابی ثابیت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال
 سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في صلاة الصبح
 وبين المغرب والعشاء بالماء يسميه من غير حوض ولا
 فطر قال فيقول بين عباس ما أراؤك بذلك قال أراؤك
 يخرج أمتاً وفي الباب عن ابن عباس قال أراؤك بيني وبين
 ابن عباس قد روى عنه من غير وجه رواه جابر بن زيد
 وسعيد بن جبير وعبد الله بن شقيق العقيلي وقد روى
 عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا
 ۱۴۹. حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف البصري عن أبي بصير
 ابن سليمان عن أبي بصير عن حنبل عن عكرمة عن ابن عباس
 عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جتمع بين الصلوتين
 من غير عذر فقد ألقى ما من الأبواب فكذلك قال أبو بصير
 وحسن هذا أبو بكر بن أبي الرضا وهو سفيان بن عيينة وهو
 صحيح عند أهل الحديث ضعفه أحمد وغيره والعل
 على هذا عند أهل الحديث أن لا يجتمع بين الصلوتين إلا
 في السفر أو بعد وقتها بعض أهل العلم من القائلين
 في الجمع بين الصلوتين في غير وجه يقول أحمد وأبو
 وقال بعض أهل العلم يجتمع بين الصلوتين في السفر
 فيقول القائلون لا أحمد ولا سفيان ولا غير القائلين
 في الجمع بين الصلوتين

باب ما جاء في بداء الأذان

۱۵۰. حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي ما في
 نام محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم التيمي عن
 محمد بن عبد الله بن زيد عن أبي بصير قال لما أصبحنا
 اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخبرناه بما كنا
 فقال إن هذه الرخصة حق وحكم من يلاي فإنه أمدى
 فأصد صوتاً منك فأتى عليه ما قيل لك وليك بذلك قال
 قلنا سمعنا من أبي الخطاب يذأ بآل بالصلوة خروجه

صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں دو نمازوں کے بعد صبح مغرب اور عشاء
 کو جمع کیا، حالانکہ یہ تو حالت خوف تھی اور نہ ہی بارش، سعید بن جبیر کا
 ابن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پرچا گیا اس سے حضور کا کیا
 ارادہ تھا؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہمت کو
 حوض سے بچانے کا ارادہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 بھی حدیث مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس آپ سے کئی
 طرق کی تھیں مروی گاہ جابر بن زید سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اسے
 روایت کی ہے اس کے علاوہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہ
 کے ایک دروازہ سے داخل ہوا امام ترمذی فرماتے ہیں حش بن
 تیس (ابو علی رحمہ) علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام
 احمد نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اہل علم کا اس بات پر عمل ہے
 کہ دو نمازیں یا تو سفر میں جمع کی جاسکتی ہیں یا میدان عرفات
 میں۔ بعض تابعین نے سببوں کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت
 دی ہے۔ امام احمد اور اسلمی کا یہی قول ہے بعض علماء کے
 نزدیک بارش کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے
 امام شافعی، احمد اور اسلمی کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی
 کے نزدیک جیسارہ اسس بات کی اجازت نہیں
 نہ پہلے نماز کو پڑھ کر پھر دوسری نماز پڑھ کر نہ پھر دوسری نماز پڑھ کر

اذان کی ابتدا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رقت صبح باگاہ
 رسالت میں حاضر ہوئے اور میں نے اپنا خواب بیان کیا آپ نے
 فرمایا یہ خواب ہے تم حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ
 کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے ان کو وہ کلمات بتاتے جاؤ جو
 آپ کو خواب میں بتائے گئے اور وہ ان کلمات کے ساتھ
 لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں، راوی فرماتے ہیں حضرت فاروق
 اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کی اذان سن کر فرمایا کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِزُّ لِأَزْوَاجِهِمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَيْنَكَ يَالْحَقُّ لَقَدْ رَأَيْتُكَ هَلَّاكَ النَّبِيُّ
كَأَنَّكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّتُهُ الْحَمْدُ
فَلَا يَكُ أَكْبَرُ فِي النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا هَذَا
لِلْحَدِيثِ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ
مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا طَوَّلَ وَذَكَرَ فِيهِ هَيْئَةُ الْأَذَانِ مَثَلًا
وَالْأَمْرُ مَرَّةً مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَيْثٍ
وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ رَيْثٍ وَلَا تَكُنْ كَمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ فِي الْأَذَانِ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ السَّامِرِيِّ لَمْ يَحْدِثْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَرَبِيٌّ وَابْنُ قَيْمٍ .

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ قَيْمٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ
عِنْدَ قَدَمِ الْمَوْتِ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَفَّضُونَ الْقُلُوبَ وَكُنْ
يَتَأَمَّرُونَ أَحَدًا فَيَتَكَلَّمُ بِأَمْرٍ مَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَتَجِدُّونَ نَاحِيَةً فِي ذَلِكَ تَرَى النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَتَجِدُّونَ نَاحِيَةً فِي ذَلِكَ تَرَى الْيَهُودَ وَقَالَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ
رَبِيعٍ مَا يَدُلُّكُمْ عَلَى الْقَوْلِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَعْزِلُ لَقَدْ قُتِلَ قَتَادٌ بِالْعَقْلِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمَرَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيحِ فِي الْأَذَانِ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْمَرْثُ عَنْ أَبِي مَحْذُومٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَجَدَ
بَعْضَ مَنْ لَمْ يَمُتْ وَرَأَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا أَذَانٌ حَقًّا قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ
وَمَنْ أَذَانًا قَالَ بَعْضُ قَوْمٍ كَمَا أُعِيدَ مِنْ قَوْمٍ فَصَفَّ الْأَذَانُ
بِالتَّرْجِيحِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْذُومٍ وَرَأَى فِي الْأَذَانِ

علیہ السلام کی طرف چل پڑے (عبدی کی طرح) آپ اپنی پاؤں کو گھسیٹ رہا ہے تھے
تھک رہے تھے یا رسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق دیکر
بھیجا میں نے بھی اس طرح کا خواب دیکھا ہے (موسیٰ کہتے ہیں اس پر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بینا یہ ضرور ہو گئی ہے اس
باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی گئی ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں عبد بن زید کی حدیث میں صحیح ہے ابن ابی بن سعد نے عبد بن ابی
کے واسطے سے یہ حدیث اکل لہ طویل ذکر کر کے اور اس میں انان کا
واقعہ ذکر کیا ہے اور اس میں انان کے کلمات دو مرتبہ اور ذکر کر کے ایک
ایک مرتبہ بھی ذکر کر کے عبد بن زید سے ابن عمر برادر ہیں جو کہ عبد بن ابی
کہا جاتا ہے ان سے حدیث انان کے علاوہ کوئی حدیث صحیح حدیث ہم
نہیں جانتے عبد بن زید بن عامر ازنی (عبد بن تیم کے چچا) نے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم سے کئی روایت روایت کی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ مدینہ طیبہ میں
آئے تو باجمیع ہو کر بوقت نماز کا اندازہ لگایا کرتے تھے ان کو
بلانے کا کوئی انتظام نہ تھا ایک دن انہوں نے باجمیع مشرک کیا بعض نے
کہا عیدائیں کی طرح تاؤں بنائیں ایک بڑی ایک چھٹی چھٹی کھڑی بعض
نے کہا عیدائیں کی طرح کا ایک میلگ رکھیں حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کوئی آدمی مقرر نہیں کر لیتے جو نماز کے لئے پکار
ماری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال انھوں اور
لوگوں کو نماز کے لئے پکارو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابی عمر
کی حدیث کی نسبت میں صحیح قریب ہے۔

اذان میں ترجیح

حضرت ابو محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھیجا اور انوں کا ایک حرف لیک حرف نکلیا ابراہیم کہتے ہیں ہماری
اذان کی طرح "بشر کہتے ہیں میں نے کہا مجھے بھی بتائیں میں انہوں نے
ترجیح کے ساتھ انان بیان کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں "انان کے بارے
میں ابو حنیفہ کی حدیث صحیح ہے اور کسی طرح سے آپ سے مروی
ہے کہ مکہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔

مجلس

سے روایت کی یہ حدیث اس حدیث کی نسبت صحیح ہے جس میں
عبدالرحمن بن ابی بکر نے دنا سے عبدالرحمن دہیسے روایت کی ہے
کیونکہ عبدالرحمن بن ابی بکر عبدالرحمن بن دہیسے سے سماع حاصل نہیں
بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات وہ
دوسرے ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور ابی کوفہ راہم اعظم
ابو یوسف اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ اس پر مسلک ہے۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے بلال! جب تم اذان کہو تو
کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت کہتے ہوئے جلدی جلدی کہو
اور اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو کہ کھانا کھانے
والا کھانے سے، پانی پینے والا پینے سے اور قضاے حاجت کو
بانے والا اپنی حاجت سے غلغلا ہو جائے اور مجھے دیکھے بغیر پکارنا
کے لئے اٹھ کر نہ پڑو۔"

عبد بن حمید نے بواسطہ یونس بن محمد عبدالنعم سے اسی کے ہم معنی
روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ
عنہ اس حدیث کو ہم صریح اسی سند یعنی عبدالنعم کی روایت
سے پہچانتے ہیں اور وہ مجہول سند ہے۔

اذان ریتے ہوئے کانوں میں اگلیاں

حضرت عون بن ابی حمزہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں
نے حضرت بلال کو دیکھا کہ اذان کہہ رہے تھے اور اپنے چپے
کو دائیں بائیں پھیرتے تھے آپے کانوں میں اگلیاں ڈالی ہوئی تھیں
اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیڑ کے بنے ہوئے ایک شجر
نیچے میں تشریف فرما تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پیر و پیکر آپ کے پاس
سے نکلے اور آپ کے پیش رو میں گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے
اور سرسبز کر کے غلغلا پڑھنے سے کہتے ہوئے گئے رہے تھے آپ

مَرْقَاة عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ صَلَاةَ الْوُجُوهِ لَا وَاللَّهِ
فِي قَمَاتِهِ وَهَذَا أَحَدُهُمْ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
فِي أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ الْأَذَانَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةَ مَثْنِي مَثْنِي وَيُسْمَعُونَ
سَمْعَانِ الْقُرْآنُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْأَهْلُ الْمَكُونُونَ۔

باب ماجاء في الترسيل في الاذان

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَنِ السَّمْعَانِيُّ أَنَّ سَجْدَةَ مَعْبُودَ
السُّنَّيْمِ وَهُوَ صَاحِبُ الشَّعَاءِ نَايِلُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ الْحَسَنِ
وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَذُنَّ إِذَا أَذُنَتْ فَتُرْسَلُ فِي أَذَانِكَ وَكَذَا
أَقَامَتْ فَتُحَدِّدُ وَتُجَلُّ بِبَيْنِ أَذَانِكَ وَتَقَامِتُكَ قَدْرَ مَا
يَقْرَأُ الْأَكْبَلُ مِنْ أَكْبِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرِبِهِ وَالْمُتَعَوِّذُ
إِذَا دَخَلَ لِقَاءَ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرُدُّوهُ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ نَائِلُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَبْدِ السُّنَّيْمِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ عِيْنٍ حَبِيبُ جَابِرٍ هَذَا
حَدِيثٌ لَا يَنْفِي عَنْهُ هَذَا الرَّوْثُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
السُّنَّيْمِ وَهُوَ شَاذٌ مَجْهُولٌ۔

باب ماجاء في ادخال الاصبع الاذن عند الاذان

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَمِيْلَانَ نَائِلُ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ سَجْدَةَ
الْقُرْظِيَّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالَ
يُؤَذِّنُ وَيَذُنُّ وَيُسْمِعُ قَامُوسًا وَاصْبَغًا فِي أَذُنَيْهِ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّفُ فِي قَبْلِهِمْ لَدَعْمَاءِ لَرَاءِ
قَالَ مِنْ أَدْمٍ فَخَرَمَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَفْرِ وَفَرَزَهَا
بِالْبَحَارَةِ صَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ يَدَيْهِ الْكُتُبَ وَالْأَمَارَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَانَتْ

سرخ بوڑھے ہوئے تھے گراہیں اپنی پٹلیوں کی جھک رہی تھی دیکھ رہا تھا حضرت سنیاں تھی کہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ علامہ تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو جعفر کی حدیث میں صحیح ہے ابراہیل علم کا اسی عمل ہے کہ مؤذن اذان پڑھتے وقت اپنی انگلیاں کان میں ڈالے بعض کہتے ہیں اتناست میں بھی اسی طرح کرے، اذاعی اس کے کافی ہیں ابو جعفر کا نام وہی السوائی ہے۔

صحیح کی نمازیں تشریب

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف صحیح کی نمازیں تشریب کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جلال کو ہم مرت ابو اسرائیل طائی کی روایت سے جانتے ہیں ابو اسرائیل کو حکم بن عقیب سے سماع حاصل نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابو اسرائیل نے حسن بن عمارہ کے واسطے حکم بن عقیب سے روایت کی ہے ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابراہیم ہے ابو جعفر محمد بن عقیب کی تشریب کی تفسیر میں علامہ اتھاہات ہے بعض کہتے ہیں تشریب صحیح کی اذان میں ”الصلوة خیر من النوم“ کہنے کا نام ہے، ابن سہاک ابو احمد کا یہی قول ہے امام اسحاق تشریب کے بارے میں کچھ لکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا کام ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے شروع کیا کیونکہ جب مؤذن اذان دیتا تو لوگ مسجد کو جانے میں تاخیر کرتے تو پھر مؤذن اذان و اتھاہات کے دوران کہتا ”قد قامت الصلوة“ صحیح علی الصلوة ”اللہ صلی علی الصلوة“ لانا کہڑی ہو گئی، نازل کی طرف آؤ اور بھلائی کی طرف آؤ، امام ترمذی فرماتے ہیں تشریب جو امام اسحاق نے بیان کی اسے علامہ نے مکرر کہا اور یہ بدعت ہے، ابن مبارک ابو احمد نے تشریب کی تفسیر کی ہے کہ مؤذن صحیح کی اذان میں ”الصلوة خیر من النوم“ کہے یہ قول صحیح ہے اسی کو تشریب کہا جاتا ہے اور بعض علامہ نے اسے ہی پسند فرمایا ابو جعفر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحیح کی اذان میں ”الصلوة خیر من النوم“ کہا کرتے تھے حضرت مجاہد سے

النظر إلى يوتي ساقية قال سفيان نراهم جبرئيل قال ابو عيسى حديث ابن جعفر حديث حسن صحيح وعليه العمل وهذا اهل العلم متفقون ان يمدخل المؤمن الصلوة في اذنته في الاذان فقال بعض اهل العلم في الاذنة ايضا يمدخل الصلوة في الاذنة وهو قول الاذنة في الاذنة

باب ما جاء في التثويب في الدعاء

۱۶۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ يَكْرِى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّعُ فِي قِيَمَةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَوةٍ لَفَجْرٍ فِي الْوَكْبِ عَنْ أَبِي مَعْدُودَةَ قَالَ أَبُو يُونُسَ حَنِيفٌ يَدُلُّ لَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي إِسْرَائِيلَ السَّلاَمِيِّ وَابْنِ إِسْرَائِيلَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ الْحَكِيمِ ابْنِ عَقِيْبَةَ قَالَ ابْنُ أَهْمَا رَوَاهُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَسَاةٍ عَنْ الْحَكِيمِ ابْنِ عَقِيْبَةَ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ اسْتَمْرَأَ سَعِيدٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَلَيْسَ يَدُلُّ عَلَى التَّوَضُّعِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَهَذَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَلْسِيْرِ التَّوْبِيْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّوْبِيْبُ أَنْ يَقُولَ فِي آذَانِ الدَّعِىِّ الصَّلَوةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ أَحْمَدَ كَذَا لَمْ يَكُنْ فِي التَّوْبِيْبِ غَيْرَ هَذَا قَالَ هُوَ هُوَ أَحَدُ الْقَائِلِ بِعَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَلِكَ الْآذَانِ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَأَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَوةُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ وَهَذَا الَّذِي كَانَ يَسْأَلُ هُوَ التَّوْبِيْبُ الَّذِي كَرِهَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْحَدِيثِ أَخْبَرَنَاهُ بِعَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي قَرَأَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ التَّوْبِيْبُ أَنْ يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ فِي صَلَوةٍ الدَّعِىِّ الصَّلَوةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَهُوَ قَوْلُ حَكِيمٍ وَلَيْسَ التَّوْبِيْبُ أَيْضًا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَأَوْا

۱- حضرت علی مرتضیٰ کرم الله وجهه فرمودند که هر کس در راه خدا جان و مال خود را فدا کند، من او را پادشاه می دانم.

جسے اس وجہ سے مرفوعاً بیان نہیں کیا، وہ ولید بن مسلم کی روایت کی نسبت اس سے نہ سہی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے بلکہ وراثان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے جبکہ بعض علماء نے حضرت دی سے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا یہی مسک ہے۔

امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

سماک بن حرب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن، اقامت میں تاخیر کرتا یہاں تک کہ جب آپ کو آتے ہوئے دیکھتا تو زمانہ کے لئے اقامت کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمر کی حدیث من ہے۔ اور سماک کی روایت کو ہم مرفوعہ اسی سند سے پہنچتے ہیں۔ بعض علماء کا یہی مسک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مالک ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

رات کو اذان کہنا

حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو یہی اذان دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ انیس، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کو رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر رات کو یہی (صحیح کی) اذان دے دی جائے تو جائز ہے ورنہ ٹھانی جائے۔ امام مالک، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور احن کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو یہی ٹھانی اذان ٹھانی جائے۔ سفیان ثوری کا یہی مسک ہے حماد بن سہل نے

وَعَنْ يثْرِ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ لَمَّا رَفَعَهُ مِنْ وَهْبٍ وَهُوَ أَحَدُهُمْ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْزُّهْرِيِّ لَمَّا يَسْمَعُونَ مِنْ ابْنِ هُرَيْرٍ وَاسْتَفْتَى أَهْلَ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَكُنِيَ هَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاسْتَفْتَى وَرَفَعَهُ فِي ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ.

باب ما جاء أن الإمام أحق بالاقامة

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَافِعِ بْنِ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَانَ عَنْ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ يَقُولُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي لَمَّا هُيِمَ عَلَيْهِ حَقٌّ إِذَا نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا سَمْعٌ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ وَقَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ سَمَالَةَ لَا يَكْفُرُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَهَكَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامُ أَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ.

باب ما جاء في الأذان بالليل

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَلَاؤُا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ فَكُلُوا أَذَانَهُ بَرَأَ حَقِّي تَسْمَعُوا أَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ وَكَانِيَّةٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ دَرَجَةَ وَسَمْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ ابْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ أَجْزَأُكَ وَلَا يُعِيدُ وَهُوَ كَوْنُ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْمَعُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَذَّنَ بِاللَّيْلِ أَحَقَّ بِهِمْ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوَى سَعْدُ بْنُ سُلَيْمٍ

عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَلَا لَا أَذْنَ بِمِثْلِي
فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَأَذَّى ارْتِ
الْقَبْدَ نَا مَرَّ قَالَ أَبُو عِيْشٍ هَذَا أَحَدُ يَثَ غَيْرُ مَعْقُوطٍ
وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى قُبَيْبُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَخَيْرُهُ عَنْ تَارِخٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
يَلَا لَا يُؤْذِنُ بِمِثْلِي فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذِنَ ابْنُ
أُمِّ مَكْتُومٍ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ أَبِي رَجَاجٍ عَنْ
تَارِخٍ أَنَّ مَرْثَةَ قَالَ لِعُمَرَ أَذْنَ بِمِثْلِي فَا مَرَّةً عُمَرَ أَنَّ
يُعِيْدُ الْأَذَانَ وَهَذَا لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ عَنْ تَارِخٍ عَنْ عُمَرَ
مَنْقُطٌ وَكُلُّ حَتَّاءٍ مِنْ سَلَمَةَ أَرَادَ هَذَا
الْحَدِيثَ وَالصَّحِيحُ بِرَأْيَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ
خَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ
تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِنْ يَلَا لَا يُؤْذِنُ بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيْشٍ وَكَوْكَانَ
حَدِيثٌ حَتَّاءٍ صَحِيحٌ كَمَا يُكْنَى لِهَذَا الْحَدِيثِ
مَعْنَى إِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ يَلَا لَا يُؤْذِنُ بِمِثْلِي فَامْسَا أَمْرَهُمْ فِيمَا
يَسْتَقْبِلُ فَكَانَ إِنْ يَلَا لَا يُؤْذِنُ بِمِثْلِي وَكَوْكَانَ
أَمْرُهُ بِإِعَادَةِ الْأَذَانِ حِينَ أَذْنَ قَبْلَ طُلُوعِ
النَّجْمِ ثُمَّ يَهْدِلُ إِنْ يَلَا لَا يُؤْذِنُ بِمِثْلِي
كَانَ عَمْرُو بْنُ النَّسَبِيِّ يَنْحِي حَوْدِيَّتَ حَتَّاءٍ
بِحُزْنٍ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ تَارِخٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَهُمْ خَيْرٌ مَعْقُوطٍ أَوْ أَخْطَاءُ فِيهِ
حَتَّاءُ بْنُ سَلَمَةَ

بواسطہ ابوب ربیع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہی اذان دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اذان کہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ بندہ (حضرت بلال) وقت اذان سے
غافل ہو گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح
روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت
ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال رات کو ہی اذان دے
دیتے ہیں لہذا ابن ام کلثوم کی اذان تک کھایا یا کر و عبد العزیز بن
البرد اس نے نافع سے بیان کیا کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے موزن
نے ایک مرتبہ رات کو ہی اذان دے دی تو آپ نے لڑکائی
کا حکم دیا۔ اس پر صحیح نہیں کیونکہ نافع نے حضرت عمر سے بلا واسطہ
بیان کیا۔ رحمان کو درمیان میں واسطہ ہے) شاید حماد بن سلمہ نے
ابن عمر کا اثر ہی مراد لیا ہو۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن
عمرو وغیرہ نے نافع کے واسطہ سے احمد زہری نے بواسطہ سالم
حضرت ابن عمر سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں۔ امام
ترمذی منسراتے ہیں اگر حماد کی روایت صحیح ہو تو
اس حدیث کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رات کو ہی اذان دے
دیا کرتے ہیں" یعنی ان کی عادت ہی یہ ہے اگر آپ
لڑائی کا حکم منسراتے تو یہ نہ کہتے کہ وہ رات کو
ہی اذان دے دیا کرتے ہیں، علی بن مدینی کہتے
ہیں۔ حماد بن سلمہ کی روایت غیر محفوظ ہے
اور اس میں حماد بن سلمہ سے خطا واقع
ہوئی ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ

السَّجْدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

حضرت ابوالشمار سے روایت ہے کہ ایک آدمی عمر کی

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ وَكَوْكَانٌ عَنْ سُبَّانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدْرٍ

ثَابِتٌ مِّنْهُمْ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ
 بَعْدَ مَا أُذِنَ فِيهِ بِالْعَصَا كَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا
 فَقَدْ عَصَى أَمَّا الْقَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو
 عِيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي
 حَسَنٌ وَحَبِيبٌ وَتَمَنَّى هَذَا الْحَدِيثُ يُحَدِّثُ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ
 اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّ
 لَا يُخْرَجُ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ آدَاءِ ابْنِ الْأَمْرِ عُدْوَةً
 أَنْ يَكُونَ عَلَى غَيْرِ وَجْهِهِ أَوْ أَهْلٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَمَوْزُونٍ
 عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَوْ يَأْخُذُ الْكُفْرُ
 فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عِيْنَةَ وَهَذَا إِذَا كَانَ لِرَّاعِدَةٍ فِي
 الْعَرُودِ مِنْهُ كَمَا بَرَأَ الشُّعْبَاءُ وَاسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ الْأَسْوَدِ
 هُوَ الْيَدُ الْأَعْيُنُ بْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ وَكَذَلِكَ رَوَى أَشْجَثُ بْنُ زُرَيْجٍ
 لَأَشْجَثُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

١٩٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَثِيرٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَالِيَةَ بْنِ الْحُوَيْرِثِ
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَأَبْنُ عَفْرَةَ فَقَالَ لَنَا إِذَا سَأَلْتُمَا فَاذْكُرَا أَنَا
فَلْيُرْكُمْ مَا أَخْبَرَكُمَا قَالَ أَبْرَأَيْتُمَا هَذَا أَحَدَيْتُمَا سَنَنْ
صَرِيحًا وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْإِيمَانِ اسْتَأْذَنُوا الْأَعْلَانَ
فِي الشَّيْءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجْزِي الْإِفْهَامِ إِنَّمَا الْأَذْنُ عَلَى
مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْعَلَ النَّاسَ وَالْقُرَى الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ
يَقُولُ أَحْمَدُ وَرَأْسُ حُجْرٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

١٩٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسِيدٍ الرَّازِيُّ قُتْنَا أَبُو شَيْبَةَ
نَاحِيَةً عَنْ جَابِرِ بْنِ مَعْلُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدَّى سَبْعَ رِيَالٍ مَهْتَبًا

سفر میں اذان کہتے

حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرا
 چچا زاد بھائی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ”جب تم سفر کرو تو اذان کہو، اقامت کہو
 اور تم میں سے بڑا امام بنے، امام ترقی فرماتے ہیں یہ حدیث
 من صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے، انہوں نے
 سفر میں اذان کو پسند کیا بعض کہتے ہیں اقامت کافی ہے،
 کیونکہ اذان اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرتا چاہتا ہو۔
 پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسنفی اسی کے قائل
 ہیں۔

اذان کی قسیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی سات سال خراب کی
نیت سے اذان کہے اس کے لئے معین سے ہر اوت کلمہ دہی

جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود
ثوبان، معاویہ، انس، ابوہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس کی حدیث غریب ہے
ابو قتیبہ کا نام بھی بن واضح ہے اور ابو حزن مکی کا نام محمد بن اسمیر ہے
باب بن زید جعفری کو علمائے حدیث نے ضعیف کہا ابو یحییٰ بن سعید و
عبد الرحمن نے اسے چھڑا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جلدوں
سے سنا نہیں دیکھ کر کہتے ہیں شاید اگر جابر جعفری نہ ہوتا تو اہل کوفہ
حدیث کے بغیر مہرتے اور اگر جلد نہ ہوتے تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے ہوتے۔

امام ضامن ہے اور مودق
امین ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام خاص ہے اور مفکرانہ انتقال ہے"۔
اسے اشراۃ الکرام کہہ فرمایا اور موفقیں کو بخش دے امام
ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہؓ، سہل بن سعدؓ
عقبتہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں سفیان
ثوریؓ، حنف بن علیؓ اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث
براسطہ ائمہ شمس و ابو صالحؓ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی۔ اسباب ابن عمرؓ نے ائمہ شمس سے روایت کرتے
ہوئے کہا میں نے ابو صالحؓ کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی۔ ناویز بن سلیمان نے یہ حدیث محمد بن ابو صالحؓ
اور ابو صالحؓ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے ابو زہرہؓ کو کہتے ہوئے
سنا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے ابو صالحؓ کی روایت،
حضرت عائشہؓ سے روایت کی نسبت سے اصح ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے سنا
کہ براسطہ ابو صالحؓ حضرت عائشہؓ کی روایت اصح ہے علی بن دینارؓ
سے مذکور ہے کہ ابو صالحؓ کی روایت مذکور حضرت ابوہریرہؓ سے
ثابت ہے اور نہ حضرت عائشہؓ سے (رضی اللہ عنہما)۔

باب مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مَعَهُ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَابْنِ مَرْثُومٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبْعَةَ وَعَالِشَةَ وَمَعَاذُ بْنِ أَنَسٍ وَمَعَاذِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا إِذَا أَدَّى مَعَهُ وَغَيْرُهُ أَجَدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ مَالِكٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ أَصَحُّ

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْإِذَانِ أَحْرًا

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ لَا يَأْخُذُ عَلَى آذَانِهِ أَحْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْمَعْلُومُ عَلَى هَذَا أَنَّ هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْإِذَانِ أَحْرًا وَاسْتَحَبُّوا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَحْتَصِبَ فِي آذَانِهِ

باب مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدَّعَاءِ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِي عَنْ الْوَكِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ سَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَحَّانٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

اذن سننے والا کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان سن کر وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے اس باب میں حضرت ابو رافع، ابو ہریرہ، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن ربیعہ، مالشہ، معاذ بن انس اور معاذ بن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے کہ وہ ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے، معمر اور کنی دوسرے راویوں نے اسی طرح زہری سے روایت کیا، عبدالرحمن بن اسحق نے بھی زہری سے یہ حدیث سعید بن مسیب کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ابوبکر کی روایت صحیح ہے۔

مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طائف پر طبل بجا کر بھیجے وقت) مجھ سے آخری دہائی یہ لیا کہ میں ایسا نہیں کرتا جو اذان پر اجرت ملے، امام ترمذی فرماتے ہیں عثمان کی حدیث حسن ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے اذان پر اجرت کو مکروہ کہا اور مؤذن کے لئے ثواب کی نیت سے اذان دینے کو مستحب قرار دیا، مسافرین تقیہ کرنے لوگوں میں سستی دیکھ کر اجرت کی اجازت دی ہے اسی پر فقہاء نے مکروہ و مستحب قرار دیا، فقہاء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر مؤذن نے اذان سن کر وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے تو اس کو کوئی معبود نہیں، ایک

اذان کے بعد دعاؤ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایک

جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ وَآنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَحْيِيكَ يَا اللَّهُ دُبًّا وَبِأَسْلَامِ رُبِّكَ أَذِيكَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلًا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ دُؤْلُوبٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فِي رِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبِيسٍ .

بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

۲۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ وَآنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَحْيِيكَ يَا اللَّهُ دُبًّا وَبِأَسْلَامِ رُبِّكَ أَذِيكَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلًا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ دُؤْلُوبٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فِي رِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبِيسٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۲۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِيسٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو عِيْنِي قَالُوا نَأْتِيَانِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا .

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں " اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منہجہ غریب ہے اور ہم اسے حدیث بن محمد بن اسحاق بن عبد الرحمن کی حدیث سمجھتے ہیں

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (روایہ ہے) "اے اللہ! اس جامع دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیع اور تفصیلت عطا فرما اور انہیں وہ مقام عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں حدیث جابر منہجہ غریب ہے میں نہیں معلوم کہ شعیب بن ابو حمزہ کے علاوہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو۔

اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اذان اور اقامت کے درمیان رماہی جانے والی ۲ دعا، رد نہیں ہوتی، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے، ابوالفتح ہمدانی نے بھی اس کی مثل زید بن مریم کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَكُمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ .

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَابِعَهُ الزُّرَّارِيُّ أَنَا مَعَهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَرَضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أَمْرِي بِهِ الصَّلَاةُ خُصَّيْنِ ثُمَّ لَقِيتُ حَتَّى جُعِلَتْ خُصًّا لَمْ تَرَوْهُ يَوْمَ مَحْضَرَاتِهِ وَبَيَّضَ لِي الْقَوْلُ لَمَّا تَنَى وَإِنَّ لَكَ فِي هَذِهِ الْخُمُسِ خُمُسَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَآدَمَ قَتَادَةَ وَآدَمَ ذَرَّ وَمَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ وَآدَمَ سَعِيدِ بْنِ الْحُدَّادِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النَّسَائِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخُمُسِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمِعْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ الْخُمُسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يَكُنْ فِي الْكُفْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالنَّسَائِيِّ وَخُطْبَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا هُشَاةٌ تَابِعَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَابِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَقْضِي عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَةً بِسِتٍّ وَعِشْرِينَ حُرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآدَمَ بْنِ كَعْبٍ مَكَازِي بْنِ جَبَلٍ وَآدَمَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ هَاشِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى تَابِعُ بْنُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں پھر تم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ روگئیں پھر آواز دی گئی اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کی بات نہیں بدلتی اور آپ کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پانچ کا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید، ابو ذر، مالک بن معمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

پانچ نمازوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان ستر نہ بننے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب تک کہ وہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں حضرت جابر، انس، اسد بن اسدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

جماعت کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت اکیس پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو سعید، ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نافع نے بھی حضرت

عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُضِيَ
صَلَاةُ الْيَوْمِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَ
عِشْرِينَ رَجُلًا وَسَامِعَهُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَهُ إِشْرَاقُ الْوُحُوشِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَمَّا قَالَهُ حَتَّى قَالَ
بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ مَعْنَى مَا
بَالِكَ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ سَيِّدِ ابْنِ السَّيِّبِ عَنْ ابْنِ
هَاشِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ وَحْدِهِ
بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ حَبًّا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمْ جَمْعُ التَّوَادُّعِ فَلَا يَجِبُ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَوَابُكَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِنَبِيِّ أَنْ يَجْعَلَ أَحَدُكُمْ
قَرَأَ أَمْرًا بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَحَدُهُمْ عَلَى أَقْرَابٍ لَا يَشْهَدُونَ
الْعِبَادَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ وَأَبِي الدُّدُّوَادِ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَمَعَاذِ ابْنِ أَتَشِيهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
هَاشِمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ
وَعَنِ الْأَعْيَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَمَعَ
الرَّيَاءَ أَوْ كَلَمَ رَجُلًا فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
هَذَا عَلَى التَّقْلِيدِ وَالْتِزَامِ يُدْرِكُ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي
تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مَنْ عُدَّ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مُجَاهِدًا وَيَسِيلُ ابْنُ
عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ
بِحُجَّةٍ وَلَا جَمَاعَةٍ فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هَذَا
عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ
لَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَالْحُجَّةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَسَيُحْتَقَرُّ
لِحُجَّتِهِ وَنَهَارِهِ

ابن عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ باجماعت کی
نفیست اکیلے پڑھنے سے ستائیس رتبے زیادہ
ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عام روایت سے
پچیس درجات کا قول نقل کیا صرف حضرت ابن عمر نے،
ستائیس درجات کہلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت
کے ساتھ نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے
زیادہ نفیست رکھتی ہے، امام ترمذی منسباتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بخارہ ان سن کر جواب نہ دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض قوماؤں کو بکریوں
کا انبار میں کر لیا کہ وہیں چھ نماز کا حکم فرمائیں، غنا کے لئے امانت رکھی جائے
پھر ان کے گھوڑوں کو اگلے گھوڑوں نماز کیلئے حاضر نہیں ہوتے، اس باب
میں حضرت ابن مسعود، ابو ذر، ابن عباس، معاذ بن بنس اور جابر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور
کئی کتاب سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر اسے قبول نہ کرے (یعنی مسجد
میں نہ آئے) اس کی نماز کال نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ تکلیف نہیں ہے بلکہ تنبیہ
پر مبنی ہے کہ کسی کیلئے بلائے ترک جماعت کی نصیحت نہیں امام مجاہد فرماتے
ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ صحابہ کہ ایک شخص دن بھر بدنہ
رکعت اور ساری رات قوافل ادا کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں
حاضر نہیں ہوتا اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جائیگا
مجاہد فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی، جمعہ اور جماعت
سے اعراض کرتے ہوئے ان کے حق کو کم سمجھتے اور
ان میں شہسبی کرتے ہوئے حاضر نہیں ہوتا اور
(بہنی ہے)

تہا نماز پڑھنے والا جماعت پالے تو
کیا کرے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَصَلِّي وَحْدَهُ لَا يَدَارِكُ الْجَمَاعَةَ.

۲۰۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَابِعَ شَيْخَهُ تَابِعِي بْنُ حَفْصَةَ
تَابِعًا يَرْبُؤُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
فِي مَسْجِدِ الْوُجُعِ فَلَمَّا أَقْبَضَ صَلَاتَهُ انْخَرَفَ كَأَنَّهُ
يَرْجُلِينَ فِي الْخَرَى الْقَوْمُ يَرْجُلُونَ مَعَهُ فَقَالَ مَا يَهْدِي
لِي فِي هَذَا شَرِيعَةً قَرَأْتُ فِيهَا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَصِلِيَا
مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رَحَالِنَا
قَالَ فَلَا تَقْعُدُوا إِذَا صَلَّيْنَا فِي رَحَالِنَا كَمَا كُنَّا نَعْمَلُ فَصَلَّيْتُ
جَمَاعَةً فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ فَإِنَّا كُنَّا نَأْكُلُهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ ابْنِ سَامٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ بْنَ حَبِيبٍ
يَزِيدِي ابْنِ الْأَسْوَدِ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ
وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَهُمْ يَقُولُ سُبْحَانَ التَّوْرَةِ وَالْقُرْآنِ
وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ قَالُوا إِذَا صَلَّيْتُ الرَّجُلُ وَحْدَهُ لَمْ يَدْرِكْ
الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُكَبِّرُ الْفَلَاحَ كُلُّهَا فِي الْجَمَاعَةِ حَرًّا إِذَا
صَلَّ الرَّجُلُ الْغُرْبَ وَحْدَهُ لَمْ يَدْرِكْ الْجَمَاعَةَ
قَالُوا فَإِنَّهُ يَصَلِّيَهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرُكُوعِهِ وَالَّتِي صَلَّيْتُ
وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ
قَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ مَرَّةً.

۲۱۰. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ
عَنْ سَيْبَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي الْمَوْتَوِي عَنْ أَبِي سَيْدٍ قَالَ
جَاءَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَتَيْتُمْ بِمَنْ عَلَى هَذَا أَفَقَّامُ رَجُلٌ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُرْثَدَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أَبِي سَعْدٍ بِحَدِيثٍ حَسَنٍ وَ

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ حج میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز
پڑھی، سلام پھرنے کے بعد آپ نے مڑ کر دیکھا تو انہیں دور آدمی
بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے باجماعت نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے
فرمایا "اگر میرے پاس جادو" انہیں اس حالت میں لایا گیا کہ (خوف سے)
انکے کان سے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا "ہمارے ساتھ نماز
پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا" انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ!
ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو
جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یہ نفل ہر جا میں گے اس باب میں
حضرت محمد بن یزید بن عمار رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے،
امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور
مستدرک علیہ کا یہ قول ہے سفیان ترمذی، امام شافعی، احمد اور اسلم
فرماتے ہیں جب کوئی شخص عیدہ نماز پڑھ لے پھر جماعت کر لے
تو تمام نماز کو باجماعت ٹھائے نفل پڑھے، اگر سفر کی نماز اکیلے
پڑھی پھر جماعت کر لیا تو ایک رکعت اور طائر شفق کرے یہ نماز
نفل ہوگی (اور جو عیدہ پڑھی فرض شمار ہوگی۔

مسجد میں دوسری جماعت کا حکم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت
نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اس
کے ساتھ شریک ہو کر ثواب کی تجارت کرتا ہے ایک آدمی اشیا
اور اس کے ساتھ ہی کر نماز ادا کی، اس باب میں ابو امامہ و ابو ہریرہ
اور محمد بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی

پیشکش

پہلی صفت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کی سب سے اچھی صفت پہلی صفت ہے اور سب سے بُری صفت آخری ہے، جب کہ مردوں کی بہترین صفت آخری اور بُری صفت پہلی صفت ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس، ابو سعید، ابی بن کعب، عائشہ، عمر فاروق بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیثِ باہر میں صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ پہلی صفت چھوٹے تین مرتبہ بعد از موت والوں کے لئے درجہ تکمیل عطا کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ انانِ اولیٰ صفت میں کتنا اچھے ہیں پھر وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن و مالک اور قتیبہ نے بواسطہ مالک، اسمیٰ اور الوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مشمل حدیث روایت کی۔

صفینِ سیدھی رکھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفینِ سیدھی فرمایا کرتے تھے ایک دن آپ باہر تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا تھا آپ نے فرمایا تمہیں لانا اپنی صفینِ سیدھی رکھنی ہر گز در نہ دے کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو دہکاڑ دے اس بابِ حضرت جابر بن عمرو، جابر بن عبد اللہ، انس، ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث میں صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا محکمِ نذر سے منور کیا ہو چکا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ ایک شخص کو صفینِ سیدھی کرنے کیلئے مقرر فرماتے تھے

باب ۱۶۳ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۲۱۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْحَنَظَلِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْلٍ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفٍ الزَّجَالِ أَوَّلُهَا وَخَيْرُهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفٍ النَّبَا آخِرُهَا وَخَيْرُهَا أَوَّلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَأَبِي دَعَابٍ وَابْنِ مَسْرُومٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ كَأَنَّكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۲۱۵ وَكَذَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَنْحِي لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَالثَّلَاثِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْوَسْطِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَفَرَّجَهُمْ وَالْآخِرُ يَشْتَهَرُ عَلَيْهِمْ لَا يَسْتَهْجِرُونَنَا يَذِلُّكَ الْإِسْحَاقُ بْنُ مُرْسَى الْأَنْصَارِيِّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ ۴ وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُبَيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثًا ۵

باب ۱۶۵ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۲۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ يَسَّادٍ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الشَّعْبَانِيِّ بْنِ تَبَخُفٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَّ بَيْنَ مَا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا مَسْدُودًا عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَنَسْرُقَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَوْنَا لَعَنَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ مَرْزُوقٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ كُنَا مِلَّةً الصُّفُوفِ وَرُفُوعٍ عَنْ رَأْسِنَا كَانَ يَرْجَى رَجُلًا قَامَةً مَسْفُوفًا وَكَذَلِكَ رَوَى يَحْيَى

مقتد کما یزید کہتے ہیں کہ یہ اطلاع نہ دیتا کہ میں یہی پہنچاں میں صحت
میں دشمنی نہ تھا اس پر اس کا خیال نہ کرتے اور فرمایا کرتے کہ میں یہی پہنچاں
اور حضرت علی کہ فرمایا کرتے تھے فلاں کہہ دیا اسے فلاں چھے پہنچاں۔

امام کے قریب عقلمند اور مسجد رکھنے
ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے قریب عقلمند اور مسجد رکھنے
ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پس
میں اختلاف نہ کرو کہ میں تمہارے دل نہ مختلف ہو جائیں اور باتوں
میں شرم و شغب سے گریز کرو۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب
ابو مسعود، ابو سعید، برادر انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن و غریب
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے
قریب بہا برین اور انصار کی صفیں پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے
رسالت لیں کہ (مختصر یہ کہیں) خالد بن ولید سے مروی ہے کہ ابن
جس کی کنیت ابو السائل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس نے عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا خالد بن ولید سے کہی جاتے ہیں کہ انھیں
ایک سوچی کے پاس بیٹھے تھے اس نے اس نسبت سے مشہور ہوئے
ابو مسعود کا نام زیاد بن کعب ہے۔

ستونوں کے درمیان صف کرو ہے

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں ہم نے ایک حاکم کی اقتداء میں نماز پڑھی
لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہم نے مجبور ہو کر دو ستونوں کے
درمیان نماز ادا کی، جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے منہ پایا ہم پر
رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت
قرو بن ایاس مرقی سے بھی روایت ہے، امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے، بعض علماء

أَنَّ الصَّغُوفَ قَدْ اسْتَوَتْ وَرُوي عَنْ عَنِّي وَعَنْ عَمَّانَ أَنَّهُمَا
كَانَا يَتَّحَدَّثَانِ فِي ذَلِكَ يَتَوَلَّانِ اسْتَوَوْا وَكَانَ سَعْيٌ يَقُولُ
تَقَدَّمُ يَا فَالَانُ مَتَاخَرُ يَا فَالَانُ

بَابُ مَا جَاءَ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ
وَالْتَّهَى

۲۱۷ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمِيٍّ الْجَعْفَرِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ ناخِلُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي مَعْصُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالتَّهَى فَكَانَ الَّذِينَ
يَكُونُ هَمُّهُمْ الَّذِينَ يَكُونُ هَمُّهُمْ وَلَا تَخْتَلِعُوا فَتَخْتَلِفُ
خُلُوقُكُمْ وَآيَاكُمْ وَهَيْئَاتُ الْأَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
بَنِي كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي وَ
لَوْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ السَّهْلَ جُرُونِ وَالْأَنْصَارِ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ وَخَالِدُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ يَكْنَى أَبَا السَّائِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَدَّادِ مَا حَدَّثَنَا إِلَّا أَنَّهُ
كَانَ يُجْلِسُ إِلَى حَدَّادٍ فَلْيَسْبُ إِلَيْهِ وَأَبُو مَعْصُومٍ
أَمْسَرَ زِيَادُ بْنُ كَعْبٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّغُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي

۲۱۸ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ زَكَرِيَّةَ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
هَالِدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ صَلَّيْتُ كَثْفَتِ أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَخَضَعُوا لَنَا النَّاسُ
فَمَنْ لِي بَيْنَ السَّوَارِي يَحْتَمِلُ فَتَمَاضِيَتَا خَالِ الْأَسْرَى
مَالِكٍ كَمَا نَحْنُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
وَالْمُنِيِّ قَالَ أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْيَانَ

نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ کہا ہے
امام احمد اسلمی بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کہ بعض
علمائے اس کی اجازت دی ہے۔

صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز

ہلال بن لیث کہتے ہیں ہم مقام رقبہ میں تھے کہ زیاد بن ابی
جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اٹھا کر ایک شیخ والی مسجد
اسدی کے پاس لے گئے۔ اور کہا (زیاد نے) اگر مجھ سے
اس بزرگ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے
تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے نماز ٹٹانے کا حکم فرمایا، اور اس بات کو وہ بزرگ
سُن رہے تھے۔ اس باب میں حضرت علی بن شیبان
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں،
امام ترمذی فرماتے ہیں والیہ کی حدیث حسن ہے اور
علماء کی ایک جماعت نے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز
کو ناجائز کہا اور اسے ٹٹانے کا حکم دیا۔ امام احمد اور
اسلمی کا بھی یہی مسلک ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ
نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی
اسی بات کے قائل ہیں۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت کا
بھی والیہ بن مسجد کی حدیث پر عمل ہے اور وہ صف
کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کو واجب الامارہ سمجھتے ہیں
حماد بن یسکان، ابن ابی یعلیٰ اور دیگر بھی ان ہی تائیدین ہیں
سے ہیں۔ حدیث حمید بن کر ہلال بن لیث سے متعدد راویوں
نے ابوالخوص واسطہ زیاد بن ابی جعد والیہ کی حدیث
کی مثل روایت کیا۔ حمید بن کر ہلال سے پتہ چلتا ہے کہ
ہلال نے والیہ سے طاعات کی۔ مثنیٰ کا اس میں اختلاف
ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن عمر نے بواسطہ ہلال بن لیث
اور عمرو بن راشد، والیہ سے جو حدیث روایت کی وہ

صَحِيحٌ وَذَكَرَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَيِّفَ
بَيْنَ الشَّوَارِبِ وَيَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَكَذَلِكَ رَحِمَهُ
قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ التَّوَلُّوَةِ ذَلِكَ.

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حَصِينِ
عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي
الْجَعْدِ يَدِي وَنَحَنُ بِالرَّقْدَةِ فَتَأَمَّرَ لِي عَلَى شَيْخٍ
يُقَالُ لَهُ الْإِسْمَةُ بْنُ مَعْبُدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ
زِيَادُ بْنُ أَبِي هَذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا أَصْلَحَ خَلْفَ الصَّفِّ
وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ قَامَرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُعِيدَ الصَّلَاةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِيسَى بْنِ قِيْسٍ
وَأَبْنِ مَسْأَدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْإِسْمَةِ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَذَكَرَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَيِّفَ الرَّجُلُ
خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا يُعِيدُ إِذَا أَصْلَحَ خَلْفَ الصَّفِّ
وَحْدَهُ وَفِيهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَكَذَلِكَ قَوْمٌ
مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْزِزُونَ إِذَا أَصْلَحَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
وَهُوَ كَقَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَ
قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى حَوْثِ بْنِ الْإِسْمَةِ
بْنِ مَعْبُدٍ أَيْضًا قَالُوا مَنْ جَلَسَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ يُعِيدُ
مُسْتَحْتَكًا وَابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنُ أَبِي يَكِيْنٍ وَوَكِيْعٌ وَ
تَوَاضَعُوا حَدِيثُ حَصِينِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ فَخَيْرٌ وَاحِدٍ
مِثْلُ رِوَايَةِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
الْإِسْمَةِ وَفِي حَدِيثِ حَصِينِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هِلَالَ أَخَذَ
أَمْرَهُ الْإِسْمَةَ فَاسْتَلَفَ أَهْلَ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَكَانَ
بَعْضُهُمْ يَحْتَجُّ بِمِثْلِهِ وَبَعْضُهُمْ يَحْتَجُّ بِمِثْلِهِ وَفِي هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
عِيسَى بْنِ رَاشِدٍ عَنْ الْإِسْمَةِ قَالُوا بَعْضُهُمْ
حَدِيثُ حَصِينِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي

التَّجْمِيدُ عَنْ قَالِيسَةَ ابْنِ مَعْبُدٍ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا
 عَنْ قَالِيسَةَ ابْنِ مَعْبُدٍ عَنْ وَثَنٍ مَوْلَانَا عَنْ زُرَّارٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ
 حَدِيثُ هَذَا ابْنُ يَسَافٍ عَنْ زُرَّارٍ ابْنِ أَبِي التَّجْمِيدِ عَنْ قَالِيسَةَ
 ابْنِ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ
 خُصَمَاءَ عَنْ سَلَمٍ وَابْنِ مَرْثُومٍ زِيَادَ ابْنِ أَبِي التَّجْمِيدِ عَنْ وَثَنَةَ
 قَالَ وَثَنَةُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَهْبَةَ كَانَ خُصَمَاءَ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ هَذَا ابْنِ يَسَافٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ رَاشِدٍ
 عَنْ قَالِيسَةَ ابْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ رَجُلًا صَنَعَ خُفَّ الصَّيْفِ وَحَدَّهُ
 فَأَمَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَهُ الصَّلَاقَ فَقَالَ
 أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِذَا
 صَنَعَ الرَّجُلُ وَحَدَّهُ خُفَّ الصَّيْفِ كَانَ يُعِيدُ .

باب ۳۹ ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجل

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَصِلُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

٢٢١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ
قَالَ أَيْتَانَا كَارِئِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ
بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ أَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ
مَسْرُودٍ وَجَاهِرٍ قَالَ أَبُو عَرِينَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ

ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو رد امام کے پیچھے کھڑے ہوں حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عقروہ
اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک آپ کی رہتی طرف اندر
دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حفظ
میں کلام کیا ہے۔

امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو
کس طرح صفیں بنادیں جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی
بیکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لئے تیار کیا
گیا تھا کھانے کھانے کے بعد آپ نے فرمایا انہوں نے تمہارے ساتھ نماز
پڑھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اللہ کو ایک چٹائی لے آیا جو بکیرت
استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا پھر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم راس کے بھائی
آپ کے پیچھے صف بنادی جبکہ طرحی (دای) ہمارے پیچھے کھڑی
ہو گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں، بعد
واپس قرآن پڑھنے لگے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ
عنہ کی حدیث صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب
امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی رائیں جانب کھڑا
ہو اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو بعض لوگوں نے اس
حدیث کی رو سے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا ہے کہتے ہیں
کہ بچے پر نماز فرض نہیں لہذا حضرت انس تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس یتیم بچے کے ساتھ ٹاکرا پنے پیچھے کھڑا
کیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز معتبر نہ ہوتی
آپ اسے حضرت انس کیساتھ کھڑا نہ فرماتے بلکہ دینی جانب کھڑا کرتے۔
موسیٰ بن انس نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں ایک آدمی کو اپنے دائیں طرف کھڑا کیا

عَنْ يَتِيمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَالْوَلَاةِ إِذَا كَانُوا
ثَلَاثَةً فَأَمَّا الرَّجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرُوي عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ صَلَاتَهُ بِخَلْفَةٍ وَالْأَسْوَدُ كَأَمَّا أَحَدُهُمَا
عَنْ يَتِيمٍ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارٍ وَرَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا تَكْلَفٌ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْتِيعَالِ ابْنِ
مُسْلِمٍ مِنْ قَبْلِ حَفِظِهِ.

باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه
رجال ونساء

۲۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْأَنْصَارِيِّ قَا مَعْنُ قَا مَا لِي
عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ جَدَّاهُ مَكِينَةً مَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنًا مَصْنَعَةً فَأَجَلَ مِنْهُ شَرٌّ قَالَ قَوْمًا
فَلْتَصِلْ بِكُمْ قَالَ أَنَسُ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ
مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ فَتَضَخَّتُ بِالنَّسَاءِ وَفَعَا مَعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتْ عَلَيْهِمَا وَأَلَيْتُهُمْ
وَرَأَوْهُمَا وَالْعَجُوزُ مِنْ قَوْمَانَا فَصَلَّى بِمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ
قَالَ أَبُو يَتِيمٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَالْوَلَاةِ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَ
أَمْرًا قَا مَرَّ الرَّجُلُ عَنْ يَتِيمٍ الْإِمَامِ وَالْمَرْأَةِ خَلْفَهُمَا
وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِجَازَةِ
الْصَّلَاةِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصِّغَةِ وَحْدَهُمَا وَقَالُوا
إِنَّ الصِّغَةَ لَمْ تَكُنْ لَهَا صَلَاةٌ وَكَانَ أَنَسُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ وَلَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيمِ خَلْفَهُ
فَكُنْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْيَتِيمَ صَلَاةً
لَمَّا أَقَامَ الْيَتِيمَ مَعَهُ وَلَا أَقَامَهُ عَنْ يَتِيمٍ وَهَذَا
رُوي عَنْ مُرْسَى ابْنِ أَنَسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَهُ عَنْ يَتِيمٍ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهُ

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَمَرَ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَرَ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالضَّعِيفَ وَالْمُرِيضَ فَإِذَا أَصَلَى وَخَدَّاهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ سَالِمٍ وَأَبِي لَيْسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هَاشِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ وَابْنُ مَسْرُومٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا جَسَّاسٌ صَحِيحٌ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَخْبَرُوا أَنَّ لَا يُطِيعُ إِلَّا مَا مَرَّ بِمُخَافَةِ اللَّهِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمُرِيضِ وَالْزِّنَادِ اسْمُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ دُلْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ الْمَدَنِيُّ يُكْنَى أَبَا دَاوُدَ ۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنِيرَةِ عَنْ أَبِي عُرَابَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ صَلَوةً فِي تَمَامِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا سَمُكٌ بْنُ ذَكِيجٍ نَا مَسْعُودُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ طَرِيقِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي لَهذَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّاخَ الصَّلَاةِ الظُّفُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُعِزَّ إِلَّا الْحُدُودَ وَشُورَى فِي هَرِيقِ آذَانِهَا فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَابٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَجَوَدُ إِسْنَادًا

امام، مختصر نماز پڑھائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التہیۃ والتسلیم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو وہی چھک کر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی، کمزور بھی ہوتے ہیں بیمار بھی۔ اور جب اکیلا ہرگز جیسے ہی چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت ہادی بن عالم، انس، جابر بن مسعود، انس بن عبد اللہ، البراء بن عقیل، عثمان بن العاص، ابو مسعود، جابر بن عبد اللہ، احمد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور میں اکثر علماء کا فتویٰ مذہب ہے کہ امام کو چاہیے کہ نہ کمزور ہو نہ بڑھے نہ مریض کی تکلیف کے خوف سے لمبی نماز نہ پڑھائے ابو ذر کا نام عبد اللہ بن زکوان ہے۔ اور اعراب سے مراد عبد الرحمن بن ہریرہ مدینی ہیں، ابن کی کنیت البراء اور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لمبی گھر مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نازکی تحریم و تحلیل

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کئی چیز ہے اسکی تحریم و کبیرہ روائی ہے اور اسکی تحلیل و کبیرہ یہ ہے اس آیت کی نماز کو کامل انہیں جس نے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھی فرض ہوں، یا کوئی دوسری نماز۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سند کے لحاظ سے زیادہ گھری اور ابو سعید کی حدیث کے مقابلے میں صحیح ہے

امام ترندی فرماتے ہیں ہمیشہ سے مسلم برابر کے اپنے اپنے لئے ہرگز نہ ہو گئے تھے۔

أَوَّلُ مَا أَصَابَ الْكَلْبُ مَا أَكَادَ إِخْطَالُ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِ.

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۲۲۳ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
وَهْبٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَابْنِ مُسْكَرٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَجَاءٍ وَالثَّوْمَنِيِّ عَنْ
أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْعَرَاءِ أَقْرَبُكُمْ بِلِقَاءِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْوَهْلِ أَوْ
سَرَّاءَ مَا عَصَمَهُمُ بِالشَّيْءِ فَإِنْ كَانُوا فِي الشَّيْءِ سَرَّاءَ مَا قَدَّمَ
زَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْوَهْلِ سَرَّاءَ مَا قَدَّمَ زَجْرَةً وَلَا
يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ فِي بَيْتِهِ
إِلَّا بِإِذْنِهِ كَانَ مَحْمُودًا كَانَ إِمَامًا تَقِيَهُ فِي حَوَائِجِهِمْ
رِسَالَةً فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مَالِكٍ وَمَالِكِ
ابْنِ الْحَوَارِثِ وَمَعْنَى وَابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ
عَدِيدٌ إِبْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنِي عَنْ حَسَنِ مَسْجُودٍ وَالْعَمَلِ عَلَى
هَذَا جَعَلَ أَهْلُ الْعِلْمِ قَالُوا أَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ
أَقْرَبُكُمْ بِلِقَاءِ اللَّهِ وَأَعْلَى هُمْ بِالشَّيْءِ وَقَالُوا حَاجِبُ
النَّزِيلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَدْنُ صَاحِبِ
السُّنَنِ لَغَيْرِهِ فَكَذَلِكَ بَأْسَ أَنْ يَصْنَعَ بِهَذَا بَعْضُهُمْ
وَقَالُوا الشَّيْءُ أَنْ يَصْنَعَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
حَنْبَلٍ وَقَوْلُ أَبِي حَنِظَلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ الرَّجُلِ
فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
فَإِذَا أَدْنُ فَارْجُوا أَنَّ الْإِذْنَ فِي الْكَلْبِ دَلِيلٌ عَلَيْهِ
بِأَسَا إِذَا أَدْنُ لَبَا أَنْ يَصْنَعَ بِهِ أَنْ يَصْنَعَ صَاحِبُ
الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكَوْلُ الثَّقَلَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى
تَكْرِيمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أَدْنُ فَارْجُوا أَنَّ الْإِذْنَ
فِي الْكَلْبِ دَلِيلٌ عَلَيْهِ بِأَسَا إِذَا أَدْنُ لَبَا أَنْ يَصْنَعَ بِهِ.

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

اس بن صبیح کہتے ہیں میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کو سب سے اچھا
پڑھنے والا امامت کرائے اگر قرأت میں برابر ہیں تو سنت کا
زیادہ علم رکھنے والا ہو، اگر اس میں بھی برابر ہو تو جس نے ہجرت میں
تقدیم حاصل کی مگر ہجرت کرنے میں بھی مساوی ہیں تو جو زیادہ عمر رسیدہ
ہو وہ امامت کرائے، کسی کی اہانت کے بغیر اس کی مقررہ
امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کسی کے گھر میں اس کی
باعزت جگہ پر بلا اہانت بیٹھا بھی نہیں چاہیے، محمود کہتے ہیں،
ابن نمیر نے اپنی روایت میں "اللہ ہم سب سے" کے الفاظ نقل کئے
ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید الخدری بن مالک، مالک بن
حوریت اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں امام
ترندی فرماتے ہیں ابو سعید کی حدیث صحیح ہے اور اہل علم
کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں قرآن پاک اچھا پڑھنے والا اور
سنت کا زیادہ علم رکھنے والا شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے
نیز انہوں نے کہا گھر وال امامت کا زیادہ استحقاق رکھتا
ہے بعض علماء کہتے ہیں گھر والا اہانت دے کر غیر کے
نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض نے اسے
مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھانا
سنت ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ کوئی شخص کسی دوسرے
کی متعینہ امامت میں امام نہ بنے اور نہ ہی کسی کے
گھر کی باعزت جگہ پر بلا اہانت بیٹھے (اس ارشاد سے) میں
سمجھتا ہوں کہ اگر اہانت نہ جائے تو یہ ان تمام باتوں کی اہانت
برگئی اور صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے
میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ہم اسے اس سے پہلے دھڑکے مسائل میں لکھ چکے ہیں صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تحریم نماز، تکبیر سے بعد تکبیر کے بغیر آدمی نمازیں داخل نہیں کرتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عمر بن ابان سے عبد الرحمن بن سہب کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے اسرار کیساتھ نماز شروع کرے لیکن تکبیر کے بعد نماز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وض ہو جائے تو میں اسے حکم دے گا کہ وضو کرے اپنی جگہ واپس آئے اور سلام پھیرے بیشک حکم رسول اپنی جگہ برقرار ہے البتہ وہ کام مستند بن مالک بن قلندر ہے۔

فت: اللہ اکبر کی جگہ کوئی دوسرا لفظ جو خاص تعظیم الہی کا مفہوم دے کہنے سے نماز ہر طے کی لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ تمام نے عالمگیری و دیگر کتب فقہ (مسرور)

تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نماز کے لئے تکبیر کہتے وقت انگلیاں کشادہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن مسمان کے واسطے سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں) انہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت اپنی ہاتھوں کو کھول کر اٹھاتے یہ روایت ابی یحییٰ بن یمان کی روایت سے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ابی یحییٰ بن یمان سے خطا واقع ہوئی۔

حضرت سعید بن مسمان کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، امام بخاری نے فرمایا کہ ابی یحییٰ بن یمان کی حدیث کی نسبت یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے اور ابی یحییٰ کی

وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كُتِبَ فِي أَوَّلِ رِكَابِ الرَّحْمَنِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَيَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحْسِنُوا أَنْ تَحْرِيرَ الْعَصَلَةِ الْكَبِيرَةِ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ وَالْجِلْدُ فِي السَّلَاةِ إِلَّا بِمَا لَمْ يَكُنْ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ أَبَا تَكْرِبٍ جَمْعًا بَنِي أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَعْدِيَنِي يَقُولُ لَمَّا أَكْتَمَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ وَبَشَرِجَ اسْتَأْذَنَ اسْتِئْذَانًا لِلَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ لَمْ يَجِزْهُ وَإِنْ حَدَّثَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَعِزَّ أَمَرَتْهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ وَيَسْتَعِزَّ اسْتِئْذَانًا لِلَّهِ تَعَالَى وَجِهَهُ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْتِئْذَانًا مِنْ مَلِكٍ بَنِي قُطَيْبَةَ

باب في نشر الأصابع عند التكبير

۳۳۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ وَابُو الْأَشْجَعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ يَمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَتَمَ الصَّلَاةَ نَشَرَ أَصَابِعَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ عَائِدٌ وَاحِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَجَّهَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهُوَ أَحْمَرُ مِنْ رَوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَأَخْطَأَ ابْنُ يَمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. ۳۳۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ أَنَّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيدِ الْحَنْفِيُّ مَا بَنِي أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيْسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ هَذَا أَحْمَرُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ وَحَدِيثِ عِيْسَى

بنو یسکان خطا

روایت خطا ہے۔

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زمانے الہی کے لئے پالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لئے دو ہجرتیں لکھی گئیں۔ ایک نجات جہنم سے اللہ دوسری منافقت سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس سے موقوفہ روایت کی گئی ہے۔ مسلم بن قیس بواسطہ طہ بن عمرو کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہماری علم میں نہیں جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہو یہ حدیث حبیب بن البرجیب پہلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی سند یوں ہے ہناد نے بواسطہ وکیع خالد بن طہان۔ حبیب بن البرجیب پہلی۔ حضرت انس سے موقوفہ روایت کی۔ اسماعیل بن عیاش نے انس حدیث کو عمارہ بن غزیہ اللہ انس بن مالک کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتے تو تکبیر کہہ کر اس طرح پڑھتے ”سبحانک اللہ وحمداک و تبارک اسمک وتعالی جہدک ولا اله غیرک“ پھر کہتے ”اللہ اکبر کبیرا“ پھر پڑھتے ”الحمد للہ اللہ السبح العظیم من الشیطن الرجیم من ہمزہ و نفوذ لفظ“ اس باب میں حضرت علیؓ عبد اللہ ابن مسعودؓ مالک

باب فی فضل التکبیرۃ الأولى

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَطَهْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَالَا سَا سَمِعُ بِنْتُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمِيٍّ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَمِيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لَيْلًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدِيكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كَتَبَ لَهُ بِهَا مِائَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْوَقَافِ قَالَ أَبُو بَرْدٍ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَعْلَمُوا أَنَّ رَفَعَةَ الْأَعَادِي سَمِعُ بِنْتُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمِيٍّ وَرَفَعَةَ يَزِيدُ هَذَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هَذَا وَكَانَ وَكِيعٌ مَعَ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا أَحْكَمُ مِنْ غَيْرِ مَحْضُوطٍ وَهُوَ حَدِيثُ مُرْسَلٌ عَمَارَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ لَعَزَمُوا رَوَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

باب ما يقول عند افتتاح الصلوة

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ وَابْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سَيْسَانَ الطَّبْرِيُّ عَنْ أَبِي التَّيْحَانِيِّ عَنْ أَبِي التَّوَكُّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِالنَّبِيلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَجَاءَلُكَ اسْمُكَ وَكَفَالِي جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّيْخِ

جامعہ جبرین معلم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی شریف لکھتے ہیں اس باب میں البرسجید کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کیا لیکن اکثر علماء منسراتے ہیں کہ حذیفہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے کہ سبحانک اھم الخ پڑھتے تھے اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر نہیں پڑھتے تھے، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اکثر تابعین و دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ البرسجید کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی کے بارے میں کلام کیا، امام احمد فرماتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ”سبحانک اھم وحمک وبارک اسمک و تعالیٰ برک ولا الرغیرک“ پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی منسراتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سارہ کے خط میں کلام کیا گیا ہے، ابوزہر جال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“
آہستہ پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اسے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو نیز منسرایا میں نے صحابہ کرام کو اس سے زیاں

الْبُیُوتِ مِنَ الرِّجَالِ الرَّجُلِ مِنْ هَمَزٍ وَنَفْعٍ وَ
نَفْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِیٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ
حَارِثَةَ وَجَابِرٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو
عِیْسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَشْهُرُ حَدِيثٍ فِي هَذَا
الْبَابِ وَقَدْ أَخَذَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ
وَأَمَّا أَهْلُ الْوَحْيِ فَقَالُوا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَيُحْمَدُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَ
لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتَادُ أَهْلِ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ النَّكَارَةِ عَنْ غَيْرِهِمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي
إِسْنَادِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَخْبِي عَنْ سَعِيدٍ يَتَكَلَّمُ
فِي عَمَلِ بْنِ عِیٍّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هَذَا
الْحَدِيثُ.

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مَوْسَى
قَالَا أَبُو مَعَاذٍ يَتَنَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ عَدْلَةَ كَالْتِ كَانَ يَقُولُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتُمْ الصَّلَاةَ كَالِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَيُحْمَدُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَتَعَالَى
غَيْرُكَ قَالَ أَبُو عِیْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ
هَذَا النُّسخَ حَارِثَةَ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ وَفِي خَطِّهِ
وَأَبُو الرَّجَالِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ
نَا سَعِيدَ الْجَدْرِيَّ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عِيَاكِتَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ فِي ابْنِ يَحْيَى مُعْتَدٍ بِأَنَّكَ وَ

کسی بدعت سے بغض رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ بھی کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ عمرو عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ (بسم اللہ جہراً) کہتے ہوئے نہیں سنا لہذا تم بھی جہراً نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو من الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرو امام ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن مغفل کی حدیث سن ہے اور اکثر اصحاب رسول بن میں عقائد و شدید بھی ہیں اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک احمد ابی (اور امام ابو نعیم) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنی چاہیے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور کچھ صحابہ کرام کا بھی خیال ہے ان میں سے حضرت ابو ہریرہؓ ابن عمرؓ ابن عباسؓ ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ بعض تابعین بھی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے اسماعیل بن حماد، ابوسلمان کے بیٹے ہیں اور ابو خالد سے مراد ابو خالد رابی ہیں، ان کا نام ہر مرزبے اللہ وہ کوئی ہیں۔

سورہ فاتحہ سے قراءت شروع کرنا

الْحَدَّثَ قَالَ وَلَعَزَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَتْبَعَهُ النَّبِيَّ الْحَدَّثَ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنُ بَكْرٍ وَمَعِيَ مَعَكُمْ فَكُنْ أَسْمَ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ أَفَلَا تَقُولُ إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَغْفَلٍ حَدَّثْتُ حَسَنَ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ وَهْبٍ وَابْنُ دَعْبَرٍ وَابْنُ بَعْدَ هُمُ مِنَ التَّابِعِينَ وَابْنُ يَزِيدَ بْنِ الْقَوَيْمِ وَابْنُ السَّارِكِ فَحَمْدُ اللَّهِ لَا يَذَرُونَ أَنْ يَجْهَرُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُ لَنَا فِي تَنْسِيْبِ.

باب مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَكَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضِي صَلَاتَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَانَ إِسْنَادُ كَيْدٍ ذَلِكَ وَهَذَا يَعْتَدُونَ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ دَعْبَرٍ وَابْنُ بَعْدَ هُمُ مِنَ التَّابِعِينَ وَابْنُ يَزِيدَ بْنِ الْقَوَيْمِ وَابْنُ السَّارِكِ فَحَمْدُ اللَّهِ لَا يَذَرُونَ أَنْ يَجْهَرُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَابْنُ يَزِيدَ بْنِ الْقَوَيْمِ وَابْنُ السَّارِكِ فَحَمْدُ اللَّهِ لَا يَذَرُونَ أَنْ يَجْهَرُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالُوا وَيَقُولُ لَنَا فِي تَنْسِيْبِ.

بَابُ فِي إِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِأَلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت البرکھ، عمر فاروق، اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم، ابوالحمزہ شریب العلین سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی منسباتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے نقباء کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے اور دوسری سورت سے اسے پہلے پڑھتے یہ مطلب نہیں کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بالکل نہیں پڑھتے تھے، امام شافعی کا مسک یہ ہے کہ بسم اللہ سے ابتداء رک جائے اور جہری مساندوں میں اسے اپنی آواز سے پڑھا جائے۔

سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

حضرت مبارک بن عمارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی" اس باب میں حضرت البرہریہ، مالک، انس، ابوقتیابہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مبارک حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب جابر بن عبد اللہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ابی مبارک، شافعی، احمد اور اسکی رحیم اللہ علیہ مسک ہے

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُكُ وَعَمَّهُ وَوَعَثَمَانَ يُفَتِّحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيَسَى هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَائِدِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوا أَيْمَةً فَيُحْمَدُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا هُنِي هَذِهِ الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعَمَّهُ وَوَعَثَمَانَ كَانُوا يُفَتِّحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْدُونَ بِقِرَاءَةِ مَا فَتَحَ الْكِتَابَ قَبْلَ السُّورَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَقْرَأُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرَى أَنَّ يَبْدُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْ يَجْهَرُوا بِهَا إِذَا جَهِرُوا بِالْقِرَاءَةِ أَوْ لَا.

باب مَا جَاءَ أَنَّهَا لَمْ تَصْلُحْ إِلَّا بِهَا تَحْتِ

الكتاب

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا سَمِعْنَا عَيْنَ الشَّافِعِيِّ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَصْلُحْ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا تَحْتِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَحْمَانَ أَبُو عِيَسَى حَدِيثُ مُبَادَةَ أَحَدِيكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُصَيْنٍ وَكَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَمَّا مَا فَتَحَ الْكِتَابَ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

باب ماجاء فی الثامین

آمین کہنا

۲۳۶. حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ مَعْقِدٍ قَالَ قَالَ لَأَمَّا سَمِعْتُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حُجْرٍ
ابْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آخِرَ الْمُغْطَوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقَالَ آمِينَ وَمِنْهَا صَوْتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُونُسَ
وَأَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ حُبَيْرٍ حَدَّثَنَا
حَسَنٌ وَهُوَ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّامِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ
أَنْ يَرْفَعُ الرَّجُلُ صَوْتَهُ يَالثَّامِينَ وَلَا يُخَفِّضُهَا دِيهَمٌ
يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَنَسٍ
عَنْ مَلْقَمَةَ بِنْتِ وَائِلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَأَ آخِرَ الْمُغْطَوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقَالَ آمِينَ وَحَقَّقَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ
فِي هَذَا أَوْ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فِي مَرَاتِعِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ
فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَنَسٍ وَثَنَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنَسٍ
وَيَكْفِي أَمَا السُّكُونُ وَذَا فَخِرٌ عَنْ مَلْقَمَةَ بِنْتِ وَائِلٍ وَكَيْسَ
فَخِرٌ عَنْ مَلْقَمَةَ وَثَنَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ
ابْنِ حُبَيْرٍ وَكَانَ حَقَّقَ بِهَا صَوْتَهُ وَثَنَا هُوَ مَدِينَةُ
صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَسَكَتَ أَبَا ذَرَّةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ
فَقَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فِي هَذَا أَصَحُّ قَالَ رَوَى الْمَدَائِدُ
بْنُ حَصَالٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ
سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نَعْمَانَ عَنِ الْمَدَائِدِ ابْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ
ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا، اس باب میں حضرت علی
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی منسبتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث
صحت ہے اور کئی صحابہ، تابعین اور بعد کے (کچھ)
فقہاء کا بھی نظریہ ہے کہ "آمین" بلند آواز سے کہی
جائے اور آہستہ نہ کہی جائے، امام شافعی
، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، شعبہ نے اس
حدیث کو بواسطہ سلم بن کہیل، حجر ابو عنس اور علقمہ
بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین"
پڑھ کر آمین آہستہ کہی، امام ترمذی فرماتے ہیں، میں
نے امام بخاری سے سنا آپ فرماتے تھے، سفیان
کی حدیث، شعبہ کی حدیث سے اصح ہے شعبہ نے کئی جگہ
خطا کی حجر ابو عنس کہا، جبکہ وہ حجر بن عنس ہیں جن کی
کنیت ابراہیم ہے، شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل
کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنس نے وائل
بن حجر سے روایت کیا، تیسری خطا یہ کہ انہوں نے کہا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں
بلند آواز سے پڑھنے کے الفاظ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بیٹے ابو زرہ
سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سفیان کی حدیث
اصح ہے اور کہا کہ علی بن صالح اسدی نے سلم بن کہیل سے سفیان
کی روایت کی مثل روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس
کی سند یہ ہے ابوبکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبد اللہ بن عمر
اسدی اسلم بن کہیل، حجر بن عنس، وائل بن حجر سے حدیث سفیان
بواسطہ سلم بن کہیل کی مثل روایت کی ہے۔

ت ہر بلند آواز سے آمین تعلیم کے لئے تھی، اس لئے آہستہ آمین کہنا مستحب ہے (مترجم)۔

آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

نماز کے دو سکتے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم نے ایک سکتہ (آپ سے) یاد کیا۔ فرماتے ہیں، پھر ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دینے طیبہ میں نکھاتراہوں نے جواب میں فرمایا کہ سمرہ کی یاد صحیح ہے حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپ نے فرمایا نماز میں داخل ہونے پر قرات سے فارغ ہوتے وقت پھر فرمایا اور جب ”والفعلین“ پڑھے تیارہ کر پسند تھا کہ جب قرات سے فارغ ہو لیں تو سکتہ کریں یہاں تک کہ سانس واپس آجائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ”سمرہ کی حدیث حسن ہے اور کئی علماء کا یہی قول ہے کہ امام کے لئے نماز کے آغاز اور قرات کے خاتمہ پر سکتہ دینا مستحب ہے امام احمد، امام الحنفی، امام مالک، امام شافعی اور امام حنبلی کا یہی قول ہے۔“

نماز میں دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھنا

باب ماجاء فی فضل التَّامِیْنِ

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَدْ رَوَى عَنْ جَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الرَّسُولُ فَأَمَّا مَنُورًا كَأَنَّهُ مَنُورٌ وَاقِعٌ تَامِيْنُهُ تَامِيْنُ الْمَلَائِكَةِ فَيُغْفَرُ لَهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ قَالِ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ماجاء فی السَّكَّتَيْنِ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَلَفَهُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْعَسَنِ عَنْ سَمُوعَةَ قَالَ سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ حَفِظْنَا سَكَّتَهُ فَكُنْتُمَا إِلَيْنِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ يَا لَمَدِيْنَةَ كُتِّبَ أَبُو أَنِّي أَنْ حَفِظْتُ سَمُوعَةَ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لَقَدْ نَادَا هَاتَاكُمَا السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا وَخَلَّ فِي صَلَاتِهِ وَرَأَى أَهْرَعَ مِنَ الْقِرَاءَةِ لَعَنَ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُنْجِبُهُ إِلَّا أَهْرَعَ مِنَ الْقِرَاءَةِ لَا أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَكْرَأَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنِي سَمُوعَةُ حَدَّثَنِي حَسَنٌ وَهُوَ كَرِهُ لِنُفِيرٍ وَاجِدٍ وَنَافِلٍ الْعِلْمُ يَسْتَحِبُّونَ لِلرَّامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا يَفْتَحُهُمُ السَّلَامُ وَبَعْدَ الْقِرَاءَةِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ إِسْمَاعِيلُ وَأَصْحَابُنَا

باب ماجاء فی وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى

الشَّامَالِ فِي الصَّلَاةِ

قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کر دائیں ہاتھ سے پکڑتے اس باب میں حضرت وائل بن حجر، عقیق بن سارث، ابن عباس، ابن مسعود، اور سہل بن سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: ہلب کی حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے، بعض کہتے ہیں ٹانگ کے اوپر رکھے، اور بعض کے نزدیک ٹانگ کے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک دونوں جگہ گناہ شس ہے۔ ہلب کا نام یزید بن تنافذی ہے۔

رکوع اور سجدہ کی تکبیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (مناسبت میں) نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوسریہ، انس، ابن عمر، ابراہیم اشعری، ابوسریہ، عمران بن حصین، وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اس پر صحابہ کرام، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تابعین اور امام فقہاء و علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

۲۳۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ مِمَّا كُنَّا نَحْمِلُ الْيَمِينِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَفَطِيمَةَ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ هَلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا لِعَنْدِ أَهْلِ الْيَمِينِ أَصَحُّ بِالْجَمْعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَابِلِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَزِيدُونَ أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ يَسْتَكْبِرُ عَلَى يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ وَتَأْتِي بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعُهَا خَوْفَ الشَّرِّ وَرَأَى قَوْمٌ لَنْ يَضَعُهَا تَحْتَ الشُّكْرِ وَكَانَ ذَلِكَ وَاسِعًا عَنْهُمْ وَاسْمُ هَلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قَنَازَةَ الْقَلَائِي.

باب مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرَّكُوعِ وَالشُّجُودِ

۲۴۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي كُلِّ حُضْنٍ وَرَفِيعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبْنِ مَوْسَى وَعُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ اللَّهِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْقَابِلِينَ عَلَيْهِ عَامَّةٌ الْعُقَلَاءُ وَالْعُلَمَاءُ.

۲۴۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِيْنََ بْنَ الْحُسَيْنِ قَالَا أَلَا نَعْبُدُ اللَّهَ ابْنَ الْبَارِكِ عَيْنَ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَوْهَرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام
اور بعد کے علماء کا یہی قول ہے، کہ نمازی
رکوع و سجود کے لئے جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْبُرُ وَهُوَ يَهْوِي
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَعْدُ
قَالُوا يَكْبُرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالتَّسْجُودِ.

باب رفع اليدين عند الركوع

۲۳۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَكَالِثُ بْنُ عَدِيٍّ
بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَوْثَمِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْتَتَحَ الصَّلَاةَ
يَرْكَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَحَاذِيَ عَيْنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ
دَاسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَأَى ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ
لَا يَرَكُّهُ بَيْنَ التَّسْجُدَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا الْقَضَى بَيْنَ
الْقَبَاحِ الْبَعْدِ إِذْ فِي تَكْبِيرَاتِهِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ تَكْبِيرُ الرَّهْبَانِ
يَهْدِي الْأَسَادُ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَلَدِ
عَنْ عُمَرَ وَبُخَيْرٍ وَوَالِثِ بْنِ حُبَيْرٍ وَبَالِغِ بْنِ الْأَوْثَرِ
وَالْحُسَيْنِ وَابْنِ جَرِيرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَبُخَيْرٍ وَابْنِ سَعْدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَابْنُ قَتَادَةَ وَابْنُ مَرْثُومٍ الْأَشْجَرِيُّ
وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيَهْدِي الْقَوْلُ بِفَضْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ
وَالْحُسَيْنُ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الثَّابِتِينَ الْحَسَنُ
الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَغَيْرُهُمْ يَتَقُولُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَابْنُ وَهْبٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثْتُ حَدِيثًا مِنْ يَرْكَعُ وَدَكَرَ
حَدِيثُ الرَّهْبَانِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ لَمْ يَنْتَهَبِ حَدِيثُ ابْنِ
مَرْثُومٍ لَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْكَعِ إِلَّا فِي الْقِرْبَةِ
۲۳۳. حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ تَكْبِيرُ

رکوع کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے
راوی ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ
نماز شروع فرماتے وقت ہاتھوں کو گاندھوں تک اٹھاتے
اسی طرح رکوع کے لئے جاتے اور اٹھتے وقت بھی ہاتھ
اٹھاتے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ وہ
سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے امام ترمذی،
فرماتے ہیں ہم سے فضل بن صہب بغدادی نے بواسطہ سفیان
بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی روایت
کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت عمر، علی،
وائل بن حجر، مالک بن حوریت، انس، ابو ہریرہ، ابو حمید، ابواسمہ
سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوقنادہ، ابوموسیٰ اشعری، طاہر
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے بعض
صحابہ کرام مثلاً ابن عمر، ابوبکر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ، انس، ابن
عباس، عبد اللہ بن زہیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اسی کے قائل
ہیں۔ تابعین میں سے من بصری، عطاء، طاووس، مجاہد، نافع،
سالم بن عبد اللہ، سعید بن جبیر، رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عبد اللہ
بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی نظریہ ہے عبد اللہ
بن مبارک فرماتے ہیں رفع یدین مالی حدیث ثابت ہے
مجھے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا
ابن سعد کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف
پہلی مرتبہ رفع یدین کیا ثابت نہیں۔

حضرت طاہر سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود

وَهُبَّ بَنُو زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْمُبَارَكِ لَوْ .

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا هَذَا وَتَابَ وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ
ابْنِ كَلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا أَصْبَحُ بِكُمْ صَلَوةَ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا قَلْعَ بَرْخَةٍ يَدُ بَيْرِ الرَّافِ
أَوَّلِ مَرْجٍ قَالَ وَفِي الْأَبْيَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَلُو
عِيْنِي حَدِيثُ بَنِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ لَفِي
وَاجِبٍ مِنَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْقَائِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى
الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشَ نَا
أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكِينِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا
عَمْرُو بْنُ الْقَطَّابِ إِنَّ الرُّكْبَتَيْنِ سَلَّتْ تَكْرُرُ فَخَذُ وَابَاكَرِ
قَالَ وَفِي النَّبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَكْبَسٍ وَأَبِي حَكِيمٍ وَأَبِي سَيْدٍ
وَسَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَلِيَا مَسْعُودٍ قَالَ
أَبُو حُسَيْنٍ حَدِيثٌ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْقَائِمِينَ وَمَنْ تَبَدَّلَ هُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ
إِلَّا مَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَبَعْضُ أَصْحَابِ أَهْلِ الْكُوفَةِ
يُطَيِّقُونَ وَالطَّيِّبِيُّ مَسْهُومٌ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ
بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَنَا نَعْلَمُ ذَلِكَ فَتَحِينَا هَذَا وَأَمْرَانِ
نَحْنُمُ الْأَكْثَرُ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَّامَةَ عَنْ أَبِي يَزِيدَ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هَذَا .

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنْ يَجُوزَ فِي يَدَيْهِ عَنْ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر
نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صوفی بکیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے
اس باب میں حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور
کئی صحابہ کرام اور تابعین اس بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور
ابن کثیر اور امام اعظم اور آپ کے متبعین اس کا بھی یہی مسلک ہے۔

فہم اللہ عنہ اسلام میں بکیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جلتے تھے لیکن بعد
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ فرمایا کہ بکیر ہے کہ میں تمہیں رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھتا ہوں مگر اگر وہ رکش گھوڑوں کی دم میں نمایاں آرام کیا کہ کچھ آرام
مندی بخشی کیے لاندہ کیے سجاوالی نہ مضرت حکم الامت ملانا کہ وہ اٹھائیں بھی اور ہاتھ اٹھائیں

رُكُوعٍ مِّنْ هَاتِهِنَّ كُفُّنَ عَلَى رُكُوعِهِ

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا تمہارے لئے سنت
ہے پس گھٹنوں پر ہاتھ رکھا کرو اس باب میں حضرت سعد
النسائی ابو حمید البراءید اسہل بن سعد عمر بن مسلمہ اور ابو حمزہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث عمر من صحیح ہے صحابہ کرام تابعین اور بعد کے
لوگوں کا اسی پر عمل ہے اس مسئلہ میں کسی کا اعتقاد نہیں
البتہ ابن مسعود اور آپ کے بعض اصحاب کے بارے میں ہے کہ
وہ تطبیق کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر رانوں کے
درمیان چھپاتے، اہل علم کے نزدیک تطبیق فسوخ ہے حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تطبیق کرتے تھے پھر میں
اس سے منع کر دیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت قتیبہ نے بواسطہ ابویزید
ابو یزید اور مصعب بن سعد بیان کی۔

رُكُوعٍ مِّنْ هَاتِهِنَّ كُفُّنَ عَلَى رُكُوعِهِ

جَنِّيبًا فِي الزُّكُوعِ

٢٣٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي رَافَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْقَعْقَعِيُّ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ
سَيَّانَ مَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ أَجَبْتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَ
أَبُو أُسَيْدٍ وَنَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ لَكَ لَوْلَا
صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
أَنَا أَتَيْتُكُمْ بِهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُكُمْ كَوْنَكُمْ يَدِينُونِي
وَكَبَيْتُمْنِي كَمَا تَفْعَلُونَ عَلَيَّ هَذَا وَتَقْرَبُونِي فَتُحَاكِمُونَنِي
جَنَّبِيهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثْتُ
أَبِي حَنِيفَةَ حَسَنَ صَحِيحًا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَ أَهْلُ الْعِلْمِ
أَنِّي هَاجَرْتُ الرَّجُلَ يَدِينَنِي عَنْ جَنَّبِيهِ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الزُّكُورِ
وَالشُّجُودِ

٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
 ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَكِعَ أَحَدُكُمْ فَتَوَلَّى فِي الرُّكُوعِ سَبْعَانَ
 رَفْعَ الطَّيْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ كَفَّرَ رُكُوعَهُ وَذَلِكَ أَنْفَاءُ
 فَلَا أَسْجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سَبْعَانَ رَفْعَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ فَقَدْ كَفَّرَ سُجُودَهُ وَذَلِكَ دُونَ مَا قَالَ وَفِي الْبَابِ
 عَنْ حَدِيثَيْنَا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
 ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُتَيْبَةَ كَرِهْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا مِنْ
 أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَعِجِبُونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَ
 السُّجُودِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ
 أَقْبَاهُ قَالَ اسْتَرْجَبْتُ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْبِيحَ خَمْسَ تَسْبِيحَاتٍ لِكُلِّ
 رُكُوعٍ مِنْ خَلْفِهِ ثَلَاثَ تَسْبِيحَاتٍ وَهَكَذَا قَالَ إِبْنُ
 مَرْزُوقٍ الرَّاهِزِيُّ

عباس بن سہیل کہتے ہیں، ابو حمید، ابو سعید، سہیل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غار کا ذکر کرنے لگے۔ ابو حمید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غار کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اور انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا، آپ نے رکوع فرمایا، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے آپ نے ہاتھوں کو گمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے جدا رکھا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علما کا یہی فتار ہے کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنے ہاتھوں کو پیلوں سے جدا کرے،

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب رکوع کرے
اور اس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہے اس کا رکوع مکمل
ہو گیا اور یہ تین مرتبہ کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے اور
سجدے میں تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے اس کا سجدہ مکمل
ہو گیا اور یہ (تعداد) سب سے کم درجہ ہے اس باب میں حضرت
عذیبہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ملتی ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے
عمر بن عبد اللہ بن مغتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
ملاقات نہیں کی علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ رکوع اور سجدہ میں
تسبیحات تین مرتبہ سے کم نہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ابن
مبارک کا قول ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مقتدی
تین تسبیحیں پاس کرے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرح
کہا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں
”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے،
آیت رحمت پر ٹھہرتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت
پر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں،
یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم سے محمد بن بشر
نے بواسطہ عبدالرحمن بن بہدی، حضرت شعبہ سے
اسی طرح بیان کیا ہے۔

۲۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِبُ دَاوُدَ كَالْأَمَانَا
شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ كَالْأَمَانَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ كَالْأَمَانَا
عَنِ الْمُسَوِّدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زُرَّارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ الْأَعْمَشِ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّكُوعِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَقْبَى
أَيُّ رَجُلٍ لَمْ يَدْعُ وَمَا أَقْبَى مَنَى أَيْسَرُ عَذَابٍ إِلَّا
وَقَدْ تَعَرَّدَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
مُسْنَدِ بْنِ بَشَّارٍ نَاصِبُ الرَّسْمِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ
لَعْنَهُ

رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی نافرمانی

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم
سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ریشم سے مخلوط اللہ زبرد رنگ
کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے نیز
رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے، صحابہ کرام
اور تابعین فقہاء کا یہی قول ہے، کہ وہ رکوع اور
سجدہ میں قرأت کر کمرہ سمجھتے ہیں۔

باب ۱۹۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُرْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَائِبُ
كَامَالٍ لَدُنَّ وَفَنَّا قَتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ بَنِي أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
الْبُقَيْرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّى عَنْ نَبِيِّ الْقَيْسِ وَ
الْعَصْفَرِ وَعَنْ تَحَكُّمِ الْمَذْهَبِ وَعَنْ جَدِّهِ الْأَمْرِ الْقُرْآنِ
فِي الرَّكُوعِ وَفِي السُّجُودِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
عَلِيٌّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ كَقَوْلِ أَهْلِ الْعِدَمِ مِنْ أَهْلِ
الْبُقَيْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَنْدَهِرُ كَرِهًا
الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز
کا نہ پڑھا، نہیں جس کے رکوع اور سجدہ
میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔ اس باب میں
حضرت علی، ابن شیبان، انس، ابو ہریرہ،

باب ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَائِبُ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي
مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُجْعَلُ صَلَاةُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ رُكُوعًا يَنْفِي صَلَاتَهُ فِي
الرَّكُوعِ وَفِي السُّجُودِ قَالَ وَفِي السُّجُودِ مَنْ يَنْفِي بَنِي شَيْكَلٍ

اور رخصتہ زرقی سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی سنہراتے ہیں، ابو مسعود کی حدیث
سن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا ایسی
پر عمل ہے، کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں
پیٹھ سیدھی رکھے، امام شافعی، احمد اور ابی
سنہراتے ہیں، جو آدمی رکوع اور سجدہ میں
اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھے گا اس کی نماز
اس حدیث کی رو سے فاسد ہے۔ ابو مسعود
کا نام عبد اللہ بن سحبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری
بدی ہیں۔

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
رسول کریم علیہ التیۃ والتسلیم، رکوع سے سر اٹھاتے
وقت پڑھتے: سبحان اللہ لمن حمداً الحمد للہ تعالیٰ
نے سنا جس نے اس کی تعریف کی اسے ہمارے
رب! اور تیرے ہی لئے حمد ستائش ہے، اس
قدر تعریف کہ آسمان وزمین، جو کچھ کم ان کے درمیان ہے اور
جہاں کے بعد تو رہا ہے۔ اس سے بھر جیائیں
اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ابی اوفی
ابو حمزہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی، حسن صحیح ہے۔ بعض علماء
کا اس پر عمل ہے امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ فرض اور
دونوں کے لئے ہیں لیکن بعض اہل کوفہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان
میں ہیں، کہتے ہیں یہ کلمات نفی نماز میں پڑھے، فرضوں میں نہ کہے،

اسی عنوان کا دوسرا باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم

وَاللَّهِ وَأَيُّهَا يَزِيدُ وَرَفَاعَةُ الزُّرْقِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدَّثَنَا أَبِي مَسْعُودٌ حَدَّثَنَا عَنْ صَحْبِهِمُ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَى الصَّلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ هُجْرٌ مَرَّةً إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ صَلَّيًّا
فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الْفَافِي وَأَحْمَدُ وَاسْتَوْفَى
مَنْ لَا يَتَعَمَّقُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ مُكَلِّفَةٌ
لِعَمَلِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِي حَلَّةً
يَتَعَمَّقُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَّيًّا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْبُؤْسُ
إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَحْبَرَةَ وَابْنُ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُبَيْدُ بْنُ عَمْرٍو.

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ

۲۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَدَنِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ
بِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا ذَلِكَ أَجَدُّ مِنْ الشُّعْرِ وَالْأَخْبَرِ
وَمِلًا مَا يَكُونُ مِلًا مَا يَشْتَمُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ حَبِيبَةَ
وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَنْ
صَحْبِهِمُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَى
الصَّلَاةِ قَالَ يَقُولُ هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالْمُطَرَّعِ
وَقَالَ يَتَعَمَّقُ فِيهَا صَلَّيًّا يَكُونُ هَذَا فِي صَلَاةِ الْمُطَرَّعِ
وَلَا يَقُولُ لَمْ يَكُنْ صَلَاةَ الْمَكْتُوبَةِ.

بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۲۵۳ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام مسیح الشر من حمۃ کے
تم رہنا دلت الحمد کہو کہو کہ جس کی بات فرشتوں کی بات کے
موافق ہو گئی۔ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں،
امام ترمذی منسراتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، بعض
صحابہ کرام تابعین کا اسی پر عمل سے کہ جب امام مسیح الشر من حمۃ
کے چپے والے رہنا دلت الحمد کہیں، امام احمد کا بھی یہی
قول ہے ابن سیرین وغیرہ کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات
کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق کا بھی
مسک ہے،

ف امام ابو نعیم رحمۃ اللہ کے نزدیک امام صرف مسیح الشر من
حمۃ کے لئے مخصوص ہے بلکہ الحمد کہیں، (الترمذی)

سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

حضرت داؤد بن جبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سجدہ فرماتے وقت
ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے
وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے، حسن بن علی نے اپنی روایت
میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ
شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت
کی ہے۔ امام ترمذی منسراتے ہیں یہ حدیث غریب
حسن ہے شریک کے سوا کسی دوسرے نے
اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اس حدیث
پر عمل ہے کہ سجدہ کے لئے جاتے وقت
گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت
اس کے خلاف کرے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے
سرل روایت کی، اند داؤد بن جبر کا ذکر نہیں کیا۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِمْ يَرْفَعُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَسْجِدَ اللَّهِ لِمَنْ حَيْدَهُ
خَلْفَكَ أَنْ يَكُنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّمَا مَنْ وَاقٍ قَوْلُ رَأْفَتِ
الْمَسْجِدِ عَنْ لَدَا مَا لَقِيتَ مَرَّ مِنْ ذُنُوبِهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ يَنْفَعُ أَهْلَ الْعِلْمِ
مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَدَلُّهُمْ
أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ مَسْجِدَ اللَّهِ لِمَنْ حَيْدَهُ وَيَقُولَ مَنْ
خَلْفَ الْإِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ
جَالِ بْنِ يَسِيرٍ وَعَلِيٌّ يَقُولُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ
مَسْجِدَ اللَّهِ لِمَنْ حَيْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يُحِلُّ مَا
يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ أَبُو إِسْحَاقَ

باب ۱۹۵ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ التَّكْبِيرَتَيْنِ قَبْلَ

الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

۲۵۴ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَلَيْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ
وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو الدُّوْرِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَارِزَمِيُّ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَأَبُو إِسْحَاقَ وَابْنُ هَارُونَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو
عَنْ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ
قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ
وَرَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ وَلَمْ يَرَوْهُ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ إِلَّا
هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ
أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيكَ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ يَنْفَعُ أَهْلَ الْعِلْمِ
يَزِيدُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ
رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا
مَرْسَلًا لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُهُ وَابْنُ جُبَيْرٍ

باب ۱۹۶ الْخُرُوجُ

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيهِمْ يَرْفَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ كُنْتُ قَائِلًا فِي صَلَاتِي بَرَكَةَ الْجَمَلِ قَالَ أَبُو عَرِيفٍ حَدَّثْتُ ابْنَ هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي الْأَنْفِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ هَذَا الْكَلْبَ وَهَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هُفَيْفَةَ بِنْتِ سَعِيدٍ الطَّحَنَانُ وَمَعْنَاهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے (یعنی ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے) امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اس حدیث کو ہم ابونزاد سے مرث اسی طریق سے باہر ہیں احمد بن حنبل مقبری نے بھی بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن قطفان وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتا

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ الشَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ مَكَانَ الْوُجْهِ هَاتِي الْأَرْضَ وَتَحَايَا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ لِحْيَتَهُ حَذْوَهُ لِحْيَتِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عَرِيفٍ حَدَّثْتُ ابْنَ حُمَيْدٍ حَدَّثْتُ عَنْ حَسَنٍ صَنِيعٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ أَهْلِ الْوُجْهِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِمْ وَأَنْفِهِمْ كَانَ سَجْدَ عَلَى جَبْهَتِهِمْ دُونَ أَنْفِهِمْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُخْزِلُونَ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُخْزِلُونَ حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ .

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ فرماتے وقت ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کانڈھوں کے مقابل رکھتے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، راوی بن جراح ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے اور صرف پیشانی پر سجدہ بعض کے نزدیک کافی ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک جب ناک دونوں پر سجدہ کرے کفایت نہیں کرتا۔

سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے

بَابُ مَا جَاءَ إِنْ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي اسْتَعْنَقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ إِنَّكَ كُنْتَ النَّبِيَّ

ابراہیم کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ يَبْنَ
كَفَّيْنِي فِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَأَيْضًا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي
الْبَرَاءُ حَدَّثَنِي حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ الَّذِي لَمْ تَرَكَ بَعْضُ
الْقُلُوبِ أَنْ يَكُونَ يَدَا أَقْرَبِيٍّ مِنْ أَدْمِيٍّ .

باب ۹۹ ماجاء فی السجود علی سبعة أعضاء

٢٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُوتٍ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ مَحْمُودِ بْنِ إِسْرَاطِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي
عَبْدِ الْمُنْظَرِ أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً سَبَّحَهُ أَرَامٌ
وَجُحْدَةٌ وَكَلَامَةٌ وَرُكْبَتَانِ وَقَدْ مَاءٌ وَفِي النَّبَاطِ عَنْ بَنِي
عَبَّاسٍ وَأَبِيهِمْ يَرْكَعُ وَجَابِرٌ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ
حَدَّثَنَا النَّبَاطِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ
أَقْلِي الْعُلَمَاءِ.

٢٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ
شَعْرًا وَلَا ثِيَابًا قَالَ أَبُو عُرَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

٢٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ
وَأَبِي قَبِيصٍ عَنْ مُبَيِّنِ اللَّهِ بْنِ أَكْرَمِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ
زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَالِقَاءَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ حَضَرَتْ رَجُلَةٌ
عَازِلَةٌ أَرْسَلَهَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ بِي
فَقُلْتُ كَأَنَّكَ أَنْظَرُ إِلَى عَمَلِي أَنْظِيرُوا إِذَا سَجَدُوا
أَرَى بَيَاضَهُ قَالَ وَلِي الْبَابُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ وَأَبِي هَيْثَمٍ
وَجَابِرٍ وَاحْمَدُ بْنُ جُرَيْجٍ وَمَيْمُونَةُ وَأَبِي حَمِيدٍ وَأَبِي اسْبِيحٍ
وَأَبِي مَسْعُودٍ وَبُزْجَنُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَسَلَمَةَ وَ

البراء بن عازب وعدي بن عبيدة وعائشة قال أبو
عيسى حديثي عن عبد الله بن أقرم حديث حسن لا يرويه
الأئمة حديث داود بن قيس ولا يعرف لعبد الله بن
أقرم عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث
والعمل عليه عند أهل السير وأحمد بن حنبل هذا
رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم له حديث
واحد وعين الله عليه أرجم الزهري كاتب أبي بكر
الصادق وعبد الله بن أرقم الخزاعي إذا ما عرف
لهذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۲۶ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

٢٦١ - حَدَّثَنَا هُنَادٌ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي سَلْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْأَنْبَيْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَدِلَّ وَلَا يَفْتَرِشْ وَلَا عَمِيرَ
إِخْتَرِ اشْكُ الْكَلْبَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ يَزِيدٍ وَالْبُرَيْدِ وَالْبُسَيْرِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ
أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَرْحَةَ وَالْعَمَلِيُّ
عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ رَوَيْنَاهُ عَنْ الْأَعْمَشِ إِلَى فِي الشُّعْبِ وَبِكُرْهُنَ
إِلَّا خَيْرَ اشْكُ الْكَلْبَ فَتَرِشْ الشُّعْبُ

٢٩٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا أَبُو دَاوُدَ كَاشِبُهُ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَدِلُوا فِي الشَّجَرِ وَلَا يَسْطِقَنَّ أَحَدُكُمْ
وَالْغَصْبِيَّ فِي الصَّلَاةِ بِسَطِّ الْكَلْبِ قَالَ أَبُو عَرِينَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ

الْقَدَامَيْنِ فِي السُّجُودِ

٢٩٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي
أَسَدٍ كَاؤَ هَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عبدی بن حمیرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی مندرجاتے ہیں۔ عبد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے داؤد بن قیس کے واسطے سے ہی پہچانتے ہیں۔ عبد اللہ بن اقرم سے اس کے علاوہ کئی حدیث مروی نہیں۔ اسی مسئلے پر علامہ کا محل ہے احمد بن حنبل، ایک صحابی تھے اور ان سے ایک ہی حدیث مروی ہے، عبد اللہ بن اقرم زہری، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، عبد اللہ بن اقرم غزالی سے بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

سجدے میں اعتدال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سجدہ
کرتے تو اللہ ان کے لیے اپنے ہاتھوں کو کھینچ کر اس کی طرح نہ
بچھائے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن سہیل،
برادر انس، ابو سعید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر
حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ صحیح میں اختلاف
کونہ کرتے اور وہ فعل کی طرح پانچ بچھانے کو مکروہ جانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں کوئی نماز میں کھٹے کی طرح باند نہ بچائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سجدے میں ہاتھوں کا بیچنا اور پاؤں کا کھڑا کرنا

عالم ربی سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجد میں)

ما تھوں کو چھانے اور پائوں کے کھڑا کرنے کا حکم فرمایا
عبداللہ نے بواسطہ معنی، عمار بن سعد، محمد بن عثمان
محمد بن ابراہیم، عمار بن سعد، سے یہی حدیث
روایت کی، لیکن اس میں حضرت سعد کا ذکر نہیں ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان حدیث
دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ محمد بن عثمان
اور محمد بن ابراہیم، حضرت عمار بن سعد سے روایت کیا
یہ حدیث مرسل ہے، اور وہیب کی روایت کے
مقابل میں آج ہے۔ اس مسئلہ پر علماء کا اجماع
ہے، اور ان سب نے اسے پسند کیا
ہے۔

رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
رکوع، قمر، السجود اور جلسہ تقریباً برابر برابر ہوتے
تھے، اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے، محمد بن بشر نے بواسطہ جعفر اور
شعبہ، حکم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل
کی، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن
صحیح ہے۔

رکوع اور سجدہ میں امام سے سبق نہ کرنا

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے
آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب تک سجدہ
میں نہ چلے جاتے، ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کو ٹیڑھا

ابراہیم عن عامر بن سعد عن ابيهم ان النبي صلى الله
عليه وسلم امر بوضع اليدين ونصب القدمين قال
عبد الله قال النبي ناحتاد بن مسندة عن محمد
ابن عثمان عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد
ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بوضع اليدين فذكر
نحو ذلك يذكر فيه عن ابيهم قال ابو يونس وروى
يحيى بن سعيد القطان وغير واحد عن محمد بن
عثمان عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد ان
النبي صلى الله عليه وسلم امر بوضع اليدين ونصب
القدمين فذكر وهذا أصح من حديث وهيب
وهو الذي أجمع عليه أهل العلم واختاروه.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ قَالَ
نَاشِئَةُ بْنُ الْغَيْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ الْأَمْرِ
ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ
وَإِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَاشِغَةَ عَنْ الْحَكَمِ كُوفَا قَالَ أَبُو يُونُسَ حَدَّثَ الْأَمْرَاءُ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا
الْأَمْرَاءُ وَهُمْ غَيْرُكَوْثٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَعَوْحَنَ

نہ کرتا، اس کے بعد ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت ابن
 معاویہ، ابن مسعود، (صاحب المیزان) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم
 سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث
 براہ حسن صحیح ہے، علماء کبھی قول ہے کہ مقتدی، امام کی
 پیروی کریں، امام کے بعد رکوع کریں اور امام کے بعد ہی
 رکوع سے کھڑے ہوں، اس مسئلہ میں علماء متفق
 ہیں۔

روحِ مجنون کے درمیان اتحاد ممکن ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"اے علی! میں تیرے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لئے پسند ہے
اور وہ بات تیرے لئے بھی پسند کرتا ہوں جسے اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا
مجدد ہمارے درمیان اتفاق نہ کیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف الراحۃ بواسطہ حدیث ہے اس کی روایت
سے معروض ہے بعض علماء نے عاریت احمد کو ضعیف قرار دیا ہے اکثر
علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ اتفاق کرو جانتے ہیں اس باب
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔
فتاویٰ اتحادیہ کیلئے منتخب کردہ کتب میں بھی یہ روایت مذکور ہے بلکہ شریفی مکتبہ کو اس کا نسخہ بھی

اتحاد کی اجازت

حضرت طاووس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اتفاقاً دونوں قدموں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے طاووس کہتے ہیں ہم نے کہا یہ تو انسان کے لئے باعثِ مشقت ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نہیں بلکہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام کا اس حدیث پر عمل ہے وہ اتفاقاً میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کمرہ کے بعض نقارہ کا بھی یہی مسکن ہے، لیکن اکثر علماء کے نزدیک

یُكْرَهُونَ الْاِقْدَامَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
 ث: ۱ بایں ہر سجدہ سے مراد سرخیزوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ ضعیف
 مسک کے مطابق مکروہ ہے۔ (مترجم)

سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
 ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا
 پڑھا کرتے تھے، "اے اللہ! مجھے بخش دے" (الحجہ پر دم
 نما، میرے نقصان کی نکالی فرما مجھے ہدایت دے اللہ مجھے
 رزق عطا فرما۔)

حسن بن علی غلال نے بواسطہ زید بن ہاشم، زید بن حباب
 کامل ابو العلاء سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام
 ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس طرح حضرت علی
 رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے
 اسدہ اسے مغزوں اور نفوس (دلوں نمازوں) میں جائز قرار دیتے ہیں
 بعض محدثین نے اس حدیث کو کامل ابو العلاء سے مرسل روایت کیا ہے

سجدے میں سہارا لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سجدہ کرام نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں مسکیت کی کہ انہیں
 سجدے کے حالت میں کشارہ بہرے وقت مشقت اٹھانی پڑتی
 ہے آپ نے فرمایا: اپنے گھٹنوں (پرکھنیاں) کو کران (سے مدد
 لے لیا کرو، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو صالح کے واسطے سے حضرت
 ابو ہریرہ کی حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے سفیان بن
 عیینہ اور دیگر کئی راویوں نے سہی بواسطہ نغان ابن ابی عیاش سے
 یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے، امام ترمذی
 فرماتے ہیں، لیث کی روایت کے مقابلے
 میں ان حسنات کی روایت اصح ہے

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۶۸: حَدَّثَنَا سَمْعَةُ بْنُ شَيْبٍ نَاذِيْدُ بْنُ حَبَابٍ
 عَنْ كَاوِلِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذَابِطٍ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 وَاجِعِيْ وَرَاھِدِيْ وَارْزُقِيْ

۲۶۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ نَاوِيْدُ بْنُ حَبَابٍ
 وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ كَاوِلِ بْنِ الْعَلَاءِ رَوَاهُ مُعَاوِ
 الْوُضَّيْغِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا اقْوَى عَنْ يَحْيَى وَنَبِيْ
 يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ يَرَوْنَ هَذَا جَوَادًا
 فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالْمَقْلُوْبِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ
 عَنْ كَامِلِ بْنِ الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

۲۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِيْنِ عَنْ ابْنِ جَدْلَانَ عَنْ يَحْيَى
 عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَيْ اَصْحَابُ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ اِذَا الْقَرَحُ جَاءَ فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكْبِ
 قَالَ الْوُضَّيْغِيُّ هَذَا حَدِيثٌ لَّا نَعْلَمُ لَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ حَدِيثِ الْكَائِيْنِ عَنْ ابْنِ جَدْلَانَ
 وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَلْمَانَ بْنُ مُيْنَةَ وَكَافِرُ
 وَاحِدٌ عَنْ سَهْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَوْ هَذَا اَوْ كَانَ بَيِّنَةً هُوَ لَا اَصْحَابُ
 رَوَايَةِ الْكَائِيْنِ

باب ۲۴۱ کَیْفَ التَّهَوُّضُ مِنَ السُّجُودِ

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ النَّبَخِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَمَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جِلْدُكَالِ الْبُرْمِيِّ حَيْثُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ حَدَّثَنَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَبِهِمْ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

حضرت مالک بن حویرث یثربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ ملحق رہیل اور تیسری رکعات میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی عمل ہے اور ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں،

باب ۲۴۲ مِنْهُ أَيْضًا

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَا أَبُو مَعْنٍ وَبِهِ تَا خَالِدِ بْنِ أَبِي أَسَى وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ أَبِي أَسَى عَنْ صَلَاحٍ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صَدْرٍ وَرَقْدَ مِيزٍ قَالَ أَبُو عَرَبٍ حَيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِخَارِجٍ أَنَّ يَنْهَضُ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صَدْرٍ وَرَقْدَ مِيزٍ وَ خَالِدُ بْنُ أَبِي أَسَى صَحِيحٌ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَبِهِ تَا خَالِدِ بْنِ أَبِي أَسَى وَصَالِحٍ مَوْلَى التَّوَّامَةِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَلَاحٍ وَابْنُ صَلَاحٍ اسْمُهُ تَهَانُ مَدَنِيٌّ.

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اٹکے حصہ پر کھڑے ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے، بخاری کا قدموں کے اٹکے حصے پر کھڑا ہونا انہیں پسند ہے۔ خالد بن ابی اس حدیث کے نزدیک ضعیف ہے، اسے خالد بن ابی اسس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ ترمذی سے مراد صالح بن ابی صالح ہے اور ابو صالح کا نام نبھان مدنی ہے۔

باب ۲۴۳ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كَانَتْ أَسْلَامًا سَلَامًا عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الْعَالَمِينَ

تشہد کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد بیٹھیں تو یہ طے ہیں، التحیات للہ والصلوات والطیبات السلا م علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے لئے ہیں یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گراہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

میں گراہی دیتا ہوں کہ حضرت عمرؓ سے اصل اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، ابو موسیٰؓ اور مالکؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے کئی طرق سے مروی ہے اور تشہید کے لیے یہی وارد احادیث میں سے یہ ارجح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمد اسحاقؒ و امام اعظمؒ کہ بھی یہی قول ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح تشہید سکھاتے جس طرح آپؐ ہمیں قرآن پاک کی تسلیم فرماتے ہیں چنانچہ آپؐ نے ہمیں تشہید اس طرح سکھایا "القیات المبارکات الخ" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عبد الرحمن بن مسعودؓ روایت نے بھی اس کو ابو زبیرؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امین بن نابل نے بواسطہ ابو زبیرؓ جابر سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام شافعیؒ کا تشہید میں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث پر عمل ہے،

تشہد آہستہ پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشْهِدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَهْلُ الْيَمِينِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ النَّاصِبِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَدَا سَخَقَ.

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهِدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ إِنْ كَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الْعَقْلَوَاتُ الْكَلْبِيَّاتُ يُلُو سَلَامَةً عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامَةً عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الْعَالَمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسِيدٍ الزُّرَّاعِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَهُوَ حَدِيثُ النَّبِيِّ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى آيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ إِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشْهِدِ.

بَابٌ مَا جَاءَ أَنْ يُخْفِيَ التَّشْهِدَ

۲۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ نَائِبُ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ الشُّذُوحِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشْهِدَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

عَنِ يَبِّ وَالْعَمَلِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اس پر عمل ہے۔

بَابُ كَيْفِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں کس طرح بیٹھے

۲۰۶۹. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ مَكْيُوبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ
قَالَ مُتَّ الشَّيْخَ يَمِينَةً فَقُلْتُ لَا أَفْعَلُ قَالَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا حَتَّى يُعْنِيَ لِلتَّشَهُّدِ
أَفْتَرَشَ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى يُعْنِي
عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا أَحَدُ حَيْثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ رَحْمَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ
الْكَوْنِزَةِ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ
طیبہ میں آیا اور وہاں میں کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز عزید دیکھوں گا جب آپ تشہد کے لئے بیٹھے
تو آپ نے بائیں پاؤں پچھا کر ان پر بائیں ہاتھ رکھا
اور داہنا پاؤں کھڑا کیا، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر
عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، ابن ابی شیبہ،
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے متبعین کا بھی
یہی قول ہے۔

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۰۷۰. حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ النَّعَدِيُّ نَا فُلَيْحُ
بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا كَثْبَانُ بْنُ سَهْلٍ الشَّاعِدِيُّ
كَانَ اجْتَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُعْنِيَ لِلتَّشَهُّدِ فَامْتَرَشَ رِجْلَهُ
الْيُسْرَى وَأَثْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى قَبْلَهُ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى
عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى
وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الْيُمْنَى الشَّامِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ
هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَابْنِ أَحْمَدَ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
التَّشَهُّدُ الْأَخِيرُ عَلَى وَرَكَيْهِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ أَبِي
حَنِيفَةَ وَقَالُوا يَقَعْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى
وَيُنْصَبُ الْيُمْنَى.

عاصم بن سہل بن سعدی فرماتے ہیں ابو حمید، ابو ایوب
سہل بن سعد، احمد بن محمد بن سہل (رحمہم اللہ) ایک جگہ
جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے
لگے، ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں آپ تشہد کے
لئے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو پچھا دیا اور دائیں پاؤں کو
اٹھ کر قبضہ کر لیا، دائیں ہاتھ دائیں ران پر اور
بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی
سے اشارہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور
اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ آخری
تہجد میں سرین پر بیٹھے ابو حمید کی حدیث
سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا پہلے
تہجد میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کھڑا
رکھے۔

تشهد من اشارة

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں (تشہید کے لئے) بیٹھتے
وقت دایاں ہاتھ دابنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت
کو اٹھا کر اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر
پٹھا کر رکھتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر، زبیر بن عوف،
ابو ہریرہ، ابو حمید اور انس بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن
عمر، حسن غریب ہے اور یہ حدیث عبید اللہ
بن عمر سے صرف اسی طریق سے معلوم ہے بعض صحابہ
کرام اور تابعین کا اسی پر غسل ہے وہ تشہید میں
اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے اصحاب کا بھی یہی
قول ہے۔

سلام علیکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف یہ کلمات) فرماتے رہے اللہم علیکم ورحمۃ اللہ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، جابر بن عمر، براء، عمار، عائشہ بن جبر، صدیق بن عمر و عبد جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اسحاق، (اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) بھی اسی کے قائل ہیں،

عنوان بالا کا دوسرا باب

٢٨١ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَسَبَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ
عَلِيُّ بْنُ رِيفٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
السَّلَامِ ﷺ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَكَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَقُولُ
أَنْ لَا يَمُدَّ كُمُودًا قَالَ أَبُو بَرَيْلَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحْبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَدُرُوقُ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ النَّخَعِيِّ أَنَّكَ قَالَ التَّكْلِيمُ جُزْءٌ مِنَ السَّلَامِ جُزْءٌ وَهُوَ
ابْنُ كَاتِبِ الْأَوْزَاعِيِّ .

باب ۲۲ مَا يَقُولُ إِذَا اسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاذٍ يَمَانِيٌّ
الْأَعْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا
وَقَدْ أَرَفَّ يَتَوَلَّى اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَ
ذَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ مَعَاذٍ وَابْنُ مَعَاذٍ وَابْنُ
عَدِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَعْرُوهُ وَكَانَ ثَابِتًا
يَا ذَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كُرَيْبَانَ وَابْنِ
عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ
مُثَنَّبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَائِشَةُ حَدَّثَنَا
حَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
كَانَ يَقُولُ بَعْدَ السَّلَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نَزَلْنَا بِمَا نَطْلُبُ وَلَا نَمُوتُ
وَلَا نَقُومُ وَالتَّحِيَّاتُ لَكَ يَا مُحَمَّدٌ لَكَ يَا مُحَمَّدٌ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَنَّا يَا مُحَمَّدٌ سُبْحَانَ
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا هَنَّادُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو اسْمَاءَ الرَّحَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَرْبَانَ مَرْثِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا
مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَ
يَا ذَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ صَحِيحٍ وَابْنُ
عَسَاوٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سلام کے بعد کیا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھرنے کے
بعد صرف یہ دعا پڑھنے کا اندازہ بیٹھتے "اللهم
انت السلام الخ"

ہمارے براہ راست مروان بن معاویہ مذکور
بالاسند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث
روایت کی اور اس میں "تبارکت یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"
کے الفاظ ہیں، اس باب میں حضرت ثوبان،
ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوبریرہ
اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ امام ترمذی منقول کرتے ہیں،
یہ حدیث سن سچ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم سے نبی بھی مروی ہے کہ
آپ سلام کے بعد پڑھتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
الخ یہ بھی مروی ہے کہ سبحان ربك الخ پڑھتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز
کرہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
سے پھرنے کا ارادہ فرماتے تین مرتبہ
"استغفر اللہ" پڑھ کر اس طرح دعا مانگتے "اللهم
انت السلام الخ" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
سچ ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبد اللہ
ہے۔

باب ۲۲۱ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ .

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ كَيْتُصْرُفُ عَلَى جَانِبَيْهِ حِينَ جَاءَ يَمِينُهُ وَعَلَى شِمَالِهِ وَفِي الْيَأْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآلِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَآلِهِ تَرَاكَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا عَنْ حَسَنٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهَا يَنْصَرِفُ عَلَى أَقْصَى جَانِبَيْهِ شَاءَ مِنْ شَاءَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ شَاءَ مِنْ يَسَارِهِ وَكَانَتْ صَحَّحَ الْأَمْرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي مَنْ يَمِينُهُ يَمِينُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا كَالْإِنْ كَانَتْ حَاجِبَةً عَنْ يَمِينِهِ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ حَاجِبَةً عَنْ يَسَارِهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ .

دائیں اور بائیں طرف پھرنا

تمیصہ بن ہب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور پھر دونوں جانب یعنی دائیں اور بائیں پھر جاتے، اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی سنہراتے ہیں حدیث ہب صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ دائیں یا بائیں جس طرف چاہے پھرے، دونوں طریقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دائیں طرف منہ نہ ہو تو بائیں طرف منہ پھیر لے۔

باب ۲۲۲ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ كَيْتُصْرُفُ عَلَى جَانِبَيْهِ حِينَ جَاءَ يَمِينُهُ وَعَلَى شِمَالِهِ وَفِي الْيَأْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآلِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَآلِهِ تَرَاكَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا عَنْ حَسَنٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهَا يَنْصَرِفُ عَلَى أَقْصَى جَانِبَيْهِ شَاءَ مِنْ شَاءَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ شَاءَ مِنْ يَسَارِهِ وَكَانَتْ صَحَّحَ الْأَمْرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي مَنْ يَمِينُهُ يَمِينُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا كَالْإِنْ كَانَتْ حَاجِبَةً عَنْ يَمِينِهِ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ حَاجِبَةً عَنْ يَسَارِهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ .

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز میں مانع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے نماز پڑھتے ہیں ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص بربادی مسموم ہوتا تھا آیا اس نے ایک خنیف کی نماز پڑھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے خداوند نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ شخص چلا گیا (روایات) نماز پڑھی پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ نے پھر سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے خداوند نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ مرتد یا تین مرتبہ ہی طرح ہوا کہ وہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیکر اسے فرماتے: اے خداوند نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی، لوگوں کی ریات و پلندہ آئی اور گراں مسموم ہوئی کہ جو شخص خنیف نماز پڑھے اسکی نماز ادا ہی نہ ہو۔

صَلَوَاتُكُمْ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي إِخْرَافِكَ خَارِفِي
وَعَلَيْتُنِي يَا قَتْلًا أَنَا بَشَرٌ مُصِيبٌ وَأَخِيضٌ فَقَالَ أَجَلٌ إِذَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَرَحُّنًا كَمَا أَمَرَكَ بِهِ ثُمَّ كَفَّ يَدَيْهِمَا فَارْتَفَعَا
وَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْهُ لَا تَلْعَنُ اللَّهُ ذِكْرَهُ وَكَثْرَةُ مَعْلَمُهُ
ثُمَّ ارْكَعْ خَاطِمِينَ رَاكِعًا ثُمَّ اسْتَبْدِلْ خَاطِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
فَاسْتَبْدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ خَاطِمِينَ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ
فَإِذَا أَقْبَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَوَتُكَ وَإِنْ انْتَقَصَتْ
مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصَتْ مِنْ صَلَوَتِكَ قَالَ وَكَانَ هَذَا
آخِرَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَوَّلَى أَنَّهُ مَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَوَتِهِ وَلَمْ تَزَلْ تَذْهَبُ عَنْهَا قَالَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ أَبِي
حَدِيثُكَ رَأَى عَنْهُ بَيْنَ رَأْفَةٍ وَحَيْثُكَ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ
رَفَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ حُجَّتِي أَبُو سَيْبٍ الْهَلَبِيُّ
كَانَ مِنَ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَسَمَ بِمَحَلِّ السَّيِّدِ وَكَانَ مَحَلُّ رَجُلٍ أَصْبَغِي لَبَّاءَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَهُ الرَّجُلُ فَصَلَّى
لَمَّا كَانَ صَبْحًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَزَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
حَتَّى فَعَلْتَ ذَلِكَ فَلَمَّا مَرَّتْ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَاللَّهِ
بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ فَيَنْزِلُ هَذَا فَعَلَيْتُنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلَاةِ كَثِّرْ ثَمَرًا بِمَا تَبَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الدُّرَرِ
ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَعْتَبِدَ
فَإِذَا سَجَدَ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى
تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَاقْلُدْ ذَلِكَ فِي صَلَوَتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

اتر کار میں شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھائیے میں انسان ہوں
مجھ سے درگاہی بھی ہوتی ہے اور غلطی بھی کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں
جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اس طرح دھڑکرو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ
نے حکم دیا پھر اذان کہو، اقامت بھی کہو اگر قرآن پاک یاد ہو تو پڑھو سورۃ
اللہ تعالیٰ کی عزت بکثرت تسبیح و تہلیل کرو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع
میں مطمئن ہو جاؤ پھر سجدے کرتے ہو جاؤ پھر سجدہ کروا دو سجدہ میں اعتدال
تاکم رکھو پھر اللہ کریمین سے بیٹھ جاؤ پھر رکعت ہو جاؤ جب تم نے اس
طرح کرنا تمہاری نماز مکمل ہوگئی اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی نماز ناقص ہوگئی تو غلط
دوست ہیں مجاہد کلام کریں بات پہلی بات کی نسبت زیادہ آسان معلوم ہوگئی کہ
کچھ کمی رہ جانے سے نماز ناقص رہی ہے بالکل ضائع نہیں ہوتی۔ اس باب
میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں رفاعہ بن رافع کی حدیث حسن ہے اور رفاعہ سے
کئی طرح سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی
اور پھر بدگوار رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام
کا جواب دیا اور فرمایا ”لوٹ جاؤ نماز پڑھ کر پھر تشریف لے نماز
اور انہیں کی وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح دوبارہ نماز
ادا کی، پھر حاضر ہوا اور سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دے
کر فرمایا ”لوٹ جاؤ نماز پڑھ کر پھر تشریف لے نماز نہیں پڑھی یہاں
تک کہ تین مرتبہ آپ نے اسے ڈنکا یا پھر اس نے عرض کیا ”اللہ
کی قسم میں نے آپ کو دین حق کے ساتھ بھوٹا فرمایا میں اس
سے اچھی نگرانی نہیں چھوڑ سکتا، لہذا مجھے سکھائیے“ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے ہتھکیر
کہ پھر قرآن پاک سے برباد ہو، پھر اطمینان سے رکوع کر
پھر سر اٹھا کر سجدہ کھڑا ہو جا پھر نہایت سکون و اطمینان سے
سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا پوری نماز میں اسی طرح کر۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن شیرین
ابو اسد حمید رضی اللہ عنہما، سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عزہ سے روایت کیا لیکن ابو سعید کا ذکر نہیں کیا۔ بواسطہ
 سعید ابن عمر بن عبد بن سعید کی سعادت اصح ہے۔
 سعید مقبری کو حضرت ابو ہریرہ سے سماع حاصل ہے اور
 انہوں نے بواسطہ اپنے والد بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 نقل کی۔ ابو سعید مقبری کا نام کیسان جلیلہ سعید مقبری کی کنیت ابو سعید ہے۔
 محمد بن عمر بن عطاء کہتے ہیں میں نے سنا کہ ابو سعید سادہ سی
 دس صحابہ کرام جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے میں شیعہ کر کہا میں
 تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں۔
 انہوں نے کہا کہ کس طرح؟ تو تم ہم سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پاکیزہ محبت سے مشورت ہوئے اور نہ ہی ہم سے زیادہ بلکہ روایات
 میں ماضی دیتے رہے۔ ابو سعید سادہ سی نے کہا ہاں کیوں نہیں انہوں
 نے کہا ”اچھا یہاں کیجئے“ ابو سعید سادہ سی نے فرمایا ”جب نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوجاتے اور پھر
 ہاتھوں کو کاغذوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے
 ہاتھوں کو کاغذوں تک اٹھاتے پھر ”اشد اکبر“ کہتے ہوئے رکوع میں
 چلے جاتے۔ پشیمہ سیدی رکعت اور رکوع نہ تو بالکل جھکاتے اور نہ بند
 رکعت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر ”سبح اللہ لمن حمد“ کہتے ہوئے
 ہاتھوں کو اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہوجاتے یہاں تک کہ ہم کی ہر
 ٹہنی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدہ کرتے ہوئے زمین کی طوٹ جھکتے اور ”اشد اکبر“
 کہتے ہاتھوں کو گھٹنوں سے بلند رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے
 پھر بایں پاؤں نیچا کر کے اس پر بیٹھتے اور اس طرح اعتدال سے بیٹھتے
 کہ ہر ٹہنی اپنی جگہ ٹوٹ جاتی پھر سجدہ کے لئے جھکے ”اشد اکبر“ کہتے پھر
 بایں پاؤں سرور کر اس پر بیٹھتے اور اس اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر
 ٹہنی اپنی جگہ قائم ہوجاتا پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں
 وہی عمل کرتے جو پہلی رکعت میں کیا یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے
 اٹھتے سجدہ فرماتے ہاتھوں کو کاغذوں تک اٹھاتے جیسے کہ شروع نماز
 میں اٹھاتے تھے یہی عمل دہراتے رہتے یہاں تک کہ آخری رکعت کو
 پہنچ جاتے تو بایں پاؤں پیچھے بٹا لیتے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے پھر
 سلام پھیرتے، امام تردوی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَرِيمٍ كَرِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 وَدَايَةَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَحْمَدُ
 وَبُخَارِي الْمَقْبُرِيُّ قَدْ صَحَّحَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ ابْنُ هُرَيْرَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ السَّهْمِيُّ كَيْسَانُ
 وَبُخَارِي الْمَقْبُرِيُّ يَكْنَى أَبَا سَعِيدٍ

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ تَابَعَنَا الْحَبِيبُ بْنُ جَعْفَرٍ تَابَعَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ عَطَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّاعِدِيُّ كَالْصَّحِيحَةِ
 وَهَرُوفِي عَشْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ كَيْفَ
 يَصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَمَّا
 كُنْتُمْ أَتَّخِذُ مَنَاسِكُ صَبْرَةٍ وَلَا أَكْثُرُ نَالَ إِنِّي نَا قَالَ بَلَى
 كَالْمَوَافَاغِي مَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اشْتَدَّ قَارِنًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
 يَجَاوِزَ بَيْتَا مَكِّيَّيْنِ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكُعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
 يَجَاوِزَ بَيْتَا مَكِّيَّيْنِ حَتَّى قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَرُكِعَ حَتَّى اشْتَدَّ
 فَلَمْ يَقْصِرْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنِمْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسَيْهِ
 ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرُكِعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى
 يَزْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْجِعِهِ مَعْتَدِلًا ثُمَّ هَضَمَ إِلَى الْأَرْضِ
 سَاجِدًا حَتَّى قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ
 وَكُنَّ أَصَابِعُهُ بِجِلْدِهِ حَتَّى رَفَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَعْدَ سِتْرَهُمَا
 ثُمَّ اشْتَدَّ حَتَّى يَزْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْجِعِهِ مَعْتَدِلًا حَتَّى
 هَوَى سَاجِدًا حَتَّى قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ وَوَضَعَ
 أَعْتَدَلَ حَتَّى يَزْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْجِعِهِ ثُمَّ تَقَنَّصَ ثُمَّ مَضَى
 فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَكُنَّ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقَامَ مِنْ سَجْدَةٍ ثَلَاثًا
 كَرَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجَاوِزَ بَيْتَا مَكِّيَّيْنِ حَتَّى مَضَى حَتَّى
 أَتَتْهُ الصَّلَاةُ كَرَّرَ صَنْعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ الرُّكْعَةُ الْآخِرَةُ
 تَقَوَّضَتْ فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَذَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعْدَ عَلَى
 شِقِّهِ مَتَوَرِّكًا حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَحَدُ يَدَيْهِ حَسَنٌ

بجھلے وقت ہاتھ اٹھاتے، کا مطلب یہ ہے۔
 کہ جب عدد کھڑوں کے بعد اٹھ کر کھڑے ہوتے،
 محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام
 بن میں ہرقتادہ بن ربیع بھی تھے کی سربوردگی میں ابو سعید
 سادی سے سنا اس کے بعد بھی بن سعید کی
 روایت کے ہم معنی مذکور ہے البتہ اس میں ابو عامر نے
 بواسطہ عبد الحمید بن جعفر یہ الفاظ زائد نقل کئے نہ پھر
 ان سب نے کہا قرآن کی سچ کہا، حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم نے یونہی منساہ ادا
 فرمائی۔

صبح کی نماز میں قنوت

حضرت قطب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پہلی رکعت میں
 ”واللھ باسقات“ پڑھتے ہوئے سنا، اس باب میں حضرت
 محمد بن حریث جابر بن سمرة، عبد اللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، ابو عامر
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
 ہیں قطب بن مالک کی حدیث حسن بھی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ
 علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۃ
 واقعہ پڑھی، روایت ہے کہ آپ فجر کی نماز میں سورۃ طہ
 تک آیات پڑھا کرتے تھے۔ علامہ ازہری ”لذاشمس کبرت“
 کی قرأت بھی منقول ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو کہا کہ صبح کی نماز میں فوال مفصل سورۃ
 حجرات سے سورۃ بقرہ تک، سے پڑھا کرو امام ترمذی فرماتے
 ہیں علامہ کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور
 امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

ظہر و عصر کی قنوت

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا قَامَ مِنَ الشَّجَدَتَيْنِ رَكَعًا
 يَذْكُرُ يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ
 ۲۸۹... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعُلَاقِيُّ
 عَنْ أَبِي وَاجِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
 جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
 حَسَنِ السَّائِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ هَذِهِ تَرْجُمَةُ
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِسْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
 إِسْحَاقَ هَذَا الْحَرْفُ كَلَّا أَصَدَّقْتُ لَمَّا كُنَّا حَاضِرِينَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ماجاء في القراءة في الصبح

۲۹۰... حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ وَثِيْقٍ وَثِيْقَانِ عَنْ
 زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ
 وَالْعَصْرِ بِأَسْفَلِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى قَالَ فِي الْبَابِ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَحَدَّثَنَا اللَّهُ
 بْنُ الشَّائِبِ وَابْنُ بَرَزَةَ وَأَبُو مَرْثَدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى
 حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَى
 عَنْ أَبِي حَسَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعَصْرِ
 بِالْوَاقِعَةِ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الذُّحَى وَبَيْنَ
 الْيَتِيمِ إِلَى مَا تَكُونُ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا الْغَمَقَ الْوَيْلُ
 وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعَصْرِ
 بِطَوِيلِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى هَذَا الْعَمَلِ وَحَدَّثَنَا
 أَهْلُ الْعِلْمِ بِهِ يَقُولُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ
 وَالْعُلَاقِيُّ

باب ماجاء في القراءة في الظہر والعصر

۲۹۱... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِرُ بْنُ دُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ

بَابُ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

قرات مغرب

چند روز

بِقِصَادِ الْمُفَصِّلِ وَرَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ قُرْآنِي الْمَغْرِبِ
بِقِصَادِ الْمُفَصِّلِ كَالْوَغْنِ لَمَّا الْتَمَلْتُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
قَدِيمٌ يَقُولُونَ إِنَّهُ الْمُبَارَكُ وَاحْتَدُوا وَاسْتَمَعُوا وَكَأَلِ الشَّابِثِ
وَذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّكَ يَكْفُرُ أَنْ يُعْرَفَ فِي صَلَوةِ الْمَغْرِبِ
بِالشُّوْرِ وَالْقُرْآنِ بِخَوِطِ الطُّورِ وَالْمَسْرُوكِ كَالِ الْخَافِجِ لَا
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بَلْ أَسْتَحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهَذِهِ الشُّوْرِ فِي
صَلَوةِ الْمَغْرِبِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقَائِدِ فِي صَلَوةِ الْعِشَاءِ

٣٩٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّخْرَانِيُّ أَنَا زَيْدُ بْنُ
الْحَبَابِ أَنَا ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي
كَثِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْبَيْتِ
الْأَخِيرِ بِاللَّسِيسِ وَضَعَهَا أَبُو بَرْزَاءُ مِنَ الشُّوَرِ فِي
الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَزِيزٍ قَالَ أَبُو بَرْزَاءَ حَدَّثَنِي
بُرَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْبَيْتِ الْآخِرِ بِسُورَةِ وَالْقَيْنِ
وَالزَّيْنِ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّكَ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الْبَيْتِ بِسُورَةِ الْأَرْسَاطِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ سُرَّةَ الْمُنَافِقِينَ
وَأَشْيَاءَهَا وَرَوَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْعَرَابِيْنَ أَتَمَّهُ قَدْ وَلَّيَا كَثْرًا مِنْ هَذَا وَأَقْلَ كَثْرًا الْأَمْرُ
عَنْهُمْ وَاسْتَمِعْتُ فِي هَذَا مَا جَازَ لِي فِي ذَلِكَ مَا رَوَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بِاللَّسِيسِ وَضَعَهَا
وَالْقَيْنِ وَالزَّيْنِ .

٢٩٣ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْبُرَّاءِ
ابْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْبَشَاءُ الْأَحَدُ ثَمَانِي عَشْرًا وَالزُّيُورُ وَهَذَا اسْمُهُ
حَسَنٌ وَصَبِيحٌ

میں قصار مفصل پڑھا کریں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ اپنے مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی قرأت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے ابن مبارک امد اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک سے جو منقول ہے کہ مغرب کی نماز میں لمبی سورت جیسے سورہ طہ امد مرسلات وغیرہ طبعی مکروہ ہے تو میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک مغرب کی نماز میں ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ عشاء کی قرارت

حضرت عبداللہ بن برید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس و النجما اور اس مقلد کی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت براؤ بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث برید عن ہے علاوہ انہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں سورۃ "الذین" پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتوں مثلاً "سورۃ منافقون" وغیرہیں سے پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں اس سے کم اور زیادہ پڑھنے کی روایات ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اس امر میں گنجائش ہے۔ اس قرأت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احسن قول مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ "والشمس و النجما" اور "الذین والذین" پڑھا کرتے تھے۔ حضرت براؤ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورۃ "الذین" پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَرَّانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَالْأُكَيْمَةُ لِلْبَيْهَقِيِّ اسْمُهُ صَبَّارٌ وَيُقَالُ حَمْدٌ مِنْ
الْكَيْمَةِ وَرَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الرَّهْزِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَ
ذَكَرُوا هَذَا النَّحْوَةَ قَالَ كَالِ الرَّهْزِيِّ قَاتَلَنِي النَّاسُ عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ آخٍ وَجَعَلَ مَسْعُودٌ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَنْدُلُ عَلَى مَنْ لَا يُلْقَى
خَلْفَ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ يَمُرُّ بِكَ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنْ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً
لَعَلَّ يَوْمَ يُفِيهَا بِأَمْرِ الْقَدَّارِ فِيهِ خَيْرٌ مِنْ غَيْرِ صَلَاتِهِ
فَقَالَ لَمْ يَحْمِلْ الْحَدِيثُ إِلَّا الْكُونَ أَحْيَا نَادَرَأَهُ الْإِسْلَامُ
كَأَنَّ أَهْلَ أَرْبَعِي تَلْبِيكَ وَرَوَى أَبُو حُسَيْنٍ التَّحْمِيذِيُّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكَادِيَ
أَنْ تَسْأَلَهُ إِلَّا بِمَا آتَى فَاتَّعَزَّ أَلَيْكَ بِمَا وَاسْتَخَارَ أَصْحَابَهُ
فَعَبَّيْتُ أَنْ لَا يَكُنْ إِلَّا الْوَحِيلُ إِذَا جَاءَهُ الْإِمَامُ بِالْقَوْلِ أَوْ
رَكَعًا أَوْ لَيْلَةٍ بَسْكَاتِ الْإِمَامِ قَدْ وَافَقُوا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ
فِي الْبَيْتِ أَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ قَرَأَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَّائِينَ مَنْ بَعَثَ هُوَ لَقِيَ أَكْثَرُ
خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِمَنْ يَقُولُ مَا لَكَ وَالْقَبَارِكُ وَالشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ وَالسَّعْدِيُّ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ
قَالَ إِذَا قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ يَتَّبِعُونَ إِلَّا قَوْمًا مِنْ
الْمُكْرَفِينَ وَرَأَى أَنَّ مِنْ لَعَلَّ يَوْمَ جَاءَهُ لَوْ جَاءَهُ وَخَدَّ
قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ قَرَأَ فَاتَّعَزَّ أَلَيْكَ بِمَا
وَأَنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا أَهْجِي صَلَاةً إِلَّا
بِمَا آتَى فَاتَّعَزَّ الْكِتَابُ وَحَدَّثَنَا كَانَ أَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ
وَذَهَبُوا إِلَى مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّامِيِّ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّامِيِّ يَتَّبِعُ الْبَيْهَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَكَانَ قَوْلُ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن ہے ابن اکبر لیسٹی کا نام علامہ ہے محدثین اکبر بھی کہلاتا
ہے بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اس امتداد کے ساتھ
عدایت کیا "امام زہری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
بات سننے کے بعد لوگ قرأت سے رک گئے امام ترمذی فرماتے ہیں
کس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے قرأت غفلت الامام
کے قائلین پر اعتراض ہو سکے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ نے ہی اس
حدیث کو بھی روایت کیا اور اس حدیث کو بھی جس میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ
نہ پڑھی وہ نامکمل نماز ہے اس پر حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد
نے کہا "کبھی میں امام کے پیچھے پڑتا ہوں" آپ نے فرمایا مچھنے
دل میں پڑھ لیا کرو" ابو عثمان نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
اطلاع کرنے کا حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی
محدثین نے پسند کیا ہے کہ جب امام قرأت بالجہر کر رہا ہو اس
وقت مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے بلکہ امام کے سکوتوں
کا خیال رکھنا چاہیے، قرأت غفلت الامام میں طحا کا احتکات
ہے۔ اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک یہ
بائز ہے امام مالک، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل،
اور اسحق اسی کے قائل ہیں عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں، میں
امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اللہ دوسرے لوگ بھی پڑھتے
تھے، البتہ کوئی ایک جماعت نہیں پڑھتی تھی لیکن میرا خیال
سے کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز بائز ہے علامہ کی ایک جماعت
نے سورۃ فاتحہ کے ترک کے بارے میں مشقت سے
کام لیا، ابو ہریرہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں پڑھا کیونکہ امام کے
پیچھے انہوں نے حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے متنبہ
کیا اور عبد بن مسعود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے بعد امام کے پیچھے
سورۃ فاتحہ پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا کہ سورۃ
فاتحہ پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ امام شافعی اور اسحق وغیرہ کا بھی

وَسَلَّمَ لَأَصْلُهُ الْأَيْقِيَّةُ أَيْ فَاتَحَهُ الْكِتَابُ وَبِهِ يَقُولُ
الْبَاقِي وَرَاضُوْهُ وَغَيْرُهُمَا وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَكَانَ
مَعَى قَوْلِ الْبَاقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصْلُهُ لِمَنْ لَمْ يَلِ
بِعَلَّةٍ الْكَعْبُ إِذَا كَانَ مَعَهُ دَوَّاحِيَةٌ بِحَدِيثِ حَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ كُنَّالَ مَنْ صَلَّى لَكُمُ كَرِيْمًا وَبِهِمَا
بِأَمْرِ الْقُرْآنِ كَلِمَتُهُنَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ وَرَاءَهُ الْإِمَامُ قَالَ أَحْمَدُ
هَكَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَوَّلَ
قَوْلَ الْبَاقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصْلُهُ لِمَنْ لَمْ يَلِ
الْكِتَابُ أَنْ هَذَا إِذَا كَانَ وَتَعَدَّى وَاجْتَهَادَ أَحْمَدُ مَعَهُ هَذَا
الْقَوْلَ أَهْمُتَنَ الْإِمَامَ وَأَنْ لَا يَتْرُكَنَّ الرَّجُلُ نَاجِيَةَ الْكِتَابِ
وَأَنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ

٢٩٤. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُوَيْسَةَ الْأَنْصَارِيُّ تَابَهُ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهَيْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّكَ السَّيِّدَ جَاهِلِيَّ
عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً كَرِيحًا أُرْغِفَهَا بِمَا رَأَى الْقُرْآنَ
حَلَمَ يَصِيرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے

٢٩١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهَا خَالَتِهِ الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ يُنَادِي وَادْعُهُمْ إِلَى أَبْوَابِ
الْجَنَّةِ إِذَا خَرَجَ حَتَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ رَبَّ الْجَنَّةِ
يُنَادِي وَادْعُهُمْ إِلَى أَبْوَابِ جَنَّاتِكَ وَكَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْحُسَيْنِ بِسَمْعِهِ فَقَالَ وَمَنْ أَدَّى الْعَبْدُ بَيْتَ نَعْدَتِهِ
قَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ ادْعُهُمْ إِلَى أَبْوَابِ نِعْمَتِكَ
وَإِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ ادْعُهُمْ إِلَى أَبْوَابِ جَنَّاتِكَ وَفِي الْبُكَاءِ عَنْ

حضرت خاتونِ جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ وسلام کے بعد یہ دعا مانگتے تھے اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے حد نامے کھول دے اور بارگشاہِ رب العالمین دُعا کرتے وقت صلوٰۃ وسلام کے بعد یہی دعا مانگتے تھے اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دُعا نامے کھول دے علی بن حجر اسماعیل بن ابراہیم کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ میں عبد اللہ بن حبیب سے ملاقات کی یہ وقت اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ حدیث بیان کی ایک عجیب آپ داخل ہوتے الخ اس میں بھی وہی دعا ہے صرف صلوٰۃ وسلام اور استغفار کا ذکر نہیں اس باب میں ابو حمید، ابو اسید

ابو البرہہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ناظر اس سے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ناظر بہت حسین نے ناظر کبریٰ کو نہیں پایا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کے چند ماہ بعد ہی حضرت عاتق بن جنت کا وصال ہو گیا تھا۔

تحفہ المسجد کی دو رکعتیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے اسے دو رکعتیں ادا کر لینی چاہئیں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو ہریرہ، ابو ذر اور کعب بن لکھ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو قتادہ کی حدیث من صحیح ہے محمد بن جحان اللہ کی دوسری راویوں نے بھی اسے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مثل روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو براہ راست عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور عمرو بن سلیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کیا اور یہ حدیث غیر مضبوط ہے۔ ابو قتادہ کی حدیث صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے اور وہ مستحب جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت رحیمہ المسجد ادا کرے، علی بن مدینی کہتے ہیں حدیث سہیل غلط ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی کا یہ قول مجھے اخی بن ابراہیم نے بتایا۔

قبرستان اور حمام کے ہوا تمام زمین مسجد ہے

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرستان اور حمام

اربعیٰ حسین و اربعیٰ اسید و اربعیٰ ہریرہ قال ابو عیسیٰ حدیث خاطمة حدیث حسن و لیسن اسنادہ و یثقیل و خاطمة ابنة الحسين شمر بن ذر خاطمة انکبریٰ انما عانت خلة بعد النبي صلى الله عليه وسلم و شمر اشهرها

باب ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين

۲۹۹۔ حدثنا ابي حنيفة بن سفيان قال قال ابن ابي عمير عن ابن عبد الله بن الزبير عن عمر بن مسلم الزبيري عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس قال في الباب عن جابر و ابي امامة و ابي هريرة و ابي ذر و كعب بن مالك قال ابو عیسیٰ حدیث حسن و لیسن اسنادہ و یثقیل و خاطمة ابنة الحسين شمر بن ذر خاطمة انکبریٰ انما عانت خلة بعد النبي صلى الله عليه وسلم و شمر اشهرها

باب ما جاء ان الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام

۳۰۰۔ حدثنا ابن ابي عمير و ابو قتادہ عن الحسين بن محمد قال قال عبد الله بن الزبير عن معمر بن عمار و ابن ابي عمير عن ابي

سید علی

قبر پر مسجد بنانا منع ہے

مسجد میں سونے کا حکم

مسجد میں خرید و فروخت، لگم شدہ چیز کا اعلان اسے
شعرو گویٰ ممنوع ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى
الْقَدْرِ مَسْجِدًا .

باب ما جاء في التَّوْبَةِ فِي السَّجْدِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ
النَّشَادِ الضَّالِّهِ وَالشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ .

٣٥- محمد بن عيسى قتيب بن مالك الليثي عن ابن جبرلان عن عمرو

و اما در خصوص این که آیا حق تعالی در این امر متوجه است یا نه و اگر متوجه است پس چرا او را از این امر باز می دارد
که بگوید که حق تعالی در این امر متوجه است و اگر متوجه است پس چرا او را از این امر باز می دارد

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (اے) اشعار کہنے،
 خرید و فروخت اور جمعہ کی نماز سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا
 اس باب میں حضرت بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
 مروی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث
 من ہے اور عمرو بن شیبہ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے
 ہیں امام چلکی فرماتے ہیں میں نے امام احمد اسحاق اور ان کے علماء
 دوسرے لوگ کو دیکھا کہ وہ عمرو بن شیبہ کی حدیث سے دلیل پکڑتے
 ہیں امام بخاری نے مزید فرمایا کہ شیبہ بن عمر نے عبد اللہ بن عمرو سے
 سنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے عمرو بن شیبہ کی اس
 حدیث میں کلام کیا۔ اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف
 یہ ہے کہ وہ اپنے دلائل کے پیچھے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں
 کے نزدیک عمرو بن شیبہ نے یہ حدیث اپنے دارا سے نہیں
 سنی، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید سے کہ وہ ہے کہ عمرو بن
 شیبہ کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے علماء کی ایک جماعت
 نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحاق بھی
 اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعی علماء سے اس بارے میں
 اجازت کی روایت ہے اللہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 دوسری حدیث میں مسابہ میں ” (اچھے) شعر کہنے کی اجازت
 منقول ہے۔

وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی خدرہ اور بنی عمرو بن لوط کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے بخدرہ سے تحقق رکھنے والے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد قبا ہے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مسئلہ کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ یہی (یعنی مسجد نبوی ہے) اور اس

٢٤٠. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَمِيْعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنِّي بَعَثْتُ فِي هَذِهِ أُمَّةً مِثْلَ أُمَّةِ إِبْرَاهِيمَ لِيُعْلَمَ أَنَّهَا
مِثْلُهَا فَأَخَذَ اللَّهُ نَفْسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَ مِنْهَا
تُورَةً لِّلَّذِينَ هُمْ عَلَى آلِهِمْ أَشَدُّ رِعَايَةً فَمِنْ ذَلِكَ نَسَبُ
مُوسَى وَآلِهِ وَنَسَبُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآلِهِ وَآلُ إِبْرَاهِيمَ
وَالْحَبَشَةُ أُولَئِكَ الْكَلْبَاءُ أُولَئِكَ هُمُ الرِّجَالُ الَّيْسَ لَهُمْ
شَرٌّ عَلَى النَّفْسِ الَّتِي حَقَّتْ لِرَبِّهِمْ إِلَّا إِفْسَادًا لِلْعَرَاكِلِ

میں بہت سی بھائیاں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو بکر نے علی بن عبد اللہ کا قول نقل کیا کہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کا بھائی انیس بن ابی یحییٰ اس سے اثبت ہے۔

كَذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي بِأَبِي رَاحِدٍ أَمْ لَا أُنَاسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَتَيْتُ

مسجد قبار میں نماز کا ثواب

حضرت اسید بن ظہیر الفداری رضی اللہ عنہ (صحابی تھے) روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد قبار میں نماز (کا ثواب) عروہ کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن ضیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اسید کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اس حدیث کے سوا، اسید بن ظہیر سے کوئی صحیح روایت مسنون نہیں۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابوالاسلمہ بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں، ابوالابرک کا نام زیادہ دینی ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ

۳۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو مُرَيْسٍ وَشَيْبَةُ بْنُ دَعْبُكٍ قَالَ أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي رَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ خُطَمَةَ عَنْ سَمِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ كَعَشَاةٍ وَفِي النَّبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا اسِيدُ بْنُ ظَهْرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَمْرٍ، وَلَا تَعْلَمُ هَذَا اسِيدُ بْنُ ظَهْرٍ شَيْءٌ كَرِهْتُمُ عَبْدَ هَذَا الْحَمِيدِ وَلَا تَعْلَمُ هَذَا رَاحِدٌ عَنْ حَدِيثِ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْدِ دِ اسْمَاءَ زِيَادَ مَدِينِي.

کوئی مسجد افضل ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز (کا ثواب) مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبید اللہ سے روایت نہیں کیا بلکہ بواسطہ زید بن ربیع، ابوعبد اللہ اعرج سے روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبد اللہ اعرج کا نام سلمان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طرق سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت علی میسرہ، ابوسعید، جبیر بن مسلم، عبد اللہ بن زبیر، ابن عمر اور

باب مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

۳۴۱. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مَا مَعْنَى مَا مَالِكٌ سَمِعَ وَكُنَّا مَشِيئَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَسَاجِدَ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَوْنُكُمْ تَقْبَلُونَ فِي مَسْجِدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ كَيْسَانَ كَرِهْتُمُ زَيْدَ بْنَ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَذَا اسْحَابُ يَحْيَى حَسَنٌ صَرِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيُّ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي رَاحِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبْنِي الْبَابَ عَنْ عَلِيٍّ وَمَيْمُونَةَ وَأَبْنِي سَعِيدٍ وَجَبْرِ بْنِ
مُطْلِحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ ابْنَ الْأَنْبَرِيِّ وَابْنَ عُمَرَ وَالْأَمْلَاقَ دَرَجَةً .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مساجد مسجد حرام
مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی (مسجد) کی طرف اگر کثرت سے
توبہ کی نیت سے قصد سفر کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح
مستند و معتبر و فضائل بہت والا روایت ہے کہ اگر کوئی ارادہ کرے کہ اس کا

٣٩٠ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابِعًا لِبْنِ عُثَيْمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسَيْبٍ عَنْ كَثْرَةَ عَنْ أَبِي سَيْبَةَ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشَدُّ
الزَّيْجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
مَسْجِدِ فِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَنْصَلِيِّ قَالَ هَذَا أَحَدُهُ
حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

مسجد کی طرف جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غدا کھڑی ہو جائے تو دوڑتے
ہوئے نہ آؤ بلکہ (دو سیانی پال) چلتے ہوئے سکون کے ساتھ
آؤ جو مل جائے پڑھو جو رہ جائے (بعد میں اللہ کرپوری کرے)
اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابی بن کعبؓ، ابوسعیدؓ، زید بن
ثابتؓ، ایبہ بن کعبؓ، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
الم تری ذی فراتے ہیں مسجد میں جانے کے بارے میں علماء
کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک اگر تکبیر اولیٰ کے وقت
ہو جانے کا خوف ہو تو تیزی سے جانا پانچے یہاں تک کہ بعض
سے دوڑ کر آنا بھی مستحب ہے بعض نے تیز چلنا مکہ و خیال
کیا اور عام اندازہ اور وقار کے ساتھ چلنے کو پسند کیا امام احمد
اور اسحق کا بھی یہی قول ہے وہ دونوں فرماتے ہیں ابوہریرہؓ
رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے امام اسحق فرماتے ہیں اگر
تکبیر اولیٰ کے ٹکل جانے کا خوف ہو تو تیزی چلنے میں کوئی حرج
نہیں۔

نہ مری نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت
مرفوعاً نقل کی، عبد الرزاق نے بواسطہ سعید بن مسیب
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح

مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ

٣١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّهْرِ أَيْبُ
نَائِيَةً بَنُ زُرَيْجٍ نَا مَعْمَرُ بْنُ الشَّاهِرِ عَنْ أَبِي شَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أُرِيِمَتِ الْمَلُوءَةُ فَلَا تَأْكُلُهَا وَأَنْتُمْ تَسْمُونَ
وَلَوْ كُنْتُمْ تَسْمُونَ وَكَانَتْ لَكُمْ الْمَسْجِدَةُ
هَذَا أَمْرٌ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَا كَانَ كُنْتُمْ قَائِلِينَ أَوْ لِي الْبَابُ مِنْ
إِنْ قَتَلْتُمْ وَأَنْتُمْ تَبْنُونَ كُنْزٌ وَأَوْ لِي سُبْحَةٌ وَأَوْ لِي نَحْوُ
كُنْزٍ وَأَوْ لِي نَحْوُ كُنْزٍ كَأَلِ الْأَنْبِيَاءِ لَمَّا كُنْتُمْ أَهْلَ الْوَلَمِ
فِي الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْقُضُونَ نَأَى الرَّسَائِرِ إِذَا
خَافَ كُفْرَتِ الْكَلْبِيَّةُ الْأَوَّلَى حَتَّى ذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ
أَنَّهُ كَانَ يَلْهَى وَلَهُ إِلَى الْمَلُوءَةِ وَمَنْعَهُ مِنْ كَرَةِ الرَّسَائِرِ
وَالْمُتَأَنِّ أَنْ يَمُوتَ عَلَى كُفْرَةٍ وَوَقَّارٍ وَيَبْ يَقُولُ أَحْمَدُ
وَأَمَّا فِي كَالِ الْعَمَلِ عَلَى حَدِيثِ أَبِيهِ يَرْفَعُ وَكَأَلِ
يَسْمُونَ إِنْ خَافَ كُفْرَتِ الْكَلْبِيَّةُ الْأَوَّلَى فَلَا يَأْسَ
أَنْ يُسْرَعَ فِي الْمَشْرِقِ

١٥٠
 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلَدِ الْأَكْبَدُ السَّعْدِيُّ
 كَامِلُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ أَبِي
 سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

50

ہیں ”مردہ“ پھرٹی پٹائی کرکتے ہیں۔

أَبُو عَلِيٍّ وَ النَّحْوَ لَا هُوَ حَصِيرٌ صَغِيرٌ

ٹماٹ پر نماز پڑھنا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹماٹ پر نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت انس اور سفیر بن شجاع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی منسبت کرتے ہیں، ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے، البتہ علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو اچھا سمجھا ہے۔

فرش پر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھسٹ کر رہتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے پھرٹے بھائی سے (مزمنا) فرماتے، ”اے نیر! تمہارے بغیر (ایک پرندہ) کو کیا ہوا“ حضرت انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ وہ فرش اور قالین پر نماز پڑھتے ہیں، کوئی مرتع نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحق کا یہی مسلک ہے ابو الیقاض کا نام یزید بن حید ہے۔

باغ میں نماز پڑھنا

حضرت سہاذ بن بیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے ابو داؤد کہتے ہیں۔ ”جیطان“ کا معنی ”بساتین“ (باغ) ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسند

باب ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۳۱۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَنِيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَ الْبُخَيْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَحْتَدُّ أَكْثَرُ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْوَيْلِ اخْتَارُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَسْتَحْبَابَاتِ

باب ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ

۳۱۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ النَّبَاحِ الطَّمْبُغِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا حَتَّى كَانَ يَقُولُ (لَا يَزَالُ صَغِيرٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا فَعَلَ الْبُخَيْرِ قَالَ لَوْ فَصَحَّ بِسَاطٍ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَنَابٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدِيثٌ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَحْتَدُّ أَكْثَرُ أَهْلِ الرَّحِمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ وَ الْبُسْطُ قِسْرٌ بِأَسَا دِيهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ وَ اسْمُ أَبِي النَّبَاحِ يَزِيدُ بْنُ حُسَيْنٍ

باب ۲۳۴ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِطَّانِ

۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ كُنَّا ابْنُ دَاوُدَ الْهَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الرَّجَاءِ عَنْ أَبِي الطَّغْلِبِيِّ عَنْ مُعَاوِذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ الصَّلَاةَ فِي الْوَيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي

غریب ہے، اور ہم اسے مرث حسن بن ابی جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وکیل نے ضعیف کہا ہے، ابو زبیر کا نام محمد بن مسلم بن محمد کس ہے، اور ابو طحیٰ کا نام عامر بن واٹھ ہے۔

سترہ رکعت

حضرت موسیٰ بن طمر بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رازی میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کھڑے کی پھلی کھڑی کی طرح (سترہ) رکعتیں تو پڑھے کہ وہ نماز پڑھے، اور اس کے آگے سے گزرنے والے کی پیروی کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سہیل بن ابی شریحہ ابن عمر سہیل بن سعد، ابو حمزہ اور عائشہ، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طوی حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے۔

نازی کے آگے سے گزرنے کی ناکت

حضرت برہن سعید سے روایت ہے کہ خالد بنی نے ایک شخص کو ابو جہم کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابو جہم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اگر نازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (سال یا بیس سال) انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں حضرت ابو سعید خدری، ابو ہریرہ،

الْبَسَارِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ دِيَّانَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُبَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَدْرٍ وَابْنِ الْغَفِيلِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ .

باب ۲۳۵ مَا جَاءَ فِي سِتْرَةِ الْمُصَلِّي

۳۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَالِكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مَوْجِلٌ مَوْجِلٌ الرَّجُلُ فَلْيَصِلْ وَلَا يَسْأَلِ مَنْ مَرَّ مِنْ دَرِئِهِ وَلَا يَخُوفِي الْقَلْبُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْسَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَسَبْرَةَ بْنِ مَنبِيٍّ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَعَدِيشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا يَنْفَعُ أَهْلَ الْبُيُوتِ وَقَالُوا سِتْرَةُ الْإِمَامِ مُسْتَرَةٌ لِمَنْ خَلَعَتْ

باب ۲۳۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ

بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَسْعُودَةَ كَأَمَالِكُ بْنُ أَبِي عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجَدِّيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَا بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَبَيَّنُوا أَعْمَارَ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَا كَانَ عَلَيْهِ لَكُنْ أَنْ تَبَيَّنَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَبَيَّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَذْوَ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي

حَسَنَاتُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدَ وَالسَّرَّاءَ وَالْجَمَارَ فَقُلْتُ
لِيَئِنْ دَرَيْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ دَرَيْتُ لَأَمِينُ فَقَالَ
مَا ابْنُ أَخِي سَأَلَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَكِيمِ الْغَدَّارِيِّ دَرَيْتُ هُمُ يَزِيدُ وَأَنْتَ
قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَرِيصٌ وَ
قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ إِلَى أَنَّ الْأَسْوَدَ وَالْجَمَارَ
الْجَمَارُ وَالسَّرَّاءُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ كَالْأَحْمَرِ الْأَسْوَدُ
لَا يَكُونُ فِيهِ أَنْ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَفِي
فَقَسَمُوا مِنَ الْجَمَارِ وَالسَّرَّاءِ شَيْءٌ فَقَالَ اسْمُهَا لَا يَقْطَعُهَا
شَيْءٌ إِلَّا الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ.

باب ماجاء في الصلوة في النوب الواحد

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا تَيْبٌ نَا الْيَقِي عَنْ هِشَامِ بْنِ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّكَ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ
أَمْرًا مَكْنِيًّا مُشْتَبِلًا فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
لَيْثِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ الْأَكْثَرِ وَ
عَمْرِو بْنِ أَبِي أُسَيْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَمَا يَشْتَدُّ أَمْرُ هَذَا مِنْ شَرِّ مَا يَكُونُ مَطْلَقًا
فِي بَيْتِهِ وَنَحْوِهَا مِنْ الْعَشَائِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيْنِي
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَرِيصٌ وَالتَّمْدُّ
عَنْ هَذَا مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْقَائِلِينَ وَهَذَا هُوَ
قَالَ الْأَمْسُ بِالْصَّلَاةِ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي نَوْبَيْنِ.

باب ماجاء في ابتداء القبلة

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَادِيكُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ

کتا، حضرت ابو گدھا قرڑ دیتے ہیں عبد اللہ بن مسعود فرماتے
ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا سیاہ کتے اور سفید
کتے میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا اسے جیسے اکتے مجھ سے
اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے، اس
باب میں حضرت ابو سعید، حکم غفاری، ابو ہریرہ اور انس رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابن ماجہ صحیح حسن ہے بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ گدھا اور ستور
سیاہ کتا قرڑ دیتے ہیں امام حسین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیاہ کتے کے
گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے میں ترجمے تک نہیں البتہ اگر وہ ابو عبد اللہ کے
بارے میں مجھے شک ہے امام اکی فرماتے ہیں نماز میں گدھا کتے کے گزرنے سے ہی ٹوٹتی

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، جابر، سلمہ بن اکوع،
انس، عمرو بن ابی اسید، ابو سعید، کیسان، ابن عباس،
عائشہ، ام ہانی، عمار بن یاسر، طلحہ بن علی، ابو
عبادہ بن مسعود، انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
عمر بن ابی سلمہ صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام، تابعین
اور دیگر فقہاء اس پر عمل ہے، وہ فرماتے
ہیں، ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی
سرحد نہیں، بعض علماء فرماتے ہیں، آدمی
مد کپڑوں میں نماز پڑھے،

تبدیلی قبلہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَادِيكُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ

جہاز قتل

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی عیث سے اتنی راوی ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے عبد اللہ
بن جعفر کو غرض اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسجد بن کر مسکن اطلال
سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح ہے۔ کئی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب
کے درمیان قبلہ ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب حضرت
علی ابن طالب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو مغرب کو اپنی دائیں جانب
اور مشرق کو اپنی بائیں طرف کرے اللہ قبلہ ہو کہ کھڑا ہو تو
ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے ابن مبارک
منسبت ہے یہ بات اہل مشرق کے لئے ہے، ابن
مبارک نے بائیں طرف کو اہل مروجہ کے لئے اختیار کیا ہے۔
فت ہ: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہونا اہل دین کے
لئے ہے۔ (مستمر)

بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز
پڑھے تو اس کا حکم

حضرت زبیر فرماتے ہیں ہم ایک اندھیری رات میں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے ہمیں جب قبلہ معلوم ہو سکی تو ہر شخص
نے بدھ کر نماز یا نماز پڑھ لی سوچ کو ہم نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَا يَتَّبِعُهُمْ اللَّهُ وَجْهَهُ﴾ اور
منہ کو اور صریح الشک رحمت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث
کی سند صحیح نہیں، ہم اسے حسن اشعث سامان کی روایت سے جانتے ہیں
اور اشعث بن سعید ابو اسیر سامان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے
اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے وہ فرماتے ہیں اگر کسی نے ابراہیم غیر قبلہ
کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھا تو
اس کی نماز باطل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد دار اسلمی رحمہم اللہ
کا بھی یہی قول ہے۔

أَقْرَبُ وَأَعَدُّهُمْ مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ الْمَشْرِقُ.
۳۲۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَكْرِ النَّسْرُ بْنُ أَبِي النَّعْبَلِيِّ بْنُ
مَنْصُورٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
مُحَمَّدٍ الْأَعْلَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ قِبْلَتُكُمْ وَأَمَّا قِبَلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخَرَزِيِّ
لَا تَكُنْ مِنْ دُونِ الْيَسْوَئِ بْنِ مَعْمَرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ كَثِيرٍ وَاحِدٍ
وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ قِبْلَتُكُمْ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ وَكَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ
مَالِيقَ وَابْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ أَبُو عَمْرٍو إِذَا جَعَلَتْ الْقُرْبُ
عَنْ يَمِينِكَ وَالْمَشْرِقُ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا يَتَّبِعُهُمْ قِبْلَتُكُمْ
إِذَا اسْتَقْبَلْتِ الْقِبْلَةَ وَقَالَ أَبُو الْمُبَارَكِ هَذَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَتُكُمْ هَذَا إِذَا هَلِ الْمَشْرِقُ فِي الْخَلَاءِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الشَّيْخُ لَا أَهْلَ مَرْوَةٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِيُغَيِّرَ
الْقِبْلَةَ فِي الْخَيْرِ

۳۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنٍ قَالَ دَلَّيْنَاهُ نَا شَعْبَةَ
بْنَ سَعِيدٍ الشَّيْخَانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي قِبْلَةٍ مُظْلِمَةٍ
فَكَرُّوا بِأَيِّ الْقِبْلَتَيْنِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا عَلَيَّ حَالٍ
فَلَمَّا أَصْبَحْنَا دَلَّ بِنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلَ فَأَيْتَمَّا قَرَأُوا فَكَّرُوا وَجَّهَ اللَّهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا
حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ كَامِلٍ لَكِنْ هَذَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي
أَشْجَةِ السَّمَانِ وَآشَعْتُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الزَّيْنِ السَّكَّانِ
يُصَلِّي فِي الْحَدِيدِ وَقَدْ ذَهَبَ الْكَلْبُ أَهْلُ الْفَيْلِ
لِذَا هَذَا قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ فِي الْخَيْرِ لِيُغَيِّرَ الْقِبْلَةَ فَكَّرَ

فان اگر کسی آدمی وہاں مسجد ہو تو اس پر چھ صد نوحہ ہوا کہ ہدم غالب گمان ہو کر کے غلطی سے اگر یہی معلوم ہوا کہ قبلا و عرضیں کسی نماز پر ہو گئی ہیں مگر غلطی کے بغیر کسی طرف نہ کر کے نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نہیں مگر وہاں پر کیا گیا

کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کوڑے کرکٹ کی جگہ میں جانوروں کے زنج کرنے کی جگہ میں، قبرستان میں، راستے کے دریاں میں حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور کعبۃ اللہ کی محبت پر۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے اسی معنی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے اس باب میں حضرت ابو مرثدہ، جابر اور انس، رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں "حدیث ابن عمر کی سند قوی نہیں زید بن جبرہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کی مثل بواسطہ عبد اللہ بن عمر رضی، نافع، ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حضرت ابن عمر کی حدیث، لیث بن سعد کی حدیث کے مستطابہ اشبہ اور ارجح ہے، عبد اللہ بن عمر رضی کو بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

مکروہوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

حضرت ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکروہوں کے

استئذان لما بعد ما صلى انما صلى لغير القبلة
وانما صلوات ما جائز في كونه يقول مستحان الكور
وابن التمار في واحمد ولا شغل

باب ما جاء في كراهية ما يصلى اليه وفيه

۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مَنْ دَاوُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَجْرَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَكَأَنَّ عَلَى النَّبِيِّ وَفِي الْحَقِّ وَمَعَاطِنَ الْإِذِلِّ وَفَوَيْ قُلُوبِ يَدَيْهِ اللَّهُ -

۳۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مَنْ دَاوُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ مَوَاطِنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ كَالٍ وَأَبِي عِيْشَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِي وَقَدْ تَكَلَّفُوا فِي زَيْدِ بْنِ جَبْرِ مَنْ رَوَاهُ جَاهِلٌ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ النَّخَعِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَدَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمًا وَاحْتَمًا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ الْعَمَرِيُّ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعَمْرِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهَا مِنْهُمْ وَحَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ الْقَطَّانُ -

باب ما جاء في الصلوة في مرائب الغنم

وأعطان الإذيل

۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ ابْنِ جُرَاجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ

مجلس

سے کئی طرق سے مروی ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے اس میں علماء کا اختلاف نہیں وہ سب سواری پر نفل نماز پڑھنے میں کوئی فرق نہیں سمجھتے سواری کا سترہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی دوسری طرف

سواری کو سترہ بنانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گھوڑے کی طرف نماز پڑھی۔ (یعنی اسے سترہ بنایا) اور آپ سواری پر نماز پڑھتے رہے بعد صریحی متوجہ ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی نظریہ ہے کہ وہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی فرق نہیں سمجھتے،

جب شام کا کھانا حاضر ہوا اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا حاضر ہوا اور نماز پڑھنا شروع ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت مالک، ابن عمر، ابن ابی نعیم، امام مسلم، ابن ابی شیبہ، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، ابی بن کعب، ابن عمر، ابن عباس، امام احمد، اسحاق، ابی حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اس پر عمل ہے امام احمد اسحاق ابی حنیفہ کے تابع ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں پہلے کھانا کھایا جائے اگرچہ نماز باجماعت فوت ہو رہی ہو۔ بارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب غراب ہو گیا غلام ہو امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام بعد دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ الحاق سے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور چیز میں مشغول ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہمارے دل میں کچھ کھٹکتا ہے

عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَعْلَمُ بَيْنَهُمَا اجْتِهَادًا وَلَا تَرَدُّنَ بَيْنَهُمَا أَنْ يَصِفَ الرَّجُلُ عَلَى مَا جَلَسَ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَخَبَرًا إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ ذَمِيرًا.

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ كَالِبٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ أَوْ رَاحِلَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَخَّعَتْ بِهِ قَالَ أَبُو بَرٍّ عَنِ هَذَا أَحْوَذٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ كَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرُدُّنَ بِالصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ مَا سَأَلَنَ يَسْتَتِرُ بِهِ.

باب مَا جَاءَ إِذَا أَحْضَرَ الْحِشَاءَ وَأُفِيَتْ الصَّلَاةُ فَأُذِنَ بِالْعِشَاءِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَسْلُمُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحْضَرَ الْعِشَاءَ وَأُفِيَتْ الصَّلَاةُ قَامَ ابْنُ أَوْ ابْنُ الْمَسْقُورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ عَنْ هَذَا أَحْوَذٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلِيٌّ الْعَمَلُ بِمَعْنَى بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْرُودٍ وَأَمَّا الْقَوْلُ فِي الْقَوْلِ وَالْمَعْنَى يَقُولَانِ يَبْنِيَانِ بِهَذَا وَلَكِنْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ مَا عَنِ سَمِعَتْ الْجَارُودُ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَمُودُ بِالْعِشَاءِ إِذَا كَانَ الظُّلُومُ يَجَازُ كَسَادًا وَالْقَوْلُ ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَمِيرًا هُوَ أَهْبَاءُ بِالْإِتْيَامِ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ لَا يَقْرَأَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَلْبُهُ مُشْغُولٌ بِسَبَبٍ شَيْءٍ فَحَدَّثَ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ قَالَ لَا تَقْرَأُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب شام کا کھانا سامنے رکھا گیا جو ہر نماز کو طہری ہو جائے تو پیسے کھانا کھا
لو حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھا لیا کہ آپ سلام کی قنات کن رہے تھے امام
ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو اسودؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ،

اوسے کی حالت میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں اور گھٹنے کے توڑ جائے گا (تھوڑی دیر) سو جائے تاکہ اس سے نیند نہ آجائے کیونکہ جب کسی کو نماز چھوٹے ہوئے اور گھٹ جائے تو یہ کہتا ہے وہ بخشش مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

مہمان، میزبان کی اجازت بغیر شمار نہ کر لیا ہے

ابو علیہ کہتے ہیں مالک بن نویرث ہمدانی مسجد میں آئے اور امارتِ بیلان فرماتے، ایک دن نماز کا وقت ہوا تو ہم نے کہا، آگے ہو جائیے، انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک آگے ہو جائے پھر میں جلاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس ولایت کے لئے جائے تو رازِ خفیہ ان کا امام نہیں جائے بلکہ انہی میں سے کوئی امامت کر لے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث من جمیع ہے اکثر صحابہ کرام و تابعین کا اس پر حمل ہے، وہ فرماتے گھر والا، آنے والے کی نسبت امامت کا زیادہ حقदार ہے بعض علماء فرماتے ہیں، صاحب منزل اہانت دے تو کوئی مسجد نہیں۔ امام اسحق نے اس بارے میں سختی سے کام لیا اور اسی حدیث کو اپناتے

مجلس

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ دُوَّادٍ أُمْلِكُهُ
قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ قَدْرَ رُؤْيِي هَذَا
عَنِ الْعَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَمُعْتَمِدُ بْنُ الْفَارَسِ تَكَلَّمَ فِيهِ أَسَدُ بْنُ سَمِيلٍ
وَضَمَنَ وَلَيْسَ بِالْعَاطِفِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنْ يُزَمَّ الرَّجُلُ بِكُفْرٍ مَا دَعَاهُ كَارِهِونَ فَإِذَا كَانَ الْإِسْلَامُ
عَوْدَ ظَالِمٍ فَإِنَّهُ الْإِسْلَامُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ وَقَالَ أَسَدُ
إِسْمُ فِي هَذَا إِذَا حَرَكَةُ وَاسِدَ أَرَأَيْتَ أَنْ تَكُنْ فِي هَذَا
بِأَسْ أَنْ يُصْنَى بِهِمْ سَتَى يَكْرَهُهُ الْكُفْرُ الْقَوْمُ

٣١١. حَدَّثَنَا هَذَا نَاجِرٌ يُرْوَعُ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْلَارِ بْنِ أَبِي الْكَجْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّسَّابِيَّ قَالَ كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الْعَنَانُ أَمْرًا عَصَتْ دُفْعًا زَامًا قَوْمَهُ وَهَرَبَ كَارِهُونَ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَسْوُودٌ هَذَا لَنَا عَيْنُ الْإِمَامِ مِرْقِطٌ لَنَا إِذَا عَصَى بِهِدَا الْأَيْتَةُ الظُّلَّةُ مَا مَأْمُونٌ لَنَا أَمَّا السُّنَّةُ فَاتِّبَاعُ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

٣٣٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعيلَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ قَالَ
الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ إِذَا قَامَ الْعَبْدُ
الَّذِينَ حَقُّ يَزِيمَةٍ وَامْرَأَةً لَا بَأْسَ وَكَرْدٌ مَعَهَا عَلَيْهَا
سَافِرَةٌ وَامَامَةٌ قَوْمٍ وَهَذِهِ لَسَاكِرُ هَوْنٍ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ
هَذَا اسْمُ يَوْمٍ مِنْ غَرِيبٍ وَنَ هَذَا الرَّجُلُ وَالْأَيُّ
عَلِيٍّ اسْمُهُ جَدُّهُ .

امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں

باب ۲۶۲ ماجاء فی اذا صلی الایما موقعا
فصلوا قعودا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے لڑکر نیچے تشریف

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ خُرَاصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ حَدَّثٍ فِي كَيْفِ حُجَّتِهِ فَصَلَّى بِمَا قَامَ بِهِ
فَصَلَّى تَامَةً مَعَهُ فَمُودًا حَتَّى انْقَضَتْ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ
أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُيِلَ الْإِمَامُ لِمَا يُؤْتِيهِمْ مِنْ كَذَا كَذَا لِكَيْ يَكُونَ
وَإِذَا رَكَعَ كَرَعَ وَإِذَا رَفَعَ مَدَّ مَدَّ فَرَأَى كَذَا كَذَا
اللَّهُ يَمُنُّ سَمِعَهُ وَفَعَلَ لَوْ أَنَّ بَيْنَنَا ذَلِكَ الْخُذْلُ وَرَأَى
سَمِعَهُ فَاسْتَجِدَّ وَإِذَا صَلَّيْتَ فَاعْبُدْ فَصَلُّوا فَصَلُّوا
أَبْتَعُورُهُ فِي الْبَابِ عَنْ عَدِيَّةٍ رَأَى فِي هَذِهِ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَاوِيَةُ قَالَ أَبُو بَرِئٍ هَذَا
أَكْبَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي هَذِهِ
فَجَعَلَ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْعَدِيَّةِ مِنْهُمْ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْتَبَدَّ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ هُرَيْرٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ وَبِهِذَا الْعَدِيَّةِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحْ
قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ أَصَحَّ الْإِمَامُ جَاءَ بِمَا
لَمْ يَمْلِكْ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا كَانَ مِثْلًا قَعُودًا
لَمْ يَكُنْ هُوَ هُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ
أَكْبَرِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْهَافِي.

بَابُ مِنْهُ

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَاهِبَةَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَدِيَّةٍ كَالْمَةِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ ابْنُ بَكْرِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ فَاعْبُدَا قَالَ أَبُو بَرِئٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَدِيَّةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَذَا رَأَى
الْإِمَامَ جَابِرًا فَصَلُّوا عَلَيْهِمْ سَافِرًا وَرَأَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُو بَكْرٍ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَصَلَّى إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ

سے آئے اور زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھانی چنانچہ
ہم نے بھی آپ کی اقتدار میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر آپ ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس نے ہے کہ اس کی
اقتدار کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کرو جب وہ رکوع
کرے تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھتے تم بھی اٹھو۔
جب وہ صبح اللہ لمن حمد کہے تم ”ربنا ولك الحمد“ کہو
جب وہ سمعو کہے تم بھی سمعو کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز
پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ
جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انسؓ، حسنؓ صحیح ہے بعض صحابہ
کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت جابر بن عبد اللہؓ
اسید بن حضیرؓ، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد
اور ابی بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔
امام بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں، ان
کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن
انسؒ، ابن مبارکؒ اور شافعی رحمہم اللہ کا
بھی منک ہے۔

عنوان بالاکادہ سراباب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے چچے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
عائشہ من حج غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر ہی
پڑھو۔ ام المؤمنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرض وصال میں باہر تشریف لائے حضرت ابو بکر
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو
میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابو بکر کی

اقتداء کر رہے تھے جبکہ خود حضرت ابوبکر انصاری رضی اللہ عنہ وسلم کے مقتدی تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی اس وقت آپ نے ایک کپڑا بغلوں کے پیچھے لٹکال دانیس بائیں ڈال رکھا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوبکر بن ابیہ نے بواسطہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے بواسطہ حدیث کئی راویوں نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن انس میں ثابت کا واسطہ نہیں جس روایت میں ثبات کا واسطہ ہے وہ صحیح ہے۔

امام کا دوسرے کفتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہوجانا

شعبی فرماتے ہیں میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور دوسرے کفتوں کے بعد آپ ان کو کھڑے ہوئے اس پر لوگوں نے بدبھان اللہ کہا، کہا اللہ خود حضرت مغیرہ نے بھی بدبھان اللہ کہا انتقام نماز پر سلام کے بعد آپ نے سہر کے دو سہرے کئے وہاں تک آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صورت میں ایسا ہی کیا تھا سیاحی عمل انہوں نے حضرت مغیرہ سے سنا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، سعدانہ عبد اللہ بن حمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے ابن ابی لیطی کے حلقہ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے امام احمد فرماتے ہیں ابن ابی لیطی کی حدیث قابل محبت نہیں،

يَا اَتَمُّونَ يَا اَيُّيَ بَكْرٍ وَاَبُو بَكْرٍ يَا حَفَرٍ بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ مَنَا شَبَابًا مِمَّنْ بَنُو سَوَادٍ مَّا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكْرُوبٍ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي الشُّرُوبِ مَكْرُوبًا مِمَّنْ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْدٌ وَاحِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَهَكَذَا يَدُ كُرْدُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ أَصَحُّ.

باتھ ما جاء في الإهارة ينهض في الركعتين ناسيا

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هَشِيمٌ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُخَبَّرَةِ بَنُ شُعْبَةَ فَهَضَّ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِمِ الْقُرْآنِ وَسَبَّحَ بِهِنَّ فَنَكَحُوا صَلَواتُكُمْ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً فِي السُّهُرِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ وَبِهِرَ مِثْلَ النَّبِيِّ فَقَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقَيْدَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بَنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بَنُ شُعْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فِي أَبِي لَيْلَى وَفِي جَعْفَرٍ قَالَ أَحْمَدُ لَا يَحْتَجُّ بِوَحْدِهِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرُوِي عَنْهُ

لَا تَمَّا لَكَ يَدِي حَتَّى تَصِيحَ حَدِيثُهَا مِنْ سَقِيمٍ وَكُلُّ مَنْ
كَانَ وَثَقًا هَذَا أَكْثَرُ رَوَى عَنْهُ هَيْثُ وَكَثَرُ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُجَاهِدِ بْنِ حُصَيْنٍ وَرَوَى
سُفْيَانُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ قَدِيسِ
ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَحَبِيبُ
الْجَعْفَرِيِّ قَدْ كَتَبْنَا بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ تَرْكُهُ يَحْيَى بْنُ
سُجَيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ التَّكْمِيلَ إِذَا تَخَلَّفَ فِي التَّكْمِيلِ
مَضَى فِي صَلَواتِهِمْ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَنْهَوْنَ مَنْ رَأَى
قَبْلَ التَّكْمِيلِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى بَعْدَ التَّكْمِيلِ وَمَنْ رَأَى
قَبْلَ التَّكْمِيلِ فَحَدِيثُهُمَا أَحْسَنُ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ إِلَّا لِمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى.

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَابِعُ بْنُ
بْنُ هَاشِمٍ عَنْ السَّعْدِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ
سَمِعْتُ بَنِي الدُّجَيْلِ مِنْ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَتَمَ
وَلَمْ يَلْبِسْ خِصْبَةً مِنْ خَلْفِهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ
يُؤْمَرُوا أَفَلَمَّا قَرَأَ مِنْ صَلَواتِهِمْ سَجَدَ سَجْدَةً لِأَنَّهُمْ
وَسَّعُوا وَكَانَ هَكَذَا أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَيْبُرِيئِي هَذَا أَحْيَاؤُنَا حَسَنٌ صَرِيحٌ مَعْدُ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُجَاهِدِ وَبْنِ
شُعْبَةَ عَنِ الْقِيِّ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ما جاء في مقدار القعود في الرَكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَيْبُرِيئِي
الْعَلِيَّ الرَّحْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي إِزْرَاعٍ يَقُولُونَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَا عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام بخاری فرماتے ہیں ”وہ مصدق تھے لیکن میں ان سے روایت
نہیں کرتا کیونکہ وہ صحیح اور مستقیم احادیث میں تمیز نہیں کرتے۔ اور اس
قسم کے تمام راویوں سے میں روایت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حضرت
مغیرہ سے کئی طرق سے مروی ہے، سفیان نے بواسطہ جابر
مغیرہ بن شبیل، قیس بن عازم، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے جابر بخنی کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے۔
یہی بن سعید عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے اس کو ترک کیا اس
حدیث پر علماء کا عمل ہے کہ جب کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد
رکعت شہد کھڑا ہو جائے تو وہ اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں
سہو کے دو سہو کرے بعض کہتے ہیں سہو سہو سلام سے
پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سلام کے بعد ہے جو سلام سچے کے
قابل میں انکی حدیث صحیح ہے بسطیح کہ زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری نے
بواسطہ عبد الرحمن اعرجی، عبد اللہ بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کی
زیادہ بن علاقہ کہتے ہیں، ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ دو رکعتوں کے بعد آپ کھڑے
ہو گئے، اور واپس نہ بیٹھے چلے والوں نے مدبرانہ اللہ
کہا تو آپ نے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو۔ فارغ ہو کر
آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سہو کئے اور پھر سلام
پہرا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے
مروی ہے،

پہلے قعدہ کا اندازہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دو
رکعتوں کے بعد ایسے بیٹھے گھبرا کہ آگ میں گرم کئے ہوئے
پتھر پر تشریف فرما ہیں (یعنی متعز و مت) شعبہ کہتے ہیں

إِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مَا نَدَى عَلَى الرَّصَدِ
 قَالَ هُجْرَةٌ ثُمَّ حَذَرَةٌ سَدٌّ هَذِكْتُهُ بِشَىْءٍ فَقَالَ
 سَمِعْتُ يَقُولُ مَا يَقُولُ سَمِعْتُ يَقُولُ قَالَ أَبُو بَرِصَةَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الْبَاقِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ
 أَعْمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الشَّامِ يَخْتَارُونَ أَنْ لَا
 يُجْلِسَ الرَّصَدُ الْقَعُودَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا
 يَزِيدُ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَ
 كَأَنَّهُمَا لَا دَعْوَى التَّحْمِيدِ فِيهِمَا سَجْدَتَا الشَّهِادَةِ
 رَوَى عَنْ الشَّيْخِ دَعْبَرٍ .

باب مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ.

٣٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ تَارِكِ بْنِ صَالِحٍ الْعَبَّادِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَهْتِفُ فَسَلَّطْتُ عَلَيْهِ قِرَدَةً إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَكَأَنَّهَا أَكَلَتْهُ إِلَّا أَكَلَتْ أَلْأَكْلَ بِرَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُرَيْبٍ وَآدَمَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ ثَمَّةٌ ٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَابِعًا لِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَكَلَّمْتُ بِلَالًا يَوْمَ كَانَ الْيَهُودِيُّ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوهُ عَلَيْهِمَا حِينَ كَانُوا يَسْتَلِمُونَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ يَمِينَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صِغَرِهِمْ وَحَدِيثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا تَرُكُهُ إِلَّا الْأَمْرُ حَدِيثُ الْكَائِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَكْدَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ بِلَالٍ لَمَّا كَانَ الْيَهُودِيُّ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوهُ عَلَيْهِمَا حِينَ كَانُوا يَسْتَلِمُونَ عَلَيْهِمَا فِي مَسْجِدِي يَوْمَ زِيَارَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يَرُوهُمَا شَارِعًا وَكَلَّمَ الْخَدِيثَ يَوْمَ رَعَى صَاحِبَهُ إِلَّا أَنْ قَصَصَ حَدِيثَ صُهَيْبٍ عَلَيْهِ قَصَصَ حَدِيثَ بِلَالٍ وَأَنَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرُوهُمَا

كَأَحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَهُ مِنْهُمَا حَيًّا.

روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے آپ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّبِيحَ لِلرِّجَالِ وَ
التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ

مردوں کے لیے تسبیح اور غورقوں کے لیے ہاتھ
پر ہاتھ مارنا

۲۴۱. حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُسْلِمٍ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ
لِلنِّسَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ
وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
عَلِيٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ سَبَّحَ
أَبُو بَكْرٍ حِينَ أَهْبَأَ يَرْتَفِعُ حَتَّى يَخْلُفَ حَسَنٌ وَحَسِبُ
وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَبُّهُ يَقُولُ أَحْمَدُ وَ
إِسْحَاقُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد "سبحان اللہ" کہہ کر اور عورتیں
ہاتھ پر ہاتھ مار کر امام کو رکعتوں پر مطلع کریں۔ اس باب میں
حضرت علی بن اسلم بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاسی ایک اجازت چاہتا
تھا آپ نماز پڑھتے ہوئے کہتے تھے آپ "سبحان اللہ" فرماتے امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر
عمل ہے امام احمد اسلمی کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَاوُبِ فِي
الصَّلَاةِ

نماز میں جہانی لینا کر وہ ہے

۲۴۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّنَاوُبُ فِي
الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
وَالْحَدَّثِ رِجَالًا وَبَنِي ثَابِتٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَخْلُفَ حَسَنٌ وَحَسِبُ وَكَرِهَ
وَأَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَضِيَ
لَا وَدَّ التَّنَاوُبَ بِالْمُتَحَنِّنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز میں جہانی کا آنا
شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو
جہانی آئے تو روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب
میں حضرت ابوسعید خدری، اور عدی بن ثابت کے دادا
رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی ایک جماعت
نے نماز میں جہانی لینے کو مکروہ کہا ہے ابراہیم فرماتے ہیں
میں کھانسی کے نکلنے جہانی کو روکتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النَّصْبِ
مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے

۲۴۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اکھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور بیٹھنے والے کے لئے اس سے نصف ثواب ہے۔ حالت نیند میں نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھنے والے کے مقابلے میں نصف ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، انس، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

ابراہیم بن طہان سے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ اس کے الفاظ مختلف ہیں اور وہ یہ ہیں عمران بن حصین فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیار کی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اکھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر (اٹھارے سے) پڑھو۔ ہمارے ہاں مسلم وکیع اور ابراہیم بن طہان، حسین مسلم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین مسلم سے ابراہیم بن طہان کی مثل روایت کی ہو۔ ابراہیم اور دوسرے کئی راویوں نے حسین مسلم سے جینی بن یونس کی روایت نقل کی۔ علماء کے نزدیک یہ حدیث نقل نماز کے بارے میں ہے۔

حسن فرماتے ہیں، آدمی افضل نماز اکھڑے ہو کر، بیٹھ کر، لیٹ کر تینوں صورتوں میں، پڑھ سکتا ہے۔ بیار اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے بعض کا قول ہے کہ پیٹھ کے بل لیٹ کر پاؤں قبلہ رخ کرے، سفیان ثوری، اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیٹھنے والے کے لئے نصف ثواب اس صورت میں ہے، جب صحیح ہو غیر معذور ہو۔ اگر بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ

الْحُسَيْنِ السَّعْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ حَائِذٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَكْثَلُ وَمَنْ صَلَّى هَا حَائِذًا فَكُلَّمَا نَفَضْتُ أُجْرَ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى هَا نَائِمًا فَكُلَّمَا نَفَضْتُ أُجْرَ الْقَائِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَذَانِسٍ وَالسَّائِبِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ

عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۳۵۴ وَكَذَلِكَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ عَنْ عُمَرََانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمُرِيضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا كَانَ لَكَ بِسَلَامٍ فَكَأَنَّكَ لَمْ تَسْلُمْ كَسَلًا حَتَّى تَخْتَلِّقَ بِهَذَا لَكَ هَذَا قَالَ تَا وَكَيْفَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهَانَ عَنْ حُسَيْنِ السَّعْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْ حُسَيْنِ السَّعْدِيِّ رَوَى وَابْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ طَهَانَ وَكَذَلِكَ رَوَى أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ وَابْنِ عِيْنٍ ابْنِ يُونُسَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَنَدَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ النَّفْلِ ۳۵۵

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلَّى صَلَاةَ النَّفْلِ قَائِمًا وَجَالِسًا وَمُضْطَجِعًا وَاجْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ التَّرَوُّضِ إِذَا التَّرَوُّضُ عَلَى أَنْ يَصْرُقَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُ يَصْرُقُ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ يُعْنِي مُسْتَلْقًا عَلَى قَعَاءٍ وَرَجُلَانِ إِلَى الْوُجْهِ وَكَأَنَّ سَفِيَانَ الثَّوْرِيَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَسَنِ جَالِسًا فَكُلَّمَا نَفَضْتُ أُجْرَ الْقَائِمِ قَالَ هَذَا الْإِسْنَادُ وَلَكِنْ لَيْسَ كَأَنَّكَ خَاتَمًا

مَنْ كَانَ لَمْ يُعِدِّ مِنْ مَرَجٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا
فَكَرَأَ مَثَلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَكَذَلِكَ رَوَى فِي بَعْضِ الْمَدِينِ
مَثَلُ كَوَلِّ سَفِيَانُ التَّوْرِي.

سے بیٹھ کر پڑھے، تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب
ہے، جتنا کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے لئے ہے بعض احادیث
میں اسی طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

بَابُ فِي مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم

۲۵۶. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى ثَمَالِ بْنِ أَنَسٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ الشَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُجُوتِهِ قَائِدًا
حَتَّى كَانَ قَبْلَ دَعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا رَأَيْتُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُجُوتِهِ قَائِدًا أَوْ يُعْبَدُ
بِالشُّرُوعِ وَيَرْتِلُهَا حَتَّى يَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِ صَلَاتِهِ
الْبَابُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
حَدَّثْتُ حَفْصَةَ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يُصَلِّي مِنْ
الْقَبْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِيَامِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ
أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ فَهَرَّكَ رُكْعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فِي
الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَمَثَلُ ذَلِكَ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ
يُحِبُّ قَائِدًا فَإِذَا قَامَ وَهُوَ قَائِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَ
هُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَ
هُوَ قَائِمٌ قَالَ أَحْمَدُ وَاسْتَمْنُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثَيْنِ كَاتِبُهُمَا رَأْيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا
مُعْتَمَدًا بِهِمَا.

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے
نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے وصال مبارک سے ایک سال
تقبل (ازواج) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے اور سورت
بکرہ ان تریل سے پڑھتے کہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت
سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت
ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے
بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ
حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ
کر نفل نماز پڑھتے۔ جب قرأت سے تیس یا پچیس
آیات باقی رہتیں کھڑے ہو جاتے قرأت فرماتے
پھر رکوع میں جاتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح
کرتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے
پھر جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو اسی حالت میں کھڑے
اور سجدہ بھی کرتے اور اگر قرأت بیٹھ کر فرماتے تو رکوع
و سجدہ بھی اسی صورت میں کرتے امام احمد اور اسحاق
فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے اگرچہ
ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر
عمل ہے۔

۲۵۷. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى ثَمَالِ بْنِ أَنَسٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا قَائِدًا وَهُوَ قَائِمٌ
وَكَذَا بَقِيَ مِنْ قِيَامِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ
أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ فَهَرَّكَ رُكْعَهُ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صورت میں
قرأت کرتے، جب تیس یا پچیس آیات باقی رہ جاتیں
کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قرأت فرماتے اور
رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں کرتے پھر دوسری

رکعت میں بھی یہی عمل مڑاتے۔ امام ترمذی مڑاتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شعیب مڑاتے ہیں میں نے حضرت
عالمک رضی اللہ عنہما سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل نماز کے
بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ رات کو
کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے اور بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز
اور نماز تے جب کھڑے ہو کر قرات مڑاتے تو اسی حالت
میں رکوع و رکعت بھی کرتے اور بیٹھ کر قرات ہر قیامہ کو
دوبارہ بھی اسی صورت میں مڑاتے، امام ترمذی مڑاتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں نیچے کے
روئے کی آواز سنتا ہوں، تو اس خوف سے نماز مختصر
کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں غصے میں نہ مبتلا ہو جائے
اس باب میں حضرت ابوسارہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات ملے ہیں، امام ترمذی مڑاتے ہیں۔
حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بالغیرت کی نماز کے لیے وہ پہلے
مرد ہی ہے

حضرت عالمک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغیرت کی نماز وہ پہلے کے بغیر
قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی مڑاتے ہیں
حدیث عالمک حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ
غیرت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو نیچے بالوں سے

سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ
أَبُو عِيْنِي هَذَا رَوَاهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۵۸. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُفَيْمٌ أَنَا خَالِدٌ
وَهُوَ أَحَدُ أَوْلَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا
فَإِنَّمَا ذِكْرُ طَوِيلٍ يَلِدُهَا هَذَا خَلَا الْقَرَأَ وَهُوَ
قَائِمٌ رُكْعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ
جَالِسٌ رُكْعًا وَسَجْدًا وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِي لَا تَسْمَعُ بِكَاءِ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَانْقَضَتْ
۳۵۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُنَادٍ سَمِعَ
النَّعْرَ ارْتَضَى عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَبَّرَ تَكْبِيرًا وَانْتَهَى إِلَى الْأَسْمَاءِ
بِكَاءِ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَانْقَضَتْ مَعَهَا ذِكْرًا
أَنْ تَمُتَنَّ أُمَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ذَهَادَةَ وَارِثِي
سُجْدًا وَارِثِي هَذَا قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ
إِلَّا بِخِمَارٍ

۳۶۰. حَدَّثَنَا هُكَاةٌ نَا قَيْصَةُ عَنْ حُثَاوِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ
الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْعَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنِي
حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدِيثُهَا حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ جَدُّ

پہلے تو

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر ترمذی ہر تو ایک مرتبہ کر لیا کرو
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی
بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو ذر کی
حدیث حسن ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نماز میں لگنیاں صاف کرنا مکروہ جانتے تھے، اور آپ
نے سنہرایا اگر تیرے لئے ضروری ہے تو صرف
ایک مرتبہ کر لیا کہ آپ کی طرف سے ایک
دفعہ کی اجازت ہے، اور اس پر علماء کا
عمل ہے۔

نماز میں پھونک مارنا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ایک انچ اسی غلام کو دیکھا کہ وہ مسجد میں
پھر پھینک مارتا ہے آپ نے فرمایا: اے اللہ! تیرا منہ خاک
آلود ہو۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں جابر بن ابی سلمہ، نماز میں پھونک
مانے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے، پھر پھینک سے
نماز نہیں ٹوٹتی۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں ہمارا بھی یہی مسلک
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض نے ابو حمزہ سے یہ حدیث
روایت کی ہے۔ اس میں غلام کا نام "براح" ذکر
کیا گیا ہے۔

محمد بن زید نے یحییٰ بن ابی حمزہ سے اسی سند کے ساتھ
اس حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں غلام کا
نام "براح" مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث امام
کی سند کچھ نہیں اور یحییٰ بن ابی حمزہ کو بعض علماء نے ضعیف
کہا ہے نماز میں پھر پھینک کے بارے میں علماء کا اختلاف
ہے بعض کے نزدیک اس صحت میں دوبارہ نماز
پڑھے، سفیان ثوری اور ابی کوفہ اس بات کے قائل
ہیں بعض علماء کے نزدیک نماز میں پھر پھینک مکروہ ہے

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِيرِ الشَّعْطِ فِي
الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاغْلِظْ كَمَةً وَوَاحِدَةً
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
مَعْقِلِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنِي أَبِي مَا يَرَى أَحَدٌ مِنْ
وَحْدَةٍ تَرَوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
كَمَةً أَلَسَّ فِي الصَّلَاةِ وَكَأَلْ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاغْلِظْ
كَمَةً وَوَاحِدَةً مَا تَرَوِي عَنْهُ مِنْ مَخَصَصَةٍ فِي الْوَاحِدَةِ
وَالثَّلَاثِ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفَنُّجِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَمَّادُ بْنُ الْقُرَظِ عَنْ
مَيْمُونٍ أَبُو حَمَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غُلَامًا كُنَّا يَقَالُ لَنَا أَفْلَحَ إِذَا سَجَدَ تَنَفَّجَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ
تَوَبَّ وَجَعَلَكُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَرَاهِيَةُ التَّفَنُّجِ فِي
الصَّلَاةِ وَكَأَلْ إِنْ تَنَفَّجَ لَمْ يَكُنْ صَلَاةً قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
مَيْمُونٍ وَبِهِ نَأْخُذُ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ
أَبِي حَنْبَلَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَكَأَلْ مَوْلَى لَنَا يَقَالُ لَنَا
رَبَّاهُ

۳۶۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَبْدُ الصَّغِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَحَمَّادُ
وَكَاكَ غُلَامًا كُنَّا يَقَالُ لَنَا رَبَّاهُ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ لَسْنَا دُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ وَمَيْمُونٌ
أَبُو حَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَهْلِ الْوَكْرِ وَخَلَفَتْ
أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّفَنُّجِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ
تَنَفَّجَ فِي الصَّلَاةِ اسْتَكْبَلَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ
الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْوَكْرِ وَكَأَلْ قَالَ بَعْضُهُمْ يَكْرَهُ التَّفَنُّجَ

فِي الصَّلَاةِ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي صَلَاتِكُمْ لَأَوْفَعُ مَلَكًا
وَهُوَ كَوْنُ أَحَدٍ وَرَأْسُكَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِصَارِ

فِي الصَّلَاةِ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْثِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ
بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ
مُتَحَصِّرًا أَوْ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَصَيْحِمٌ وَغَدَاةٌ قَوْمٌ
مِنْ أَهْلِ الْيَمَمِ الْإِحْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِصَارُ هُوَ
أَنْ يَضَعَهُ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى حَافِئِهِ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ
بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْسُحَ الرَّجُلُ بِمُخْتَصِرٍ أَوْ يُزِدَ أَنْ
يُطَيِّسَ إِذَا مَتَى يَطَيِّسُ مُتَحَصِّرًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَفِّ الشَّعْرِ

فِي الصَّلَاةِ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْسَى عَنْ سَعِيدِ
بْنِ زَيْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ
مُتَحَصِّرًا أَوْ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَصَيْحِمٌ وَغَدَاةٌ قَوْمٌ
مِنْ أَهْلِ الْيَمَمِ الْإِحْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِصَارُ هُوَ
أَنْ يَضَعَهُ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى حَافِئِهِ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ
بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْسُحَ الرَّجُلُ بِمُخْتَصِرٍ أَوْ يُزِدَ أَنْ
يُطَيِّسَ إِذَا مَتَى يَطَيِّسُ مُتَحَصِّرًا.

اس نے اس سے نماز قاصر نہیں ہوگی، امام احمد دارالسنن
کا یہی قول ہے۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع
فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ
حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار
مکروہ ہے اختصار کے معنی کہ ہر ہاتھ رکھنا ہیں بعض علماء
نے نمانہ کے علاوہ چلنے میں بھی اختصار کو مکروہ کہا روایت
ہے کہ شیطان اس طرح چلتا ہے۔

نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا

حضرت ابو رافع کا حضرت حسن بن علی پر گزر ہوا وہ نماز
پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو پھللی طرف سے
گوندھ رکھا تھا۔ ابو رافع نے بال کھول دیئے اس پر حسن نے
نفس کے ساتھ ان کی طرف دیکھا ابو رافع نے کہا نماز ادا کریں اور غصے
نہ ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
نے فرمایا "یہ شیطان کا حق ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ
اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی رافع حسن ہے، اور
علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک نماز میں بالوں
کا باندا ہوا ہونا مکروہ ہے، عمران بن موسیٰ قرظی
کہتے ہیں، اور ابوبکر بن موسیٰ کے بھائی
ہیں۔

نماز میں خشوع

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (نفل) دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع، عاجزی، سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندھنی حصہ منہ کی طرف اپنے منہ پر رکھنا اے رب! اے رب! جس نے ایسا کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کے غیر نے کہا جس نے ایسا کیا اس کی نماز ناقص ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری کا قول ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو عبد رب بن سعید سے روایت کرتے ہوئے ہندجہ عطاء کی۔ عمران بن ابی انیس کی جگہ انس بن انیس کہا، عبد اللہ بن عمارت کہا، حالانکہ عبد اللہ بن نافع بن عمار، ربیع بن عمارت، سے راوی ہیں، اسی طرح شعبہ نے کہا عبد اللہ بن عمارت نے بواسطہ مطلب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جب کہ صحیح یہ ہے کہ ربیع بن عمارت بن عبدالمطلب بواسطہ فضل بن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث، حدیث شعبہ سے صحیح ہے۔

نماز میں تشبیک مکروہ ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد

کرتے ہوئے باہر آئے تو مرگزا اپنی انگلیوں کو اکید دوسرے میں نہ ڈالے، امام ترمذی فرماتے ہیں کعب بن جبرہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عباس سے حدیث حدیث کی مثل روایت کیا ہے، شریک نے جو حدیث بیان اور ان کے والد کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ حدیث شریک غیر منقول ہے۔

طویل قیام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قنوت (یعنی قیام) حوالی نماز اس باب میں حضرت عبداللہ بن حبشی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

رکوع اور سجدہ کی کثرت

معدان بن طویع ہمری کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے حضرت ثوبان کچھ دیر غار میں رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”سجدہ لازم پکڑو“ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ”جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے“ معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابوہریرہ سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا ابوہریرہ نے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ”سجدہ لازم پکڑو“ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی ارشاد پاک

قَوْلُهُمَا أَحَدُكُمْ فَا حَسَنَ وَخَيْرَهُمَا خَيْرُهُمَا عَامِدًا إِلَى التَّسْجِدِ فَلَا يُكْبِتُكَ بَيْنَ أَحَابِيصِهَا حَيَاتُكَ فِي صَلَواتِهِ قَالَ أَبُو بَرْزَيْئَةَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ جَعْفَرٍ وَدَاةُ الْهَمْدِيُّ وَاجِدُ بْنُ ابْنِ مَجْلَدٍ وَمُثَلِّحُ بْنُ أَبِي الْيَمِينِ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا الْمَعْدَنِ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ غَيْرِ مَنْحُوطٍ

باب ماجاء في طول القيام في الصلوة

۳۴۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعَانُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مَا كَانَ طَوِيلُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِشٍ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو بَرْزَيْئَةَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجِبَّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

باب ماجاء في كثرة الركوع والسجود

۳۴۱. حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ الْأَنْدَلُسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ لَكَ لَكِنِّي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ وَيُزِيدُنِي اللَّهُ الْجَنَّةَ كَسَكَّتْ عَنِّي مِثْلُ شَعْرِ النَّفْتِ إِلَى هَذَا أَفَلَاكُ بِالسَّجْدَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَتُهُ قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدُّدَدِ أَوْ فَنَّا كُنْتُمْ مَعَنَا مَالَتْ عَنْهُ كُرْبَانُ فَخَالَ عَلِيًّا بِالسَّجْدَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً

إِلَّا دَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا رَجَةً وَحَطَّ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةٌ
 وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَبُو
 عَالِيَةَ حَدَّثْتُ ثَوْبَانَ وَابْنَ الدَّرْدَاءِ وَفِي كَثَرَةِ
 الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
 اخْتِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طَوَّلُ
 الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ كَثَرَةِ الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ
 وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ أَفْضَلُ مِنْ
 طَوَّلِ الْقِيَامِ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي
 صَالِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا حَدِيثَانِ وَلَوْ لَمْ يَنْبَغِ
 يَشْعُرُ وَقَالَ إِسْحَقُ أَمَّا الْتَعَارُفُ فَكَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ
 وَأَمَّا اللَّيْلُ فَطَوَّلُ الْقِيَامِ لِأَنَّهُ يُكُونُ رَجُلًا جَزْمًا
 بِاللَّيْلِ يَا بَنِي عَالِيَةَ فَكَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ فِي هَذَا
 أَحَبُّ إِلَيْنَا يَا بَنِي عَالِيَةَ حَدِيثُهُ وَقَدْ رَوَيْتُ كَثَرَةَ
 الرُّكُوعِ وَالشُّجُودِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ إِنَّمَا كَانَ إِسْحَقُ
 هَذَا الْإِسْنَةَ كَذَا وَصِفَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طَوَّلُ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِاللَّهْلِ
 فَكَمْ لَوْ صَفَتْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ طَوَّلِ الْقِيَامِ وَمَا وَصِفَتْ
 اللَّيْلُ

باب مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدِيِّنَ فِي الصَّلَاةِ

[illegible]

سید

ہے، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے بعض علماء
فرماتے ہیں سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے اکثر فقہاء
مدینہ اسی کے قائل ہیں مثلاً یحییٰ بن سعید اور رمیہ وغیرہ
امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بعض علماء کا
خیال ہے کہ اگر نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہو تو سلام کے بعد
اور اگر نقصان ہو اور تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا
جائے۔ امام بن انس رحمۃ اللہ کا یہی نظریہ ہے۔
امام احمد فرماتے ہیں سجدہ سہو کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے جو روایتیں ہیں سب کو اپنے اپنے
مقام پر رکھا جائے، آپ فرماتے ہیں جب دو رکعتوں
کے بعد گھڑا ہو تو حدیث ابن ابیہریرہ پر عمل کرتے ہوئے سلام
سے پہلے سجدہ سہو کرے اگر نہ ہو کہ نماز پانچ رکعتیں اور اکیس تو سلام
کے بعد سجدہ کرے غرض ہر صورت میں دو رکعتوں پر سلام صحیح یا تو سلام کے بعد
سجدہ سہو کرے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے جس میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے کچھ بھی منتقل نہیں وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے امام احمدی کا سجدہ
سہو میں یہی فرق ہے کہ امام احمد کہتے ہیں البتہ آپ فرماتے ہیں جہاں کوئی
روایت نہیں وہاں رکھا جائے اگر نماز میں زیادتی واقع ہوئی تو سلام کے
بعد اور اگر نقصان ہے تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

سلام اور کلام کے بعد سجدہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،
 بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا
 فرمائی مرنے کی گئی یہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ
 سے بھول واقع ہو گئی؟ اس کے بعد آپ نے
 سجدہ سہر فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
 حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے

وَهُوَ قَوْلُ سَنِيَّانِ الْقُرَوَيْنِ وَأَهْلِ الْكُرْفَةِ وَكَانَ
بَعْضُهُمْ يَجِدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ
الْفُقَهَاءِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَجِيءَ ابْنُ سَيِّدٍ وَ
رَبِيعَةُ وَغَيْرُهُمَا وَبِهِمْ يَكُونُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِذَا كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلَاةِ قَبْعَدَ السَّلَامِ وَإِذَا كَانَ
نَقْصَانًا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَ
قَالَ أَحْمَدُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَجْدَةٍ فِي الشَّهْرِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلُّ عَلَى حَيْثُمَا يَرَى إِذَا
قَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيَّةَ وَكَانَ يُجْعَلُ
قَبْلَ السَّلَامِ وَإِذَا أَصْبَحَ الظُّلُمُ خُفَا إِذَا دُخِيَ السُّجُودُ هُنَا
بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا اسْتَوَى فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الظُّلُمِ وَ
النَّصِيءِ دُخِيَ السُّجُودُ هُنَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلُّهُمُ يَسْتَعْمِلُ
عَلَى حَيْثُمَا وَكُلُّهُمْ يَقُولُ لَيْسَ فِيهِ عَنِ الشَّيْخِ أَصْحَى اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَكَرَّحَانُ سَجْدَةٍ فِي الشَّهْرِ قَبْلَ السَّلَامِ
وَقَالَ إِسْحَنُ نَحْوُ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا كَقَوْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ كُلُّهُمْ سَجْدَةٌ لَيْسَ فِيهِ عَنِ الشَّيْخِ حَسَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَرَّحَانُ كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلَاةِ يَسْجُدُ هُنَا بَعْدَ
السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ نَقْصَانًا يَسْجُدُ هُنَا قَبْلَ السَّلَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْبِيحِي السَّهْرِ بَعْدَ السَّلَامِ
وَالكَلَامِ

٣٤٥. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُعْتَمِرٍ كَأَقْبَدُ الرَّحْمَنِ
بُنْ مُعْتَمِرٍ نَاشِئَةً عَنِ الْعِلْمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَيْمَنَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّلُمَ عَشَا فَقِيلَ لِمَا أَرَادَ فِي
الْعَلَاةِ أَمْ لَيْسَتْ فَجَعَلَ سَجْدَ كَبِيرٍ بَعْدَ مَا سَأَلَ قَالَ
لَوْ يَعْنِي هَذَا أَحَدٌ يَكُ حَسَنٌ حَرِيصٌ.

٣٤٦. حَدَّثَنَا هُذَيْلٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيلَانَ قَالَا
الرُّمَادِيَّةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ

طریقہ

نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، تو ایک شخص جسے خرباق (اور ذوالیہدین بھی) کہا جاتا تھا کھڑا ہوا۔ (المنزل الحدیث) علماء نے سجدہ سہو کی تشہد میں اختلاف کیا ہے بعض مزماتے ہیں۔ تشہد پڑھ کر سلام پھیرتے اور بعض کا قول ہے کہ سجدہ سہو میں نہ تشہد ہے، نہ سلام اور جب سلام سے پہلے سجدہ کریں تو تشہد نہ پڑھیں۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے دونوں مزماتے ہیں جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

نماز میں زیادتی اور کمی کا شک

حضرت عیاض بن جلال فرماتے ہیں میں نے ابو سعید سے پرچھا کہ (بعض اوقات) ہمیں نماز پڑھتے ہوئے پتہ نہیں چلتا کہ کس قدر پڑھی ہے (اس کا کیا حکم ہے) حضرت ابو سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی پڑھی ہے، اگر اسے چاہیے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے۔ اس باب میں حضرت عثمان، ابن مسعود، عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی آپ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک ہی شمار کرے" اگر دو رکعتوں میں شک ہو تو دو شمار کرے اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے" امام ترمذی مزماتے ہیں اسی پر ہمارے اصحاب کا اطلاق بعض علماء فرماتے ہیں جب نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز دوبارہ پڑھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ

الْحَدِيثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ حُصَيْنِ بْنِ الْيَمَنِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَكَانَ رَجُلٌ يُكَالُ لَمَّا الْغُزَّاءُ وَاسْتَلَفَ أَهْلَ الْغِلْمِ فِي الثَّلَاثِ فِي سَجْدَتِي الشَّهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَدْ فِيهَا وَ يَسْتَمِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَمِ فِيهَا تَشَهُدٌ وَكُنِيئَةٌ وَ إِذَا سَجَدَ مَا قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ وَهُوَ كَوْنُ التَّحِيُّ وَاسْتَحْقَاقُ الْإِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهْرِ قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ.

بَابُ فِيمَنْ لَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ

۳۷۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ سَمِعْنَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ حُصَيْنِ بْنِ الْيَمَنِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَكَانَ رَجُلٌ يُكَالُ لَمَّا الْغُزَّاءُ وَاسْتَلَفَ أَهْلَ الْغِلْمِ فِي الثَّلَاثِ فِي سَجْدَتِي الشَّهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَدْ فِيهَا وَ يَسْتَمِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَمِ فِيهَا تَشَهُدٌ وَكُنِيئَةٌ وَ إِذَا سَجَدَ مَا قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ وَهُوَ كَوْنُ التَّحِيُّ وَاسْتَحْقَاقُ الْإِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهْرِ قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ.

۳۸۰. حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ حُصَيْنِ بْنِ الْيَمَنِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَكَانَ رَجُلٌ يُكَالُ لَمَّا الْغُزَّاءُ وَاسْتَلَفَ أَهْلَ الْغِلْمِ فِي الثَّلَاثِ فِي سَجْدَتِي الشَّهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَدْ فِيهَا وَ يَسْتَمِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَمِ فِيهَا تَشَهُدٌ وَكُنِيئَةٌ وَ إِذَا سَجَدَ مَا قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ وَهُوَ كَوْنُ التَّحِيُّ وَاسْتَحْقَاقُ الْإِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهْرِ قَبْلَ الْغِلْمِ لَمْ يَكُنْ لَهُ تَشَهُدٌ.

ثَلَاثِينَ عَلَيْهِ صَلَواتُ رَبِّكَ كَمْ صَلَوةٍ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ
أَحَدًا كَمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَةً تَلِينَ وَهُوَ جَائِلٌ قَائِلٌ أَلَيْسَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ
يَذْكُرْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَوْ ثَلَاثِينَ فَلْيَبْسُطْ يَدَيْهِ وَفِي ذَلِكَ كَمْ
يَذْكُرُ ثَلَاثِينَ صَلَواتُ رَبِّكَ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدًا فَلْيَسْجُدْ
سَجْدَةً تَلِينَ أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْسُطْ يَدَيْهِ وَفِي ذَلِكَ كَمْ
سَجْدَةً تَلِينَ قِيلَ إِنَّ يَسِيرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَذَكَرَ الْأَزهَرِيُّ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اگر ایسی صورت پیدا
ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرو۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،
آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بھول جائے
اور اسے یہ معلوم ہو سکے کہ ایک رکعت پڑھی
ہے یا دو تو دو ہی سجے اگر دو اور تین میں شک ہو
تو دو ہی خیال کرے اگر تین اور چار میں شک ہو تو
تین رکعات شمار کرے اور آخر میں سلام
سے پہلے دو سجدے کرے، امام ترمذی فرماتے
ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی
سروی ہے، زہری نے بواسطہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن
عبیدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہ سے اسے مرزا روایت کیا ہے۔

ظہر وعصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْلَمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي قُيَيمَةَ وَهُوَ الْخُثَيْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَأَ
وَمِنْ أَلْفَتَيْنِ كَقَالَ لَمَّا دُؤِلَ الْيَدَيْنِ أَهْرَأَ الْهَرَاءَ
أَمْ كَسَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْيَدَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْرَأَ دُؤِلَ الْيَدَيْنِ كَقَالَ النَّاسُ لَكُمْ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْفَتَيْنِ
أَهْرَأَيْنِ كَمْ سَلَّمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ كُلُّ سَجْدَةٍ أَوْ
أَجْلَلَ فَكَبَّرَ كَمْ سَلَّمَ سَجْدَةً سَجْدَةً وَهُوَ أَجْلَلَ فِي
الْبَابِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُثْمَانَ وَابْنِ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو
حضرت ذوالبیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ کیا نماز
کم ہو گئی یا آپ کو نشان ہو گیا“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا ذوالبیدین کی بات صحیح ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں
یا رسول اللہ، اس پر آپ نے کھڑے ہو کر دوسری حدیثیں بھی
پڑھیں آخر میں سلام پھیرا اور تکبیر کے بعد سے میں کھڑے ہو گئے
عام سجدے جتنا یا اس سے طویل سجدہ فرمایا پھر تکبیر کے بعد
سے سر اٹھایا اور پھر پہلے کی طرح دو سجدہ بھی کیا اس باب میں
حضرت عمران بن حصین، ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ذوالبیدین رضی اللہ عنہ

سے بھی دعایات مستعمل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث الی ہریرہ
من حج ہے علماء اس حدیث پر عمل کے بارے میں اختلاف ہے
بعض اہل کونہ کہتے ہیں جب نماز میں گفتگو کر لی جائے بھول کر
نارانی سے یا جس طرح بھی ہو، دوبارہ نماز پڑھے وہ نماز تہ
ہیں یہ حدیث اختلاف کلام کے تابع ہونے سے پہلے کی ہے امام
شافعی اس حدیث سے اسحاح ہے جس میں فرمایا گیا کہ بھول کر کھانا
کھانے والے پر قہار نہیں کیونکہ یہ وہ مذق ہے جو اللہ تعالیٰ نے
اسے کھلایا امام شافعی فرماتے ہیں ان علماء نے روئے دار کے
کھانے کے بارے میں حدیث ابو ہریرہ کی بنا پر زبان بول کر اللہ
نسیان کو فراموش کیا ہے امام احمد حدیث ابو ہریرہ کے ضمن میں فرماتے
ہیں اگر امام نے نماز میں کلام کیا اللہ وہ سمجھا کہ نماز مکمل ہو گئی ہے پھر
معلوم ہوا کہ اسی نماز مکمل نہیں ہوئی تو اس صحت میں نماز پڑھی کہ
دور اگر مقتدی نے کلام کیا اللہ اسے معلوم ہے کہ اس کے ذمہ کچھ نماز
باق ہے تو اس کو پڑھنے کے لئے سب سے شروع کرے امام محمد
نے اس بات سے کچھ بکری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
اللہ میں نماز میں کم از کم زیادہ ہوتے رہتے تھے حضرت زبیر بن
سہل کو کلام کرتے وقت یقین تھا کہ ان کی نماز مکمل ہو گئی ہے لیکن
اب ایسا نہیں ہے اور کسی کو اس معنی میں کلام کرنے کا حق
نہیں جس کے تحت حضرت زبیر بن عوف نے کلام فرمایا کیونکہ
آج نہ تو نماز میں نیا رتی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی امام
المنی کا بھی یہی قول ہے۔

جو لوں سمیت نماز پڑھنا

سعید بن یزید ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تھلین مبارک پہنے نماز پڑھتے تھے؟
انہوں نے فرمایا "ہاں" اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن ابی جہیز، عبد اللہ بن عمرو
عمرو بن حریث، شداد بن اوس، اوس ثقفی،

کَانَ أَجْلًا لِّمَنْ وَحْدَهُ يَتَى أَهْلَ مَرْبَةٍ وَحْدَهُ يَتَى حَسْبُ
حَسْبُ وَانْتَفَلَتْ أَهْلُ الْجَلْعِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَتَنَ
بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا تَنَكَّرَ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا أَوْ
سَاهِلًا أَوْ مَا كَانَ فَإِنَّمَا يُكَيِّدُ الصَّلَاةَ وَانْتَفَلَتْ
هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ قَبْلَ تَخْرِيجِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
وَأَمَّا النَّاسِيَةُ فَهِيَ هَذِهِ هَذِهِ يَتَى حَسْبُ فَتَنَ
وَقَالَ هَذَا أَهْلُكُمْ مِنَ الْحَدِيثِ النَّبِيِّ فِي مَرْبَةٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ
لَا يَتَى وَانْتَفَلَتْ رَفَعَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ
فَرَّقَ هَذِهِ لَدَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَالتَّحْقِيقُ فِي أَهْلِ الصَّلَاةِ
يَتَى فِي هَذِهِ يَتَى قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
إِنْ تَنَكَّرَ الْإِمَامُ فِي كُنْهِ مَعْنَى صَلَاتِهِمْ وَهُوَ يَتَى
قَدْ أَكَلَهَا كَمَعْلَمٍ أَنَّهُ لَمْ يُكَلِّهَا يَتَى صَلَاتِهِمْ وَمَنْ تَنَكَّرَ
خَلَفَ فِي مَامٍ وَهُوَ يَتَى أَنْ عَلَيْهِ يَتَى مِنَ الصَّلَاةِ
فَعَلِيَّوَانِ يَسْتَفِيدُ وَأَحْمَدُ بِأَنَّ الْعَرَّافِينَ كَانَتْ تَرَادُ
وَتَقْصُصُ عَنْ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَوْنَهُمَا تَنَكَّرَ وَالْيَتَى وَهُوَ عَلَى يَتَى مِنْ صَلَاتِهِمْ
أَنَّهُمَا كَانَتْ لَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ بِأَحَدٍ أَنْ يَتَى
عَلَى مَعْنَى مَا تَنَكَّرَ وَالْيَتَى يَتَى الْعَرَّافِينَ الْيَوْمَ
لَا يَرَادُ فِيهَا وَلَا يَتَقْصُصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْنُ أَهْلُ هَذَا الْكَلَامِ
يَتَى لَنْحْنُ نَحْنُ قَوْلُ أَحْمَدُ فِي هَذَا الْبَابِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي التَّعَالِ

۳۸۳- حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيهِ
مَالِكٍ أَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَى
فِي تَكْبِيرِهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافٍ وَابْنُ أَبِي رَافٍ وَابْنُ أَبِي رَافٍ وَابْنُ أَبِي رَافٍ

وَعَنْ أَحَدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْقَلْبُ عَلَى هَذَا عَنِ
أَهْلِ الْعِلْمِ

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ قَالَ لَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جُدَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَائِظٍ أَنَّ الْبُقَاعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْتَضِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ الْأَمْرِ وَ الْأَمْرِ وَ الْأَمْرِ وَ الْأَمْرِ
خُفَّاءُ بْنُ أَبِي مَرْثَةَ عَنْ نَحْوَةِ الْفَخَّارِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَ اخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ كَلَّا فِي بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ الْبُقَاعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَيْرِهِمُ الْقُنُوتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ هُوَ مَقُولُ
الْمُطَّلَعِ وَ قَالَ أَحْمَدُ وَ إِبْنُ لُحَيْمٍ لَا يَقْتَضِي فِي الْفَجْرِ
إِلَّا عَمْدًا كَمَا رَوَى تَرْوِيلُ يَأْتِي السُّلَيْمِيْنَ كَمَا أَنْزَلَتْ تَارِلَةً
قَدْ لَمَّ مَا مَرَّ أَنْ يَكُونَ مَوْجِبُ الْيُحْيُو فِي السُّلَيْمِيْنَ

بَاب فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَلَفْتُ لِرَافِي يَأْتِي
إِنَّكَ هَذَا صَحِيحٌ خَلَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
هَلْكَتُمْ يَا لَكُمُودَةٌ نَحْوًا قَرْنِ حُسَيْنٍ سَيِّدِنَا أَكَاكِلُوا
يَكْتُمُونَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مُعْتَدٌ

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَابُو عَمْرُوَةَ عَنْ
أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ هَذَا الْأَمْرُ نَحْوًا مِمَّا كَانُوا
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْقَلْبُ عَلَى

ابو ہریرہ اور بنی تمیم کے ایک آدمی سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن احسن
صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

حضرت برادر ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت
پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت علیؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ
ابن عباسؓ اور خلف بن ایہاد بن رخصۃؓ بخاری رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
برادر حسن صحیح ہے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا
اختلاف ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین
اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی
کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور
اسحاق منہایت ہیں، صبح کی نماز
میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب
مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ
وہ اسلامی لشکر کے لئے دعا مانگے۔

ترک قنوت

ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا
ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیقؓ
عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اہل بیتؓ کو
میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے پیچھے پانچ سال آپ نماز
پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا
”اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے“

صالح بن عبد اللہ نے بواسطہ ابو عروانہؓ، ابو مالک اشجعیؓ
سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،

اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں صبح کی نماز میں تہنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور پڑھنا بھی ابنت انہوں نے پڑھنے کو پسند فرمایا ہے امام مبارک کے نزدیک صبح کی نماز میں تہنوت نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوامامک اشجی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

نماز میں چھینک آنا

سماز بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم سے اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز ادا کی مجھے نماز میں چھینک آئی تو میں نے پڑھا کلام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں بہت تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہی رب چاہے اور راضی ہو نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟" کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ وہی سوال دہرایا پھر بھی جواب نہ ملا تیسری مرتبہ آپ نے پھر پوچھا تو رفاعہ بن رافع بن خضار نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا "آپ نے فرمایا "تو نے کیا کہا تھا؟" فرماتے ہیں میں نے وہی کلمات دہرائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر سے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی، اس باب میں حضرت انس امی بن عمر اور عامر بن ربیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رفاعہ حسن ہے گوکہ بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ متعدد تابعین فرماتے ہیں جب فرض نماز میں چھینک آئے تو صرف دل سے شکر الہی بجالائے، اس سے زیادہ کی کجائش نہیں۔

رَمَدُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِذَا تَكَلَّمَ فِي الْعَجْرِ فَحَسِّنْ وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَحَسِّنْ وَكَفَّارَةُ أَنْ لَا يَقْدِرَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقَتَنِيَّ فِي الْعَجْرِ قَالَ أَكْبَرُ عِيْنِي أَيْ مَا لَيْكَ يَا لَأَشْجِيَّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ حَارِثٍ بْنُ أَشِيمٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلَاةِ

۳۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَاكَةَ عَنْ بَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْلُوٍّ عَنْ رِجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُكَّتْ فَكُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا حَلِيبًا مَبَارَكًا وَفِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيُرْضَى فَكُنَّا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْتَعْمُ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنْ السَّجِّلُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا يَعْطَسُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ لَهَا الْغَائِيَةُ مِنْ أَسْجِلِكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَسْمَعْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ لَهَا الْغَائِيَةُ تَمَرِ السَّجِّلُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ قَالَ كَيْفَ فَكُلْتُ قَالَ فَكُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا حَلِيبًا مَبَارَكًا وَفِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيُرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكُنَّ ابْنَاتٌ هَآؤُلَاءِ يَعْطَسْنَ وَلَا تَرْنَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْهَضَ بَعْضُهُمْ فِي الْبَابِ عَنْ أَنْ يَسْ وَوَأَهْلُ بَنِي حُجْرٍ وَعَامِرُ بْنُ سُوَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا رِجَاءُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَنٍ وَكَانَ هَذَا الْعَدِيدُ عَنْ عَبْدِ بَعْدِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَتَى فِي الْمَطْطُوعِ لِأَنَّهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ النَّاسِ بَيْنَ كَلَامٍ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ السَّكْرُوبَةِ إِذَا سَمِعَ الْحَمْدُ اللَّهُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يَرْتَمِرْ أَيْ أَطْفَلَ مِنْ ذَلِكَ.

نمازیں کلام کا مسوخی ہونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے ایک
بگڑے ہوئے دو شخص باہم گفتگو کرتے پھر آیت کریمہ نازل
ہوئی: ”وقرأ القرآن“ اور اللہ کے لئے بار بار کھڑے ہو
جاؤ، اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا، اور گفتگو
کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن سعد اور معاویہ
بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث زید بن ارقم، سن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل
ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر یا
بہول کر کلام کرے وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک
اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں تصدق گفتگو سے اعادہ نماز ہے
لیکن بہول و لاعلمی کہ بارگفتگو سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں
امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

توبہ کے وقت نماز

حضرت اسماعیل بن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے حضرت علی
کریم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا ”جب میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ
مجھے جس قدر چاہتا نفع عطا فرماتا اور جب میں کسی محال سے
حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھالیتا تو میں اس کی
تعمین کرتا (ایک مرتبہ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ
سے حدیث بیان کی۔ اور آپ نے سچ فرمایا، فرماتے ہیں میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص
گناہ کرے پھر با وضو سر کر نماز پڑھے اور گناہوں کی بخشش
مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے
آیت پڑھی ”والذین اذا فعلوا الخ الا یہ (جو لوگ بے حیائی
کا ارتکاب کریں یا اسنے ظلم پر فتن کریں) پھر اللہ تعالیٰ کو

رہا کسیری) اس باب میں حضرت ابن مسعود، البرد و ابوالانس
ابوالمہر، معاذ، رافعہ اور ابویسر کعب بن عمر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی
حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عثمان بن عفیرہ
کی روایت سے ہی پہناتے ہیں شعبہ و عفیرہ نے اسے عثمان
سے ابوالواذ کی حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری
اور سعمر نے اس کو مرفوعاً روایت کیا اور بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم
نہیں پہنچایا سعمر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت ہے۔

بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کما جائے

عبداللہ بن ربیع بن سبرہ بواسطہ والد اپنے داماد سے
روایت کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو
سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ
پڑھنے پر ملو۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
سبرہ حسن صحیح ہے، اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے
امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں، یہ دونوں فرماتے
ہیں دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں ترک کرے
ان کی قضا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں،
سبرہ سے مراد سبرہ ابن معبد جہنی ہیں ابن عمر سبرہ
بھی کہا گیا ہے۔

تشدد کے بعد بے وضو ہو جانا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص
آخری قدمہ میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے
اس کی نماز جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس
حدیث کی سند قوی نہیں اس میں اضطراب ہے، بعض

وَأَيُّ مَعْلُومَةٍ وَمَا ذُو الْوَلَدَةِ وَأَيُّ الْيَتِيمِ وَأَيُّ
كَعْبِ بْنِ عُقَيْدٍ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
حَسَنٍ صَحِيحٌ لَا نَعْنِيَنَّ إِلَّا هَذَا الرَّجُلُ مِنْ حَدِيثِ
عُثْمَانَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَوْنِي عَنْهُ شَيْئًا وَغَيْرُ وَاحِدٍ
فَرَفَعُوهُ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوْنَةَ وَمَا لَا شَيْئَ الْفَوْقِ
وَمُسْرَعًا وَقَدْ كَانَ وَلَدُهُ يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رُوِيَ عَنْ مِثْلِي هَذَا الْحَدِيثُ
مَرْفُوعًا بَيِّنًا.

باب مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

۳۶۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بَنِي التَّرْبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
التَّرْبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَلِيِّ لَعَلَّكَ الْبَنُ سَبْرَةَ بْنِ
وَأَعْبِرُوا مَعَكُمْ يَا بَنِي عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمٍّ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا سَبْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيُّ
حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ مَا كَرِهَ
الْعَلَامَةُ بَعْدَ عَمِّي مِنَ الصَّلَاةِ كَمَا مَثَلُ يُجِيدُ قَالَ
أَبُو عِيْسَى وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبُدٍ الْجُهَنِيِّ وَيَقْتُلُ
هُوَ ابْنُ عَوْنَةَ.

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُُّدِ

۳۶۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا ابْنُ الْبَارِكِ أَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بَنِي أَنْعَمٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بَنِي رَافِعٍ وَكَبَرُ بْنُ سَرَادَةَ أَشْبَرَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمٍّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَحْدَثَ الْبَنِي الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ فِي الْخَبَرِ

علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں تشہد کا اندازہ بیٹھے کے بعد سلام سے پہلے بے وض ہو جائے تو نماز پوری ہو جائے گی، بعض علماء فرماتے ہیں جب تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے بے وض ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے، امام شافعی اسی کے قائل ہیں امام احمد فرماتے ہیں تشہد کے بغیر سلام پھیرنا تو بھی جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کی تکمیل سلام ہے اور تشہد اس سے کم اہمیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز جلدی رکھی اور تشہد نہیں پڑھا، اسحق بن ابراہیم کا قول ہے کہ تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو بھی جائز ہے انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کے حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھا کر فرمایا اس سے مزاحمت پر آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، عبد الرحمن بن زیاد الزرقانی ہے اور اسے بعض محدثین، یحییٰ بن سعید ثعلبی اور احمد بن حنبل وغیرہ جاتے ضعیف کہا ہے۔

بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے خیمہ میں نماز پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، عمرو، البریلجہ، ابواسلمہ ان کے والد اور عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر، حسن صحیح ہے اور علماء نے بارش اور کیمہ کے سبب، جماعت اور جمعہ کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحق اسی کے قائل ہیں۔ میں امام ترمذی نے البرزخ سے سنا وہ فرماتے

صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَبْعَرَ فَتَدَّ بِمَارِثَ صَلَاتِهِ فَقَالَ أَبُو عَالِيٍّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ لَيْسَ إِسْنَادُ كَالْعَوْنِ وَقَدْ احْطَرْتُ بِوَافِي إِسْنَادِهِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْقَوْلِ إِذَا جَلَسَ بِمَقْدَامِ التَّشَهُّدِ وَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَبْعَرَ فَتَدَّ فَتَدَّ صَلَاتُهُ وَكَانَ يَحْضُرُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُتَشَهَّدَ أَوْ قَبْلَ أَنْ يُسْتَبْعَرَ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاللَّهِ يُتَشَهَّدُ وَسَلَّمَ آجِزًا كَالِشَّرْطِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجِدُهَا التَّسْلِيمُ وَالتَّشَهُّدُ أَهْوَنُ قَامَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشَدِّ بَيْنِ فَتَضَى فِي صَلَاتِهِ وَتَرَى تَشَهُّدَ وَقَالَ اسْحَبْ بَيْنَ رَأْسَيْكَ إِذَا التَّشَهُّدَ وَلَوْ لَيْسَ بِأَجْزَأَ وَأَحَدٌ لَمْ يَجِدْ فِيهِ إِلَّا مَسْئُورًا وَجِبْنَ عَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشَهُّدُ فَكَانَ إِذَا كَرِهْتَ مِنْ هَذَا فَتَدَّ فَتَضَى مَا عَمِلْتَ قَالَ أَبُو عَالِيٍّ وَحَدَّثَ الرَّسْمُ مِنْ دِيَارِهِ هُوَ الْأَخْرَاقِيُّ وَقَدْ ضَعُفَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

باب مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالْصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

۲۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو حَنِظَلٍ عَنْ دُرَيْسِ بْنِ عَالِيٍّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا دُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ حَا صَابَةَ أَمَطَرٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعْدَةَ وَأَبِي الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدَةَ قَالَ أَبُو عَالِيٍّ حَدَّثَنَا جَابِرٌ بِحَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَكَانَ يَحْضُرُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقَعْدَةِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجَمْعَةِ فِي الْمَعْلَى وَالْقَلْبَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ

182

باب ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي الظَّنِّ وَالْمَطَرِ

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ كَاتِبًا بِابْنِ دُرٍّ سَوَّادُ تَائِعٍ عَنْ الزُّمَّارِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يُمَيْرٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ كَاتِبًا مَعَ الْعَمْرِوِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعٍ فَاتَّخَذُوا إِلَى مَضِيَّتِي فِي حَضْرَةِ الصَّلَاةِ فَمَطَرُ السَّمَاءِ مِنْ فَرْقِهِمْ وَالْبَلَدُ مِنْ أَشْغَلٍ مِنْهُمْ فَذَكَرْتُ إِذْ تَرَسُّوهُمُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَةٍ وَأَقَامَ قَتَادَةُ عَلَى مَا جَلَسْتُ فَصَلَّى بِهَرِيرٍ لِي فِي أَيْمَانٍ يَجْعَلُ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الزُّكُوفِ قَالَ أَبُو بَرَسٍ هَذَا أَحَدِيَّةٌ غَرِيبَةٌ لَفَتْهَا دَيْبٌ عَمْرُو بْنُ الزُّمَّارِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِمْ وَحَدَّثَنَا وَدِيُّ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ رَاجِدٍ عَنْ أَهْلِ النُّعْمِ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ عَلَى دَائِبَةٍ وَأَتَمَّ عَلَى هَذَا أَعْنَدَ أَهْلِ الْعَمْرِ وَدَيْبٍ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ

باب ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي الرَّجْتِهَا فِي الصَّلَاةِ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَبِي عَوَّادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ السَّخِيرِيِّ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَدَحَتْ قَدَمَاهُ فَعِيلَ لَهَا أَتَّخَذَتْ هَذَا وَهَذَا فَمِنْ ذَلِكَ مَا تَكُونُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا أَخَذَ قَالَ أَفَلَا أَكْرَمُ عَبْدًا شَكُورًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو بَرَسٍ حَدَّثَنَا السَّخِيرِيُّ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ كَاتِبًا بِابْنِ دُرٍّ سَوَّادُ تَائِعٍ عَنْ الزُّمَّارِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يُمَيْرٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ كَاتِبًا مَعَ الْعَمْرِوِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعٍ فَاتَّخَذُوا إِلَى مَضِيَّتِي فِي حَضْرَةِ الصَّلَاةِ فَمَطَرُ السَّمَاءِ مِنْ فَرْقِهِمْ وَالْبَلَدُ مِنْ أَشْغَلٍ مِنْهُمْ فَذَكَرْتُ إِذْ تَرَسُّوهُمُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَةٍ وَأَقَامَ قَتَادَةُ عَلَى مَا جَلَسْتُ فَصَلَّى بِهَرِيرٍ لِي فِي أَيْمَانٍ يَجْعَلُ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الزُّكُوفِ قَالَ أَبُو بَرَسٍ هَذَا أَحَدِيَّةٌ غَرِيبَةٌ لَفَتْهَا دَيْبٌ عَمْرُو بْنُ الزُّمَّارِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِمْ وَحَدَّثَنَا وَدِيُّ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ رَاجِدٍ عَنْ أَهْلِ النُّعْمِ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ عَلَى دَائِبَةٍ وَأَتَمَّ عَلَى هَذَا أَعْنَدَ أَهْلِ الْعَمْرِ وَدَيْبٍ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا

عمرو بن عثمان بواسطہ والد اپنے دارالعمل بن مرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے، سب نماز کا وقت ہوا تو ارپہ سے بارش شروع ہو گئی، اور نیچے کیچڑ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر نواہن دی اور اتنا مت کہی اپنے جانور پر کچھ آگے بڑھے اور اشارے سے نماز پڑھائی، سب کے لئے رکوع سے ذرا زیادہ جھکے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، عمرو بن رباح بلخی اس حدیث میں منفرد ہے، اور کئی علماء نے اس سے روایت کیا ہے حضرت بلخیس بن مالک کے بارے میں بھی اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ کے سوا کچھ سواری پر نماز پڑھی۔ علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحق بھی اسی کے قائل ہیں۔

نماز میں تکلیف اٹھانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ پاؤں مبارک پھول گئے عرض کیا گیا کہ کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں مالا کہ آپ کے سبب آپ کے انھوں پھولوں کے گناہ بخش دیئے گئے، آپ نے فرمایا ”کیا میں شکر گزار ہوں نہ بنوں“ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ صحیح ہے،

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی باز پرس ہوگی۔

حریث بن قیسہ کہتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے ایک ہم مجلس عطا فرما، فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اللہ کہنا میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسے ہم نشین کا سوال کیا تاکہ وہ پہلی بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو کامیابی اور نعمات سے اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو کام ہوا اور نقصان اٹھایا اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔" اس باب میں حضرت تیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن مذکور ہے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔ بعض اصحاب حسن نے براہ حسن، قبیسہ بن زبیب سے اس حدیث کے علاوہ روایت کیا ہے شہود قبیسہ بن حریث ہے، انس بن حکیم اسی کے ہم معنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
ثَلَاثِي عَشَرَ رَاكِعَةً مِنَ الثَّلَاثَةِ وَالْفُضُولِ
٣٩٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَحْنُ شَيْخُ ابْنِ سَيِّدَةَ
الرَّاغُزِيِّ تَابَ التَّيْمِيُّ عَنْ ابْنِ يَكْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ

دن راتیں بارہ سئوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

٢٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَابُوا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
الْمَعْرُوفِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ السَّيِّبِ بْنِ رَاجِي عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ
لَسَوْفَ أَتِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً حَتَّى يَنْزِلَ
يَوْمَ وَلِيَّتِي وَيَذُقَ عَشِيرَةَ رَاحَتِي فِي لَيْلِي فِي
الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّلُمِ وَكَأَنَّ بَعْدَ هَؤُلَاءِ
كَأَنَّ بَعْدَ السَّعِيرِ وَكَأَنَّ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْوَشَاءِ وَ
كَأَنَّ بَيْنَ قِيلِ الشَّجَرِ وَكَأَنَّ قِيلِ الْخَدَّاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ
وَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ مِنْ طَرِيقٍ وَجْهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

٣٩٩. حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَاذَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ مَرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فِي الْيَابِ عَنْ
عَلِيٍّ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَتَّارٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنِي
عَائِشَةُ حَدَّثَنِي حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْمِذِيِّ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ.

صبح کی سنتوں میں اختصار و قنوت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک بیٹے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ملاحظہ کرتا رہا، آپ صبح کی سنتوں میں "قل یا ایہا الکفرّون" اور "قل ہر اللہ احد" پڑھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر انس، ابو ہریرہ، ابن عباس، صفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، من ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ترمذی، ابواسلمی سے صرف ابوامد کی روایت سے جانتے ہیں۔ لوگوں میں ابواسلمی سے اسرائیل کی روایت معروف ہے، بواسطہ ابوامد، اسرائیل سے یہ حدیث بھی مروی ہے ابوامد زہیری ثقہ حافظ ہیں میں امام ترمذی نے ہندار سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابوامد زہیری سے بہتر حفظ والا کوئی نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبد اللہ زہیری اسی کہتے ہیں۔

سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں پڑھ کر اگر حمد سے کوئی کام برتا تو کام کرتے، اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ طوع فجر کے بعد مزمن پڑھنے سے پہلے گفتگو کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد ابوالاسحاق بھی اسی کے قائل

باب ما جاء في تخفيف ركعتي الفجر والقنوة فيهما

۴۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَابْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ نَاسِيًا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرِعُ فِيهَا فَكَانَ يَتْلُو فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ التَّهَنُّؤِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَكُلُّ هَذَا اللَّهُ أَحَدٌ فِي كَلِمَةٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ دَرَأِيَّتُهُمَا يَمْرُؤًا وَابْنُ عَجَلٍ وَحَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ أَبُو عِيْنِي مَدِينَةُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُكَ حَسَنٌ وَلَا يَمْرُؤًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ التَّوْبَرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَقْرُونِ، عَنْ زَيْدِ النَّاسِرِ حَدِيثُهُ رَأَيْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَأَبُو بَكْرٍ التَّمِيمِيُّ يَكْذِبُ كَذِبًا لَا يَمُوتُ بِهِ إِلَّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ رَأْيِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيِّ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْعِيِّ يَرَى لِلسَّيِّدِ الْكُوفِيِّ

باب ما جاء في الكلام بعد ركعتي الفجر

۴۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَاصِيًا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرِعُ فِيهَا فَكَانَ يَتْلُو فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ التَّهَنُّؤِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَكُلُّ هَذَا اللَّهُ أَحَدٌ فِي كَلِمَةٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ دَرَأِيَّتُهُمَا يَمْرُؤًا وَابْنُ عَجَلٍ وَحَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ أَبُو عِيْنِي مَدِينَةُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُكَ حَسَنٌ وَلَا يَمْرُؤًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ التَّوْبَرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَقْرُونِ، عَنْ زَيْدِ النَّاسِرِ حَدِيثُهُ رَأَيْتُ ابْنَ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَأَبُو بَكْرٍ التَّمِيمِيُّ يَكْذِبُ كَذِبًا لَا يَمُوتُ بِهِ إِلَّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ رَأْيِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيِّ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْعِيِّ يَرَى لِلسَّيِّدِ الْكُوفِيِّ

وَأَسْحَاقُ

ہیں۔

صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں

بَابُ مَا جَاءَ لِأَصْلُوهُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ
الْأَرْكَعَتَيْنِ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الصَّبِيُّ نَا عَمْرٍو الْعَمْرِيُّ
بْنُ مَعْتَدٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَسَّارِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ جُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْلُوهُ
بَعْدَ الْفَجْرِ أَرْكَعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ وَحُصَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا أَبُو
إِبْرَاهِيمَ مُوسَى وَصَالِي عَنْ عَمْرٍو وَاحِدٍ وَهُوَ مَا أَتَى
عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنَّ يَصْنَعَ الرَّجُلُ بَعْدَ
مُكَلِّمِ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَتَبَ الْفَجْرُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ
إِنَّمَا يَعْنِي لَأَصْلُوهُ بَعْدَ مُكَلِّمِ الْفَجْرِ أَرْكَعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طلوع فجر کے بعد
صرف دو رکعتیں نماز ہے۔ اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن عمرو اور حنفہ رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر
غریب ہے اور ہم اسے قدام بن موسیٰ کی روایت سے
پہچانتے ہیں ان سے کوئی راوی روایت کرتے ہیں،
اس مسئلے پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر
کے بعد صبح کی دو رکعتوں سے زائد پڑھنا
مکروہ ہے ۱۰ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ
طلوع فجر کے بعد صرف صبح کی دو رکعتیں،
(سنتیں) ہیں۔

صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَضْطِجَاعِ بَعْدَ رُكْعَتَيْ
الْفَجْرِ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْنٍ عَنْ مَعْنٍ عَنْ الْقَعْنَبِيِّ نَا عَمْرٍو الْعَمْرِيُّ
بْنُ زَيْدٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمْ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَلْيَضْطِجِعْ عَلَى يَدَيْهِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ
هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ضَحِيحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا
وَهَذَا رَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا صَلَّى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ اضْطَجَعَ عَلَى
يَدَيْهِ وَكَانَ مَا يَبْعَثُ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا
اسْتَحْبَابًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے کوئی
صبح کی سنتیں پڑھ لے تو اسے (کچھ دیر) دائیں پہلو
پر لیٹ جانا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے من صحیح غریب ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ جب کوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو
دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، بعض علماء نے اسے مستحب
کہا ہے۔

جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو اس وقت صرف فرض نماز ہی پڑھی جاسکتی ہے اس باب میں حضرت ہمیشہ ، عبد اللہ بن عمرو ، عبد اللہ بن مسعود ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور اسی طرح ابوبکر و عمار بن عمر ، زید بن سعد ، اسماعیل بن مسلم ، اور محمد بن حماد نے بواسطہ عمرو بن دینار اور عطاء بن یسار ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے عمار بن زیاد اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے غیر مرفوع روایت نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طریقوں سے بھی مروی ہے عیاش بن عباس ، قتیبائی نے اسے بواسطہ ابوسلمہ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا اعلان ہے ، کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت فرضوں کے سوا دوسری کوئی نماز نہ پڑھی جائے سفیان ثوری ، ابن مبارک ، امام شافعی ، امام احمد اور امام بخاری کا یہی قول ہے ۔

قرضوں کے بعد سنت فجر کی قضا کا حکم

محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ
عنه سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جماعت کھڑی

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَأُفِيَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ الْعُظَمَاءِ
 انصرفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشرعوا جہد فی السنی
 فقال مہللاً یا قیس اصلانان معا قلت یا رسول اللہ
 انی لمرأ کذا رکعتی الفجر قال فلا ذکال
 ابڑیعی حدیث محدث بن ابڑا ہیم لا یقرہ حدیث
 هذا الا من حدیث سعد بن سعید و قال سئل
 ان یحیی بن یسیر عطاء ابن ابڑا ہیم من سند
 بن سعید هذا الحدیث و انما یروى هذا
 الحدیث مرسلاً و حد کال قول من اہل
 مکة بهذا الحدیث لروى ابڑا ہیم ان یحیی بن یحیی
 ان رکعتی بعد المکتوبہ قبل ان تطلع الشمس
 قال ابڑیعی و سعد بن سعید ہذا الحدیث بن
 سعید الانصاری و قیس ہذا الحدیث بن سعید
 و قال ہذا الحدیث بن عقی و قال ہذا الحدیث بن عقی
 و انما هذا الحدیث لیس یصحیل محکم بن
 ابڑا ہیم التیمی لویسم من قیس و ما یصحیہم
 هذا الحدیث عن سعد بن سعید عن محمّد بن
 ابڑا ہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خذہم
 من فی فیہا .

بکرت ملجاء فی اعدادتہما بعد طلوع
 الشمس

۴۴۴ حد ثنا عقی بن مکرر النبی البصری
 نا عن ابن عباس نا ہما مر عن النضر بن النضر
 عن یحیی بن یحیی عن ابڑا ہیم ان قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لویصل لقی
 الفجر فلیصل لہما بعد ما تطلع الشمس قال ابڑیعی
 هذا حدیث لا یقرہ من الا من هذا الوجه و قد روى
 عن ابڑیعی انہما فحلہ و العمل علی هذا عند بعض

جہڑی قرین نے بھی آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر
 جب معمر نے پٹ کر دیکھا قرین نماز پڑھ رہا تھا،
 آپ نے فرمایا مہربا اسے قیس! دو نمازیں اکٹھی؟ میں
 نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں فجر کی دو رکعتیں نہیں
 پڑھ سکتا تھا آپ نے فرمایا پھر کرنی حرج نہیں، امام
 ترمذی فرماتے ہیں حدیث محمد بن ابراہیم اس طرح موت
 سعد بن سعید کی روایت سے معروف ہے، سفیان
 بن عیینہ کہتے ہیں عطاء بن ابڑا ہیم نے سعد بن سعید
 سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے
 ابڑیعی کہ میں ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ
 صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب
 سے پہلے پڑھنے میں کرنی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذی فرماتے
 ہیں سعد بن سعید ابڑیعی بن سعید انصاری کے بھائی ہیں
 اور حضرت قیس ابڑیعی بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے
 وہ قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قتب بھی کہا جاتا ہے اس
 حدیث کی سند متصل نہیں ہے، محمد بن ابراہیم قیس کو حضرت
 قیس سے سماع حاصل نہیں ہے بعض محدثین نے یہ حدیث سعد
 بن سعید کے واسطے سے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے قیس کو دیکھا۔

صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد
 پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، طلوع
 آفتاب کے بعد پڑھ لے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم
 صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
 پاس سے روایت ہے کہ آپ نے ایسا ہی کیا بعض علماء کا اس
 پر عمل ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد ابڑیعی اور ابن مبارک اسی
 کے قائل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن عامر کلابی کے سوا کوئی

دوسرا راوی ہیں معلوم نہیں جس نے حجام سے یہ حدیث اسی
سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہ کی روایت بواسطہ
نضر بن انس، ابیہ بن نہیک اور حضرت ابوہریرہ، معروف
ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے
صبح کی نماز سے ایک رکعت سورج کے چڑھنے سے پہلے
پہلے پائی، اس نے صبح کی نماز پائی۔
فتاۃ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک صبح کی سنتیں فضاہر
مانے سے نقل عن عائشہ ہیں یا ہے تو طوع آفتاب کے بعد پڑھے جائے تو حرام (مجموعہ)

ظہر سے پہلے چار سنتیں

باب مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّلُمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے، سفیان فرماتے ہیں ہم عمارت کی حدیث سے ہر عاصم بن عمرہ کی حدیث کی فضیلت بنا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق کا بھی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

ظہر کے بعد دو رکعتیں

باب ۳۱۱ ماجاء فی الرکعتین بعد الظاهر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں۔

اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

قَبْلَ الظُّلَمِ وَكَانَتْ بَيْنَ بَعْدَهَا قِيَامِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
وَعَائِشَةَ كَالْأَبْرِ عَيْتِي حَدِيثُ بَنِي سَمْنَةَ يَشْهَدُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب آخر

ظہر کی چار رکنیتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بدلے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکنیتیں
نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے، امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم
اسے ابن مبارک سے صرف اسی طریق سے پہنچتے
ہیں۔ قیس بن ربیع نے بواسطہ شعبہ، خالد
مذاہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل
کی ہے، شعبہ سے قیس بن ربیع کے
سوا دوسرا کوئی راوی ہمیں معلوم نہیں،
عبد الرحمن بن ابی یحییٰ سے بھی اسی کے ہم معنی
روایت مرزفا منقول ہے۔

۳۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّوْثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتِكَ
الرُّمِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
اللَّهُ سَمِعْتُ سَمْعًا كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَوْ بَعْدَ الظُّلَمِ
صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا قَالَ أَبُو عَيْتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ إِنَّمَا نَرَاهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ
هَذَا الرَّبِيعِ وَمَوْاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ أَخْبَرَهُ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا
مِنْ قَوْمِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رَوَى
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ
مُسْتَمَرًّا هَذَا.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چار رکعتیں
ظہر سے پہلے چار رکعتیں (دوست دوستوں) اس کے بعد
پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر سلام کرے گا امام ترمذی فرماتے
ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے، اور دوسری
طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۳۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هَارُونَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أُوْحَيْبِ بْنِ قَالَةَ قَالَ رَأَيْتُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ الظُّلَمِ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّاسِ أَنْ
أَبْرِعُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ
غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ.

عبد بن سنان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ
ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ
فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں
چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی
آگ گرم کر دیا گیا امام ترمذی فرماتے ہیں

۳۱۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَكْدَاوِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْقَيْسِيُّ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا
الْعَلَمِيُّ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو التَّحْمَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بَنِي إِسْمَاعِيلَ
سَنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَخِي أُوْحَيْبَ بْنَ رُوْحٍ الرَّبِيعِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

یہ حدیث اسس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، اور قاسم عبد الرحمن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابواسامہ کے شاگرد ہیں۔

عصر سے پہلے چار سنتیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، اور ان میں ایک سلام کے ذریعے نفل کی کرتے تھے یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔ اسس باب میں حضرت ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور اسنحی بن ابراہیم نے ان کے درمیان نفل کر لیا نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشدد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور ان میں نفل کرنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّلُمِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ كُلَّ أَبَوْعَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنِ ابْنِ هَذَا الرَّجَزِ وَالْقَاسِمِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ حَاجِبُ أَبِي أَسَامَةَ

باب مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ قَبْلَ الْعَصْرِ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ تَابِعًا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ عَنْ عَنِّي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْعَلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُبْتَغِينَ وَمَنْ يَجْعَلُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثٌ عَنِ ابْنِ هَذَا الرَّجَزِ وَالْقَاسِمِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ حَاجِبُ أَبِي أَسَامَةَ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَاسْمَعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَمَّا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ مِهْمَانَ سَمِعَ حَبَدَةً عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ اللَّهُ إِيمَرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا كَالْأَرْبَعِ وَلَيْسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ خَرِيفٌ

مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کہ دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورۃ کافرون" اور "سورۃ اعراس" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود، حسن عریب ہے، ہم اسے صرف عبدالملک بن سعدان کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے عام سے روایت کی ہے۔

مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کے بعد کہ دو رکعتیں گھر میں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت عصفہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا، کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

باب ۳۱۳ ماجاء فی الركعتین بعد المغرب والقرآن فیہما

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاكِدُ بْنُ الْحَكْبَرِ تَابِعُ بْنُ الْبَيْهَقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ قَالَ مَا أَصْبَحَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّلُوِّ الْفَجْرِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَحُشُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبُكَايَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِثَالٍ حَدَّثَنَا بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثُ عَرَبِيٍّ لَا نَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

باب ۳۱۵ ماجاء أنَّه يصليهما في البيت

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاكِدُ بْنُ الْحَكْبَرِ تَابِعُ بْنُ الْبَيْهَقِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ قَالَ مَا أَصْبَحَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبُكَايَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِثَالٍ حَدَّثَنَا بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثُ عَرَبِيٍّ لَا نَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخَلَوَانِيُّ تَابِعُ بْنُ الْبَيْهَقِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ قَالَ مَا أَصْبَحَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبُكَايَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِثَالٍ حَدَّثَنَا بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثُ عَرَبِيٍّ لَا نَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

٢١٩ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ فَأَيْمَنُ بْنُ
الْمُعْتَمِلِ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي كُلِّ الظُّلُمِ رَكْعَتَيْنِ
وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَتَيْنِ وَبَعْدَ
الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثَتَيْنِ وَفِي الْبُيُوتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي عَنْ حَسَنِ صَاحِبِهِ

فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اسے مالشہ امیری آگئیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خدا یہ گیارہ رکعت اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثناء کا نہیں سہلے ام المؤمنینؓ فرمایا اسلئے اس آیت تراویح ثابت کرنا صحیح نہیں درحقیقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے، اور ایک عا کر انہیں وتر پڑھتے، جب ان سے منارخ برتے تو وہ انہیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک بن شہاب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کو تیرہ رکعات پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دو رکعات پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ اس طریق سے

رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْبَيْنِ وَطَرَفَيْنِ كُرْبَيْنِ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْبَيْنِ وَطَرَفَيْنِ كُرْبَيْنِ كَلَامًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَمَامُ قِيلَ اَنْ تَوْبَرَفَتَا يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنِي تَمَامَانِ وَلَا يَمَامُ قُلْتُ قَالَ اَبُو عَيْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيْسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرًا رَكْعَةً يَوْبَرَفَتَا يَوْبَرَفَتَا اَوْ اَحَدًا اَوْ اِثْنَيْنِ فَرَكْعَةً مِنْهَا اِسْتَعْجَلَ عَلَى شَيْءٍ الَّذِي فَنَّا فَنَبِيَّةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبُو عَيْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ایک رکعت پڑھنا

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ نَا وَرَكْعَةً عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ جُمَاهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرًا رَكْعَةً قَالَ اَبُو عَيْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بآب رکعت پڑھنا

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا اَبُو الْاَكْحُوْسِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَمْرِ اِهْلِيْعٍ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ قَرِىَ الْبَابِ عَنْ اَبِيهِ يَنْفَعُ وَ نَابُو بْنُ خَالِدٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُو عَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَرَوَاهُ سَعْيَانُ الْكُوفِيُّ عَنْ اَبِي عَيْبَةَ

حسن عزیز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،
فرماتی ہیں اگر کبھی حضور علیہ السلام رات کو نیند کے غلبہ
کی وجہ سے غافل رہتے تو نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ
رکعات پڑھتے، امام ترمذی نے رات کے
ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں ذراہ بن اوقیٰ بصرو
کے قاضی تھے اور بنی قشیر کی امامت کرتے تھے، ایک
دن آپ نے صبح کی نماز میں آیت کریمہ "فاذا انقضى الامر
الذى لايه" پر چرب صورت پھر نکلا جائے گا تو وہ بڑا متحلی کا
دن ہوگا، پر صحنی ترجمہ پر روا کر گئی اور آپ گریہ پڑے،
بہز بن حکیم فرماتے ہیں میں بھی ان کو اسٹلنے والوں میں
سمتا۔ امام حرمدی فرماتے ہیں سعد بن ہشام، عاصم انصاری کے
بیٹے ہیں اور ہشام بن عاصم صحابی تھے۔

اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ
منہ مانتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سیرات اللہ تعالیٰ
کی (خاص) رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک امتداد
پاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے
جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اسے قبول کروں کون ہے
جو مانگے اسے عطا کروں کون ہے جو بخشش مانگے

تَحْوِيلًا

٣٣٦. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ تَالِي حَبِيبِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ أَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ وَأَقَلُّ مَا وَصَفَ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَنَ رُكْعَاتٍ .

[illegible]

٣٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
الْعَنْبَرِيُّ قَالَهُ عَدَابُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ عَنْ بَهْمٍ بْنِ مَكِينٍ
كَانَ كَانَ زَمَرًا بَيْنَ أَذَى حَاضِيَةِ النَّبَاةِ وَكَانَ يَوْمَهُ
يُحْيَى تَشْيِيرَ فَخْرٍ أَوْ يَوْمًا فِي مَكْرَةٍ الصَّبِيحِ فَإِذَا الْكَلْبُ فِي
النَّاسِ فَحَدَّثَكَ يَوْمَ ذَلِكَ يَوْمَ عَمِيرٍ عَدَمَتْنَا وَكُنْتُ
فِي مَنَ احْتَمَلْتُ إِلَى دَارِهِ كَالْأَبْرُعِيِّ وَسَعْدُ بَرٍّ
هَشَامٌ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهَشَامٌ مَوْلَى عَامِرٍ هُوَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

يَا أَيُّهَا مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ

٣٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ سَكْدَرٍ عَنْ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ عَبْدِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَتَوَلَّى اللَّهُ تَبَارَكَ وَلَكَ إِلَى السَّاءِ وَالْأَشْيَاءِ كُلِّ
كَيْفَ جِئَ يَحْيَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ
مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي

اسے بخش دوں۔" صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے
اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، ابو سعید، رفاعہ جہنی
جبر بن سلم، ابن مسعود، ابو رواد اور عثمان بن ابی العاص رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے، حضرت ابو ہریرہ سے کہی
دوسرے طریقوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا آخری تہائی باقی
رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے یہ روایت
زیادہ صحیح ہے۔

رات کی قرأت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میں آپ کے پاس
سے کھڑا اور آپ پست آواز سے قرأت کر رہے تھے" انہوں نے
عرض کیا "میں اسکو راتاً تھا جس سے کوئی شک تھا" آپ نے فرمایا کہ پھر اونچا
رکھو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ کے پاس سے گزرا تو
آپ آواز بلند کر رہے تھے "انہوں نے عرض کیا "میں سوچا
کہ جگہ کا اور شیطان کو سمجھا گا ہوں" آپ نے فرمایا کہ پست رکھو
اس باب میں حضرت عائشہ، ام ہانی، انس، ام سلمہ اور ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرأت کے متعلق
پوچھا انہوں نے فرمایا روزوں قسم کی قرأت ہوتی تھی بسا اوقات
آپ پست آواز سے پڑھتے اور بعض اوقات بلند آواز سے۔
حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے
اس مسئلے میں گنجائش رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح غریب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ غریب
ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے سند روایت
کیا جبکہ اکثر راویوں نے اسکا اثبات، عبد اللہ بن رباح سے مرسل

يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَفِيزُنِي فَأَقُولُ
لَكَ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ الدُّجُرُ فِي الْبَابِ
عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرَافِعَةَ الْجُهَنِيَّ
وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَ
عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
مِنْ أَوْحَدِهِ كَثِيرَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ تَبَارَكَ وَلَكَ الْجَنَّةُ
يَبْقَى فَكُلُّكَ السَّيْلُ الْآخِرُ وَهَذَا أَحَدُ الرِّوَايَاتِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۴۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَائِبِيُّ بْنُ إِسْحَقَ
نَاحِيًا عَنْ سَكَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ رِبَاعٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُ مَرِيئُكَ وَأَنْتَ
تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَعْلُضُ مِنْ حَوَاشٍ فَقَالَ إِنْ سَمِعْتَهُ
مَنْ تَلْعَبْتُ قَالَ إِيَّكُمْ قُلْتُ لَا قَالَ لَعَنَ مَرِيئُكَ
أَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ حَوَاشَكَ فَقَالَ إِنْ أَدْقِظَ الرَّسَائِلَ
وَأَعْلَزَ الْفَقِيهَانَ فَقَالَ اخْبِضْ خَبِيئًا لَوْ أَنَّ الْبَلَاءَ عَنْ
عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَالنَّسِ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ عُبَّادٍ
۴۳۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَنَاوِيَةَ بِنْتِ
صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ
فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا اسْتَرَّ
بِالْوَرَاءِ وَتَبْنَا حَهْرًا فَقُلْتُ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُ يَجْعَلُ
فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَإِسْنَادُ اسْتَدْرَاجِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَنَادِ
بْنِ سَكَمَةَ وَكَثَرُ النَّاسِ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ مُوَسَّلًا.
 ۴۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ قَافِرٍ الْبَصْرِيُّ
 نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.

روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ رات کو صرغ ایک آیت
 کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ اسام ترمذی
 منہاتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے
 حسن غریب ہے۔

گھر میں نفل پڑھنے کی نفسیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کے سوا نفل
 نماز ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت
 عمر بن خطاب، جابر بن عبد اللہ، البرسعی، ابو ہریرہ،
 ابن عمر، عائشہ، عبد اللہ بن مسعود اور زید بن خالد جعفری
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
 ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث
 کی روایت میں اختلاف ہے، اسے ابن عقبہ
 اور ابراہیم بن ابی نصر نے مرفوعاً روایت کیا
 جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے،
 امامک نے ابن نصر سے مرفوعاً روایت کی ہے
 حدیث مرفوعاً صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے
 گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان
 نہ بناؤ، امام ترمذی منہاتے ہیں یہ حدیث حسن
 صحیح ہے۔

باب ۳۴۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

فِي الْبَيْتِ

۴۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.
 ۴۳۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.
 ۴۳۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.

۴۳۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.
 ۴۳۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاصِبُ الصَّحَابَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 مَسْلُومٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْمَسْكَانِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا مِنْ
 الْقُرَى أَنْ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَّنُ
 غَيْرُ يَتِّحَسَّنُ هَذَا الْوَجْهَ.

ابواب الوتر

ابواب وتر

باب ۳۲۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُتْرِ

دُتْرُوں کی فضیلت

۳۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ جَدَاثَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حَبِّ الْكَعْبَةِ أَوْ مِنْ حَبِّ الْكَلْبِ فَيُكْرَهُ بَيْنَ صَلَاةِ الْوُتْرِ إِلَى أَنْ يُطْلَمَ الْبُحُورُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ وَابْنِ أَبِي نَصْرَةَ وَصَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو جَبِيٍّ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ جَدَاثَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَمْرَ حُدِّثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبِيٍّ وَحَدَّثَنَا بَعْضُ السَّامِعِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرْقَانِيُّ وَهُوَ وَهَّشٌ

حضرت غار بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک زائد نماز رکھی ہے جو تمہارے لئے سرخ اور نولوں سے بہتر ہے اسے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز سے صحیح صادق ٹھیک کے درمیان رکھا ہے اس باب میں حضرت البرہرہ، عبداللہ بن عمرو البرہرہ اور البرہرہ (محمادی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث غارہ عزیز ہے اور ہم اسے حضرت یزید بن جبیب کی روایت سے جانتے ہیں، بعض محدثین نے اس حدیث میں غلطی کی اور عبداللہ بن راشد زرقانی کہا ہے، یہ غلطی ہے (صحیح لفظ زرقانی ہے)

باب ۳۲۶ مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

وتر فرض نہیں

۳۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ عَنْ عَطِيٍّ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاةٍ وَكَبَرٍ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَفَرُّ يُحِبُّ الْوُتْرَ كَأَوْثَرِ وَأَيُّ أَهْلِ الْقَدِيمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَبِيٍّ حَدَّثَنَا عَطِيٌّ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ عَنْ عَطِيٍّ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طریقہ ہدای فرمایا اور ارشاد فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ وتر رطلق ہے اور وتر کر پسند کرتا ہے پس اسے قرآن والو! (مسلمانو!) تم بھی وتر پڑھا کرو اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن مسعود، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی احسن صحیح ہے سنن ابی ثوری وغیرہ بواسطہ ابواسحق و

عالم بن عمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ سنت رواج ہیں۔
نہار کے واسطہ عبد الرحمن بن مہدی، سفیان سے اس طرح بیان کیا اور ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے منصور بن معمر نے بھی ابوالحسن سے ابو بکر بن عیاش کی روایت کچھ معنی حدیث نقل کی ہے۔

وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عیسیٰ بن عمرہ فرماتے ہیں ”سبھی رات کے پہلے صحت میں وتر پڑھتے اور پھر سوجاتے اس باب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، ابو ذر ازادی کا نام حبیب بن ابی علیہ ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ جاگنے کا خوف ہو وہ شروع میں وتر پڑھے اور بچے پچھلی رات سونے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔

یہی حدیث اعمش نے کواسطہ ابوسننیاں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

رات کے اول اور آخر وتر پڑھنا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَقٍّ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ لَكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۳۳۷. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَكَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَى مُنْصَوِّرُ بْنُ السَّعْمَرِ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوُتْرِ

۳۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو كَسْبٍ نَزَّاهُ كَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَسَى بْنِ أَبِي عَدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُدْثِرَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُمَ قَالَ يَسَى بْنُ أَبِي عَدَةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُؤْتِرُ وَأَكَلَ اللَّيْلَ كَرَاهِيًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ زُرَيْقٍ مِنْ هَذَا النُّجَيْمِ وَأَبُو ثَوْبَانَ الْأَنْدَلُسِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُؤْتِرُهُمْ أَنْ لَا يَأْكُمَ اللَّيْلَ حَتَّى يُؤْتِرُوا رَوَى عَنْ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَشَى مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنَ الْوُتْرِ اللَّيْلَ فَلْيُؤْتِرْ مِنَ الْوُتْرِ وَلْيَعْلَمْ أَنَّ الْوُتْرَ مِنْ أَجْلِ اللَّيْلِ فَإِنْ كَانَ فِي الْقُرْآنِ فِي أَجْلِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةً وَهِيَ الْخُصْلَةُ.

۳۳۹. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

۳۴۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَثِّيقٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا آپ رات کے تینوں حصوں میں پڑھا کر سکتے تھے کبھی شروع میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخرات۔ وہاں کے دنوں میں آپ صبحی کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اس باب میں حضرت علی ہاجر، ابو سعید انصاری اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مالک حسن صحیح ہے اور ہمارے اسے اختیار فرمایا کہ وتر پچھلی رات میں پڑھے جائیں۔

سات رکعتوں کے ساتھ وتر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔ جب عمر زیادہ ہو گئی اور کمزوری واقع ہوئی تو آپ سات رکعتوں کے ساتھ وتروں کو ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر تیرہ رکعتوں کی گیارہ رکعتوں، نو رکعتوں، سات رکعتوں، تا پانچ رکعتوں، تین رکعتوں اور ایک رکعت کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اسٹی بن ہریم فرماتے ہیں اس روایت کا مطلب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے ایسے کہ آپ رات کو وتروں سمیت تیرہ رکعات ادا فرماتے، پس رات کی مساز وتری مشہیں بھی ہو گئی۔ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ اسے اہل قرآن وتر پڑھا کر دے دین دی گئی ہے کہ آپ نے قیام میں ملا لیا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں قرآن یاد ہو۔

پانچ رکعات کے ساتھ وتر

نا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ ذَكَايَا عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوتَرَ أَقْرَبُ وَأَوْسَطُهُ وَأَخْرَجُهُ فَأَتَتْهُ وَتْرُهُ حِينَ مَلَتْ فِي وَجْهِ الشَّعْرِ قَالَ أَبُو حَصِينٍ أَبُو حَصِينٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَاصِمٍ الْأَسَدِيِّ قَرَنِي الْبَابِ عَنْ يَحْيَى وَجَاهِرٍ وَأَبِي مَسْرُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ ابْنُ أَبِي الْعَدَمِ الْوُتْرُ مِنَ اللَّيْلِ.

باب ۲۲ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعِ

۴۴۴۴ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نا أَبُو مَأْوِيَّةَ عَنِ الرَّائِسِ عَنْ غَيْرِ وَتْرٍ مَرَّةً عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَبْدَانِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ فَلَمَّا كَبُرَ وَجَعَتْ أَوْتَرَ بِسَبْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الرَّائِسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ وَاحِدِي عَشْرَةٍ وَتِسْعِ وَخَمْسِ وَثَلَاثِ وَوَاحِدَةٍ قَالَ إِسْنَعِي بَرَأَ لَهُمْ مَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ الرَّائِسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ قَالَ إِسْنَعِي مَعْنَاهُ أَنَّهُ كَانَ يُعَصِّرُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ رَكَعَةً مَعَ الْوُتْرِ فَتُسَبِّحُ صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَى الْوُتْرِ وَمَرُورٍ فِي ذَالِكَ حَوَالَيْنِ عَائِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رَوَى عَنِ الرَّائِسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتَرَ أَيَا أَهْلَ الْقُرْآنِ قَالَ إِسْنَعِي بِهِ قِيَامُ اللَّيْلِ يَقُولُ إِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلَى أَصْحَابِ الْقُرْآنِ.

باب ۲۳ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِخَمْسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں
 بنی اکرم سے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی
 تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، انکے
 درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخر میں (مسلم کے لئے)
 بیٹھتے۔ جب مؤذن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے
 نہایت ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت
 ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے بھی روایت ہے، امام ترمذی
 فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور
 تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتروں کی پانچ رکعتیں
 ہیں۔ جن میں صرف آخر میں بیٹھتے۔

دو ترمین رکعات ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
تین وتر پڑھا کرتے تھے تین میں مقدار مفصل کی نو سو تین پڑھتے
ہر رکعت میں تین سو تین ہوتیں، سورۃ اخلاص ان میں سے
آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ،
ابن عباس، ابوالیوب اور عبدالرحمن بن ابی بکر
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر
نے براہ راست بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے
روایت کیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں، بعض
روایات میں عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے والد کے واسطے سے
روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام
اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ دو تین رکعتیں پڑھے
جائیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر چاہے تو پانچ،
دو تر پڑھے چاہے تین دو تر پڑھے چاہے
ایک پڑھے، تین رکعت کا پڑھنا اچھا ہے ابن
مسبار اور ابی کوثر کا یہی مسلک ہے :
محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

أَشْطَىٰ لِقَائِي رَأْسًا حَمْدًا وَنَيْنًا مَرَّ يَدِي عَنْ هَيْتَائِي عَنْ لَحْمِي
بَيْنَ سَتِيرَتَيْنِ كَالْكَافِرَاتِ الْيَهُودِ يَحْسِبْنَ وَقَلَابًا وَ
كَكْبَةً وَيَمْرُؤْنَ غَنًّا ذَٰلِكَ حَسْبُنَا .

باب ما جاء في التوبة من الرِّبَا

٣٣٣ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ
بْنِ سَيِّدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَطِيلُ فِي كُنْفِ
الْفَخْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ
الْكَبِيلِ مَشْطًا مَشْطًا وَيُزَيِّرُ بِرُكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ
وَالْأَوَّلَانِ فِي أَوْدِيهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَالِشَةَ وَحَابِرَةَ
وَالْفَضْلِ بْنِ عَيَّاسٍ وَابْنِ أَبِي كُرَيْبٍ وَابْنِ عَسَاكِرٍ قَالَ أَبُو
يَعْقُوبَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا بِمَعْنَى بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّالِعِينَ رَأَوْا أَنَّ الْفَضْلَ
الرَّجُلَ بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَالتَّالِعَةَ يُزَيِّرُ بِرُكْعَةٍ وَبِهِ
يَقُولُ مَا لَكَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي

مَا كُنَّا مَا جَاءَ مَا يُعْنِي الْوَيْحُ

٢٣٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَافِعٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ
بِسَبْعِ اسْمَعَزَيْكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَتَيْ رَكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيٍّ وَعَالِشَةَ وَعَبِيدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَرٍّ عَنْ أَبِي بَرٍّ
كَفَيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ عَلَى
وَحْدَةٍ مَوْى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ
فِي الْوُتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الْعَالِمَةِ يَا مَعْزُذِينَ وَقُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَالَّذِي اخْتَلَفَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ بَعْدَهُمْ

اور "قل جہاد احسد" میں سے ایک ایک سورت
ایک ایک رکعت میں پڑھے۔

أَنْ يَفْرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَلَىٰ وَفَعَلْنَا لِيَأْتِيَهُمُ الْكُفْرُ
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُخَرِّجُ الرِّجْلَ مِنْ رُكْعَةٍ مِنْ أَلَيْكَ
بِسُورَةٍ

۴۴۶. حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ
الْبُخَارِيُّ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ عَنْ
حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعِزِّ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ بِأَيِّ هُوَ كَانَ يُؤْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْرُوفَاتُ
قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ عَنِ
وَعَبْدِ الْعِزِّ بْنِ هَذَا وَالِدُ بْنُ جُرَيْجٍ صَاحِبُ
عَطَاةٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ أَيْضًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعِزِّ
بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبد العزیز بن جریر فرماتے ہیں "میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دُوروں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ ام المؤمنین
نے فرمایا "پہلی رکعت میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" دُوری
میں "قل یا ایہا الکفرؤن" اور تیسری میں "قل ہو اللہ
احد" اور سوڈتین "پڑھا کرتے تھے" امام
ترمذی منہداتے ہیں یہ حدیث حسن غریب
ہے، اور عبد العزیز ابن جریر کے والد عطاء
کے شاگرد ہیں، ابن جریر کا نام عبد الملک بن
عبد العزیز بن جریر ہے، یحییٰ بن سعید انصاری
نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

دُوروں میں قنوت پڑھنا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں دُوروں
میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) "اے اللہ مجھے اپنے ہدایت یافتہ
بندوں میں ہدایت دے، امانیت یافتہ لوگوں میں مجھے امانیت
دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا دے
رزق کو بابرکت کر دے، تقدیر کی برائی سے محفوظ رکھ بیٹھ
توفیق فرماتا ہے اور غیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا تیرا
دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت
والا اور بلند ہے" اس باب میں حضرت علی کریم اللہ وجہہ
سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابو جریر اور سعدی

باب ماجاء فی القنوت فی الوتر

۴۴۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ
السَّخَنِيُّ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَرَّانِ
قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتَبَةَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَحَدُهَا لَمْ يَكُنْ فِي الْوُتْرِ أَلَيْسَ أَهْدَى
فِيمَنْ هَدَيْتَ وَخَافِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَكَوْنِي فِيمَنْ
تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطِيتَ وَرَقِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ
فَإِنَّكَ تَقْضِيهِ لَا يَقْضِي عَنْكَ وَاسْمُ لَا يَكْذِبُ مَنْ
وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَكَمَا لَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ لَا يَكْفُرُ إِلَّا مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْحَرَّانِ الشَّعْبِيُّ
وَلَا تَعْرِفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَتْلِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
 هَذَا إِذَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقَتْلِ فِي الْيَوْمِ
 قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْقَتْلَ فِي الْيَوْمِ فِي
 السَّنَةِ وَلَهَا وَاجْتَمَعَ الْقَتْلُ كَيْلُ الرُّكُومِ وَهُوَ
 قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سَنَيَانُ الْقُرَيْشِ
 وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاسْتَحَقَّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَكَدُّوهُمْ
 عَنِ بْنِ أَبِيطَالِبٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا فِي التَّصَنِيفِ
 الْأَخِيرَةِ مِنْ مَعْنَانِ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُومِ وَ
 قَدْ ذَهَبَ بِبَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَبِهِ يَقُولُ
 الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَا مَعِنِ
الْوَتْرُ وَيَنْسِي

٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ وَكَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ
الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي دِينَ أَسَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَطَاوَيْنَ
يَسَارَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوُجُودِ أَوْ نَسِيَهُ
فَيُصَلِّ إِذَا أَكْرَدَ إِذَا اسْتَحْيَقَ.

١٣٣ م. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمُونٍ
أَسْمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ تَأَمَّرَ عَنْ وَثْرَةٍ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ وَهَذَا
أَصَحُّهُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجَرِيَّ
يَعْنِي سَيِّدَنَا بْنَ الْأَشْعَثِ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ
حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَيْمُونٍ أَسْمَ فَقَالَ
أَخُوهُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَأْسِرُ بِهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا بْنَ كُرَيْمٍ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنَ تَيْمُونٍ أَسْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَيْمُونٍ أَسْمَ
رُبَّمَا وَجَدْتُ ذَهَبَ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا
الْحَدِيثِ وَهَذَا لَوْ لَا يُوَفِّرُ الرَّجُلُ إِذَا ذَكَرُوا أَنَّهُ كَانَ

بعد ہر، سفیان ثوری بھی فرماتے ہیں۔

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ سَفِيَّانُ
الْتَّوَرِي

صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرتا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ”صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو“
امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب صبح صادق ہوجائے قرأت کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہذا طلوع فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو“
امام ترمذی فرماتے ہیں ”مرث سلیمان بن مرث نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں متعدد علماء کا بھی یہی قول ہے، امام شافعیؒ احمد اور اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں سمجھتے۔

ایک رات میں دو وتر نہیں

قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن عریب ہے، علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ

۴۵۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بَنِي زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْوُتْرِ قَالُوا بُوَيْعِي هَذَا أَحَدًا يَتُحَسِّنُ صَبْحَهُ ۴۵۱. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الْخَلَّالُ تَلَفِيزًا أَنَّ مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَعْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا.

۴۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَتِ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةٍ إِلَّا الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو بَعِيْنٍ سَلَّمَ عَنْ مُوسَى قَدْ تَعَرَّى بِهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا قَالَ لَا وَتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِهِ أَجِدُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَكَرِهُوا أَنْ لَا يُزُونَ الْوُتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

بَابُ مَا جَاءَ لَا وَتْرَانِ فِي كَلِمَةٍ

۴۵۳. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ مَعْدِي عَنْ أَبِي وَثَّالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَتْرَانِ فِي كَلِمَةٍ قَالَ أَبُو بَعِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاسْتَلَفْتُ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَالَّذِي

جو شروع رات میں وتر پڑھ لے اور پھر پہلی رات کھڑا ہو جائے
بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں وتروں کو تڑپ ڈالے
اور ان سے ایک رکعت ملا لے پھر چوتھی چاہے نماز پڑھے
کراتوں میں وتر پڑھے اگرچہ ایک تکہ ایک رات میں دو وتر نہیں
امام احنوف کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے
نزدیک اگر شروع رات میں وتر پڑھے لئے پھر تہجد اور پہلی
رات کو اشاعت وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن
وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری،
ہاکم بن ہنس، احمد بن حنبل اور ابن مبارک اسی
کے قائل ہیں، اور یہ اجماع ہے کیونکہ متعدد روایات
میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں
کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد
دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابراہیم
خالصہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
سے اسی طرح مروی ہے۔

سواری پر وتر پڑھنا

حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
تھا۔ پس میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا وہ تو
کہاں تھا؟ میں نے عرض کیا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا۔
حضرت ابن عمر نے فرمایا کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ کو
سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

يُؤْتِيهِمْ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ نَحْمُ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِمْ فَرَأَى
بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقَضَ الْيُثْرَةَ وَقَالُوا إِنْ بَنِيَتْ
رَأَيْتُمْ مَا رَكْعَتِي مَا بَدَأْتُ حَقِّيَّةً تَرَى فِي الْوُجْهِ
صَلَوَاتِهِ لَزْنَةً لَكَ وَتَمَرَانِ فِي لَيْلَةٍ كَهَذَا الَّذِي
فَأَمَّا الْبُحْرَانِيُّ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَرَهُمْ إِذَا
أَوْتَرُوا مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ نَحْمُ نَحْمُ كَمَا مِمَّنْ آخِرِهِمْ
أَنْ يَصُفِّيَ مَا بَدَأَ لَهَا وَلَا يَنْقُضَ وَشَرَّةً وَيَكُونُ وَشَرَّةً
عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ حَذْلُ سَفِيَّاتِ الْفُتُورِ وَمَالِكُ بْنُ
أَبِي نَافِلَةَ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ وَهَذَا أَصَحُّ لَدُنَّ
قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجَّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ صَبَّحَ بَعْدَ الْيُثْرَةِ.

۳۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ
عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَرْثُومٍ الرَّقِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَبِّحُ بَعْدَ الْيُثْرَةِ رَكْعَتَيْنِ وَكَهَذَا رَوَى عَنْ هَذَا
عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ماجاء في الوتر على الرجلين

۳۵۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ
بِكُوفٍ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ
فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَتَوَتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ
لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُ حَسَنَةً رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَرُ عَلَى رَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبُرَيْدِيُّ حَدَّثْتُ ابْنَ عَمَرَ
حَدَّثْتُ حَسَنَ صَاحِبَهُمْ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

مِنْ أَحْسَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ
إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُؤْتُوا الرَّجُلَ عَلَى رَأْسِهِ وَبِهِ
يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْمَاعِيلُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْوَعْدِ لَا يُؤْتُوا الرَّجُلَ عَلَى الرَّاسِ هَذَا أَرَادَ أَنْ
يُنْزَلَ خَاتَمٌ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ
أَهْلِ الْكُوفَةِ .

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

٣٥٦ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
يُوسُفُ بْنُ جَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي
مُوسَى بْنُ عَمِلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَتَمَةَ ثَمًّا مَتَّى
أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الطَّعْمَ ثَلَاثِينَ
عَشْرًا رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ
ذَهَبٍ وَفِي أَبْوَابِهِ مِنْ أَمْزَاجٍ وَأَنْبُشِيرَةٍ وَ
تُعْمَرُ فِيهِ كَمَا يُرَى فِي دَارِ وَمَا لَشْتِ وَأَبَى أُمَامَةَ وَ
عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكَنِيِّ وَابْنُ كَثِيرٍ أَقْبَلَ وَأَبَى سُوَيْدٍ
وَأَبَى بَكْرٍ أَوْفَقَهُ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَرَبٍ عَنْ
أَبِيهِ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي يَسَّافٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْوَيْهَجِ

٣٥٤ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا
بْنُ جَعْفَرٍ نَاسِئَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدًا أَنَّهُ
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْعِشَاءَ إِلَّا مَرَّهَا فِي ذِكْرِهَا حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يُزِمُّ رَمْلًا
مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ كَسْبَةً ثُمَّ كَانَ دُكَّاتٍ مَا رَأَيْتُهَا
حَتَّى صَلَاةَ قَطَا أَخَفَتْ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَمُومُ بِالزُّكُومِ
وَالشَّجَرِ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ
وَكَانَ أَحْمَدُ رَأَى أَحَدَهُمْ هُوَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ

امام ترمذی مندراتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ کوہاری پر درتھڑنے جائز ہیں، امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض علماء مندراتے ہیں سواری پر درتھڑنا پڑھے بلکہ زمین پر اترے بعض اہل کوہاری کہتے ہیں۔

چاشت کی نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاؤں کی باہر رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت ام بانی، ابوہریرہ، نعیم بن ہمار، ابوذر، عائشہ، ابو امامہ، عقبہ بن عبد سلیمان، ابن ابی انوفی، ابو سعید، زید بن ارقم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدیث انس غریب ہے ہم اسے مسند اس طریق سے جانتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ منہرلاتے ہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں اور نمازیں (فرماتی ہیں) میں نے ایسی مختصر اور ضعیف نماز پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، اختصار کے باوجود رکوع اور سجدہ مکمل تھا، امام ترمذی منہرلاتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

امح ہے نعیم کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے نعیم بن حمار کا اور بعض ابن حمار۔ ابن حمار بھی کہا گیا ہے اور ابن ہمام بھی صحیح نام ابن ہمار ہے ابو نعیم سے اس میں غلطی ہوئی ابن ہمار کہا اور اس میں غلطی پھر وہ غلطی چھڑ دی اور کہا نعیم نے بنی کریم علیہ السلام سے روایت کی امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید جو محد ابو نعیم اس کی خبر دی۔

حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بنی کریم علیہ السلام سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے انسان تو میرے لئے دن کی ستر درج میں چار رکعتیں پڑھ یہ میرے لئے آخر دن تک کفایت کر دیں گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، دیکھ، نضر بن شیبہ اور دیگر ائمہ نے یہ حدیث نہ اس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگر پاسبند کی جہاگ کے برابر ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم علیہ السلام رگ تار اپاشت کی منساڑ پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھڑیں گے، اور (کبھی) اتنے دن چھڑتے کہ ہم کہتے اب نہیں پڑھیں گے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَمْرَ هَآئِهِ وَاسْتَلَمُوا إِلَى نَعِيمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعِيمٌ بَنُ حَمَارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ حَمَارٍ وَبَيَّنَّ ابْنُ حَمَارٍ وَ يَقُولُ ابْنُ حَمَارٍ وَالصَّحِيحُ ابْنُ حَمَارٍ وَأَبُو نَعِيمٍ وَهِيَ هِيَ فَقَالَ ابْنُ حَمَارٍ وَأَخْطَا فِيهِ شَرْكَهُ فَقَالَ نَعِيمٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَمْرُو بْنُ حَمْدٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّسْمَانِيُّ كَمَا مَعْتَدُ بَنُ الْحَصَنِ بْنِ أَبِي مُسَيْبٍ كَمَا اسْتَعْمِلَ بَنُ سَيَّاسٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ كَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الدُّنْدُوبِ وَأَبُو الدُّنْدُوبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَمَرَ أَزْكَمَ لِي أَرْبَعَةَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ التَّكْوِينِ الْكَلِمَةُ الْخَيْرَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ذَرْنِي وَكَلِمَةُ وَالْفَصْلُ بْنُ قَسِيمٍ وَنُزَيْدٌ وَاجِدٌ وَابْنُ الْأَثَمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ تَهَامٍ بَنُ ذَهَبٍ وَلَا تَقْبَلُوهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِمْ

۲۵۹ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ عَنْ كَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ كَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الدُّنْدُوبِ وَأَبُو الدُّنْدُوبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَمَرَ أَزْكَمَ لِي أَرْبَعَةَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ التَّكْوِينِ الْكَلِمَةُ الْخَيْرَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ذَرْنِي وَكَلِمَةُ وَالْفَصْلُ بْنُ قَسِيمٍ وَنُزَيْدٌ وَاجِدٌ وَابْنُ الْأَثَمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ تَهَامٍ بَنُ ذَهَبٍ وَلَا تَقْبَلُوهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِمْ

۲۶۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْبَكْدَاوِيُّ كَمَا مَعْتَدُ بَنُ رَابِعَةَ عَنْ خُصَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَسِّي الْعَصَى حَتَّى لَقُرَّ لَا مَيْدَمَ وَكَيْدَ عَنْهَا حَتَّى تَقْرَأَ لَا يُعَسِّي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

باب ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مَعْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مَعْمَدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَبِ الْأَوْصِيَاءِ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْمَوْزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْزِي عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّامِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَتَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَنْتَفِخُ فِيهَا أَلْوَابُ السَّمَاءِ وَأُجِبُ أَنْ يَسْتَعْدَّ فِيهَا عَمَلُ صَلَاتِهِمْ وَلِي أَلْوَابِ عَنْ يَمِينِهِ وَ الْأُيُوبُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّامِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدِيثٌ زُرِّي عَنْ النَّوَوِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يَسِيمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ.

زوال کے وقت نماز

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد تھمسے سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں (رحمت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوالیوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہیں، اسام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن عزیز ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

باب ۳۱۲ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ الشَّاهِقِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ قَامِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَمَّا إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ التَّوَضُّعَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ وَلْيُصَلِّ تَحْتَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ ثُمَّ لِيُحْسِنَ حَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ لِيُحْسِنَ رِبَّ الْمَلَكِينَ أَسْأَلُكَ مُرَاجَاتٍ وَحَسَنَاتٍ وَعَنْ آيَةٍ مِنْكِ تَكُنْ وَ الْغَنِيمَةُ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ السَّلَامَةُ مِنْ كُلِّ دَاشِمٍ لَا تَكْذِبْ لِي ذُنُوبًا إِلَّا عَفَاكَ اللَّهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجَكَ اللَّهُ.

حاجت کی نماز

حضرت عبداللہ بن ابی قریبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہ رسالت میں تھکے درود پیش کرے یہ دعا مانگے لا الہ الا اللہ الخ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر بار بزرگ ہے بڑے عرش کے مالک۔ (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو لائق ہیں۔ تو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے میرے جملہ غم غلط کر دے اور میری ہر

وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اسے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اللہ اسکی سند میں کلام ہے فائدہ بن عبد الرحمن سے مراد ابوہریرہؓ ہے اور وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی صحت سکھاتے تھے آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ "اللہم انی الخیر (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے اندیشے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے باعث طاقت چاہتا ہوں تیرے فضل عظیم کا غالب ہوں تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں، ترجیبات ہے مجھے علم نہیں تو تمام فیوض کو خوب پہننے والا ہے اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دماغ اور دنیا کا کام یا (فرمایا) میرے بعد ہونے والے کاموں کے لحاظ سے یا دیر سے ہونے والے کاموں میں، اچھا ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دنیا، انجام کار یا (فرمایا) بعد یا دیر ہونے والے کاموں میں برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے بچھو کر کہہ دو بھلائی جہاں بھی ہر میرے لئے مفید فرما اور پھر مجھے اس پر راضی رکھ" اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبد الرحمن بن ابی مرثد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں سفیان نے اس سے حدیث روایت کی ہے اللہ رب العزت کی اگر بھی عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

وَلَا سَاجِدَةً هِيَ لِذَلِكَ رَضًا لَا تَقْنَعُهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ كَالْأَبْرِ عَيْنِي هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ تَحِيَّةٌ عَلَى رَأْسِنَا بِمَقَالِ الْحَاثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُصَنَّفُ لَنَا النُّجُودُ فِي حَاجَتِنَا هُوَ أَبُو النُّجُودِ قَاتَرُ

باب ۳۲ ماجاء فی صلوة الاستخارة

۳۲۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي النُّجُودِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَتْلُوْنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا أَهْرَأَ أَحَدُكُمْ بِالْأُمْرِ فَخَلِّمْ كُمْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَعِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْخَلِّمْ كُمْ ذَلِكَ تَعْدِيَةً وَلَا أَقْدِيَةً وَلَا تَعْلَمُ وَلَا أَتَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَامُ الْغَيْبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَوْجِبَتْهُ وَعَاقِبَتُهُ أَمْرِي أَوْ قَالَ لِي عَاجِلُهُ أَمْرِي وَأُجْلُهُ خَيْرٌ لِي كَرَّ بَارَكَ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَوْجِبَتْهُ وَعَاقِبَتُهُ أَمْرِي أَوْ قَالَ لِي عَاجِلُهُ أَمْرِي وَأُجْلُهُ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي الْخَيْرُ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْجِعْهُ بِي قَالَ وَيَتَنَبَّئُ سَاجِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُودٍ وَأَبِي الْيُؤُوبِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا تَعْلَمُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ قُلْتُ مَاذَا رَوَى عَنْهُ سَفْيَانُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ سَافَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

نماز تسبیح

حضرت البراء رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا
اے چچا! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو علیہ
نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا
ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا چار رکعت
(اس طرح) پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری
سورت پڑھ کر پندرہ مرتبہ اللہ اکبر والحمد للہ سبحان اللہ کہیں
پھر رکوع میں جائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں رکوع سے
اٹھنے تک بعد بھی دس مرتبہ پھر کھڑے ہیں دس مرتبہ سجدے
سے اٹھ کر ایک مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ یہی کلمات کہو اور پھر کھڑا
چلنے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات کہو اس طرح ایک رکعت میں یہ کلمات پڑھنا
مرتبہ پندرہ رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہر جا میں اگر آپ کچھ گناہیں گناہ سے بچنے کے
برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخشش دے گا حضرت
عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ
نہ پڑھ سکتا ہو؟ آپ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتے
میں ایک مرتبہ ضرور اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو پینے میں ایک مرتبہ
اور یہ بھی نہ پڑھ سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھے۔ امام ترمذی
نسب دیتے ہیں یہ حدیث البراء رحمہ اللہ کی روایت سے غریب
ہے۔

٣٦٥ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُعْمَدٍ بْنُ مُوسَى قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَرْكَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ
فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ
نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ
وَمَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ
فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ
نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ
وَمَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ
فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَاتَّبَعَتْهُ
نَفْسُهُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَاتَ بِهَا فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ام سلمہ نے صبح کے وقت بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ! مجھے کچھ کمات سکھائیے جنہیں میں غازیوں پر طحا
کردوں؟ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ بھان اللہ
اللہ دس مرتبہ الحمد للہ کہو، پھر اپنی حاجت مانگو اللہ تعالیٰ
فرمائے گا۔ ہاں ہاں (یعنی قبول فرمائے گا) اس باب میں حضرت
ابن عباس، عبد اللہ بن عمرو، فضل بن عباس، عبد البر بن
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

ہیں سریش انس غریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اللہ بھی روایات ہیں لیکن ان کا زیادہ حصہ صحیح نہیں۔ ابن مبارک اور کئی دوسرے ائمہ نے صلوۃ تسبیح بیان کی، اللہ اس کی فضیلت کا ذکر کیا۔

الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ يَهُدَى وَابْنُ رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا
أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو وَهَدَّادُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ
عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِيرٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ فِي صَلَوةِ التَّسْبِيحِ
وَلَا يَحْتَمِلُ مِنْهَا كَيْفُ مَنْ وَهَدَّادُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمُبَارَكِ
وَعَمْرٍو وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ النَّعْمِ صَلَوةِ التَّسْبِيحِ وَ
ذَكَرُوا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ يَهُدَى

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْدِيُّ نَا أَبُو
وَهَبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ
الْصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبِّحُ فِيهَا قَالَ يَكْتُمُ خَفَرُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَيَحْمَدُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
اللَّهُ أَكْبَرُ يَقُولُهُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ وَكَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ خَفَرُ يَقُولُ
عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً يَقُولُهَا خَفَرُ
يُرْكِعُ رَأْسَهُ يَقُولُهَا عَشْرًا ثَلَاثِينَ مَرَّةً يَقُولُهَا
عَشْرًا ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَيَقُولُهَا عَشْرًا ثَلَاثِينَ مَرَّةً
الثَّانِيَةَ يَقُولُهَا عَشْرًا يَمِيزُ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ عَلَى هَذَا
كَذَلِكَ خَمْسُ وَتَسْبِيحُ تَسْبِيحَةٍ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ
يَتَدَاوِمُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً ثُمَّ
يَقْرَأُ ثَلَاثِينَ مَرَّةً فَإِنْ مَضَى لَيْلًا حَتَّى الْوَلَدُ
يَسْتَبِيحُ فِي رُكْعَتَيْنِ كُلَّ مَرَّةٍ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَإِنْ سَاءَ لَمْ يَسْتَبِيحْ قَالَ أَبُو وَهَبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ
وَهَبُ بْنُ أَبِي رِثْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَسْتَبِيحُ
فِي الرُّكْعَةِ سَبْعِينَ مَرَّةً فِي السُّجُودِ سَبْعِينَ
مَرَّةً أَلَا عَلَى تِلْكَ خَفَرُ يَسْبِيحُ الشَّيْخُ حَاتِبٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ وَهَبٍ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ
وَهَبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ كَلَّمَتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ

ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تنکیر کہ کر سبحان اللہ الحمد للہ پڑھے پھر پندہ مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ" کہے پھر الحمد للہ "کہے" پھر الحمد للہ "کہے" پڑھے سوہ فاتحہ اللہ کوئی دوسری سجدت پڑھے اللہ پھر دس مرتبہ تسبیحات (مذکورہ بالا) کہے رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۵۰) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا ہے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو سہا ہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے، ابو وہب منبر مانتے ہیں بے ابو زمر عبدالعزیز نے بتایا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "رکوع میں پچھے سبحان ربی الاعلیٰ" کہے۔ پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو زمر عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا اگر سہرہ ہو جائے تو کیا سجدہ سہرہ میں بھی دس رکعت

مرتبہ تعلیمات کے آپ نے مزایا " نہیں " یہ صرف تین سو
تعلیمات ہیں ۔

بارگاہ رسالت میں درود شریف کیسے
پہنچا جائے

حضرت کعب بن جحرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجے کا طریقہ تو یہی معلوم سر پہ ارشاد فرمایا اور وہ شریف کیسے بھیجا جائے آپ نے فرمایا کہوا اعم صلی علی محمد الخ (ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد پر اتاری بیشک تو ہی لائق توفیق اور بزرگ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اولاد پر اس طرح برکت اتار جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو تو نے برکتیں عطا فرمائیں بیشک تو ہی توفیق کے لائق اور بزرگ ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہم یہ الفاظ زائد کرتے ہیں ہم اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت و برکت نازل فرما! اس باب میں حضرت علیؓ، ابو سعیدؓ، ابو موسیٰؓ، ابو ہریرہؓ، ازہد بن غازیہؓ، دابن یادرہؓ بھی کہا جاتا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذیؒ فرماتے ہی حدیث کعب بن جحرہ حسن صحیح ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ لکھنیت البریلویؒ ہے احمد ابن حنبلؒ کا نام یسا رہے۔

[illegible]

درود شریف کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے، "جی اکسرم علی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا "کیاست کے دن وہ آدمی
 میرے زیادہ قریب ہو گا جو مجھ پر کثرت

إِنْ سَأَلْتَهُمْ لِيَسْئَلُكُمْ فِي الشَّهْرِ عَشْرًا
كَانَ كَلَامُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمَسِيحًا

يَا أَيُّهَا الْمَدَائِدُ مَا جَاءَنِي مِنْ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٤٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ وَسْعَانَ وَالأَحْمَرِ وَمَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ
عَنِ الْعَمْرِيِّ عَنْ عَتِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ مُجَرَّةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا
السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فِي كَيْفِ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ
قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَيَا بَارِكُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَ
رَأَوْنِي شَاهِدًا عَنْ الأَعْمَشِ عَنِ الْعَمْرِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ وَدَعَوْنَا لِكُفْلٍ وَ
عَلِمْنَا مَعَهُمْ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي حَسَنٍ وَآبِي
مُسْعُودٍ وَطَلْحَةَ وَآبِي سَعْدٍ وَبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي
هَارِثَةَ وَبَنِي ابْنِ جَابَلَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
أَبُو عَلِيٍّ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مُجَرَّةٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى كُنِيَ أَبُو عَمْرٍ
وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ .

بِالْب ۲۲ مَا جَاءَ فِي مُفْضِلِ الصَّلَاةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٦٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى كَامِلُ الْحَدِيثِ عَنْ
خَالِدِ بْنِ عَشْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ يَعْقُوبَ الزُّبَيْدِيَّ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَمِيرَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ
أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

سے درود شریف پڑھتا رہا امام ترمذی
نہلاتے ہیں یہ حدیث حسن عزیب ہے، نیز
یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص فجر پر ایک مرتبہ درود شریف
پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس
نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ فجر پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ
اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ اس باب میں حضرت
عبد الرحمن بن عوف، امام ابن ربیع، عمار، ابو طلحہ، انس اللہ بن ابی کعب
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اس میں قریری اور کئی دیگر علماء فرماتے
ہیں صلوٰۃ کی نسبت رب کی طرف ہر طور رحمت مراد ہے اور
فرشتوں کی طرف ہر طرف غلبہ مغفرت
ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا، زہد
و اسمان کے درمیان عشق ہی رہتی ہے اور اگر کسی طرف نہیں جاتی
(قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجے
امام ترمذی فرماتے ہیں علامہ ابن عبد الرحمن یعقوب کے بیٹے طہر کے
فہام ہیں۔ علامہ ابن ابیین میں سے ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور
دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے علامہ کے والد
عبد الرحمن بن یعقوب بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت
ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا
یعقوب (علامہ کے والد) بڑے تابعین میں سے ہیں انہوں نے
حضرت عاصم بن اظم رضی اللہ عنہ سے علامات کاشف حاصل کیا اور
ان سے حدیث بھی روایت کی۔

حضرت عاصم بن اظم رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت
کرتے، جو دین کی سبک رکھتا ہے،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَى النَّاسِ
بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ نَحْوِ حَسَنٍ فَرَأَيْتُكَ وَدُرِي عَنْ
الْبُخَارِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى
عَلَى صَلَوةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَبِّهَا عَشْرًا وَكُتِبَ لَهَا
عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ حَبِيبٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِمْ يَمْرُؤَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَأَيْتُكَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزَبٍ وَعَنْ أَبِي بَرْصَةَ وَعَنْ
وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي بَرْصَةَ وَأَبِي بَرْصَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى
حَدَّثْتُكَ يَمْرُؤَ حَدَّثْتُكَ حَسَنٌ مَوْصِيئٌ وَمَا دِي عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَأَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْأَمَلَةِ
الْمَرْبُوحَةِ وَالْحَسَنَةِ صَلَوةً أَلَا تَكْفِيكَ إِلَّا سُبْحًا مَرَّةً۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ الْبَلْخِيُّ
الْمُصَافِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَيْبٍ عَنْ أَبِي قُرَّةٍ الْأَسَدِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ التَّسْلَيْبِ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ الْخَطَّابِ قَالَتْ
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَرَّكَوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْأَيْضُ
مِنْهُ شَيْءٌ يَحْتَقِ كَقِيَّةٍ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَلَاءُ بْنُ حَبِيبٍ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ
هُوَ مَوْصِيئٌ الْخَوَافِ وَالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْقَابِئِ بْنِ سَمٍ مِنْ
أَبْنِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ
الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْقَابِئِ بْنِ سَمٍ مِنْ أَبِيهِ يَمْرُؤَ وَأَبِي بَرْصَةَ
وَالْخُدْرِيُّ وَيَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ كُبَّاءِ الْكَلْبِيِّ قَدْ أُعْزِلَ
عَنْ بِنْتِ الْخَطَّابِ وَمَا دِي عَنْهُ۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِي قِي عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ حَبِيبٍ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَطَّابِ لَمْ يَمُرْ فِي سَوْقَاتِ الْأَمَةِ
تَقَعَّرَ فِي الْيَدَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ابواب الجمعة

باب فضل يوم الجمعة

۴۷۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ أَبِي التَّيَّانِ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحِيَّةُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ خَيْرٌ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَيْرٌ أَزْوَاجُ الْجَنَّةِ وَ
فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
قَالَ الْبَابُ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسُلَيْمَانَ وَكَانَ ذِي وَشْدٍ
بْنُ عَبَّادَةَ وَأَوْسُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ أَبُو عِيْشَةَ حَدَّثَنِي
أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب في الساعة التي تروى

في يوم الجمعة

۴۷۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ
الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيبِ الْغَنَوِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ وَرْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْرُ
السَّاعَةُ الَّتِي تُرْوَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى
غَيْبِ شَمْسِ النَّفْسِ قَالَ أَبُو عِيْشَةَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَكَذَلِكَ رَوَى هَذَا الْوَجْهُ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ
هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ يَضَعُ ضَعْفًا
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ جَوَافِهِمْ وَيَقَالُ هَذَا بَرَاهِمُ
الْأَنْصَارِ وَهُوَ مُتَكَرِّرٌ الْحَدِيثُ وَمَا لِي بَعْضُ

ابواب الجمعة

جموعہ کے دن کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
عہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں مسند طویل کرتا ہے ان میں سب
سے بہتر جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش
ہوئی اسی دن آپ جنت میں داخل ہوئے اسی روز آپ جنت سے
باہر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی قائم ہوگی۔ اس
باب میں حضرت ابولبابہ، سلمان، البراء، سعد بن عبادہ اور ان
بن ادریس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

جموعہ کے دن ساعت قبولیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے
دن مقبول گھڑی عمر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب
کے درمیان ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے دوسرے نسخوں سے بھی مروی ہے
محمد بن ابی حنبلہ ضعیف ہے، بعض علماء نے
اسے حقیقہ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے
اسے مساد بن ابی حنبلہ بھی کہا جاتا ہے یہ
ابراہیم انصاری ہے جو منکر حدیث ہے، بعض
مسلم کرام اور تابعین منہاتے ہیں،

أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْزِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تَوُجَّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فِيهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَتَقَالَ
أَحْمَدُ أَتَمَّ الْحَدِيثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تَوُجَّي فِيهَا
إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَتَمَّ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَتَوُجَّي
بَعْدَ تَوَالِ الشَّمْسِ .

۴۷۲ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِيكَمَالٍ الْجَدِّي قَالَ قَالَ أَبُو
عَاصِمٍ الْقَدِّي كَتَبْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ
عَنْهُ السَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا
يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَكَّاهُ اللَّهُ إِلَيْهِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ سَاعَتِهِ هِيَ قَالَ جِئْتُ لِقَاءِ
الْعَلَاءِ إِلَى الْعَصْرِ أَيْ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
مُرْسِيٍّ وَابْنِ دُرَيْمٍ وَسُكَّانَ وَصَلْبٍ اللَّهُ بْنُ سَلَامٍ
وَأَبْنُ كَبَابَةَ وَصَلْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حُذَيْفَةُ
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمٍ .

۴۷۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَبِيكَمَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فِيهِ خَلْقُ أَدَمُ وَفِيهِ أُنْزِلَ الْجَنَّةُ وَفِيهِ أَهْبَطَ
مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا تَوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَجْعَلُ
فِيهَا لِلَّهِ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
كَتَبْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا
الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ
أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَقْنَعْنِي بِهَا عَلَى مَا قَالَ هِيَ بَعْدَ
الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ لَكَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول ساعت ، عصر سے لے کر غروب
آفتاب تک ہے ، امام احمد اور اسحق کا
یہی قول ہے ، امام احمد فرماتے ہیں مقبول ساعت
میں دعا قبول ہوتی ہے ، اکثر احادیث کے مطابق
نماز عصر کے بعد ہے ۔ زوال آفتاب کے بعد بھی امید
کل باسکتی ہے ۔

کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سمری بواسطہ والد اپنے
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ، جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں
بندہ جو کچھ مانگتا ہے ، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی ساعت ہے ؟
آپ نے فرمایا ” نماز کیے کوڑا ہونے سے لے کر
ختم ہونے تک “ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ ، ابو ذر ،
سلمان ، عبد اللہ بن سلام ، ابو ہریرہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات منقول ہیں ، امام ترمذی فرماتے ہیں ، حدیث
عمر بن لوط ، حسن غریب ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،
فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن سلام سے ملاقات کی وقت
یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ” مجھے وہ ساعت بہت
معلوم ہے “ میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اور اس کے
بتانے میں مجھ سے تفصیل نہ کریں ۔ عبد اللہ بن سلام
نے فرمایا وہ ساعت ، عصر کے بعد سے قریب آفتاب
تک ہے ۔ میں نے عرض کیا عصر کے بعد کیسے ہو
سکتی ہے ۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ” کسی مسلمان کی حالت نماز
میں وہ ساعت اس سے موافق ہوتی
ہے “ الخ اور اس وقت تو مسلمان
نہیں پڑھی جاتی ۔ اس پر عبد اللہ بن سلام
نے فرمایا ” کیسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ



مسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں شمار ہوتا ہے، "میں نے کہا: "ہاں" (مروا ہے)۔
فرمانے لگے: "پس وہ یہی ہے" اس حدیث میں طویل واقعہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ "لا تغنن بہا علی" یعنی بغل نہ کر۔ "غنین" بغلیں کو کہا جاتا ہے۔ "غنین" اسے کہا جاتا ہے، جسے تمہمت لگائی گئی ہو۔

لَا يُدْرِكُهَا عَبْدٌ مُطِيعٌ وَهُوَ يُصِيبُكَ وَتِلْكَ السَّاعَةُ
الَّتِي فِيهَا فَتَنُكَ اللَّهُ بِمَا تَكْسِبُ مِنْ سُلُوكٍ لَنْ يُسْأَلَ
قَدْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ
مَجْلِسًا يَنْتَظِلُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ تَبَيَّنَ
قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيثِ قَصَصَتْ طَوِيلَتَا
قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَهَذِهِ أَحَادِيثٌ صَحِيحَةٌ قَالَ وَبَعَثَ
قَوْلُهُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَقْصُرَنَّ بِهَا عَنْ يَقُولُ
لَا تَبْخُلْ بِهَا عَلَيَّ وَالصَّغِيرَيْنِ الْبَخِيلُ وَ
الظَّنَّيْنِ الشَّدِيدُ

جمعہ کے دن غسل کرنا

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو جمعہ رکی نماز کے لئے آئے اسے غسل کر لیتا چاہیے اس باب میں حضرت البرسجید، عمر، جابر، سہار، عائشہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب اور عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل حدیث روایت کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری اس حدیث عبداللہ و زہری صحیح ہیں۔ امام زہری کے بعض شاگردوں نے بواسطہ امام زہری عبداللہ بن عمر کی اولاد کا بیان نقل کیا۔ کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں ”اس دوران کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن غزوہ سے پہلے تھے ایک صحابی تشریف لائے، آپ نے فرمایا ”یہ تمہارے کا کرنا وقت ہے“ آنے والے نے کہا میں نے اذان سننی، اور صرف دھوکہ رہا (آگیا) آپ نے فرمایا ”کیا صرت وضو؟“

باب ۳۱ ما جاء في الإغتسال في يوم الجمعة

٣٤٦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْمٍ نَاسِطِيَانُ بْنُ مُعِينَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغُضِّ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَ
عَالِشَةَ وَأَبِي لَيْثَةَ وَآدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ
عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمِمَّا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
الْأَخُو أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا .

[illegible]

مسائل کہ نہیں معلوم ہے کہ آنحضرت سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔

یونس نے زہری سے اور امام مالک نے بھی بواسطہ زہری حضرت سالم سے یہ حدیث روایت کی جس میں وہی مضمون ہے امام ترمذی مندرجاتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے مندرجہ زہری کی روایت بواسطہ زہری حضرت عبداللہ بن عمر سے صحیح ہے۔ مالک نے بھی بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے بنی کسرم علیہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، جلدی (مسجد) میں، حاضر ہوا امام کے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ نہایت غور سے غلبہ سنا اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے، مگر اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت وکیع نے فرمایا جس نے غرہ غسل کیا اور بیوی کو غسل کرایا (یعنی جماع کے سبب) ابن مسدد اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے سردسویا اور غسل کیا، اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر بن الخطاب، سلمان، ابوذر، ابو سعید، ابن عمر اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مل کر ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اوس بن اوس احسن ہے،

هَذَا فَقَالَ مَا هَذَا إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَا نَدَيْتُ عَلَى أَنْ كُوفِيَتْ قَالَ وَالْوَضُوءُ الْيُسْنَاءُ وَكَذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ ۝ ۴ ۝ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ الْكَلْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مَا لَيْكَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَذَا كَرَاهِيَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ الْبَصَرِيُّ حَدَّثْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى عَنْ مَالِكٍ الْيُسْنَاءُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

باب فی غسل الغسل یوم الجمعة

۴، ۹ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْلَانَ وَكَثِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ وَابْنِ جَابَلٍ وَبُخَيْرِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أُدْرِيسَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسِّلْ رَأْسَكَ وَابْتِغِزْ ذَكَاءَ اسْتِمَامٍ وَأَنْصِتْ كَانَ لَكَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَثِيرٌ اغْتَسَلَ وَغَسَلَ امْرَأَتَهُ وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَلَ وَغَسَلَ يَعْنِي غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسُلَيْمَانَ وَابْنِ دُرَيْمٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي الْوَلَدِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أُدْرِيسَ بْنَ حَرْثَةَ عَنْ مَالِكٍ وَابْنِ الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ

جمعہ کے دن صرف وضو کرنا

حضرت سمو بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کام کیا اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ انسؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمو حسن ہے حضرت قتادہ کے بعض شاگردوں نے یہ حدیث براسل حضرت قتادہ اور حسن حضرت سمو سے روایت کی ہے اور بعض نے اسے قتادہ اور حسن کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، اگر ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے اگرچہ غسل کی جگہ وضو بھی کفایت کر سکتا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ ہوتا ہے اور حضرت عمرؓ کی حدیث میں آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا "آپ نے وضو ہی کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے" اگر ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ انہیں واپس بھیجتے اور فرماتے واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو۔ اور ابو جرد سلم کے حضرت عثمان پر یہ حکم ٹھنی نہ رہتا لیکن یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل افضل ہے واجب نہیں مسئلہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ کیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی طرح و شوکر کے جمع کرے حاضر

ہوا۔ امام کے قریب ہو کر بیٹھنا موشی کے ساتھ غزوہ سے خطبہ بناؤ
اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زلزلہ تک کے گناہ
مغفرو بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چروا اس نے
نفسی کام کیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر
نماز جمعہ کے لئے چلا گیا وہ اس نے اونٹ کی قربانی دی جو دوسری
گھڑی میں آیا گیا اگر اس نے گائے کی قربانی دی جو تیسری ساعت
میں آیا اس کے لئے سبیلوں والے سبیل کی قربانی کا ثواب ہے آخر
جو تھی ساعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قربانی (خیرات)
کا ثواب ہے جو پانچویں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک اڑے
کی قربانی کا ثواب ہے اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو
فرشتے خطبہ سننے کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بلا غدر ترک جمعہ کا
گناہ

حضرت ابو جہد غمری رضی اللہ عنہ (محمد بن عمرو کے خیال میں
ان کو شرف صحابیت حاصل ہے) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس تین مرتبہ کسمتی سے جمعہ کی نماز کر چھوڑے
اللہ تعالیٰ اس کے دل پر پھر لگا دیتا ہے اس باب میں حضرت
ابن عمر، ابن عباس اور عمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جہد حسن ہے نیز آپ فرماتے
ہیں میں نے امام بخاری سے ابو جہد غمری کا نام پوچھا تو انہیں حرم
نہیں تھا۔ نیز امام بخاری نے فرمایا ابو جہد سے اس حدیث کے
علاوہ کوئی دوسری حدیث سیرے علم میں نہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْتَمَلَ الْوُضُوءَ فَهَذَا إِلَى
الْجُمُعَةِ فَدَنَاواَ اسْتَقَمَّ وَانْقَسَمَتْ عَلَيْهِ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةٌ تَكُونُ أَيَّامًا مِنْ مَسِّ الْعَصَى فَقَدْ
نَعَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهَكُّمِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ تَابِعًا
لِمَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ أَمْسَكَ فَكَانَ قَرِيبَ مَوَدَّةٍ وَمَنْ رَأَى
فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ قَرِيبَ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ قَرِيبَ كَبْشٍ أَقْرَنَ وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ قَرِيبَ دُجَاجَةٍ وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ قَرِيبَ بَيْضَةٍ فَإِذَا أَخْرَجَ الْإِمَامُ
حَضْرَتَ الْمَلَائِكَةِ يَسْتَمِعُونَ الَّذِي كُرِيَ فِي الْكَلْبِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا
أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ
عُدَّةٍ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُشَيْرٍ نَافِعِي بْنُ يُوْنُسَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْيَانٍ عَنْ أَبِي
الْجَعْدِ يَمْنَى الصَّمِيْقِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَيَسَّرَ عَمْرُو
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ كَذَلِكَ مَرَّاتٍ ثَلَاثًا وَنَاجَهَا طَلَبَ
اللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَابْنِ عَدِيٍّ
وَسَمِعَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ
قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِسْمَاءُ قَالَتْ لَكَفَرْتُ كَلِمَةً مَعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

امام ترمذی فرماتے ہیں، ہم اس حدیث کو
صورت محمد بن عمرو کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

کتنے ناموں سے جمعہ کے لئے جانے

اہل تبار میں سے ایک صحابی اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قباد سے
جمعہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس
حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس
باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنه سے ایک روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص رات کو اپنے گھر رٹ سکے یعنی اتنی مسافت
ہو اس پر جمعہ فرض ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے یہ
معارک بن عباد کے واسطے سے عبد اللہ بن سعید مقبری سے
روای ہے ابویحییٰ بن سعید قطان نے عبد اللہ بن سعید
مقبری کو اس حدیث میں ضعیف کہا ہے۔ علامہ اس
میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے بعض کہتے
ہیں اس پر واجب ہے جو رات کو گھر واپس آ سکے بعض
علامہ فرماتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے امام
شافعی، احمد ابی حنبلہ کہتے ہیں کہ امام ترمذی فرماتے
ہیں (میں نے) احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں
ہم امام احمد بن حنبلہ کے پاس سے توبہ مسند چڑھ گیا کہ جمعہ
کس پر واجب ہے، امام احمد نے اس مسئلے میں
کوئی حدیث بیان نہ فرمائی احمد بن حسن کہتے
ہیں میں نے عرض کیا حضرت ابوہریرہ کے واسطے
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے امام
احمد بن حنبلہ نے فرمایا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے!
میں نے کہا ہاں حضرت عبد اللہ بن سعید مقبری نے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
وَلَا يَكُنْ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرِو

باب ما جاء من كبر يومى إلى الجمعة

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدْوَنٍ
قَالَا ثنا الْقُضْلُبِيُّ بْنُ دَكَيْنٍ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ثَوْبَانَ
صَحْلٍ مِنْ أَهْلِ قِيَاءٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قِيَاءٍ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَلَا يَصُحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلُهُ وَقَدْ نَرَى عَنْ أَبِيهِمْ يَرْفَعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى سَائِرَةِ النَّبِيِّ إِلَى أَهْلِهِ وَهَذَا
حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَكَيْنٍ عَنْ ثَوْبَانَ
بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقَابِرِيِّ وَخُفَّتْ
يَعْنِي بَنِي سَعِيدٍ الْقَطَاةُ فَقَبِلَ اللَّهُ بَنِي سَعِيدٍ الْمُقَابِرِيِّ
فِي الْعَدِيدِ وَأَخْتَلَفَتْ أَهْلُ الْعَدِيدِ عَلَى مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ
الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاةَ
النَّبِيلِ إِلَى مَكْرَمَتِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجِبُ الْجُمُعَةُ
إِلَّا عَلَى مَنْ سَمِعَ الْبُتْدَ آءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ
أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ لَنَا
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا أَهْلًا مَنْ يَجِبُ الْجُمُعَةُ
فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ فِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ أَحْمَدُ إِنَّ الْحَسَنَ فَقُلْتُ لَا أَحْمَدُ
بْنُ حَنْبَلٍ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَحْنُ حَدَّثَنَا الْحَبَّاءُ بِرَبِّ
نَهَبَرْنَا مَعَارِكُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ

اشہد علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جمع واجب ہے جو رات کو گھر
والیں آئے رکعتوں سے فرماتے ہیں یا میں کہ امام احمد بن حنبل مجھ پر
غصے ہوئے اور دوسرے فرمایا اپنے رب سے معافی مانگنا اللہ
یہ بات حضرت امام احمد نے اس لئے فرمائی کہ ان کے نزدیک
یہ حدیث، سند کی کمزوری کی وجہ سے قابل اعتبار نہ
تھی۔

نماز جمع کا وقت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب
کے بعد جمع کی نساز پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ بن یسویٰ نے بواسطہ البراء بن لیث، الطحی بن سیمان،
عثمان بن عبد الرحمن، تاجی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم
معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت سلم بن اکرم، جابر
اور ذہیر بن حرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اسن صحیح ہے اکثر علماء کا
اس پر اتفاق ہے کہ وقت جمع زوال شمس کے بعد ظہر کے
وقت کی طرح ہے امام شافعی، احمد اور اسن کا یہی قول ہے۔
بعض علماء کے لئے یہ حکم زوال سے پہلے ہی جمع کی نماز جائز ہے امام احمد کے
تذہب کے لئے یہ حکم نماز چھوٹنے والے کو نماز ٹٹانے کی ضرورت نہیں۔

منبر پر خطبہ دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ایک خشک تے کیسے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا
کرتے تھے جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اس شخص نے رونا شروع کر دیا
چنانچہ آپ تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چلایا تو وہ خاموش ہو گیا اس
باب میں حضرت انس، جابر، اسہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس
اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے

الْمَقْبُورِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آدَاهُ الْثَلِيلُ
لَهَا أَهْلُهُ فَغَضِبَ عَلَى أَحْمَدَ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ
رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَإِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بَنُ
حَنِيْلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدْ هَذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا
وَهَذَا بِحَالِ إِسْنَادِهِ۔

باب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَاسٌ يُخْبِرُونَ الْعُمَانِ
نَافِلِيْمُ بْنُ سَلِيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُكَلِّمُ الْجُمُعَةَ جِهًا لِقَوْلِ الْقَسِيِّ۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى ذَا أَبُو دَاوُدَ الْقَلِيلِيُّ
نَافِلِيْمُ بْنُ سَلِيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُ وَجَاهُ رُؤُوسِهِ
بَيْنَ الْقَوَامِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَبِيْبَةُ أَحْمَدُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَقْتَ
الْجُمُعَةِ إِذَا مَالَ الْقَلْبُ الشَّمْسُ كَوْنَهُ الْقَلْبُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَإِسْنَنِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ
إِذَا صَبَّحَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ أَهْلًا تَجُزُّ أَيْضًا وَقَالَ أَحْمَدُ
وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ

باب مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمَّا وَبْنُ عَمْرِو النَّعْلَانِ
نَافِلِيْمُ بْنُ سَلِيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ أَبُو عُثْمَانَ الْعَدَنِيُّ
قَالَ لَمَّا مَعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِلِيْمِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَذْرٍ قُلْنَا
أَفَعَدَّ عَلَى الْمَنَابِرِ حَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا لَمْ يَكُنْ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَجَابِرِ بْنِ سَعْدٍ وَآلِيٍّ بْنِ

الباب الحمد

ہیں حبیب ابن کرم من غریب صحیح ہے معاذ بن علاء بصری ہیں اور عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

ف ۴ روایت بہر وقت چلا سہرہ برائت نہیں کر سکتے ان کو کہنے کے ساتھ چھوٹے عمرو بن ملجم سہرہ پر چھوٹے مل جل کر کہتے ہیں یہی روایت (ترمذی)

دو خطبوں کے درمیان بیعتنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے پھر تشریف فرما ہونے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دینے ابن عمر فرماتے ہیں جس طرح کہ تم آج کل کر رہے ہو اس باب میں حضرت ابن عباس جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمور رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر سہرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی یہی رائے ہے کہ دو خطبوں کے درمیان فصل کیا جائے۔

خطبہ مختصر پڑھنا

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی متوسط ہوتی تھی اور خطبہ بھی اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن ابی لوفی از رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمور حسن صحیح ہے۔

منبر پر قرآن پڑھنا

صفوان بن یعلیٰ بن اسیر اپنے والد سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (خطبہ میں) آیت قرآن ”وَادْعُوا إِلَى الْإِسْلَامِ“ پڑھتے سنا ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور جابر بن سمور رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث یعلیٰ بن اسیر حسن غریب صحیح ہے ابن عیینہ کا بھی یہی

کُتِبَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَأَوْسَلَمَةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعَادُ بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ بَصْرِيُّ أَخُو أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ الْعَلَاءِ

باب ۳۵۳ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَحْنُ الْخَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ فَأَجْبَدُ اللَّهِ بَنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَثْرَ جُلُوسٍ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ يَهْلُ مَا تَقْعَلُونَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي رَأَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَأَنْ يَفْصَلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَجُوزُ

باب ۳۵۴ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادُ قَالَ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ صَلَواتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاسِيفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَكَانَ دَارِ الْيَمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنِ الْقَيْنِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عِيْنَةَ

روایت ہے۔ بعض علماء نے اسے پسند کیا ہے کہ امام خطبے میں چند آیات قرآنیہ پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام خطبے میں قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھے تو دوبارہ خطبہ دے۔

خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم بنبرہ تشریف فرما ہوتے ہیں آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث منصور کرم صوف محمد بن نفل بن علی کی روایت سے جاتے ہیں۔ محمد بن نفل ہمارے اصحاب کے نزدیک ضعیف ہے اور حافظہ حدیث نہیں ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ وہ خطبہ کے دوران امام طرف منظر کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ سفیان ثوری امام شافعی، امام احمد، ابو امام اسحاق، رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی منبر سے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں۔

دوران خطبہ آنے والا شخص رو کھینے پڑھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک صحابی آئے آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا "منبر آیا" انھوں نے پھر "امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منہج ہے۔"

یعنی بن عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے دن تشریف لائے اس وقت مردان خطبہ

وَقَدْ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ وَإِذَا اخْتُبَ الْإِمَامُ مِنْكُمْ يُقْرَأُ فِي خُطْبَتِهِمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَعْلَى الْخُطْبَةِ

باب فی استقبالی الإمام إذا خطب

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْكُوفِيُّ تَابِعُ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عِطِيَّةٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمَنبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجُوهِِنَا فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَرْجٍ حَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا تَقْرَأُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عِطِيَّةٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عِطِيَّةٍ ضَعِيفٌ وَاهٍ الْحَدِيثُ يَرْوَاهُ أَصْحَابُنَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا رِوَاةُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَظَهَرَ فِيهِمْ يَسْتَحْبِبُونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خُطِبَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَابْنِ خَلْدَوْنٍ وَاصْحَابَاتِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

باب فی التركعتین إذا جاء الرجل و الإمام یخطب

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَغَرَّكَ كُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعُ سَفْيَانَ عَنْ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِيسَى عَنْ

وہ کہتا ہے نماز شروع کر دی چوکیدار نے اگر آپ کو چٹا ہوا ہو تو اپنے نماز
پڑھنے سے باز رہیں۔ اسے انکار فرمایا جب وہ واپس برآمد ہوئے اگر عرض
کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے بلکہ تو قہر چلا کر کے قریب تھے اپنے فرمایا
میں ان مددگوں کو اسے بعد پڑھنے والا نہیں جب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایک چیز دیکھی پھر اپنے ذکر فرمایا ایک آدمی جو کہ دن نہایت
غصہ حالت میں آیا میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ سے بے تحاشے اسے دو گھنٹوں
پڑھنے کا حکم فرمایا حالانکہ آپ غصہ دار نہ فرما رہے تھے ابن ابی عمر فرماتے ہیں
حضرت عیسیٰ تشریف لائے اور دو گھنٹوں پڑھنے سے حالانکہ اہم اس وقت غصہ سے
سہا ہوا تھا اس بات کا آپ حکم دیتے اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر
کہتے ہیں کہ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا کہ ابن عیینہ
فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں نقل درامودن تھا اس باب میں حضرت عابر
ابوہریرہ اور اسل بن سعد رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابو سعید خدری حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔
امام شافعی، احمد اور اسلمی رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے
ہیں جب کہ آئے اور امام غزالی و دیگر علماء فرماتے ہیں کہ یہ روایت
اور ابی کوفہ رضی اللہ عنہما صحیح ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں اس پر عمل صحیح ہے۔

فہم عن ابن کثیر سئل عن نماز چٹا ہونے سے روایت کی کہ ایسا ہونا ہے کہ اگر
وہ وقت کہ جب نماز کو کہہ دو تو کسی ایک شخص کی ہدایت میں نماز پڑھنا چاہیے
یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز چٹا ہو جائے
علاوین خالد ترمذی کہتے ہیں میں نے حضرت حسن ابی عمر رضی اللہ عنہما
کو دیکھا آپ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت امام غزالی سے رہا تھا
آپ نے دو گھنٹوں اور پھر بیٹھ گئے امام ترمذی فرماتے
ہیں حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت
بلکہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

خطبہ کے دوران کلام منع

ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی

عبداللہ بن ابی سرح ان اباسعید الخدری دخل
یوم الجمعة ومروا ان یخطب فقام یصلي فجاء المحرس
لیجلسوا فابى حتى صلى فلما انصرف اتينا فقلنا
وحيك الله كادوا ليعصوا بك فقال ما كنت لاثركم
بعد هو ثم رايته من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم ذكر ان رجلا جاء يوم الجمعة في هيئة بدنة
والتي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام
فصلى ركعتين واليمنى صلى الله عليه وسلم يخطب قال
ابن ابی عمير كان ابن عيينة يصلي ركعتين اذا جاء
والامام يخطب ويأمرهم وكان ابو عبد الرحمن
المقبلي يراة قال ابو عيسى وسيف بن ابی عمير
يقول قال ابن عيينة كان محمد بن عبد الله
ثقة ما مؤثر في الحديث وفي الباب عن جابر وابی
هريرة وسفيان بن سعد قال ابو عيسى حديث ابی
سعيد الخدری حديث حسن صحيح والعمل على
هذا عند بعض اهل الحديث وبه يقول الشافعي
واحمد واسلمی قال بعضهم اذا دخل الامام
یخطب فاما یجلس ولا یصلي وهو قائل
سفيان الثوري واهل الكوفة والقول
الاول اصح.

۴۹۴۔ حدثنا قتيبة بن العلاء بن خالد القشيري
قال رايته الحسن البصري دخل المسجد يوم الجمعة
والامام يخطب فصلى ركعتين ثم جلس انما فعل
الحسن اتي بالعدوي وهو راوي عن جابر بن
التي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث.

باب ۳۲۲ ما جاء في كراهية الكلام و

الامام يخطب

۴۹۵۔ حدثنا قتيبة بن العلاء بن خالد القشيري

امیر عید و سلم نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن خطبہ امام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ ”چپ برباد“ اس نے نعوکام کیا۔“ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اسے بھی صرف اشارے سے روکا جائے۔ سلام بعد چھٹک کا جواب دینے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی اجازت ہے امام احمد و اسحق اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض تابعین اور دوسرے علماء کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے امام شافعی کا یہی حکم ہے۔

جمعہ کے دن گزریں چھلانگنا مکروہ ہے

حضرت سہیل بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے والد معاویہ بن انس جہنی سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ دن لوگوں کی گزریں چھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بایا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن معاویہ غریب ہے ہم اسے صرف رشید بن سعد کی روایت سے پہانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ جمعہ کے دن لوگوں کی گزریں چھلانگنا مکروہ مانتے ہیں اور اس معاملہ میں انہوں نے سخت برائی ہے بعض علماء نے رشید بن سعد کے کہنے میں کلام کیا اور اسے غلط کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

خطبہ کے دوران احتیاء منع ہے

نوٹ: ۱۔ گھڑوں کو پیٹنے سے لاکریک پڑے کو پیڑھے سے لگاتے

عَقِيلٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ انْصَبْتُ فَقَدْ نَكَأَوْنِي الْبَابَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ ابْنَ هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ جَسْنَ صَرِيحًا وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوا إِنَّ تَكَلُّمَهُ غَيْرُهُ كَانَ يَنْكَرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَانْتَكَلُوا فِي تَوَاتُ السَّلَامِ وَتَقِيْمَاتِ الْعَالِمِينَ فَحَصَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِقَابِهِمْ تَقِيْمَاتِ الْعَالِمِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاصْحَاحٌ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّوَابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

باب فی کراہیۃ التَّخَطُّی یومَ الجُمُعۃ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَكْرِشْدِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدَانَ بْنِ عَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ بْنِ كَثِيرٍ الْجَهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اخْتَدَّ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ سَهْلًا بْنَ مَعَاذٍ بْنِ النَّسِ الْجَهَنِيَّ حَدَّثْتُ جَرِيْبَ بْنَ لَاحِقٍ كَرِهُوا لِأَنَّ حَدَّثْتُ رَشِيْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدُّ دَوَانِي ذَلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَشِيْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَصَقَّقَهُ مِنْ قَبْلِ حَقْلِهِ.

باب ما جاز فی کراہیۃ الإحتیاء و

الإمام یخطب

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسِيُّ

ہم نے باوجود اس کے کہ اعتبار کرتے ہیں۔ (مستقیم)
حضرت سہیل بن عمار رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اعتبار سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو جرحم کا نام عبد الرحیم بن یحییٰ ہے ایک جماعت نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اعتبار کر کے کہہ دیا ہے جب کہ بعض نے اہانت دی ہے ان میں عبد اللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد اور اسحاق بھی خطبہ کے دوران اعتبار میں کوئی مسدود نہیں سمجھتے۔

منہر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے

حضرت یحییٰ بن یزید فرماتے ہیں میں نے علامہ بن روید سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ ریت پر گئے اپنے دروز ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو عمارہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو پھرنے کے لئے اٹھائے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کہتے نہیں دیکھا (شمیم رولوی) نے اٹھنا شہادت سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جمعہ کی اذان

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اذان، امام کے ٹپکنے اور نماز کھڑی ہونے کے وقت اہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلند مقامات پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْكَوْبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ كَأَنَّ أَبْرَئِيْسَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ وَهَذَا كَرِهَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْوَيْلَمِ الْحَبْوَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ وَفِيهِ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ وَبِهِ يَقُولُ أَقْسَمُ وَلَا سَخَقُ لَا يَرِيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ بَأْسًا.

باب ۳۶۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَافِعِ الْأَيْدِي عَلَى الْمَنَابِرِ

۴۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيَةً نَاهِيَةً قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ مَرْوَانَ وَبَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَهُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبِّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَهْدِي عَلَى أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ أَشَارَ مُشِيرًا بِالسَّابِيَةِ قَالَ أَبُو بَرَكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۶۶ مَا جَاءَ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ

۴۹۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيَةً نَاهِيَةً قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ مَرْوَانَ وَبَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَهُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبِّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَهْدِي عَلَى أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ أَشَارَ مُشِيرًا بِالسَّابِيَةِ قَالَ أَبُو بَرَكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ تَرْوِيلِ

الْإِمَامِ مِنَ الْمُنْبَرِ

۵۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ
ثَابِتُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا
تَرَوَّنَ مِنَ الْمُنْبَرِ قَالَ أَبُو جَرِيرٍ هَذَا أَحَدُكُمْ لَا يَنْفَعُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ جَرِيرٍ حَازِمٍ مِنْ رِجَالِهِمْ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ مَرَّةً فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ وَالْقِيَمَةُ مَكْرُومَةٌ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِيزَةً
فَلَقِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَأَى إِلَيْكُمْ أَحَقُّ نَعَسَ
بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْعَدِيدُ مِنْ هَذِهِ أَوْ جَرِيرُ بْنُ
حَازِمٍ سَابِقًا يَرْمِي فِي الْقَوْمِ وَهُوَ صَدُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَهُوَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ مَرَّةً فِي حَدِيثٍ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ
فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُرْوَى عَنْ حُذَّافٍ
بُنْدُودٍ قَالَ كَانَ يَحْكُمُ ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ فَعَدَّدْتُ حُجَّابِي
الْعَتَاكُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي كَوْهَرُ
جَرِيرٍ لَقْنُ أَنْ ثَابِتًا حَدَّثَكُمْ عَنْ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعُقَيْلِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثَابِتُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قُتِلَ
الْمَدِينَةُ يُكَلِّمُ الرِّجَالَ كَقَوْمٍ يَتِيمًا وَيَكِينُ الْقَبِيلَةَ فَمَا
كَانَ إِلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ يَخْسُ مِنْ مَكُولٍ فَيَقُولُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو جَرِيرٍ وَهَذَا أَحَدُكُمْ
حَسَنٌ حَسْبُكُمْ

امام کا منبر سے اترنے کے بعد

کلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاسنے کے بعد سب فرشتے
گفتگو فرماتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں انکو مہم جبریل بن مازم کی
روایت سے سمجھتے ہیں امام بخاری سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا
جبریل بن حازم سے اس روایت میں غلط واقع ہوئی بواسطہ ثابت
حضرت انس کی وہ روایت یہ ہے جس میں آپ نے فرمایا
انامت پر چلی مگر ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ
سبارک پکڑا اور دیکھ آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض
حضرات اذیت کھینے لگے امام بخاری فرماتے ہیں "حدیث صحیح ایہ ہے
اور جبریل بن مازم کو بعض اوقات روایات میں دہم برتا ہے اور وہ
صدق ہے" امام بخاری فرماتے ہیں جبریل بن مازم کو انس سے ثابت
کی روایت میں دہم براہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
"جب انامت پر جانے تو جب تک مجھے مذکور دست کھڑے ہو"
امام بخاری فرماتے ہیں جبریل بن مازم سے روایت ہے فرماتے ہیں
ہم زید بن ثابت ہانی کے پاس تھے چھاپے صوفی نے بواسطہ
سید بن کثیر عبد اللہ بن ابی قتادہ "ابن قتادہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے حدیث نقل کی آپ نے فرمایا مازم طبری پر جانے تو جب تک مجھے مذکور
دکھڑے نہ ہو جبریل نے دہم کیا کہ یہ حدیث بواسطہ ثابت حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک آدمی سے گفتگو فرماتے
دیکھا مالاںکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی وہ شخص آپ کے ہاتھ
قبلہ کے درمیان کھڑا تھا وہ آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں
تک کہ بعض لوگ اس کے لئے آپ کے زیادہ دیر کھڑے
رہنے کی وجہ سے اذیت کھینے لگے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث صحیح ہے۔

نماز جمعہ کی قرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آناد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن الراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، طیبہ کا والی مقرر کیا اور فرمود کہ کمرہ چلا گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی رسولی رکعت میں (مروان) جمعہ کا دو نماز پڑھائی اور دوسری رکعت میں "اذا جاءك المنافقون" پڑھی عبید اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور کہا آپ نے وہی دو سواریوں پڑھی ہیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دو سواریوں پڑھتے ہوئے سنا ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے یہ بھی مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورہ اسہد بک الا علی "اللہ علی ائمتہ حدیث العاشیہ" پڑھا کرتے تھے،

جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز فجر کی نماز میں "تفترل السورۃ" اور "ہل اتی علی الانسان" پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت سعد ابن مسعود، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے، سفیان ثوری اور کئی دیگر راویوں نے یہ حدیث حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

حضرت سالم بن عبد اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

باب ما جاء في الوقف في صلاة الجمعة

۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْمَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرُوانُ أَبَاهُ يَزِيدَ عَلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى مَكَّةَ فَخَصَّ بِهَا أَكْبَرُ هَذِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي الشَّجْدَةِ الْخَاشِعَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا ذَاكَ أَبَاهُ يَزِيدُ فَقُلْتُ لَهُ تَقَرَّرَ لِي سَمِعْتُ يَزِيدَ يَوْمَ يَوْمَئِذٍ يَقْرَأُ بِهَا بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَمُوتُ فِي الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ وَالثَّعْلَبِيِّ بْنِ يَسِيرٍ وَآلِي عُبَيْدَةَ الْأَحْوَلِيِّ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ لِي هَذَا يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنِي حَسَنٌ مَجِيعٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسَمْعِ أَسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَذَا أَشَدُّ حَدِيثُ الثَّعْلَبِيِّ.

باب ما جاء في ما يقرأ في صلاة

الصبح يوم الجمعة

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا لِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَاهِيْدٍ سَمِعَ الْيَافِطِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلَ الشَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ فِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآلِي هَاشِمٍ يَزِيدُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي حَسَنٌ مَجِيعٌ وَكَانَ رَوَى سَفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَعُمَرَ بْنَ دَاوُدَ مِنْ مُكْرَمٍ.

باب في الصلاة قبل الجمعة وبعد

۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدَةَ

سے روای ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے حضرت نافع نے بھی اسے ابن عمر سے روایت کیا ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے تامل ہیں۔

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے پر دو رکعتیں گھر میں پڑھیں پھر فرمایا: آخرت میں اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی کرتے تھے؟ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعتیں ادا کرے“ یہ حدیث من صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہم ہبیل بن ابی صالح کو حدیث میں قوی شمار کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس پر بعض علماء کا عمل ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس میں ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے اور بعد چار بار رکعتیں پڑھا کرتے تھے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ابن مسعود کے قول پر عمل ہے امام اسلمی فرماتے ہیں اگر مسجد میں پڑھے تو چار رکعتیں اور گھر میں پڑھے تو دو رکعتیں ادا کرے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو آدمی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بعد از حال نبی

صلى الله عليه وسلم روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين وفي الباب عن جابر قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي عن نافع عن ابن عمر ايضا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واهل احمد.

۵۰۵۔ حدثنا قتيبة بن النيث عن نافع عن ابن عمر قال اذا صلى الجمعة انصرفت فصلى ركعتين في بيتك ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ذلك قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

۵۰۶۔ حدثنا ابن ابي عمير عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا هذا حديث حسن صحيح.

۵۰۷۔ حدثنا الحسن بن علي بن ابي المديني عن سفيان بن عيينة قال كانا عند سهل بن ابي صالح فحدثنا في الحديث والعمل على هذا عند بعض اهل الحديث وروي عن عبد الله بن مسعود انه كان يصلي قبل الجمعة اربعا وبعدھا اربعا وروي عن علي بن ابي طالب انه امر ان يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم اربعا وذهب سفيان الثوري واهل العلم الى ان قول ابن ابي عمير قال لا يصح ان صلى في المسجد يوم الجمعة اربعا وان صلى في بيته ركعتين واربعا بان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته وحديث النبي صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا قال ابو عيسى واهل عمر هو الذي روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته واربعا بعد النبي صلى

اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد بعد الجمعة رکعتین
فصلی بعد الركعتین أربعاً .

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ مُعْمَرٍ نَاسِقِيَانُ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيَ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعَاً حَتَّى تَمَّ سَبْعُ دُرُجَاتٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَلَّوْفِيُّ نَاسِقِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ زَيْنَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا انْتَقَلَ لِلْحَدِيثِ مِنْ
الزُّهْرِيِّ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا زَاهِراً هَوْنٌ حَتَّى دَا
مَنْ إِنْ كَانَتْ الذُّرَاهُ رُحْمَةً بِمَنْزِلَةِ الْبَحْرِ كَأَنَّ
الْبُحْرَيْنِ سَمِعَتْ ابْنَ أَبِي عَمْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
أَكْنَ مِنَ الزُّهْرِيِّ .

بَابُ فِيمَنْ يَدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ سَرَكَةً

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَعَبْدِ بْنِ جَدْرٍ قَالَ لَوْ تَمَّ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ
الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
الْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ الْبُحْرَانِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ
رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى الْبَقَا الْآخَرَى وَمَنْ أَدْرَكَ كُفِّرَ
جُلُوسُهُ صَلَّيَ أَرْبَعَاً وَيَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ
الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ .

بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِقِيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي
حَلَاوَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَسْمَعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

نماز جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں
مسجد میں پڑھی ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
کو دیکھا آپ نے جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں
پڑھیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے نبی سے زیادہ حدیث کو
پہچاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ احمد میں نے زہری سے زیادہ روایت
کر کے قدر جاننے والا بھی کوئی نہیں دیکھا ہے شک ان کے نزدیک
پہلے کی قیمت اور وسط کی بیگنی سے زیادہ نہ تھی۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں میں نے ابو عمر سے سنا ہے فرماتے ہیں
میں نے سفیان بن عیینہ کو سنا ہے
ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے
تھے۔

جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بنی پاک سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز
کی ایک رکعت پالی اس نے تمام نماز
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سن صحیح ہے۔ اگر
صحابہ اور تابعین کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے
ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے
ساتھ دوسری ملا لے اور جو بیٹے کی حالت میں
ثانی ہوا وہ چار پڑھے سفیان ثوری، ابن
مبارک، شافعی، احمد اور اسلمی رحمہم اللہ کا یہی
قول ہے۔

جمعہ کے دن قبول کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں۔ چند رسالت میں ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا
کھاتے اور قبول کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
امام ترمذی سند ساتھ ہیں حدیث سہل بن سعد حسن
صحیح ہے۔

جسے جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی
جگہ بدل لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی
جگہ بدل دے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح ہے۔

جمعہ کے دن سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک
شکر میں بھیجا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ دوسرے ساتھی بھیج دیے
تھے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے باطلوں کا انحراف
میں سے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کو دیکھ لیا تو فرمایا
”تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بوقت صبح جانے سے
کس نے روکا“ انہوں نے عرض کیا ”میں نے چاہا کہ آپ
کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ان سے باطلوں“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کچھ زمین میں ہے سب غزوہ کر و تب اتھی وہ
ثواب نہیں پاسکتے۔ جو صبح کے وقت روانہ ہوئی میں ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے مقدم سے صرف
پانچ حدیثیں سنیں ہیں، ان پانچ کو شعبہ نے شمار کیا
ان میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث حکم نے مقدم سے
نہیں سنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُقِيلُ لَا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي
الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ
يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَا عُبَيْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ
وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَحْوَِلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو معاويةَ عَنِ
الْحَكَمِيِّ عَنْ الْحَكَمِيِّ عَنْ مَقْسِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدَا
أَصْحَابَهُ فَقَالَ اتَّخَلَفْتُ كَأَصِلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَخَعْتُهُمْ فَكُنَّا صَافِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالُوا فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَلْجُدَ
مَعَ أَصْحَابِكَ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَصِلِي مَحَلَّكَ دُخْرَ
الْحَقِّمْ فَقَالَ لَوْ أَتَيْتُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ مَا أَدْرَكَتْ
فَضَلَّ هَذَا وَبَرَّهَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا يَرْوَاهُ
الْإِسْنَادُ هَذَا التَّوَجُّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينَةِ قَالَ يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ كَرِهَ لِيَسْمَعَ الْحَكَمِيُّ مِنْ مَقْسِمٍ
الْأَخْشَسَةَ أَحَادِيثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَكَئِيسَ هَذَا
الْحَدِيثُ فِي مَا عَدَّهَا شُعْبَةُ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ
كَرِهَ لِيَسْمَعَ الْحَكَمِيُّ مِنْ مَقْسِمٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي الشَّكْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَكَرِهَ يَرِ بَعْضُهُمْ

بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو
بعض علماء فرماتے ہیں صبح ہر جانے کے بعد نماز جمعہ سے
قبل نہ نکلے۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت ہریر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں
پر لازم ہے کہ جمعہ کے روز غسل کریں اور اپنے گھر کی
خوشبو سے خوشبو لگیں اگر خوشبو نہ مل سکے تو پانی
ہی اس کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حضرت
ابو سعید اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایات ملے
ہیں۔

یہی حدیث زیادہ سے بھی اس کے ہم معنی روایت منقول
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہریر بن عازب سے ہے، اسماعیل
بن ابراہیم تہی کی روایت سے بشیم کی روایت احسن
ہے۔ اور اسماعیل بن ابراہیم تہی کو حدیث میں ضعیف
کہا گیا ہے۔

ابواب عیدین

عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے
پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھانا سنتا ہے،
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر
علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں
کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے
اور بلا تلوار و سوار پر نہ بیٹھے۔

بِأَسْبَابٍ يُخْرِجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّحَرِ مَا لَمْ يَخْرُجْ
الْمُصَلُّونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى
يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ۔

باب فی السواک والطیب یوم الجمعة
۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكُرْفِيِّ مَا بَرَّحْنِي
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نِيَادٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا
عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَتَّسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْسَ لَهُمْ عَدَمُ
مِنْ طَلَبِ أَهْلِهِمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ كَالْمَاءِ لَهُ طَلَبُ الْكَافِي
الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُكِيْمٌ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي نِيَادٍ بِخَوَرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا
الْبَرَاءُ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَبِإِسْنَادٍ هَسَنٍ أَحْسَنُ مِنْ
رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ التَّيْمِيِّ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

ابواب العیدین

بالت في المشي يوم العيدین

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَوْسَى نَاهُكِيْمٌ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَنِ قَالَ قَالَ مِنَ السُّنَنِ أَنْ
تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئْتَ وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ
تَخْرُجَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ
أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئْتَ وَأَنْ لَا يَرْكَبَ
إِلَّا مِنْ عَدْوٍ۔

عید کی نماز خطبہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھتے تھے پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر مسلسل ہے کہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی ابتداء کی۔

عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے بارہ عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن عمر حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز اور تراویح کے لئے اذان نہ دی جائے۔

عیدین کی قرأت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید اور جمعہ کی نماز میں سورہ اہم بیل الہیٰ اور سورہ اہل ایمل حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ بعض روایات دروں عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے قرآن مدوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو داؤد اسمرہ بن جندب اور

باب فی صلوة العید قبل الخطبة

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مَخْرُجِينَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيَقَالُ أَنَا قَوْلٌ مِنْ خُطْبِ قَبْلِ الصَّلَاةِ مَرْفُوعٌ بِنُ الْحَكَمِ

باب أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَمِ عَنْ سَالِكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ لَا يُؤْتَنُ بِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَلَا يُشْرَعُ مِنَ التَّوَاتُلِ

باب القراءۃ فی العیدین

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَّامٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمُتَشَكِّشِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَبْرِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْقَسَّارِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ ائِمَّ رَيْكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَبِمَا اجْتَمَعَ فِي كِتَابِ

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بن عثمان بن بشیر حسن محکم ہے سفیان ثوری اور مسمر نے ابراہیم بن محمد بن منقثر سے ابو حوانہ کی مثل حدیث روایت کی ہے لیکن ابن عیینہ کی روایات میں اختلاف ہے ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منقثر۔ محمد بن منقثر، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر سے روایت ہے اور حبیب بن سالم کی اپنے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر کے غلام تھے۔ اور انہوں نے حضرت نعمان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منقثر ان حضرات کی روایت کے مطابق بھی منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عیدین کی نماز میں سورہ قاف اور فاتحہ الساعت پڑھا کرتے تھے، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

عید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابداقہ لشی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الفصح کی نمازوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: "صدق القرآن المجید" اور "فاتحہ الساعت والفتح القر" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن عیینہ نے فرما دیا سعید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابداقہ لشی کا نام عارف بن عوف ہے۔

تکبیرات عمید بن

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت

وَاحِدٌ فَيَقْرَأُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاحِدٍ
سَمِعَهُ بَنِي جُنْدُبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي
حَدَّثَنَا الثَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ مِمْمٌ وَهَكَذَا
رَوَى سَفْيَانُ الشَّاذِلِيُّ وَرِثَمَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
ابْنِ الْمُنْتَشِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَابْنُ عَمِيْنَةَ
فَيُحْتَكَلُ هَذِهِ فِي التَّوَكُّلِ فَيَرُدُّ عَلَى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
بَنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ
عَنْ اَبِيهِ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلَا يُعْرَفُ لِحَبِيْبِ بْنِ
سَالِمٍ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيهِ وَحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى
الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَرَوَى عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحْوَاثُ
وَحَدَّثَنَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَمِيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
بَنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هُوَ لَوْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاتِهِ وَالْعِيدَيْنِ
بِقَافٍ وَافْتَرِثَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْنَى بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَأْمَقُ
بْنِ عِيْنِي نَأْمَالُ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ الْمَدَنِيِّ عَنْ
حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
سَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا قَرَأَ النَّبِيُّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ
وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَافْتَرِثَتِ السَّاعَةُ وَالْفَتْحُ الْقَمَرُ
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيْحٍ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ
سَعْدِ بْنِ الْمَدَنِيِّ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْنِي وَابْنُ وَاحِدٍ
الْكَلْبِيُّ اسْمُهُ الْوَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

بَابُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْنَدُ بْنُ عَمِيْرٍ وَابْنُ عَمِيْرٍ وَابْنُ عَمِيْرٍ
السَّيْدِيُّ نَأْمَالُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ كَثِيْرٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

کے بعد پانچ تکبیریں فرمائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ
ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دلدار کی روایت
حسن ہے اور اس باب میں مروی احادیث رسول میں سے
ایک ہے ان کا نام عمرو بن عوف ترمذی ہے بعض صحابہ کرام
اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ انہوں نے مدینہ طیبہ
میں اسی طرح نماز پڑھائی۔ اہل مدینہ کا یہ قول ہے ابوبکر
بن انس اشعری، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل
ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کی نو
تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور
دوسری رکعت میں پہلے قرأت ہے۔ پھر چار تکبیریں
ہیں۔ رکوع کی تکبیر ان میں شامل ہے اکثر
صحابہ کرام سے اسی طرح مروی
ہے، اہل کوفہ اور سفیان ترمذی اسی کے
قائل ہیں۔

عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف
لائے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نہ تو عید سے پہلے
نماز پڑھی اور نہ ہی عید کے بعد۔ اس باب میں
حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہما
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن
صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے
امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے
قائل ہیں۔ بعض صحابہ و تابعین عید سے پہلے
اور بعد نماز جائز قرار دیتے ہیں۔ پہلا قول زیادہ صحیح

فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْفَلَاحِ وَفِي الْآخِرَةِ
خَمْسًا قَبْلَ الْفَلَاحِ وَفِي الْبُكَايَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ حُمَرَ
وَحَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدِيثٌ جَدِيدٌ كَثِيرٌ
حَدَّثْتُ سَمِعْتُ وَأُتِيَ سَمِعْتُ فَخَرُّوا بِكَ فِي هَذَا الْبَابِ
عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَهُ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ
الْمَدَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا بِمَنْزِلَةِ بَشْرٍ أَهْلُ بَيْتِهِمْ وَمَنْ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا
رَوَوْا عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ مَسْنِيَّ الْوَلِيدِ بْنِ كَعْبٍ هَذِهِ
أَفْضَلُ وَهَوَّ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِمْ يَقُولُ مَا لَكَ
بْنُ النَّبِيِّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْمَلِكِيُّ وَرَوَى عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ
فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلَى خَمْسٌ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْفَلَاحِ وَفِي
الرُّكُوعِ الْآخِرَةِ ثَلَاثَةٌ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْفَلَاحِ ثَلَاثَةٌ تَكْبِيرَاتٍ
تَكْبِيرَةُ الرُّكُوعِ هَذِهِ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ هَوَّ قَوْلُ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ وَبِهِمْ يَقُولُ سَفْيَانُ الشَّافِعِيُّ.

باب لا صلوة قبل العیدین ولا بعدھا

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ
ابْنَنَا شَعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ كَاتِبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ
بْنَ جَبْرِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَضَى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ
قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
حَدَّثْتُ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
فِيهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَفَدَّ مَالِي
حَالِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الْعَمَلُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
وَقَبْلَهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

٥٢٣ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَوَافِعُ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّجَّاقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفِصٍ وَ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ
خَرَجَ يَوْمَ عَيْدِهِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُجْتَمِعٌ.

حضرت ابو بکر بن خلف جو عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن تشریف لائے تو آپ نے عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

٥٣٧ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيئُهُمْ نَامُصُورٌ
وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَتَارِدٍ عَلَيْهِ أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ
وَالنِّسَاءَ وَذَوَاتِ الْأَعْدَانِ وَالْحَبِيشَ فِي الْعِيدَيْنِ
فَأَمَّا الْحَبِيشُ فَيُعْزَلْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُسْهِدْنَ دَعْوَةَ
الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ أَحَدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُكُمْ
لَهَا كِتَابٌ قَالَ فَلْتَعْرِضْهَا أَخْبَرَهَا مِنْ جَلَابِهَا .

٥٢٥ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيئُهُ عَنْ هَكَامِ
 بْنِ حَسَّانٍ عَنْ جَفَصَةَ ابْنَةِ سِجَرِ بْنِ عَنْ أَوْعَيْطَةَ
 بْنِ خُوَيْمٍ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَقَالَ أَبُو
 عِيْسَى حَدِيثُ أَوْعَيْطَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ
 دَاهِبٌ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ
 ابْنُ أَبِي الْخَرَّوْجِ فِي الْعَبْدَانِ وَكَرِهَهُمَا بَعْضُهُمَا
 رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي كَرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَلَا الْيَوْمَ الْخُرُوجُ
 لِلنِّسَاءِ فِي الْجَبَدَيْنِ فَإِنَّ ابْنَتَ الْمَرْءِ كَأَمْرٍ لَا
 تُخْرَجُ فَيَأْذَنُ لَهَا مَوْلَاهُ أَنْ تَخْرُجَ فِي أَطْمَارِهَا
 وَلَا تَقْدَرُ أَنْ تَخْرُجَ أَنْ تَخْرُجَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ رَوَى
 ابْنُ أَبِي الْخَرَّوْجِ وَيُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ
 نَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ
 النِّسَاءُ كَتَمَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَحَتِ سَائِرُ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ

منارِ عبید کے لئے عورتوں کا جانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنواری، بالغہ، مدشیرہ اور حیض والی عورتیں عید کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلتی تھیں چنانچہ عائشہ عورتیں عید گاہ سے عبیدہ رہتیں اور وہاں شریک بنتیں ایک صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اس کی دوسری بہن اسے ایک چادر اور دے۔

مختصر سنت لیرین نے ام عطیہ سے اسی کے ہم مثل روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے عورتوں کو حید گاہ میں جانے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں آج کے عہد میں یہ نزدیک عورتوں کا نماز حید کے لئے جانا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی عورت ضرور جانا چاہے تو اس کا خلع اسے پرانے کپڑوں میں بغیر زینت کے جانے کی اجازت دے سکتا ہے اور اگر وہ اس طرح جانے سے انکار کرے تو خاندان کو روکنے کا حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی آواز کی بدعات دیکھتے تو منع فرما دیتے جس طرح

بنی اسرائیل کی عیدوں کو منہ کیا گیا سفیان ترمذی بھی اس حد میں
لا ترون کا عید گاہ میں جانا مکروہ جانتے ہیں۔

وَيَذُلُّ عَنْهُ سُلَيْمَانُ الْغُرُورِيُّ كَأَنَّهُ مِيرٌ وَالْيَوْمُ
الْخُرُوجُ لِلنِّسَاءِ إِلَى الْوَجْدِ -

عید گاہ کی طرف آتے جاتے
راستہ بدلنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيدِ فِي طَلَبِ نَيْقٍ وَرُجُوعِهِ
مِنْ طَلَبِ نَيْقٍ الْخَرَّ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف
ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے
واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن
عمر اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول
ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن
غریب ہے ابو قتیبہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث
براسطہ علی بن سلیمان اور سعید بن عاص حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے بعض علماء نے آتے
جاتے وقت راستہ بدلنے کو اس حدیث کی اتباع میں
مستحب قرار دیا ہے امام شافعی کا یہی قول ہے گویا کہ
حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاحِدٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
الْكُوفِيُّ وَأَبُو ذُرْعَةَ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ
فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْفَارِثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ
كَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ
يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَلَبِ نَيْقٍ جَعَلَ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ غَوِيٌّ وَذُو الْأَوْثَيْنَةِ وَ
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْفَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ
بَعَثَ أَهْلَ الْعِلْمِ الْأَمَامُ إِذَا خَرَجَ فِي طَلَبِ نَيْقٍ أَنْ يَرْجِعَ
فِي غَيْرِهِ اتَّبَعْنَا هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ كَقَوْلِ الشَّافِعِيِّ
وَحَدِيثِ جَابِرٍ بِكَانَتْ أَصَحُّ -

عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھالی لینا

بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا
بغیر عید گاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ میں
نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت
علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث بریدہ بن حبیب اسلمی غریب ہے
امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عقبہ سے اس حدیث
کے سوا کوئی دوسری روایت میرے علم میں نہیں۔ بعض علماء
کے نزدیک یہ مستحب کہ عید الفطر کی دن کچھ کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہ

۵۲۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْهَرَاثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ الرَّاسِي عَنْ ثَوَابِ بْنِ عَثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بَرِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ
الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَجَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ
أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ بَنِي حَصِيْبٍ الْأَسَدِيِّ حَدَّثَنَا
عَمْرٍو وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَفْرَافٍ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عَثَمَةَ عَنْ
هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي اسْتِحْبَابِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا وَلَيْسَ بِهِ لَمْ

ابواب عیدین

جانے اور کچھ کا کھانا سبب ہے عید الاضحیٰ کے روز نماز سے دلپس کھانا ہے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں
سید گاہ کی طرف جانے سے قبل چند کھجوریں تناول
فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔

أَنَّ يَفْطِرَ عَلَى الشَّمْرِ وَلَا يَطْعَمُ لَوْمَةَ الْأَصْحَى حَتَّى يَرْجِعَ.
۵۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافْعٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الْحَمْدِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّسِّ عَنْ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْطِرُ عَلَى تَمْرَاتٍ
يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى قَالَ أَبُو بَرٍّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ابواب سفر

سفر میں قصر نماز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی
اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کئے ہیں آپ ظہر اور عصر کی نماز
دو دو رکعتیں پڑھتے تھے نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھتے
اور نہ ہی اس کے بعد اگر میں اس سے پہلے یا بعد نماز
پڑھتا تو انکو (مراعات کر) پورا کرتا۔ اس باب میں حضرت
عمر، علی، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابن عمر حسن غریب ہے، اس طرح
ہم سے مرث یحییٰ بن سلیم کی روایت سے جانتے
ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث، عبید اللہ
بن عمر سے بواسطہ اہل سراقہ کے ایک شخص اور
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں علیہ عوفی نے بواسطہ ابن عمر روایت نقل کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (مراعات) نماز سے پہلے
اور بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔ صحیح روایت میں ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے اگر صحابہ کرام لو تالین

أَبْوَابُ السَّفَرِ

باب التَّخْفِيفِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ الْوَرَّاقُ
الْبَغْدَادِيُّ نَائِبِي عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مَصْنُوعًا قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا
لَتَمَسَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَبِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَالنَّبِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو بَرٍّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ إِلَّا
وَنَ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ يَشُلُ هَذَا وَقَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أُولِي سَرَاقَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ أَبُو بَرٍّ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَخَفَّرُ فِي
السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا وَهَذَا صَحِيحٌ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُقْصِّرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُو
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ حَسَدًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بابے ہیں
ہے کہ آپ سفر میں پر رکی نماز پڑھا کرتی تھیں جبکہ غسل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات
پر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسلمی رحمہم اللہ کا یہی مسلک
ہے البتہ امام شافعی فرماتے ہیں سفر میں قصر کی اجازت ہے
اگر پر رکی نماز پڑھے تو بھی جائز ہے۔

حضرت ابن کثیر بیان کرتے ہیں حضرت عمران بن حصین
رضی اللہ عنہ سے سفری نماز کے بابے میں پوچھا گیا آپ نے
فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا آپ نے
دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ کے
ہمراہ حج کیا ان دونوں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ کے دو رکعت میں سات یا آٹھ
سال حج کیا آپ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

محمد بن سکندر اور ابراہیم بن یسرو بیان کرتے ہیں
انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا آپ نے فرمایا
ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں ظہر
کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذوالحجۃ میں عصر کی نماز دو
رکعتیں ادا کیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ تشریف
لے گئے آپ صرف اللہ رب العالمین سے ڈرتے تھے
دوران آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ ترمذی فرماتے
یہ حدیث صحیح ہے۔

کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ گئے تو
آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ابوالخدیج حضری کہتے ہیں نے حضرت انس

اللہ علیہ وسلم دَعَا غَيْرَ هِذَا قَدْ رَوَى عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُقَصِّرُ الصَّلَاةَ فِي الشَّعْبِ وَالْعَمَلِ
عَلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَلَا سَعْدَ إِلَّا أَنَّ الشَّافِعِيَّ
يَقُولُ الْمُقْصِرُ مُخْصَصٌ لَهُ فِي الشَّعْبِ فَإِنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ
أَجْزَأَ عَنْهُ.

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ سَيْلُ بْنُ
بَنٍ حُصَيْنٍ عَنْ صُلَاحِ بْنِ الْمُسَاوِي قَالَ جَعَلْتُ مَعَهُ رَسُولَ
فُلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَحَدَّثَنِي
مَعَهُ أَنِّي بَكِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ عَمْرٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ
مَعَهُ عَلْقَمَانُ وَسِتٌّ وَسِتُّنِ مِنْ خِلَافَتِهِمْ أَوْ ثَمَانٌ
سِتُّنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِ صَحِيحِهِ.

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَنِي عَاصِمٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ
النَّسَّ بْنَ سُلَيْمٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحَلِيفَةِ
الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صَحِيحِهِ.

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَاهُشِيمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ
إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
بَنٍ ابْنِ إِسْحَاقَ الْخَضَعِرِيُّ نَاهُشِيمُ بْنُ مَكْلَانَ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ

سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمر کتنی دلت ٹھہرے؟
انہوں نے فرمایا "دس دن" اس باب میں حضرت ابن عباس
اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابن مسعود سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سفر
میں انیس دن ٹھہرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس
فرماتے ہیں اگر کم انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعتیں پڑھتے
اگر زیادہ ٹھہرتے نماز پوری کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو دس دن ٹھہرے پوری نماز پڑھے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا
جو آدمی پندرہ دن سفر میں رہے وہ پوری نماز پڑھے آپ
سے بارہ دن بھی مروی ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں ادا کرے۔ قتادہ اور
عطاء خراسانی نے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے داؤد بن
ابی ہند نے آپ سے اس کے خلاف روایت بیان کی ہے بعد کے
علماء کا بھی اس میں اختلاف ہے سفیان ثوری اور ابی کوفہ کے
تذکرہ پندرہ دن کا تھیں ہے وہ فرماتے ہیں جب پندرہ دن ٹھہرنے
کا ارادہ ہو نماز پوری ہے امام انصاری فرماتے ہیں بارہ دن تک تمام کے
ارادے پر پوری نماز پڑھی جائے امام مالک دمشقی اور امام احمد رحمہما
اللہ فرماتے ہیں چار دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز ہے امام انصاری
نے اس بارے میں حدیث ابن عباس کو التمام مذہب قرار دیا ہے
فرماتے ہیں اس نے کہ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد اسی پر عمل بھی
کیا کہ جب انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز پوری پڑھے علماء کا اس
پر ہلکا ہے کہ سافقہ سے نماز پڑھتا ہے جب تک اتناست کی
نیت نہ کرے اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تین
لے گئے تو آپ نے انیس دن دو دو رکعتیں نماز پڑھی

فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَنْتِ كُنَّا مَرَّ سَوِيٍّ
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَ قَالَ عَشْرًا وَ
رَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا
أَبْنُ حُدَيْبٍ عَنْ حَسَنٍ مَخْصُومٍ وَهَدْرُ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَقَامَ فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ ثَمَنَ عَشْرَةَ يَوْمًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا
إِذَا أَقَمْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ يَسْمَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ
وَرَأَى أَنَّهُ كَانَ عَلَى ذَلِكَ أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ وَمَا رَوَى عَنْ
عَبْنِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ أَيَّامًا أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ وَ
رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَالَ مَنْ أَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ
يَوْمًا أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ وَمَا رَوَى عَنْهُ ثَلَاثِي عَشْرَةَ وَرَوَى
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ أَرْبَعًا صَلَّيْنَا
أَرْبَعًا وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَاءُ الْخَرَّاسَانِيُّ
وَمَا رَوَى عَنْهُ دَاؤِدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ خَلَّافَ هَذَا وَأَخْتَلَفَ
أَهْلُ الْبَيْتِ بَعْضُهُمْ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ
وَأَهْلُ الْمَكَّةِ فَكَذَلِكَ هُوَ إِلَى ثَوْبِيَّتِ خَمْسَ عَشْرَةَ
وَمَا لَوْ إِذَا أَجْمَعَهُ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّنَا
الصَّلَاةَ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا أَجْمَعَهُ عَلَى إِقَامَةِ ثَلَاثِي
عَشْرَةَ أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ
إِذَا أَجْمَعَهُ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعٍ أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ
فَرَوَى أَخْبَرِي الْأَمَّارِ فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَا فَتَهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
ثَاوَلَهُ بَعْدَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَعَهُ عَلَى
إِقَامَةِ ثَمَنَ عَشْرَةَ أَتَمَّنَا الصَّلَاةَ كُنَّا أَجْمَعَهُ أَهْلُ
الْبَيْتِ عَلَى أَنَّ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَتَمَّنَا مَا لَمْ يَجْمَعُوا إِقَامَةً
وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْتَوِي.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيٍّ
الْأَحْوَلِ عَنْ عُمَرَ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَفَعَلَى ثَمَنَةَ

ابن عباس فرماتے ہیں ہم بھی انیس دن کے دوران قیام
دو در کعتیں پڑھتے ہیں جب اس سے زیادہ دن ٹھہرتے
چار کعتیں پڑھتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے۔

سفر میں نفل نماز

حضرت براہین مازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کئے ہیں ان میں سے ایک کبھی
بھی زوال آفتاب کے بعد فجر سے پہلے دو رکعت چھوڑتے نہیں
دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براہین غریب ہے نیز آپ
فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس باب سے میں پرچھا تو انہوں
نے بھی اسکو مرتب حدیث بن سعد کی روایت سے سہانا اور البربرہ
کے نام سے وہ بھی ملتا تھا ہے البتہ اس حدیث کو انہوں نے حسن
سمجھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سفر میں نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں پڑھتے تھے اور آپ ہی سے
یہ روایت بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل پڑھا کرتے
تھے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا اس میں اختلاف ہو
گیا بعض کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنے جائز ہیں امام احمد اور
اسی کا بھی یہی قول ہے علماء کی ایک جماعت نماز سے پہلے اور
بعد تراویح پڑھنا جائز نہیں سمجھتی اور سفر میں نفل نہ پڑھنے
کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نہ پڑھے اس کے لئے زیادہ فضیلت
پر عمل کیا اور جس نے پڑھے اس کے لئے زیادہ فضیلت
ہے۔ اکثر علماء کا حقا کہ مذہب یہی ہے کہ سفر میں نفل
پڑھے جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کے
دو فرض اور پھر دو نفل ادا کئے۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے ابن ابی لیلیٰ نے علیہ سے روایت

عَشْرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَذَنُوعٌ
نُصِرَ فِيهَا بَيْتُنَا وَبَيْنَ لَيْسَ عَشْرًا رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ
فَمَا ذَا أَكُنَّا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَبَاحًا قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ما جاز في التطوع في السفر

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي لَيْسَةَ الْبَغْدَادِيِّ عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ سَاعًا كَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكُ
الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا رَأَتْهُ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّلُمِ فِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ حَبِيبُ الْكِبَرَاءِ حَدَّثَنَا
عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَتْ مُحْكَمًا عِنْدَهُ فَكُنَّا نَعْرِضُ لَهُ
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَعْدٍ وَكُنَّا نَعْرِضُ عَنْهُ
أَبِي لَيْسَةَ الْبَغْدَادِيِّ دَرَأَاهُ حَسَنًا وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ
قَبْلَ الظُّلُمِ وَلَا يَبْعُدُهَا وَرَوَى عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ كَمَا تَكُنْ
أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَطَوَّعُ
الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَدَاؤُهُ وَكَفَرُ
يَكْطُلُ لَيْلَةً مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلْيَبْعُدْهَا
وَمَعْنَى مَنْ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ وَ مَنْ
تَطَوَّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ
الْعِلْمِ يَتَنَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ حَنْبَلِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنِ حُجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلُمِ فِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ
وَبَعْدَ هَاتِرَكَعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

قَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ وَتَأْفِيفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.
٥٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَارِثِيُّ قَاعَلِيُّ بْنُ
هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ وَتَأْفِيفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ
وَالشَّعْرِ فَصَلَّيْتُ مَعَ فِي الْحَضَرِ الظَّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا
لِثَمَانِينَ وَصَلَّيْتُ مَعَ فِي الشَّعْرِ الظَّهْرَ لِعِثْمَيْنِ وَبَعْدَهَا
لِثَمَانِينَ وَالْحَضَرَ لِعِثْمَيْنِ وَلَمْ يَصِلْ بَعْدَهَا شَيْئًا وَ
الْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالشَّعْرِ سَوَاءً فَكُنْتُ لَكُنَا بِلَا
يُفْقِدُ فِي الْحَضَرِ وَالشَّعْرِ وَهِيَ دُرَّةُ الشَّهْرِ وَبَعْدَهَا
لِعِثْمَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ سَمِعْتُ
مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْسَى حَدِيثًا أَعْجَبُ
إِلَى مِنْ هَذَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر میں نماز پڑھی ہے حضرت
میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ سفر میں دو
رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس
کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین
رکعات پڑھیں۔ سفر و حضر میں دن میں کوئی کمی نہ کی یہ
دن کے وتر ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔
میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ
شریک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ
سندیدہ نہیں ہے۔

وونمازیں اکٹھی ٹیڑھنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

٥٣٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ
 عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّافِيلِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ إِذَا
 انْتَحَلَ قَبْلَ ذَلِكَ الشَّمْسِ انْتَحَلَ الظُّلَّ إِلَى الْبَيْتِ فَجَاءَهُ
 إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا انْتَحَلَ بَعْدَ ذَلِكَ
 الشَّمْسِ عَجَلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّلِّ وَصَلَّى الظُّلَّ وَالْعَصْرَ
 جَمِيعًا ثُمَّ سَاءَ وَكَانَ إِذَا انْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ انْتَحَلَ
 الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا مَعَ الْوُشَاءِ وَإِذَا انْتَحَلَ بَعْدَ
 الْمَغْرِبِ عَجَلَ الْوُشَاءَ فَصَلَّاهُمَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَيْتِ
 عَنْ عِيْنِ وَابْنِ عُمرَ وَابْنِ وَاسِلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
 وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَجَابِرُ قَالَ أَبُو عَمْرِو
 وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ
 قُتَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
 غَرِيبٌ لَعَنَهُمُ قُتَيْبَةُ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا لَهُ هَذَا كَانَ
 الْبَيْتُ غَيْرَهُ وَحَدِيثُ الْكَائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب آپ ذوالحجہ
سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے عصر کے ساتھ جمع فرماتے
اللہ تعالیٰ غازی اٹھیا اور فرماتے، ادا گندال آفتاب کے لہر
کوچ فرماتے تو عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے ظہر کے ساتھ ملا
کر پڑھتے پھر روانگی ہوتی۔ اگر مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو
مغرب کو مؤخر کرتے ہوئے مشاء کے ساتھ ظہر پڑھتے اگر مغرب
کے بعد روانہ ہوتے تو مشاء میں جلدی کرتے ہوئے مغرب کے
ساتھ ظہر پڑھتے اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، انس، عبداللہ
بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر رضی اللہ عنہم
بھی روایات منکد ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں علی بن مرینی نے
یہ حدیث بواسطہ احمد بن حنبل، قتیبہ سے روایت کی ہے حدیث
معاذ بن جریب ہے اس میں قتیبہ منقول ہیں لیث سے قتیبہ
کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں، لیث کی
روایت بواسطہ یزید بن ابی جیب، ابو نعیم، حضرت معاذ سے

غریب ہے۔ علماء کے نزدیک حدیث معاذ، بواسطہ
ابن زبیر و الرضی، معروف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا
قرہ بن خالد، سفیان ترمذی، امام مالک اور کئی دوسرے
حضرات نے ابن زبیر کی سے یہ روایت نقل کی ہے، امام
شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل،
ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت جمع کرنے میں،
کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کو کسی شتر دار کی مدد کے
لئے طلب کیا گیا تو آپ تیزی سے چلے گئے مغرب کو مگر ایک گھبراہٹ
شعق غالب ہو گئی تو اگر وہ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ہر لوگوں کو بتایا کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے جب آپ نے جلدی جانا پڑتا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث صحیحہ ہے جس میں ہے کہ اگر کسی نے نماز کو جمع کر دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

مذہب کے لئے یہ حدیث حدیث صحیحہ ہے

نماز استسقاء

حضرت ظہیر بن تیمیہ اپنے چچا عبد اللہ بن زید ثقفی سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کو جمع کرنا
لئے باہر تشریف لائے اور کثرت نماز پڑھ کر قرأت سے پرمانی اور
جاد کر لیا، اس وقت کو اٹھا کر بارش کے لئے دعا مانگی وہ اس میں ایک سو
تین کی طرف متوجہ تھے اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ہریرہؓ اس
حدیث میں اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں،
حدیث عبد اللہ بن زید میں صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی،
احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کو بھی مسک ہے عبد بن تیمیہ کے چچا عبد اللہ
بن زید عام ماننے والے ہیں۔

حضرت ابو لکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اجماع الریت کے پاس بارش طلب کرتے
ہوئے دیکھا آپ انہوں کو اٹھائے دعا مانگ رہے تھے امام

عَنْ ابْنِ الْقَظَّيْلِ عَنْ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي يَسْرٍ وَالْمَعْرُوفِ
عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدَّثَنَا مَعَاذٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ ابْنِ الْقَظَّيْلِ عَنْ مَعَاذٍ أَنَّ الْيَوْمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ فِي نَعْرُودٍ كُنُوزَ بَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَمَا كَانَ قَرْنُهُ بَيْنَ خَالِدٍ وَسَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ
مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ التَّيْمِيِّ وَهَذَا الْحَدِيثُ
يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ لَا بَأْسَ أَنْ
يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي الشَّعْرِ فِي وَاقْتِ احْدِهِمَا.

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَا حَبَدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ اسْتَفَيْتَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِ
فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَخَرَّ الْمَكُوبُ حَتَّى نَابَ الشَّقُّ فَكَّرَ
تَرَكَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ماجاء في صلوة الاستسقاء

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ نَا حَبَدٌ الرَّثَا فِي نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمَّاوَةَ ابْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي
فَعَسَى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهًا بِالْفَرَاةِ وَنُفُوسًا وَحَوْلِيَّةً بِالْأَفْرِ
الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الْوَلَدِ وَالْأَخِيرِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَعَنْ هَذَا الْعِلَّةِ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ
الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَاسْمُ عَمَّاوَةَ بْنِ تَيْمٍ هُوَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ بْنِ عَاصِمٍ النَّعَازِيُّ.

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ترمذی فرماتے ہیں تقیب نے اس حدیث میں البرہم کے واسطے سے اس طرح بیان کیا ہے، ان سے مرث یہی ایک مرفوع حدیث معروہ ہے، عمیر، البرہم، کے غلام ہیں انہوں نے بنی اکرم سے اس حدیث و مسلم سے کہی امارت روایت کی ہیں۔ انہیں شریف صحابیت حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن کناذ فرماتے ہیں: امیر مدینہ ولید بن عقبہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آنحضرت سے اس حدیث و مسلم کی نماز استقار کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ”بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام کچڑوں میں تواضع کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے تشریف لے گئے بائے نماز پر پہنچے اور تبارے خطبہ کی طرح کا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا لیکن مسلم دعا، عاجزی اور تکبیر میں ہے اور عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عماد بن عیسیٰ بواسطہ دیکھ سفیان، ہشام بن اسحاق حضرت عبداللہ بن کناذ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ انہیں ”مخطوٹ“ اور ”مرفوع“ کہتے ہوئے اس کا لفظ مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا یہی قول ہے فرماتے ہیں، نماز استقار، عید کی نماز کی طرح پڑھی جائے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ امام شافعی نے ابن عباس کی حدیث سے استدلال کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن عباس کی روایت ہے کہ عیدین میں تکبیرات ہیں لیکن نماز استقار میں تکبیریں دو کہی جائیں۔

فقہ امامان کے نزدیک نماز استقار، نماز عید کی طرح پڑھی جائے اس میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی نے ابن عباس کی حدیث سے استدلال کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن عباس کی روایت ہے کہ عیدین میں تکبیرات ہیں لیکن نماز استقار میں تکبیریں دو کہی جائیں۔

سورج گہن کی نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی تو قرأت فرمائی اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ أَحْجَارَ الثَّرَاتِ يَسْتَقِي وَكَوْثَرُ مَلِكِهِمْ يَدْعُو قَالَ الرَّبُّ يَدْعُو كَذَلِكَ قَالَ كَثَرُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي الْأَحْمَرِ وَلَا نَعْلَمُ مَنْ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ وَعَمِيرُ مَوْلَى أَبِي الْأَحْمَرِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ وَكَهْ صَحِيحَةٌ.

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ نَخَاعَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَسْحَدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرَسَنِي أَبُو لَيْدٍ بْنُ عُقَيْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ اسْتِغْفَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَكَانَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَيِّلاً لَمْ يَكُنْ أَوْضَعَ مَضْمَنَةً عَا حَتَّى لَقِيَ الْمُصَلِّيَ فَكَفَّرَ بِخَطْبِ خُطْبَتِكَ هَذَا وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالْتِمَاسِ وَالْتِمَاسِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ قَالَ أَبُو عَمْرٍاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاءَ نَاوَلِيْمُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَسْحَدٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْ مَرَّةً وَرَأَى فِيهِ مَخْطُوعًا قَالَ أَبُو عَمْرٍاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلَّى صَلَاةُ الْإِسْتِغْفَارِ تَحْوَ صَلَاةِ الْوُجُودِ يَنْبَغِي فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَآخِرَتِهِمْ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَمْرٍاءُ رَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْ يَكْتَبُ فِي الْإِسْتِغْفَارِ كَمَا يَكْتَبُ فِي صَلَاةِ الْوُجُودِ.

بات فی صلواتی الکسوف

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ نَايِجِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

پھر رکوع کیا تین مرتبہ اسی طرح کرنے کے بعد دو سجود کئے
دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت علی
مالک، عبد اللہ بن عمرو، عثمان بن بشیر، سفیان بن شعبہ، ابو سعید
ابو جرہ، اسلمہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر
قبیصہ بن ربیع، جابر بن عبد اللہ، ابو مرثدہ، عبد الرحمن بن
سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن
صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوت چار رکوع اور چار سجدوں
میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد اور احمدی رحمہم اللہ یہی فرماتے
ہیں۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت کے بارے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو سیت آواز
سے قرأت کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز عید اور
جمعہ کی طرح یہاں بھی بندہ آواز سے قرأت کی جائے۔ امام
مالک، احمد اور احمدی چہری قرأت کے ہی قائل ہیں۔ امام
شافعی فرماتے ہیں چہرہ کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ
نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے اور یہ بھی
صحیح ہے کہ آپ نے سات رکوع چار سجدوں
کے ساتھ کیے۔ علماء کے نزدیک گہن کے مطابق
جائز ہے اگر کسوت لبا ہو جائے تو دو رکوع چار سجدوں
میں ادا کرے یہ جائز ہے اگر چار رکوع چار سجدوں کے
ساتھ کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز
ہے ہر ایک اصحاب کے نزدیک سورج گہن اور چاند
گہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی
جائے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز میں سورج گہن لگ گیا اپنے گروں کو نماز پر دعائی اور نہایت
دریں قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اسے بھی طویل کیا پھر رکوع

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
صَلَّى فِي كَسْوَةٍ فَقَالَ شَعْرُكُمْ شَعْرُكُمْ قَرَأْتُمْ لَكُمْ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى بِشَدِّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَعَاءٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالتَّحْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُؤَدَّبِ
ابْنِ شُعْبَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ
مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَفَيْصَةَ
الْهَلَالِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُرْسِيٍّ وَعَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيْضٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَوِّفِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّي فِي
كَسْوَةٍ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فِيهِ يَقُولُ
الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ قَالُوا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ النُّعْمِ
فِي الْفَرَاغِ فِي صَلَاةِ الْكَسْوَةِ كَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ النُّعْمِ
أَنَّهُ يُكَبِّرُ بِالْقَرَأَةِ فِيهَا بِالتَّحَارِيرِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّهُ
يُكَبِّرُ بِالْقَرَأَةِ أَوْ قَرَأَتِهِ أَوْ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ
وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ يَدُونَ الْجَهْلُ
فِيهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُكَبِّرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ الزَّوَايِدَ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ
صَلَّى أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ
أَنَّهُ صَلَّي سِتَّ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهَذَا
رَحَدُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَاجِرٌ عَلَى قَدْرِ الْكَسْوَةِ إِنْ تَطَلَّكَ
الْكَسْوَةُ فَصَلَّى سِتَّ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ
جَائِزٌ وَإِنْ صَلَّي أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَ
أَطَالَ الْقَرَأَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَكُونُ أَصَحَّ أَنْ يُصَلِّيَ
صَلَاةَ الْكَسْوَةِ فِي جَمَاعَةٍ فِي كَسْوَةِ الشُّنْبُسِ
وَالْكُمِ.

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي
الْقَهَّارِ بِأَنَّهُ يُرِيدُ بَيْنَ مَا رُبِعَ مَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ

سے سرائی کر طویل قرات فرمائی جیسا قرات کے مقابلے میں کم تھی۔ پھر
لبا کر رکوع فرمایا پھر رکوع سے سرائی کر میں تشریف لے گئے اور پھر اسی
طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من صحیح
ہے امام شافعی، احمد اور ابی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے وہ سورج
گہن کی نماز دو رکعتیں (چار سجود) کیساتھ رکعات کا قول کرتے ہیں۔
امام شافعی فرماتے ہیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورہ
بقرہ۔ یہی سورہ پشت آواز سے پڑھی جائے اگر دن ہو پھر قرات
کے مطابق طویل رکوع کیا جائے پھر پھر پڑھتے ہوئے رکوع سے سرائی
اور العینان سے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور سورہ آل عمران بھی پڑھ کر
سورت پڑھے پھر قرات کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھائے
ہوئے "سمع اللہ لمن حمد" کہے پھر دو رکعت پڑھے کرے اور رکوع کی
طرح وہاں بھی ٹھہرا رہے پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو سورہ فاتحہ
اور سورہ نسا، یہی سورت پڑھ کر طویل رکوع کرے پھر پھر پڑھتے ہوئے
سیدھا کھڑا ہو جائے سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورہ نساء جیسی سورہ پڑھ کر
قرات کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھائے ہوئے "سمع اللہ لمن حمد"
کہے اور پھر دو رکعت پڑھے کر کے تشهد پڑھے اور سلام پھر رہے۔
فما ارجو انکم ان تریک مذکورہ اہمیت کی حرکت میں ایک رکعت اور دو رکعت
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث سے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح ہے کہ
کے متعلق یہ سونے کا نہیں بلکہ قرب ہونے کی بات ہے نہ یہ مانع ہوتا ہے رجاہ اور حرم۔

نماز کسوف کی قرات

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی جس کی
آواز ہم نہیں سن رہے تھے، اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ بن جندب، حسن
صحیح فریب ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی
بھی یہی فرماتے ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی

عَلَى عَرَفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ
الْقِيَامَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ التَّكْوِيمَ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَةَ وَرَكَعَ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ
ذَلِكَ فِي الرُّكُوعِ الثَّانِيَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَ
أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ يَرَوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ
فِي الرُّكُوعِ سَجْدَةٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَأُ فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورِ السُّورَةِ الْمَقْرُوءَةِ إِنْ كَانَ
بِالْقِيَامَةِ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا تَحْمُورِ الْقُرْآنِ
أَيْضًا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورِ الْقُرْآنِ إِنْ كَانَ
رَكَعًا طَوِيلًا تَحْمُورِ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورِ الْقُرْآنِ
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَرَّ سَجْدَتَيْنِ تَامَتَيْنِ
وَلَيْسَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ تَحْمُورُ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورُ الْقُرْآنِ
كَرَّ قَامَرَفَةً أَيْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورِ الْقُرْآنِ
ثُمَّ رَكَعَ رَكَعًا طَوِيلًا تَحْمُورِ الْقُرْآنِ وَتَحْمُورِ الْقُرْآنِ
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ كَرَّ سَجْدَتَيْنِ تَامَتَيْنِ ثُمَّ
تَشَهُدَ وَسَلَّمَ.

بِالْبَابِ كَيْفَ الْقِيَامَةُ أَعْلَى فِي الْكُسُوفِ

۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَكَافِرٌ كَيْفَ كُسُوفٍ
عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ سَمُرَةَ
ابْنِ جَنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا تَسْمَعُ لِمَا صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ وَقَدْ ذَهَبَ بِمَعْنَى أَهْلِ
الْجَاهِلِ إِلَى هَذَا وَهُوَ كَقَوْلِ الشَّافِعِيِّ.
۵۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَعَلَ بِالْعَرَاءِ قَرِيْبًا قَالَ أَبُو
عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى أَبُو إِسْحَقَ
الْقَاسِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الصَّوْرَةِ
يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْمَاعِيلُ

اشترطیہ وسلم نے نماز کسوف جہری قرأت سے پہلے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ صحیفہ سن لیجئے، ابو
اسحاق ترمذی نے سفیان بن حسین سے اس کے ہم
معنی روایت نقل کی ہے امام مالک، احمد اور اسحاق
رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

نماز خوف

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابْنِ الشَّارِبِ
ثَابِتُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاعِمَةُ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْ صَلَاةَ الْخَوْفِ
يَا حُدَى الظَّالِمَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْآخِرَى
مُرَاجَعَةً الْعَدُوِّ يَتَعَرَّضُ قَوْلًا مَرَّئِي مَتَّاعٍ
أَوَّلَيْكَ وَجَاءَ أَوَّلُكَ فَصَلَّى بِهَذِهِ رُكْعَةً
الْآخِرَى يَتَعَرَّضُ عَلَيْهِمْ قَوْلًا مَرَّئِي فَتَعَسَّدُوا
رُكْعَتَهُمْ قَوْلًا مَرَّئِي فَتَعَسَّدُوا رُكْعَتَهُمْ وَفِي الْمَلِكِ
عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَابُوسٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ حَبَاشٍ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي حَظْمَةَ وَأَبِي
عَبَّاسٍ الرَّسَّاسِيُّ وَاسْتَمَرَّ زَيْدُ بْنُ سَالُوبٍ وَأَبِي بَكْرَةَ
كَانَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي صَلَاةِ
الْخَوْفِ إِلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ وَهُوَ قَوْلُكَ
الشَّامِيُّ قَالَ أَحْمَدُ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ عَلَى أَوْجِهِ وَمَا عَلَّمَنَا فِي هَذَا
الْبَابِ إِلَّا حَدِيثًا صَحِيْحًا وَاسْتَحْصَا حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ
أَبِي حَظْمَةَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَتَأَلَّى
تَبَيَّنَتْ التَّوْرَايَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
صَلَاةِ الْخَوْفِ وَمَعْنَى أَنَّ كُلَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
السلام وَكُنِيَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَابِرٌ وَهَذَا
عَنِ الْقَاسِمِيِّ قَالَ إِسْحَقُ وَلَسْنَا نَقُولُ رَحِيْبَةً

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک گروہ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پڑھائی جبکہ
دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جا کر ان
کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری
رکعت پڑھائی اور سلام پیر دیا انہوں نے اٹھ کر اپنی نماز مکمل
کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھ کر
نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر، عذیبہ، زید بن ثابت
ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حمزہ ابو عیاش
زید بن اسلم کا نام زید بن ثابت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
مالک بن انس نے نماز خوف کے بارے میں سہل
بن ابی حمزہ کی حدیث کو اپنایا ہے امام شافعی بھی اسی
کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی
ہیں اور مجھے کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں۔ نیز آپ کے
نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقدار کیفیت
خوف پہلے، امام اسحاق منہج فرماتے ہیں
ہم حدیث سہل کو دیگر روایات پر ترجیح
نہیں دیتے۔ حدیث ابن مسعود صحیح
ہے، مسند بن عقبہ نے حضرت نافع

کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں امام قبلہ دو ہر کر کھڑا ہو۔ ایک جماعت اس کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابل میں کھڑا ہو۔ امام ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو ہر کر کے اور یہ بھی اسی طرح کریں۔ پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے جائیں اور وہ دوسرے آجائیں امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو ہر کر کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے امام کی دو رکعتیں پڑھائیں گی اور ان کی ایک رکعت پھر یہ اٹھ کر ایک رکوع اور دو ہر کر کے ساتھ نماز مکمل کر لیں۔ محمد بن بشر فرماتے ہیں میں نے سہیل بن سید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح بواسطہ شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، اور صالح بن خوات، حضرت سہیل بن ابی حمزہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی اور فرمایا اسے بھی یحییٰ بن سعید انصاری والی روایت کے پاس مکہ۔ رو۔ مجھے حدیث یاد تو نہیں لیکن وہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن سعید انصاری نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوعاً نہیں نقل کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے شاگردوں نے اسے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے، شعبہ نے بواسطہ عبد الرحمن بن قاسم بن عمر، مرفوعاً روایت نقل کی ہے، مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن مدان اور صالح بن خوات ایک ایسے آدمی سے روایت کی ہے جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے۔ وہ حدیث بھی اس کی مثل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن

بْنِ أَبِي حَظْمَةَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الزَّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَرَأَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ مُعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجًا.
۵۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ نَائِبِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ إِلَهُ مَا مُشَقِّقُ الْيُسْبُلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ قَطَائِفَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَخَوْفُهُمْ رَأَى الْعَدُوَّ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ رُكْعَةٌ وَ يَزِيدُونَ لَا لِنَفْسِهِمْ رُكْعَةٌ وَيَسْجُدُونَ لَا لِنَفْسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَارِنِهِمْ ثُمَّ يَزِيدُ هَيَّوْنَ إِلَى مَقَامِ الْأَوَّلِ فَيُحْيِي أَوَّلَهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ رُكْعَةٌ وَيَسْجُدُ هَيَّوْنَ تَيْنِ فِيهِ تَهْنِئَتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَزِيدُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذِهِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَالْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي أَكْتَفِي بِإِلَى جَنِينٍ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يَزِدْ قَعْمًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا أَوْ قَعْمًا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَّانٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيمَ يَقُولُ مَالِكُ وَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ رَوَاهُ عَنْ غَيْرِهِ

وَأَجِدُ أَنَّ الْقَبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي
الطَّائِفِينَ رُكْعَةً وَكُنْتُ بَيْنَ صَلَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَامِهِ وَرُكْعَتِهِ رُكْعَةً وَرُكْعَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۵۰. حَدَّثَنَا سَيِّانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَاعِبُ الدَّهْلِيِّ
وَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالٍ
عَنْ هَمَّالٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدِي عَشَرَ كَرَّ سَجْدَةٍ مُرْتَبَا أَلَيْسَ فِي الدُّخْرِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْرُورٍ وَزَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ وَعَنْ هَمَّالٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدِي عَشَرَ كَرَّ سَجْدَةٍ مُرْتَبَا أَلَيْسَ فِي الدُّخْرِ وَفِي الْبَابِ

۵۵۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِبُ اللَّهِ
بْنُ صَالِحٍ نَاثِلِيكُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَابٍ
عَنِ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُنِي عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي عَشَرَ كَرَّ سَجْدَةٍ مُرْتَبَا أَلَيْسَ
فِي الدُّخْرِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَيِّانَ بْنِ وَكَيْعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ.

بَابُ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۵۵۲. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِبُ عَمْرِو بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْذَلُ لِلنِّسَاءِ
بِالْخَيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَكَانَ كَذَا كَذَا
يَخْرُجْنَ كَمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ بِكَ وَكُلُّ أَقْرَبَ كَذَا

مجھے ہے امام مالک اشعری، احمد اور اسحق بن اسحاق کے قائل ہیں کہ عورتیں
سے مروتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک جماعت کو ایک
ایک رکعت پڑھائی پس آپ کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کی ایک ایک رکعت پڑھیں۔

سجود تلاوت

حضرت ابو درداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کیے
ان میں سے سورہ نجم کا سجدہ بھی تھا اس باب میں حضرت
علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، زید بن ثابت
اور عمر بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں۔ امام ترمذی نے ان کے یہ حدیث ابی درداد
غریب ہے، ہم اسے حسن سعید بن
ہلال بواسطہ عمر دمشقی کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔

حضرت ابو درداد رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ گیارہ سجدے کیے ان میں ایک سورہ نجم
کا سجدہ ہے۔ یہ روایت پہلی روایت کی نسبت
زیادہ صحیح ہے۔
۱۔ احادیث کے نزدیک قرآن پاک میں پڑھ کر
ہیں۔ (مترجم)

عورتوں کا مسجد میں جانا

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس تھے آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عورتوں
کو رات کی وقت مسجد میں آنے کی اجازت دو، حضرت ابن عمر
کے صاحبزادے نے فرمایا اشک تمہا ہم انہیں اجازت نہیں دینگے
وہ اسے خدا کا دلیلیہ بنائیں گی، آپ نے فرمایا اللہ پر اس کو ہے اور اس

کیا میں۔ زمان رسول پیش کر رہا ہوں اور کہہ رہا ہے ہم جہالت نہیں دیکھے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

مسجد میں شکر کا منع ہے

حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ترغاز میں برقرار اپنی دائیں طرف نہ شکر کہ اپنے چپے یا بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے شکر۔ اس باب میں حضرت ابو سعید ابن عمر انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے میں نے جلد سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھ کر فرماتے ہوئے سنا کہ ربیع بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمن بن سعید فرماتے ہیں اہل کوفہ میں سے منصور بن سہیر ثابت ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں شکر کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

”سورۃ الشقاق“ اور سورۃ العلق میں مسجد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورۃ الشقاق اور سورۃ العلق کا سجدہ کیا۔

سفیان نے متعدد واسطوں سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَوْلُ لَنَا ذَنْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ يَزِيدَ أَمْرًا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب فی کراہیۃ البزاق فی المسجد

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِإِسْنَادٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ خَرَّاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّخَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْفَظْ شِمَاكَ أَوْ عَمَّتْ فَذَمَّكَ الْيَسْرَى وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ النَّبِيِّ وَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ طَارِقِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْوَلَدِ وَ سَمِعْتُ الْبُخَارِيَّ وَ دَقَقْتُ سَمِعْتُ وَ كَيْفَا يَقُولُ لَوْ كَذِبَ رُبَيْعِ بْنِ خَرَّاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبٌ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْزُومٍ أَثْبَتَ أَهْلُ الْكُوفَةِ مَنْصُورَ بْنَ الْمُطَّلِبِ ۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَدَا نَحْنُ عَنْ قُتَادَةَ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ غَطِيئَةٌ وَ لَقَدْ رَأَيْتُهَا دَكَّهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب فی السجدة فی إذا السماء انشقت و اقرأ باسم ربك الذي خلق

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْوَلَدِ بْنِ مَوْسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْمَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِقْرَأْ بِأَسْمِ رَبِّكَ فَإِذَا السَّمَاءُ انشقت ۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں چار تابعین ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ ان دونوں سورتوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

سورہ نجم میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کا سجدہ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، یزید اور ان لوگوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ سورہ نجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ہے بلکہ بن انس کا یہی قول ہے، پہلا قول اچھ ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

سورہ نجم کا سجدہ نہ کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ نہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے بعض علماء نے اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے تلاوت فرمائی

سَجِدُ عَنْ آيَةِ بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ آيَةِ بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَصَا بِرِثٍ عَنْ هِشَامٍ مَرَّعٍ أَيْبَهُمْ بَرَّةً عَنْ النُّبَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَّةٌ وَفِي الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ النَّبِيِّينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثْتُ آيَةَ هَرَيْرَةَ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَوَّحِيمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا هَدَّ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرُدُّونَ التَّسْجُدَ فِي إِذَا التَّمَاثُلَ التَّفَقُّتَ وَاقْتَدَا بِأَسْوَرَتَيْكَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجْدَةِ فِي الدَّجْرِ

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَاءُ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ آيَةِ عَنْ أَبِي رُؤَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَتْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَحْنِي الدَّجْرُ فَالتَّسْلُوتُ وَكَأَنَّ كَوْنَهُ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَآيَةِ هَرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثْتُ آيَةَ عَنْ ابْنِ حَبْرَةَ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَوَّحِيمٍ وَاقْتَدَا عَلَى هَذَا أَعْنَدَ لَبْعُونُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَرُدُّونَ التَّسْجُدَ فِي سُورَةِ الدَّجْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ هَرَيْرَةُ فِي الْمَفْصَلِ سَجْدَةٌ وَهَرَيْرَةُ قَالَ ابْنُ أَنَسٍ وَ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ مِنْهُمَا يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَإِنَّا لَنُكَلِّهِ وَالْمُشَافَعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ.

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيمَا

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ أَبِي وَثَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَّلَ فِيهَا قَالَ ابْنُ أَبِي عِيْنِي حَدَّثْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَوَّحِيمٍ

ترجمہ نہیں کیا اس نے حضور نے بھی سجدہ نہیں فرمایا اور فرماتے ہیں سننے والے پر سجدہ واجب ہے اس کے ترک کی اجازت نہیں ہے نیز فرماتے ہیں اگر بے وضو (آیت سجدہ) گئے تو وضو کر کے سجدہ کر دیگا۔ سفیان ثوری اور ابن کوفہ کا یہی مسلک ہے امام احمدی بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں سجدہ اس پر واجب ہے جو کچھ چاہے اور اس کی نفیست کا غالب ہو اگر نہ کرنا چاہے پھر پڑنے کی بھی اجازت ہے انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ سجدہ نہ کر لیتے خود حضور بھی سجدہ فرماتے نیز ان علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے سجدہ پر آیت سجدہ تلاوت کی پھر اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے سجدہ پر اسے پڑھا لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے تو آپ نے فرمایا ہم پڑھیں نہیں ہم جاہیں تو کریں چنانچہ قرآن پڑھ کر سجدہ کیا اور نبی لوگوں نے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

سورہ میں ہیں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ سو کہ سجدوں میں سے نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس میں سجدہ ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں یہ ایک نبی کی توبہ ہے اس میں سجدہ نہیں ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَ لِأَنَّهُ رَأَى بَيْنَ كِتَابَيْ جِبْنٍ قَدْ أَقْلَعَ لَيْسَ جَدُّ لَوْ لَيْسَ جَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ مَنْ سَجَدَ وَكَمِّرَ بِرُغْوَةٍ تَرَكَهَا وَقَالَ لَوْلَا أَنْ سَمِعَ الرَّجُلَ وَهَيْطَلٍ غَيْرَ وَهَيْطَلٍ قَدْ أَقْلَعَ لَيْسَ جَدُّ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِمْ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَكَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا سَجَدَ لَمْ يَخُفْ مِنْ أَرَادَ لَيْسَ جَدُّ فِيهَا وَالْحَمْدُ فَضْلُهَا وَتَخْصُصُ إِلَى تَرْكِهَا كَالْوَرَاءِ أَرَادَ ذَلِكَ وَاحْتِجَاجًا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَةَ فَكُنَّا نَقُولُ لَوْ كَانَتْ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَفَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجِبَةً وَاجِبَةً سَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَى النَّبِيِّ فَتَنَزَّلَ فَسَجَدَ كَمَا أَهْلُ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلْسَّجْدَةِ فَقَالَ أَفَهَا لَمْ تَكْتُبْ عَيْنًا إِلَّا أَنْ تَكْتُبَ لَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدْ وَآوْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ.

باب ما جاء في السجدة في حد

۵۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَاسِطِيَانُ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا بَيَّتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ مَنْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَتْ مِنْ عَزَائِمِ السَّجْدَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاسْتَفْتَى أَهْلُ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي هَذَا أَهْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَنْسَجِدُ فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْتَفْتَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَرْبَةً بَيْنَ يَدَيِ الْيَرُ وَالسَّجْدَةِ فِيهَا.

سورۃ حج کا سجدہ

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سورۃ حج کی اس آیت کی فضیلت سے کہ ہمیں دو سجدے ہیں یا آپ نے فرمایا: ہاں اور شخص یہ سجدہ بڑھ کرے اسے چاہیے کہ وہ انہیں نہ بڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر اور ان کے مابین لوے حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سورت کی فضیلت اس لئے ہے کہ ہمیں دو سجدے ہیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے سفیان ثوری امام مالک اور ابی کوثر کا بھی مسلک ہے۔

سجدہ تلاوت میں کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا میں نے اسے کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ میرے لئے اس کے بدلے میں اپنے ان ثواب کو دے اور اس کے بدلے مجھے پورے آثار دے اے میرے لئے خزانہ دے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندوں کو اور علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ امام حسن فرماتے ہیں مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے آپ کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو درخت کو داؤد بیان کرنے والے شخص نے کہے تھے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن عباس کی روایت بخوبی صحیحہ ہے مگر اس طریق سے جانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم

باب فی السجدة فی الحج

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ لُبَيْدِ بْنِ رِجْءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَاهٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَجْعَلُ السُّجُودَ فِي الْحَجِّ لِلَّهِ مَا سَجَدَ تَرْتَنُّ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَوْ سَجَدَ مَا فَلَا يَفْرَأُ هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَرِيصِ وَاسْتَفْتَيْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فِي هَذَا كَرُوِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا بَيْنَ عُمَرَ كُنَّا قَالَا لَا تَجْعَلُ سُجُودَ الْحَجِّ لِلَّهِ فِي سَجْدَةِ تَرْتَنٍّ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْخَالِدِيُّ وَابْنُ أَحْمَدَ مَا سَلَوْنِي وَرَأَى بَعْضُ قَوْمٍ سَجْدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُلَيْمَانَ الْقُرَيْشِيِّ وَمَالِكٍ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ۔

باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ لُبَيْدِ بْنِ رِجْءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَاهٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَحْسَنُ لِحَدِيثِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي الْيَوْمَ مَا كُنَّا كَمَا كُنَّا أَصْلِي خَلْفَ قَهْوَةٍ وَفَجَدْتُمْ كَسَجَدْتُمْ الْعَجْرَةَ رَسُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْهَا جَنَّةً لَكَ دُخْرًا وَتَكْفِيلًا لِي كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ عَبْدِكَ مَا وَدَّ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَقُولُ بِشَلِّ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ كَوْنِ السَّجْدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَخْرُجُ عَنْ الْأَوْثَانِ هَذَا الرَّجُلُ۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

الرباب السجود

مسلے اللہ علیہ وسلم رات کے سجدہ تلاوت میں پڑھتے
"میرے چہرہ نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے
پیدا کیا اور اپنی قدرت و طاقت سے اس میں کان
اور آنکھیں بنائیں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو
پڑھنا

عبدالرحمن بن عبد القادی فرماتے ہیں میں نے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات
کو وظیفہ سے سو جائے تو صبح اور ظہر کی نماز
کے درمیان پڑھے اس کے لئے رات کا ثواب
ہی لکھا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ
حدیث حسن صحیح ہے، ابو صفوان کا نام
عبد اللہ بن سید کی ہے، حمیدی اور کئی اکابر
نے ان سے راوی روایت کی ہیں۔

امام سے پہلے سر اٹھانے پر
تنبیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام سے پہلے سر اٹھانے والا
اس بات سے نہیں بڑھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گردے
کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ فرماتے ہیں۔ حماد
نے محمد بن زیاد سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کثرت ابوالحارث
ہے۔

الشَّقِيقِيُّ نَاحِلِدُ الْحَدِّ إِذْ عَنِ الْإِنْفَالِ بِعَيْنِ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
سُجُودِ الْقُرْآنِ بِالنَّيْلِ سَجْدَةً وَجَعَلِي لَدُنِّي خَلْقًا وَ
شَيْءٌ سَعَةً وَبَصَرًا يَحُولُ وَفَوَاحٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَلَدٌ مَا ذَكَرَنِي مِنْ فَاخَةٍ حَذْبَةٍ مِنَ النَّيْلِ
فَقَصْنَا هَذَا بِالنَّهَارِ

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعَبِيدُ اللَّهِ
أَخْبَرَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حَذْبٍ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَدْ أَمَّا بَيْنَ
صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا هُوَ مِنْ
النَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ
صَفْوَانَ أَسْمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوَى عَنْهُ
الْحَسْبِيُّ وَكَانَ ثِقًا

بَلَدٌ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْكَدِّ
يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَعْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عِشْيُ الْيَدِي
يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحْزِلَ اللَّهُ رَأْسَهُ
بِمَنْ جَمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ
زَيْدٍ أَسْمَى قَالَ أَمَّا عِشْيُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ
يَكْنَى أَبَا الْحَارِثِ

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک سجدہ
میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے
مصل پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب
تک سجدہ بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پورے
مح اور عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ
لفظ "مکتوبہ" دہرایا فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے البرہان کے بارے
میں پوچھا، انہوں نے فرمایا وہ مقارب حدیث
ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام ہلال
ہے۔

نماز میں ادرہ اور حیرت توجہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں
دیکھتے مگر سر نہ ہلکے نہ پیچھے کی طرف نہیں
مڑتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔ دیکھنے نے فضل بن موسیٰ کی
روایت میں ان کی عسائفت کی

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے
روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ
ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ

باب ما ذکر من متا يستحب من الجلوس
في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع
الشمس

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ سَيِّدِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَضَلَّةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَابِرِ بْنِ
نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ الْوَيْلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي
جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَدُكُورُ اللَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ كَفَّرَ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَاجَةٍ وَعُسْرَةٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَتْ تَامَتْ تَامَتْ
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَسَّالَتْ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مَقَارِبُ
الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ دَأْسُهُ هَلَالٌ.

باب ما ذكرني لا التفت في الصلاة

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
نَافِعُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
عَنْ كُورِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ
يَمِينًا وَهَامًا وَلَا يَلُورِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَقَالَ أَبُو
عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَذَا خَالَفَ وَكَرِهِيَهُ وَالْفَضْلُ
بْنُ مُوسَى فِي يَدَايِهِ.

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَرِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ بَعْضِ أَمْثَلِ عَمْرِو مَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ فَدَكَرَ

نَحْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۷۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَازِمٍ الْبَصْرِيُّ فِي الْبُحَارِيِّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَأَيْتَ إِنْ
فِي الصَّلَاةِ كَانَ أَوَّلُ تَعَابِكَ فِي الصَّلَاةِ مَلَكٌ فَإِنْ كَانَ
لَا يَكُنْ فِي الشَّوْطِ وَلَا فِي قَرْنِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۲. حَدَّثَنَا صَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ تَعَابٍ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَافُ
يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ
سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

۵۷۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ
عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَسَاطَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَبَيْرَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كُنِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ
كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَّاهُ إِلَّا مَا رَوَى مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَعْتَدَ أَهْلُ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اجْتَمَعَ
الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تَجْزِئُكَ مِنْكَ
الرُّكْعَةُ إِذَا قَامَ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَنَحْنُ مَا
عَبَدَ اللَّهُ مِنْ الْمَنَابِتِ إِنَّ يَسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ
عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ تِلْكَ

رمی اللہ منہا سے بھی روایت منقول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بیٹے! نماز میں اور صراحت
دیکھنے سے ہرگز نہ نماز میں اور صراحت اور صراحت (جلالت
ہے اگر مزہدی ہرگز نفوس میں کسرو۔ منہ میں
نہیں۔ امام ترمذی منہ مانتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور صراحت
توبہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا یہ
شیطان لغزش ہے شیطان انسان کو نماز سے
پھیلانا چاہتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
من غریب ہے۔

امام مجاہد میں ہرگز آئے والا کیا
کرے

حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی نماز کے لئے آئے اور امام کسی حال میں ہرگز چاہئے کہ سطر
امام کرے اسطر وہ بھی کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کو مسند
بیان کیا ہرگز اس طریق سے جو بیان کیا گیا ہے علماء کا
اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص آئے اور
امام سجدہ میں ہو تو اسے بھی سجدہ کرنا چاہئے اور اس کی
یہ رکعت نہ ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ رکعت نہ
پایا۔ عبد اللہ بن مسبارک نے پسند کیا ہے
کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور بعض علماء سے
نقل کیا کہ شاید اس سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے

ہی اس کی مغفرت ہو جائے۔

السَّجْدَةِ حَتَّى يَنْفَرَكَةَ .

نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار
مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب اقامت ہو جائے تو جب تک بے حرکت ہوا
دیکھو مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر
محمول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ
من صحیح ہے۔ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت
نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے
بعض علماء فرماتے ہیں جب امام مسجد میں
ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ
قد قامت الصلوۃ پر کھڑے ہوں۔ یہ ابن
سبارک کا قول ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ
وَهُوَ قِيَامًا عِنْدَ أَهْتِمَاحِ الصَّلَاةِ .
۵۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاغِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ نَاغِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَسَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى
تَقْرَأَ فِي خُرُوجِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ
غَيْرُ مَحْمُولٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ كَرَاهٍ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِثَمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ
النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُوَ قِيَامًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ
فِي الْمَسْجِدِ وَأَقْبَسَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ
الْعَزْمُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَ
هُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

دعا سے پہلے حمد و ثناء اور

درود شریف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز
رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی
اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثناء بیان کی پھر بارگاہ رسالت میں حمید و درود بھیجا اور
اگلے پہلو اپنے لئے دعا مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سناگو
تمہیں دیا جائے گا۔ "درود شریف فرمایا۔ اس باب میں حضرت
فضالہ بن حمید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ من صحیح ہے امام
احمد بن حنبل نے یحییٰ بن آدم سے یہ حدیث مختصر روایت
کی ہے۔

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي التَّنَاوُعِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ
۵۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ نَاغِي عَنْ أَبِي أَدَمَ
أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عاصِمٍ عَنْ يَارِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ أَمْسَيْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَبُو بَكْرُ وَ
عُمَرُ مَعًا فَكُنَّا أَهْلُ بَدَايَتِ يَالْتَنَافُوعِ عَلَى اللَّهِ وَفِي
الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَعَرَّعْتُ
لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَى
سَلْ تُعْطَى وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ
أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ هَذَا الْحَدِيثَ
مُخْتَصَرًا .

باب مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

٥٤٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَدْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
بْنَ صَالِحٍ الزَّيْلَعِيَّ نَا هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِبَنَاءِ السَّاجِدِ فِي الدُّرُوكِ أَنْ تَنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

٥٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّخِذَ أَهْلَهُ أَصْحَابًا مِنَ الْحَبِيبِ الْأَقْلَى .

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ يَهْدِيَ السَّاجِدُ فِي الدُّرِّ يَهْدِي الْقَبَائِلَ.

كَانَ مَا جَاءَكَ مِنْ صَلَوةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَنُشُوءِ

٥٠٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ
 عَنْ مَهْدِي بْنِ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الْأَثَرِ
 عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَبُو عِيسَى اخْتَلَفَ أَهْلُ
 شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَمَرَ قَرَعَهُ بِحُضْرِهِمْ وَقَعَهُ
 بَعْضُهُمْ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
 ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَ
 الشَّيْخُ جَمَعَ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَوَى الشُّعْبَاتُ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ
 يَدُ كَرَمِي أَبِيهِ صَلَاةُ النَّهَارِ وَكَذَا رَوَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُقَالُ بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَ
 بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَكَذَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي
 ذَلِكَ قَرَأَ بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

شخصی اور احمد کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات کی نماز مددہ اللہ دن کے نوافل چار چار رکعت ہیں بس طرح ٹہرے پہلے چار رکعتیں اور دیگر نوافل ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک ابداً صحیح رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ

حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے پوچھا ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج مشرق سے اُٹھا ہوتا ہے یا کہ باب مغرب میں عصر کے وقت ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے اور جب سورج مشرق میں ایسے ہوتا ہے مغرب میں ٹہرے وقت ہوتا ہے تو چار رکعت پڑھتے ٹہرے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں اور نماز کے عصر سے پہلے چار پڑھتے دو رکعتوں کے درمیان لاٹکھ سقرین، انبیاء و رسل اور ان کے پیروکار مومنین مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے۔

ایک دوسری سند سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے ہم مثل روایت فرمائی ہے کہ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں یہ سب سے بہتر روایت ہے ابن مبارک اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت بنی کریم سے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق یعنی عاصم بن ضمرہ سے مذکور ہے، عاصم بن قیسہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَوةُ الْبَيْتِ مَثْلِي مَثْلِي وَمَثْلِي وَأَصَلُوةُ الظُّلَمِ بِأَرْبَعٍ وَمَثْلِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّلَمِ وَغَيْرَهَا مِنْ صَلَوةِ الظُّلَمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَاقَ.

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاهْتَبَ بَنُ جَرِيرٍ نَافِعَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ النَّفْعَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَ ذَلِكَ فَقَدْ نَأَمْنَا مِنْ أَطَاقٍ ذَلِكَ مِمَّا قَالُوا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَبَيْتُهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى كَعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَبَيْتُهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّلَمِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيَصَلِّي قَبْلَ الظُّلَمِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا كَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ كَعَتَيْنِ بِالتَّسْبِيحِ عَلَى الْمَلَايِكَةِ الْمُرْسَلِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ يَهْدِهِمْ مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَالْمُرْسَلِينَ.

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ نَافِعَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْوَةً قَالَ أَبُو جَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ مِمَّا رَوَى فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هَذَا أَوْ رَوَى عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ضَعَّفَ لِعَدْنِ نَافِعَةَ أَعْلَمَ بِأَنَّهُ لَا يُرَوَّى مِثْلُ هَذَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمَرَةَ هُوَ ثِقَةٌ يُعَدُّ بِحَسَنِ أَهْلِ الْحَدِيثِ

علی بن مرینی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم حدیثِ عمارت پر حدیثِ عاصم کی تفصیلت سمجھاتے ہیں،

عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم، عورتوں کے کپڑوں میں نماز
تہیں پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس
مسئلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت بھی مروی ہے

نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز

ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے مگر یہ
آئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے
دروازہ چھپے سے بند تھا آپ آگے آئے یہاں تک
کہ دروازہ کھولا پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے
دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن غریب ہے۔

ایک گرفت میں دو سورتیں پڑھنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں
پوچھا "غیر اس" یا "غیر یاسن" ہے آپ نے فرمایا تو نے
اس کے علاوہ سارا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا
"ہاں" آپ نے فرمایا بعض لوگ اس طرح قرآن پڑھتے
ہیں کہ انہیں کچھ سہل کن لکھ گرائے ہیں اور لاپرواہی مراں ہیں وہ دیکھے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ
قَالَ سَفْيَانُ كُنَّا نَعْرِضُ فَمَضَى حَدِيثُ عَائِشَةَ
فَهَمَّ أَنْ يَأْتِيَ حَدِيثُ الْعَائِشَةِ.

باب في كراهية الصلوة في الحف النساء

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى نَحْلَهُ بِرِ
الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سَيْرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْقٍ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَيِّرُنِي
لَعَنَ بَنَاتِهِمْ قَالَ أَبُو عِيشَةَ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ
صَاحِبُهُمْ وَقَدْ رَأَوْنِي فِي ذَلِكَ رُحَصَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْذُرُوا مَالَكُمْ جُورًا مِنْهُ الشَّيْءُ وَالْعَمَلُ فِيهِ

مَلُوكِ الْمَطْلُوعِ

٥٨٣ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَابِتُ
بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَعَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مَقَامِي
فَمَسَحَ بِرَأْسِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ
فِي الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ

٥٨٧ هـ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ
قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذَا النَّحْوِ فَقَالَ
أَيْسَرُ أَوْ يَأْسَرُ قَالَ كُنْ الْقُرْآنُ أَنْ تَقْرَأَهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ إِنْ قَرَأْتَهُ لَمْ تَكُنْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى الْقُرْآنِ
قَالَ فَمَنْ أَيْسَرُ الْقُرْآنِ فَقَالَ الْقُرْآنُ الَّذِي يَكُونُ عَلَى الْقُرْآنِ

ملق سے نیچے نہیں اترتا میں ان مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں داکر پڑھتے تھے ابو اہل مزیاتے
ہیں ہم نے حضرت علقمہ سے کہا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود پر
ترقیے فرمایا افضل کی ہیں تو یہی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رکعت میں مدد
سورتیں داکر پڑھتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا
نواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی ستمس اچھی طرح دیکھ کر نماز
نماز کے لئے جاتا ہے اور اس کے
مرتب نماز نے نکال دیا (فرمایا صحت نماز نے) کھڑا کیا اللہ تعالیٰ
ایک قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ
مٹاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل
ہے

حضرت سعد بن اسحاق بواسطہ والد اپنے دادا حضرت
کعب بن جحرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبی عبد الاشہل میں مغرب کی نماز
پڑھی لوگ نفل پڑھنے آئے تو آپ نے فرمایا ”یہ نماز گھر میں
پڑھا کرو۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے
ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں صحیح روایت
وہ ہے جے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتیں
گھر میں پڑھا کرتے تھے حضرت مذہب رضی اللہ عنہ سے
سورہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز
پڑھی اور پھر نماز کی نماز پڑھنے تک مسجد میں ہی نفل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بیکھن قال
خا منا علیکم ذبا لہ فقال عکرمہ ذن سورۃ من
المفضل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بیکھن
کل سورۃ ین فی کل رکعتہ قال ابو عیسیٰ ہذا
حدیث حسن صحیح۔

باب ما ذکر فی فضل المشیء الی المسجد
وما یکتب لہ من الاجر فی خطاۃ۔
۵۸۵۔ حدثنا محمد بن محمود بن عیسا نا ابو داؤد
قال انما شیعۃ عن الاعمش سمعہ کثون عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا توضا الرجل فاحسن الوضوء ثم خر علی
الصلوۃ لا یخیر جناذ قال لا یخیر ما لا یخیر ما لا یخط
خطوۃ الا رکعہ اللہ بہا درجۃ وخط حشہ وخط حشہ
قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب ما ذکر فی الصلوۃ بعد المغرب
انہ فی البیت افضل

۵۸۶۔ حدثنا محمد بن یسار نا ابراہیم بن
ابی الودیر نا محمد بن موی عن سعید بن اسحاق
ابن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد بنی عبد الاشہل
المغرب فقال من یکنعلون فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علیکم بہذا الصلوۃ فی البیت قال
ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن یب لا یخیر فی الا یمن ہذا
الوجہ والصحیح ما روی عن ابن عمر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی رکعتین بعد المغرب فی
بیتہ وقد روی عن حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی المغرب فمات الی یصلی فی المسجد حتی

پڑھتے رہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے دو نفل مسجد میں
پڑھے ہیں۔

قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

حضرت قیس بن مہم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ اسلام لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
پانی اور بری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم فرمایا۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من ہے ہم سے
مرت اسی طریق سے جانتے ہیں ملا کا اس پر عمل ہے وہ
اسے اچھا سمجھتے ہیں کہ جب کوئی اسلام لائے تو غسل بھی
کرے اللہ کپڑے بھی دے۔

بیت الخلاء میں داخل ہر وقت ”بسم اللہ“ پڑھنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی نگاہوں
اور اناتوں کی شرکابوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ
جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو
تو بسم اللہ پڑھے۔ امام ترمذی منہر مانتے ہیں
یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرت اسی
طریق سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند
قوی نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس
بارے میں روایت ملے۔

قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان

سجدہ اول طہارت کے اثرات ہر رنگ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری

الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَبَعَثَ هَذَا الْحَدِيثُ دَلَالَةً أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فِي الْمَسْجِدِ.

بَابُ فِي الرَّغْتَسَالِ عِدَّةَ مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ مَهْدِيٍّ
نَاسِئِيَّةً عَنِ الْأَعْمَرِ الْقَبَائِرِيِّ عَنْ خَلِيفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ ثَابِتِ بْنِ مَاجِيحٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَفِيهِ يَدُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَفِيهِ يَدُ
عَنْ أَهْلِ الْوَجْهِ بِشَيْءٍ مِنْ بِلْدَانِهِ إِذَا أَسْلَمَ أَنْ
يُغْتَسِلَ وَيُغْتَسِلَ بِمَاءٍ.

بَابُ مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسْبٍ الرَّاهِطِيُّ نَافِعًا
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَيْبَانَ نَافِعًا عَنْ الصَّغَانَةِ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْقُصَيْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ
عَنْ وَثْقَى بْنِ عَطَايَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَلُّوا بَنَاتِ أَهْلِ الْوَجْهِ وَخَوَارِجَ بَنِي آدَمَ
إِذَا دَخَلُوا الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ
أَبْرَأَ عَيْنُ هَذَا حَدِيثٌ لَمْ يَبْلُغْ إِلَى الْأَمِينِ هَذَا
الْوَجْهِ وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِدَلِيلٍ وَكَذَلِكَ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا.

بَابُ مَا ذَكَرَ مِنْ سِيمَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ

أَكْبَارِ الشُّجُودِ وَالظُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الثَّوْمَنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
بْنِ مَسِيٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ مَسْمُودٍ وَأَخْبَرَنِي يَزِيدُ

امت قیامت کے دن کھجوروں کی وجہ سے
روسشن اور روضہ کی وجہ سے پہنچ گھیاں ہو
کی ۔ اعضاء و عضو چک دار ہوں گے (امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبد اللہ بن بسر کی
روایت سے صحیح حسن طریب ہے۔

روضہ میں رائیں اعضاء سے ابتدا کرتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم روضہ کرتے ، کنگھی فرماتے اور نعین مبارک پہنتے
وقت راسنی طرف سے شروع کرتا پسند فرماتے
تھے ۔ ابو شعراء کا نام سلیم بن اسود بخاری ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے ۔

روضہ میں کتنا پانی کافی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روضہ میں دو رطل
(ایک سیر) پانی کافی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث طریب ہے جم سے ان الفاظ کے ساتھ صرف
شریک کی روایت ہے جانتے ہیں ۔ شعبہ نے بواسطہ
عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی
سے روضہ فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے ،

دو رو پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی
کے چھینٹے مارے جائیں اور چھینٹے کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا
جائے حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کھانا کھا کے

بْنُ خَضِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِّي يَوْمَ مَا لَقِيتُمُ عَزْرًا مِنَ السَّجْدَةِ
مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوَضُوءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ خَرَّجَ يَتَّبِعُ مِنْ هَذَا الرُّجْعُ مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ .

بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطَّلُودِ
۵۹۰ - حَدَّثَنَا هَذَا زَكَانُ الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ
بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ
فِي طَلُودِهِ إِذَا تَطَلَّاهُ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ فِيهِ إِذَا جَلَسَ
إِذَا اشْتَعَلَ وَابْنُ الْأَثَرِ الشَّعَثَاءِ اسْتَمْعَنَ مِنْهُ بَنُو الْأَثَرِ الْحَارِثِيُّ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ مَا يَجُزِي مِنَ الْمَاءِ فِي الْوَضُوءِ
۵۹۱ - حَدَّثَنَا هَذَا زَكَانُ وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يُمَيْسٍ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِي فِي الْوَضُوءِ بِلَالٍ
وَمَاءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ طَرِيفٌ كَرِهَ قُتَيْبٌ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَلَيْهِ هَذَا اللَّفْظُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِأَكْثَرِ
يَفْسِيلٍ كَخَمْسَةِ مَكَائِنَ .

بَابُ مَا كُرِيَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّحِيمِ
۵۹۲ - حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ مَعْدَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْأَسودِ عَنْ يُونُسَ
عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّحِيمِ يُنْعَمُ بِبَوْلِ الْغُلَامِ وَيُفْسَلُ بَوْلُ

ہوں جب روکھا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب دبر یا بائیں
الہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہشام و متوال نے اسے حضرت
تقدیر سے بروقا بیان کیا ہے۔ سعید بن ابی عمرو نے اسے
حضرت تمارہ سے ہی موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

جنبی کے لئے وضو کر کے کھانے اور سونے
کی اجازت

حضرت عمار بن اشعث سے روایت ہے بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ
کھانا پینا یا سنا چاہے تو نماز کے وضو سیاہ وضو کر لے۔
امام ترمذی سند راستے میں یہ حدیث حسن بھی
ہے۔

نقیصت مساز

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے کعب! میں تجھے اپنے بعداً فرمائے
سکرانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینا چاہتا ہوں جس نے انکے،
درد و دلوں کوڑھانکا (انکے قریب ہوا) انکے جھڑکی تصدیق
کی۔ ظلم پرانگی مرد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق
نہیں۔ اور نہ وہ عرض (کوڑھ) پروردگار کا اور نہ انکے درد و دل
کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن اس نے نہ تو انکے جھڑکی
تصدیق کی۔ اور نہ ہی ظلم پرانکا مددگار ہوا اسکا مجھ سے اور میرا اس سے
تعلق ہے اور میرے عرض پروردگار کا اے کعب! نماز میں ہے۔
درد و دل ہوں سے ٹھکانا ہے، اصدف گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا
ہے بطور چابی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! جو گشت
حرام سے پردہ ان چڑھتا ہے وہ آگ کے زلیخہ لاتی ہے اللہ ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق
سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حضرت سعید بن مسروق کی حدیث

الْحَابِیَةِ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمُوا إِذَا كَلِمًا
غَسَلًا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ زَعَمَ
هشام بن سالم سَمِعُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَعَهُ
سَعِيدُ بْنُ الْمَعْرُوفِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

باقی ۳۲۵ مَا ذَكَرَ فِي الرَّخَصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ
وَالنُّومِ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَانَ عَنْ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ الْمُرَّاسِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَى عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْوَيْهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ
يَاكُوفَ بْنِ أَبِي يَكُوفَ عَنْ يَكُوفَ بْنِ أَبِي يَكُوفَ عَنْ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَبِينٌ

باقی ۳۲۶ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ
بْنِ مَرْثُومٍ كَالْغَالِبِ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ النَّظَّارِ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ يَكُوفَ بْنِ أَبِي يَكُوفَ
بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُعِيدُ لِي يَا اللَّهُ يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ مِنْ أَمْرٍ أَوْ يَكُونُ رِزْقًا
مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشَى الْبُيُوتَ قَصَدَ قَلْبُهُمْ فِي كَيْدِهِمْ
وَأَعَانَهُمْ عَلَى كَلْبِهِمْ هُمْ قَلْبُ بَيْتِي وَلَسْتُ بِمَنْزِلَةِ
الْحَوَاسِ وَمَنْ غَشَى الْبُيُوتَ وَلَمْ يَغْشِ وَلَمْ يَصِدْقَهُمْ
فِي كَيْدِهِمْ وَلَمْ يَغْشِمْ عَلَى كَلْبِهِمْ فَهُوَ بَيْتِي وَأَنَا مِنْهُ وَبَدُو
عَلَى الْحَوَاسِ يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ الْعَلَوَةُ بِرُفْهَانَ وَالْعَوَامُ مَجْنُونَةٌ
حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تَطْفُحُ الْخَطِيئَةُ كَمَا يَطْفُحُ الْمَاءُ النَّارُ
يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ إِنَّهُ لَكَيْزُ الْخَمْرِ نَبِيٌّ مِنْ مَحْطُوطِ الْأَمْرِ
كَانَتْ النَّارُ أَقْنَى بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
لَا يَرْفَعُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَبَالَتُ مَجْتَدِ عَنْ هَذَا
الْحَدِيثِ كَذَبَ يَحْيَى بْنُ الْأَمِينِ حَدِيثٌ قَبِيحٌ

سے اے پکا اور اسے غریب بتلایا امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے یہ
حدیث ابن عمر سے بواسطہ عید اللہ بن موسیٰ غالب سے بیان کی۔

وَأَسْتَفْهَرُ بِهِ هَذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْأَحْمَرِ عَنْ مَوْلَى عَنْ غَالِبٍ وَهَذَا

بَابٌ مِنْهُ

وَفَرْجِ الْجَنَّةِ كَيْفَ دَرَجَتِهِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں
ارشاد فرمایا "اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان
شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اپنے امراء
کا حکم انور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاو گے۔ سلیم بن مامر
کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے پوچھا آپ نے یہ حدیث کب سنی؟
انہوں نے فرمایا، میں اس وقت تیس سال کا تھا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح
ہے۔

۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ ثَنَا
بْنُ الْحَبِيبِ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمٌ
بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا
اللَّهَ تَكُونُوا تَصْلَحُوا تَصْلَحُوا تَصْلَحُوا تَصْلَحُوا تَصْلَحُوا تَصْلَحُوا
أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَ كَعْبٌ قَدْ عَلِمُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ
قُلْتُ لِي يَا أُمَامَةَ مَنْذُ كَوْنِي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ
سَمِعْتُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

الْأَخْبَارُ إِلَى الصَّلَاةِ

ابواب نماز کا اختتام

ابواب زکوٰۃ

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زکوٰۃ دینے پر
تنبیہ

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ التَّشْدِيدِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کو اللہ کے سائے میں تعزیت فرماتے فرماتے
ہیں مجھے آمادیکہ کر اپنے فرمایا جب کہ تم ابھی لوگ قیامت کے دن
زیادہ غما میں ہیں حضرت ابوذر فرماتے ہیں میں نے سہل مجھے کیا ہوا؟
شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے فرماتے ہیں میں
نے عرض کیا "میرے پاس آپ پر خدا کی یاد رسول اللہ! وہ کون ہیں؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مال جمع کرنے والے مگر جس نے
ایسے ایسے ایسے دیا آپ نے اپنے آگے، وائیں اور بائیں طرف اٹھا

۵۹۶ - حَدَّثَنَا هُثَايَةُ بْنُ الشَّيْبِ ثَنَا ابْنُ مَعَاذٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَوْلَى عَنْ غَالِبٍ وَهَذَا
جَعَلَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ قَرَأَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ هُوَ الْأَحْسَنُ
وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ صَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّكَ
فِي شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ خَدَاكُ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْإِيمَانِ قَالَ
هَكَذَا وَهَكَذَا فَهَئِذَا بَيْنَ يَدَيْكَ عَنْ يَمِينِهِ

وَعَنْ سَمِيعٍ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ
فِيهِ عِلْمٌ إِلَّا أَقْبَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ تَكُونُ الْأَشْجَارُ أََشْجَارًا
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَكْفٍ وَكَيْفَ يُقَالُ لَهَا أَشْجَارُهَا بِغَيْرِهَا
لَهُمَا ثَمَرَاتٌ فَأَقْبَرُهَا عَابَتُ عَلَيْهِ أُولَٰئِكَ هَٰ أَصْحَابُ الْيَمِينِ
الْبَائِسِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَثُمَّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ قَالَ لَعَنَ مَا بَدَأَ الْكُفْرَ قَبْلَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْبَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ هَذَا
أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثُ حَسَنٍ وَصَحِيحُ وَثَمَّ إِلَى
ذِي جَنْدَبٍ بْنِ الشَّكْرِ وَكَانَ ابْنُ جُنَادَةَ .

٥٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْسَى عَنْ سَعْدَانَ الْقُرَظِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّائِمِ عَنِ
الضَّحَّالِ بْنِ مَرْجٍ قَالَ أَكْثَرُونَ أَصْحَابَ عَشْرَةِ
الْحَدِيثِ .

زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرس ادا ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو
قرآن پڑھ کر غرض لو کہو یا۔ امام قرظی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
غریب ہے اور کئی طرق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا اس کے علاوہ بھی عجب پر ہے، آپ نے فرمایا
نہیں البتہ یہ کہ تو نفسی صدقہ دے، ابن
عجمہ کا نام عبد الرحمن بن عجمہ بصری
ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پڑھے بعد ازاں ہمیں سجدہ ہواں موجود ہوں ایک دن ہم حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زبان پر کہہ بیٹھا

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُدِّيَتِ الزَّكَاةُ فَقَدْ
قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

٥٩٨ - حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَفْصٍ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
 بْنَ وَهَبٍ كَانَهُ وَابْنُ الْحَارِثِ عَنْ دُرَّاهِمَ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ
 عَنْ أَبِي عَمْرٍوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا ذَاتُ
 ذِكْرٍ مَالِكٍ فَكُنَّا قَضَيْتُ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَكُنَّا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَتَى ذَكَرَ الرَّكْعَةَ
 فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرَ لِرَأْسِ
 ابْنِ تَطْرَمٍ وَابْنِ حَبِيرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيرَةَ
 البصريُّ

٥٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا أبو علي بن عبد
الرحيم الكوفي ناسيeman بن المؤيد عن ثابت عن
النس قال كنا نلقى أن يبيد في الزمان العاقل مبال
الشيء صلى الله عليه وسلم وعن عبد الله بن عمار عن ذلك

إِذَا تَأَمَّرَ أَهْلُ الْكَلْبِ فَجَعَلْنِي يَدِي الْيَمْنَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَاكَ قَرْعَمُ لَنَا
 أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعْرِفُكَ يَا الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ
 وَخَصَّبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ
 عَلَيْنَا خَمْسَ صَوَابٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ الْكَلْبِيُّ الَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ
 يَهْدِيكَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ
 عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَدَقَ قَالَ يَا الَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ يَهْدِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا
 أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أُمُورِ الْإِسْلَامِ الذِّكْرُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ يَا الَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ
 أَمْرَكَ يَهْدِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْرِفُكَ
 إِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنْكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِ
 اللَّهِ مِنْ أَسْطَاحِ الْبَيْتِ سَبِيلًا فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ يَا الَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمْرَكَ يَهْدِيكَ فَقَالَ
 نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَدَعْتَ بِالْحَقِّ لَا أَدْرُ مِنْهُنَّ شَيْئًا
 وَلَا أَجَاوِزُهُنَّ فَعَرَّوْهُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ صَدَقَ الْأَمْرَانِ دَخَلَ الْجَنَّةُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
 هَذَا أَحَدُكَ حَسَنٌ فِي بَيْتٍ مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهِ وَقَدْ رَوَى
 مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوُجُوهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ
 أَهْلِ الْحَدِيثِ فَقَدْ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ إِذْ عَلَى
 النَّجَاحَةِ الْخَدْنِ عَلَيْهِ حَاوِيٌّ يَقُولُ لِلْكَسْبِ وَاجْتِهَادِ
 الْبَعْرِ إِلَى عَرْضِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَأَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورنہ اور چاندی کی زکوٰۃ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بیٹے تم سے روایت کے، گھوڑوں، عورتوں کی زکوٰۃ سنا کر دی پس چاندی
 کی زکوٰۃ ادا کرو چالیس درہم میں ایک درہم ایک سو تانے میں کچھ
 نہیں جب درہم چالیس نہیں پانچ درہم ہیں اس باب میں حضرت
 ابو موسیٰ بن جعفر بن حزم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی
 فرماتے ہیں ائمہ اور ابوالواض نے یہ حدیث بواسطہ ابوالحسن اور عامر بن عمرو
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکرم سے روایت کی ہے سفیان ثوری، ابی یوسف
 اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ ابوالحسن اور عاصم حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بیٹے امام بخاری
 سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں
 روایتیں ابوالحسن سے صحیح ہیں ہر گزتا ہے یہ روایت سفیان ثوری، عامر بن عمرو
 حدیث مشکوٰۃ، مسند ابی یوسف، سنن ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم
 امام ترمذی، مسند ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم
 ترمذی کے نام اور ابی یوسف، مسند ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم

اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے
 بارے میں ایک کتاب لکھی آپ نے یہ کتاب اپنے عمل کی طور
 نہیں بھیجی تھی کہ آپ کا وہ مال ہو گیا آپ نے اسے طور سے طاکر
 رکھا ہوا تھا آپ کے وہ مال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس
 پر عمل کیا ان کے پروردگار نے پر حضرت خدیق اعظم رضی اللہ عنہ نے
 اس پر عمل کیا اسکی تحریر یہ تھی پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے وہی
 میں در بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں
 اونٹ کا ایک سال چوبیس تک۔ اس سے زیادہ ہر سال بیس
 تک دو سال چھ، اس سے زیادہ پرتین سال بیس تک، اگر ساٹھ
 ہر ماہ میں۔ اس سے زائد پچیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کا چار سال

باب ما جاء في زكوة الذهب والورق

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ
 نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ عَنْ
 حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 عَدَدْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالزَّقِيقِ وَهَاتُوْا صَدَقَةَ
 الزَّقِيقِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَهَرًا وَدِينَهَرًا وَلَيْسَ فِي
 تِسْعِينَ وَوَاحِدَةٍ قِسْمٌ مَرْدًا أَبْلَغْتُ وَابْنَيْنِ فَيُؤْتَى خَمْسَةً
 دَرَاهِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَعَنْ وَثَنٍ
 حَزْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعَشِيُّ وَ
 أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
 صَمْرَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَرَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ
 وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْكَاذِبِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
 سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ
 بَلَا هَذَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يَحْتَوِلُ أَنْ يَكُونَ
 عَنْهُمَا جَمِيعًا

باب ما جاء في زكوة الإبل والغنم

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَيْثِ الْبَغْدَادِيُّ وَأَبُو هِنْدٍ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْطَلَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْأَنْطَلَقِيُّ الْأَعْلَى
 وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَمْرُو بْنُ الْقَوَامِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَكَرَّرَ لِحَجْرٍ
 نَالِي سَمَاءَ لِحَقِي فَيُؤْتَى فَعَلًا يَسْمِيهِمْ فَلَنَا فَيُؤْتَى
 بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَقِّي فَيُؤْتَى وَثَنٌ حَقِّي فَيُؤْتَى وَكَانَ فِيهِ فَيُؤْتَى
 مِنَ الْوَيْثِ مِثْلًا وَفِي عَشْرِ مِثْلًا أَنْ يَحْمَلَ عَشْرًا فَتَكُنْ
 شَيْئًا فِي عَشْرِينَ أَرْبَعًا شَيْئًا وَفِي خَمْسٍ وَعَشْرِينَ
 يَكُنْ مِثْلًا إِلَى خَمْسٍ وَتَكُنْ مِثْلًا نَا نَا وَتَكُنْ مِثْلًا
 لَكُنْ إِلَى خَمْسٍ وَتَكُنْ مِثْلًا نَا نَا وَتَكُنْ مِثْلًا إِلَى

پھر اس سے زائد پڑنے تک ایک سالہ دواؤنٹ، اس سے
 زائد ایک سو بیس تک میں دو سالہ دواؤنٹ، اس سے اوپر ہر
 پچاس میں ایک تین سالہ دواؤنٹ اور ہر چالیس میں دو سالہ دواؤنٹ،
 چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے یہ ایک سو بیس تک ہے اس
 سے اوپر دو سو تک میں دو بکریاں ہیں، اس سے زائد تین سو
 بکریوں تک میں تین بکریاں ہیں پھر ہر سو میں ایک بکری ہے۔
 سو سے کم میں کچھ نہیں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے
 اور جمع شدہ میں تفریق نہ کرے دو شریکوں کا حصہ برابر تقسیم
 کیا جائے زکوٰۃ میں بڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے۔
 زہری فرماتے ہیں زکوٰۃ لینے والا (عامل) بکریوں کو تین حصوں
 (یعنی اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ) میں تقسیم کر دے اور وصول کرتے
 وقت اوسط درجے سے وصول کرے زہری نے گائے کا
 ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، ہبیز بن حکیم
 بواسطہ والد اپنے دارا سے، ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم سے
 بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں مرثیہ ابن
 عمر، حسن ہے، احمد عام ثقہ کا اسس پر عمل ہے یونس
 بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے
 بواسطہ زہری، حضرت سالم سے متفقاً روایت
 کیا ہے صفیان بن عیین لے مرفوع روایت نقل
 کی ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس گایوں میں گائے کا ایک سالہ چھڑایا چھینا ہے اور چالیس گایوں میں دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام حرذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر نے عصفیہ سے اسی طرح روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر مطلق ہیں شریک نے یہ حدیث

يَسْتَبِينَ فَإِذَا أَرَادَتْ فَيْدُهَا جَاءَهُ عَمْرٌو إِلَى خَصْمِهِ وَسَبْعِينَ
فَإِذَا أَرَادَتْ فَيْدُهَا أَبْنَتُ الْبُرُونِ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا أَرَادَتْ
فَيْدُهَا أَحَقَّتْكَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا أَرَادَتْ عَلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَبَيْنَ كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّتْ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
أَبْنَةُ الْبُرُونِ وَفِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاءَ شَاءَ عَمْرٌو إِلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا أَرَادَتْ فَشَتَاتَانِ إِلَى يَامَتَيْنِ فَإِذَا
رَأَتْ فَثَلَاثَ وَغَيَا إِلَى ثَلَاثِ وَمِائَةٍ شَاءَ فَإِذَا أَرَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ وَمِائَةٍ شَاءَ فَبَيْنَ كُلِّ مِائَةٍ شَاءَ شَاءَ ثُمَّ لَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ وَحَتَّى تَبْلُغَ مِائَةً ذَلَا بِجُمُعَتَيْنِ مُتَعَتَيْنِ
وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مَجْتَمِعٍ مَخَالَفَةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَوْبِ بَطْنٍ فَإِنَّهُمَا يَتَرَجَعَانِ بِالشَّوْبَةِ وَلَا يُرْخَدُ فِي
الصَّدَقَةِ هِيَ مَتَّةٌ وَلَا ذَلَّتْ عَيْبٌ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا
جَاءَ الْمُصَدَّقُ قَسَمَ الشَّاءَ اثَلَاثًا ثَلَاثَ خِيَارَ ثَلَاثَ
أَوْ سَاطَ وَثَلَاثَ شَرَاهُ وَأَخَذَ الْمُصَدَّقُ مِنَ الرُّسْطِ وَلَعَمْرُ
يَذْكُرُ الزُّهْرِيُّ الْبَقْدُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ وَبِهِ مِنْ
حِكْمِهِمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَيُّ ذَرْبٍ وَالْأَسَى قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ جَوْدُ
أَبْنِ عَمْرِو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ بِفَتْوَا عَامَّةٍ
الْفَقَاهِ وَقَدْ رَوَى أَبُو ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرُهُ وَابْنُ عَسَى
الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرُهُ وَابْنُ عَسَى
سُفْيَانُ بْنُ حَسَنٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْبَقَرِ

٢٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُكَارِمِ وَالْبُوسَيْرِيُّ
الرَّاشِدِيُّ قَالَا نَحْنُ السَّلَامِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي
عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ الْبَقَرِ يَتِيمٌ أَوْ يَتِيمَةٌ وَفِي
كُلِّ أَرْبَعِينَ مِائَةً فِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
أَبُو عِيْنِي هَكَذَا رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ
حُصَيْنٍ وَعَبْدُ السَّلَامِ ثَمَّ كَافَكَ وَمَا فِي شَرِّكَ

وَكُوفَاةُ أَمْرِهِمْ وَالْبَقِ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَإِنَّا لَنَسْتَعِينُهَا
وَبَيْنَ اللَّهِ وَجَنَابِ فِي الْبَابِ عَنِ الصَّنَائِعِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَاحِبُ الْوَلَدِ
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِعٌ

بِأَنَّهُ مَلْجَأٌ فِي صَدَقَةِ الدَّوْرِ وَ
الشَّمْرِ وَالْحَبْرِ

٤٠٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْعَمَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَمَّا بَنِي الْعَمَلِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهِمَا
دُونُ خُمُسَةٍ وَدُونُ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمُسٍ
أَوْ أَقْ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيهِمَا دُونُ خُمُسَةٍ أَوْ فِي صَدَقَةٍ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

١٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَعْدِي فِي نَاسِطِيَّانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي صَعْنَةَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ الثَّيِّبِ
عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو وَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْبُرَيْجِيِّ قَالَ أَبُو عَرِيسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَسَنٌ صَوَّيْطٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجَبَّعْنَاهُ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْ مِائَةٍ
مِائَةٍ صَاعٍ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَّةٌ أَوْ سِتَّةٌ وَ
لَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسِ أَوْ مِائَةٍ مِائَةٍ وَلَا أَوْفَى مِنْهَا
وَرُبَّمَا دُونَ مِائَةٍ وَثَمَانٍ وَخَمْسٍ فِيهَا دُونَ
خَمْسِ مِائَةٍ وَخَمْسِ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسِ مِنَ الْإِبِلِ
مِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ
فِيهَا أَلْفَةٌ مِائَةً وَخَمْسًا وَخَمْسِ عِشْرِينَ مِنَ
الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسِ مِنَ الْإِبِلِ سِتَّةٌ

گھوڑے اور غلام پر کی زکوٰۃ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے غلام پر زکوٰۃ نہیں البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو سال گزرنے پر ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہوگی۔

شہد کی زکوٰۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس ٹھکوں پر ایک شہد زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکر صدیق اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند میں کلام کیا گیا ہے بنی کریم سے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی زیادہ بات ثابت نہیں ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور امام شافعی کا بھی یہ قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

فتاویٰ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہد پر عشر ہے جبکہ زمین سے ہو۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةً

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُمَيْدٍ وَابُو لَيْثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ وَطُعَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْبَيْتِ فِي قَرْبِهِ وَلَا قَبِيضٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُيُوتٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِيكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا لِلْجَاهِلِ صَدَقَةٌ إِذَا كَانُوا يَكُونُونَ لِلتَّجَارَةِ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ فَبَيْنَ أَكْمَالِهِمُ الزَّكَاةُ إِذَا أَحَالَ عَلَيْهَا التَّحْوِيلُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَاثِرٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْقَتَنِبِيِّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَشْرَاقٍ رِيقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَيَّارَةَ الْمَكِّيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثْتُ ابْنَ عَمْرٍو هَذَا سَنَادٌ مَقَالٌ وَلَا يَحْتَمِلُ مِنَ الْبَيْتِ صَدَقَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَسَمِعْتُ فِي هَذَا الْبَابِ كَيْفَ كُنْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَقٍّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ كَيْ.

بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ
حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوَّلَى نَاهَانُونَ ابْنُ حَبِيبٍ الطَّلَحِيُّ لَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَسْمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرِيٍّ يَذُتْ نَبْهَانَ .

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الْوَهَّابِ الشَّافِعِيُّ نَا الْوَيْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتَّى رُبَّ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْفُوقًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَوْلَى عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفًا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكَوْنِي بْنُ الْمَدِينِيِّ وَعَبْدُ هَمَّانُ بْنُ أَهْلِ الْعَدِيَّةِ وَهُوَ كَفِيرٌ الْخَلِيطُ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا زَكَاةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالتَّيَّافُغِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ مَالٌ تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَهِيَ الزَّكَاةُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَكَ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنْ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكَّى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَعَ مَالِ الذَّيِّ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَقْلُ الْكُوفَةِ .

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَزِيَّةٌ

مَالِ مُسْتَفَادٍ بِرَأْسِ سَلِّ مَزْنَةٍ سَ بِلَ
زَكَاةً نَحِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں حضرت سری بنت نبهان رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام ترمذی سند دیتے ہیں اسے یارب، بسید اللہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ تافع حضرت ابن عمر سے سرفوت روایت کیا ہے عبد الرحمن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث نے اسے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر مال زکوٰۃ پر سال پہنچے پہلے کہ مال میں ہو گیا تو پہلے کی مانند ملے کہ زکوٰۃ بھی دینی ہوگی سفیان ثوری اور ابی داؤد سجستانی

مسلمانوں پر حزیہ نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبیلے جائز نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

ابو کریب نے بواسطہ جریرہ قلوبس سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور حبیب بن عبد اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس کو قلوبس بن ابی تمبیان نے بواسطہ اپنے والد، سرسل روایت کیا ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی عیسائی مسلمان ہوجائے اس سے جزیہ ہٹا دیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مسلمانوں پر جزیہ عشد نہیں اس سے مراد جزیہ رقبہ ہے حدیث میں ایسے فقرہ موجود ہیں جو اسکی تفسیر کرتے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ مشرور یعنی جزیہ (مہر و نفاذ) پر ہے مسلمانوں پر نہیں۔

زیرات کی زکوٰۃ

حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سنہ ثانی میں، بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "اے مردو! ہمدرد کرو اگرچہ تمہارے زیرات سے جو کیونکہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔"

عمر بن عمار نے اپنی پھر بھی زینب زوجہ ابن مسعود سے اسی کے ہم معنی روایت سرزنس نقل کی ہے اور یہ حدیث ابی معاویہ سے صحیح ہے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت میں غلط کرتے ہوئے کہا کہ عمرو بن عمار نے زینب کے بھتیجے سے روایت کی ملاحظہ صحیح یہ ہے کہ عمرو بن عمار ہی

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَرُ نَاجِرٌ عَنْ قَالِبُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ عَنَّا بِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْصِلُكُمْ رِقَبَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ.

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاجِرٌ عَنْ قَالِبُوسَ بْنِ أَكْثَرٍ نَاجِرٍ عَنْ قَالِبُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ عَنَّا بِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْصِلُكُمْ رِقَبَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ وَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ عَقُورٌ إِنَّمَا يَغْنَمُ جُزْيَةُ الرِّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا لَيْسَ هَذَا أَحَدٌ قَالَ إِنَّمَا تُعْشَرُ عَلَى الْيَهُودِ وَالتَّصَارِثِ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَقُورٌ.

باب ماجاء في زکوٰۃ الحلی

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ عَنَّا بِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْصِلُكُمْ رِقَبَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ وَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ عَقُورٌ إِنَّمَا يَغْنَمُ جُزْيَةُ الرِّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا لَيْسَ هَذَا أَحَدٌ قَالَ إِنَّمَا تُعْشَرُ عَلَى الْيَهُودِ وَالتَّصَارِثِ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَقُورٌ.

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ عَنَّا بِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْصِلُكُمْ رِقَبَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ وَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُزْيَةٌ عَقُورٌ إِنَّمَا يَغْنَمُ جُزْيَةُ الرِّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا لَيْسَ هَذَا أَحَدٌ قَالَ إِنَّمَا تُعْشَرُ عَلَى الْيَهُودِ وَالتَّصَارِثِ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَقُورٌ.

زینب کے بیٹے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے سرغما روایت کرتے ہیں، کہ زیورات میں زکوٰۃ ہے اس کی سند میں کلام ہے عمار کا اس مسئلے میں، اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے سفیان ثوری، اور عبد اللہ بن مبارک کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمر، عائشہ، جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی ہیں کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ نہیں، بعض تابعین فقہاء سے بھی اس طرح مروی ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور احمد رحمہم اللہ کا یہی یہی حکم ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ روایتیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے لنگن تھے آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا ”نہیں“ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے لنگن پہنائے، عرض کرنے لگیں ”نہیں“ آپ نے فرمایا پھر زکوٰۃ ادا کرو، امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کرشمی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہے قس بن صباح اور ابن ابیہ اور زید بن عاصم میں ضعیف ہیں اس باب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح روایت ثابت نہیں ہے۔

سبز لوں کی زکوٰۃ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبز لوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا سبزی سے مراد حرکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس باب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث مسنی بن طلحہ نے بنی کریم صلی

عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْنَبٍ وَالصَّحَابَةِ اِمْتِنَانًا هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ
بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
رَأَى فِي الْحَبَشَةِ زَكَاةً فِي لِسَانِهِ مَقَالٌ وَاجْتَمَعَتْ
أَهْلُ أَوَّلِهِمْ فِي ذَلِكَ كَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ
فِي الْحَبَشَةِ زَكَاةً مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَفِطْرَةٌ وَهُمْ يَقُولُ
سَعْيَانُ الْفُتُورِيُّ وَجَدْتُ أَهْلَ الْحَبَشَةِ يَقُولُ بَعْضُ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ابْنُ عَمْرٍو
عَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي
الْحَبَشَةِ زَكَاةٌ وَلَكِنْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالتَّابِعِيُّ وَاحْمَدُ وَرَأْسُهُ.

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَانَ لِيُفَيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْحَبَشَةِ يَقُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيِّدِيهِمَا سَوَازِينَ مِنْ ذَهَبٍ
فَقَالَ لَهُمَا أَلَا تَرَيَانِ زَكَاةً فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِبَّانِ يَسْأَلُكُمَا اللَّهُ بِسَوَازِينِ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَتَا لَا قَالَ يَا زَكَاةً قَالَ الْيَهُودِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
قَدِيدٌ أَهْلُ السُّنَنِ بَنُ الْقَبَائِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَخُو هَذَا
وَالسُّنَنِيُّ بَنُ الْقَبَائِرِ وَابْنُ لِيُفَيْعَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ
وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

باب ما جاء في زکوٰۃ الحضرات

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ نَائِبُ عِيسَى بْنِ يُونُسَ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عِيسَى
بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْ الْحَضَرَاتِ وَهِيَ الْقَبُولُ فَقَالَ لَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى اسْتَأْذَنَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ
وَلَكِنْ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے علاوہ اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حسن سے مراد ابن عمار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبد اللہ بن مبارک نے اسے ترک کیا۔

منہجی زمین کی زکوٰۃ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں رسولان حقہ اور جنہیں دھبٹ وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حقہ ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث تھبیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور ہریر بن سبید سے بھی مرسل مروی ہے اور وہ صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عسری زمین میں رسولان حقہ مقرر فرمایا اور جنہیں ٹودل وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حقہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

مال یتیم کی زکوٰۃ

عمر بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے دادا سے روایت

وَأَمَّا يُرْوَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ كَلْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي الْحَضَرَةِ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ أَبُو بَرَسٍ وَالْحَكَمُ هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفًا شَدِيدًا وَغَيْرُهُ وَقَدْ رَكَهُ عَيْنُ الثَّوْبِيِّ الْمُبَارَكِ

باب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِي مَا يُسْتَقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

۶۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْفَقَّارُ فِي عَامِ سِتْرَةِ عَمْرِو الْعَرَنِيِّ الْمَدِينِيِّ نَالَ الْخَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي دُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا سَقَتِ الشَّجَرُ وَالْعَيْنُ الشُّكْرُ وَفِي مَا سَقَى بِالنَّخْلِ يَضَعُ الْعَشِيرُ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عَمَرَ وَجَابِرُ قَالَ أَبُو بَرَسٍ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَدِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْجِ وَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبِسَاطِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ أَحَبُّهُ وَقَدْ مَاتَ حَدِيثُ مَنْ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عَنِ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ

۶۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ تَابِعِيٌّ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ ابْنِ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَا سَقَتِ الشَّجَرُ وَالْعَيْنُ أَوْ كَانَ عَشِيرُ الشُّكْرُ وَفِي مَا سَقَى بِالنَّخْلِ يَضَعُ الْعَشِيرُ قَالَ أَبُو بَرَسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

باب مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

مَوْلَى النَّوْلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الشَّيْخِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الشَّيْخَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَن رَأَى
يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلَيْسَ يَجِدْ فِيهِ وَلَا يَتَرَكُهُ حَقًّا تَأْكُلُهُ
الصَّدَقَةُ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَأَيْنَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ
هَذَا الرَّجُلِ فِي رِوَايَاتٍ مُتَعَدَّةٍ مَقَالٌ لِأَنَّ الشَّيْخَ بْنَ الصَّبَّاحِ
يَعْتَمِدُ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عَمْرًا بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ كَرِهَ
الْحَدِيثَ وَكَانَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِصْرِ فِي هَذَا السَّابِ
فَرَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ السَّابِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَالِ الْيَتِيمِ كَرِهَهُ مِنْهُمْ عَمْرٌ وَوَلِيُّ وَعَلِيشَةُ وَبَنُو
وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالْهَارِثِيُّ وَأَحْمَدُ وَلَا تَحْقُوقُ وَتَأْتِ
طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْيَتِيمِ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ كَرِهَهُ وَبِهِ
يَقُولُ سَفِيَّانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَمْرٌ
بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَامِرِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو وَكَانَ تَكْلَفُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عَمْرِو وَبِهِ
شُعَيْبٌ وَقَالَ هَرَجِيذُ نَادَاهُ وَمَنْ سَمِعَهُ فَإِنَّا سَمِعْنَاهُ
وَمَنْ قَبِلَ أَنَّهُ يَحْدِثُ مِنْ صَحِيفَةٍ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ
عَمْرِو وَبِهِ شُعَيْبٌ وَيُثْبِتُونَهُ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَالسَّخَاوِيُّ
عَمْرٌ هُنَا.

پھر پاسے کا زخم صاف ہے اور دھینے میں پانچواں

42

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے کا زخم معاف
 ہے کان اور کتوان معاف ہے اور دینے میں پانچواں
 حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجَمَاعَةَ جَرَحُوا جَبَّارًا

وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ

٢٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَوِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحَمُوا جُحُومَ
حَبَارٍ وَالْمَعْدِنِ جُحُومًا وَالْمُفْرَجِ جُحُومًا وَفِي الرِّكَائِ

عبد اللہ بن عمرو، عبیدہ بن مسعود، عمرو بن عوف ترمذی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیحہ ہے۔

تہنئہ لگانا

عبد الرحمن بن سعد بن نذر فرماتے ہیں سہل بن ابی حمزہ ہماری مجلس میں آئے اور حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم کسی چیز کا اندازہ لگاؤ تو اسے دو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو اس باب میں حضرت عائشہ، عتاب بن اسید، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر علماء کا تہنئہ کے سلسلہ میں حدیث سہل بن ابی حمزہ پر عمل ہے امام احمدی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ غرض یعنی تہنئہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کچھ اور انگوڑ وغیرہ کا پہلے پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو مکران ایک تہنئہ لگانے والے کو بھیج کر اندازہ لگوائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی ماہر شخص یہ کہے کہ ہر کچھ اور انگوڑ کو کھنے کے بعد کتنے ہوں گے اس کو بھی لکھ لے اور اس کے عشر شہاب کر کے اسے بھی لکھ لے پھر ایک کو اس کے حال پر چھوڑ دے جو باقی ہے کرے جب پہلے پک جائے اس سے دسواں حصہ لے لے۔ بعض علماء نے اس کی تشریح اسی طرح کی ہے۔ امام مالک، اشافعی، ابو احمد احمدی رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایسے آدمی کو بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگوڑ اور بیجوں کا اندازہ لگاتے۔ اسی سلسلہ کے ساتھ فرمایا کہ انھوں کو اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کچھوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کچھوروں کی زکوٰۃ

الْخُمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عُبَادَةَ وَابْنِ الصَّامِتِ وَعَبْدِ بْنِ عَوْفٍ الْمَدَنِيِّ فَتَاهِبٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ

باب ماجاء في الخمر

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ أَبِي حُمَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَأَلَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حُمَيْلَةَ رَأًى سَجِيصًا فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا حَرَصَ مِنْ خَمْرٍ وَدَعَا الثَّلَاثَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَوْلًا فَدَعَا الرَّبْعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمَيْلَةَ جَدًّا لَمْ يَرَأَ فِي الْعِلْمِ فِي الْخَمْرِ وَبِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمَيْلَةَ يَقُولُ اسْتَوْقُوا خَمْرًا وَاحْتَمُوا الْخَمْرَ إِذَا دُرِيَكَ الشَّمَارُ مِنَ الرَّطْبِ وَالْجَنَبِ مِمَّا فِيهِ الزُّكُورَةُ بَعَثَ الشُّطْرَانُ خَافِضًا فَخَرَّ مِنْ عَيْنِهِمُ وَالْخَمْرُ أَنْ يَنْظُرَ مَنْ يَجِيرُ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَحْمِيهِمْ مِنْ هَذَا أَوْ مِنَ الرَّطْبِ كَذَا أَوْ مِنَ الشَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُخْضِعُ عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْخَمْرِ مِنْ ذَلِكَ فَيُكْبِتُ عَلَيْهِمْ شَقًّا يَحْمِيهِمْ وَيَبْنِي الشَّمَارَ مَا يَصْنَعُوا مَا أَحْبَبُوا وَإِذَا أَدْنَكَ الْإِمَارَ اخْذُ مِنْهُمْ الْعَشْرَ هَكَذَا فَاسْتَرَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَوْقُوا

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُمَيْلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْلَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عَلَى الثَّلَاثِ مَنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلًا فَدَعَا الرَّبْعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ

خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن مطرب ہے ابن جریر نے اسے بواسطہ ابن شہاب اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اپنی بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا حدیث ابن جریر غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب اصح ہے۔

ایماندار عامل کی شنیدیت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایسا خدار ماعل، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے، یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج حسن ہے اور یزید بن میاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے محمد بن اسماعیل کی روایت صحیح ہے۔

صدقہ لینے میں مدد سے تجاؤ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں دوسرے بڑھنے
 والا، روکنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن
 عمر، ام سلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
 مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس
 طریق سے سب سے زیادہ ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان
 میں سلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا
 ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

النَّاسِ مِنْ مَّالِكٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى
وَالْقَبِيحُ وَسَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ السُّعْتَدِيُّ وَالْقَبِيحُ
كَأَنَّهُمَا يَقُولُ عَلَى السُّعْتَدِيِّ مِنَ الْإِشْمِ كَمَا عَلَى
السُّعْتَدِيِّ إِذَا مَنَعَ .

انس بن مالک سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحیح نام حسن بن سعد ہے اور تہجد ذکر نماز رکعتوں والے کی مثل ہے اسے اسرار پر اس طرح گناہ ہے جس طرح کسی بند کو اسے پڑھ

بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَاجُوْنَا مَعْمُودُنَ بْنَ يَسِيدٍ عَنْ
مُجَالِدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
ﷺ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ إِذَا قَامَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَكَ وَكَفَّرَ
بِمَا نَكَرَ الْأَعْيُنَ يَوْمَئِذٍ

زکوٰۃ لینے والے کو غوث رکھنا

حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو دو تم سے رضا مندی سے ہی جدا ہوا۔

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو ثنا سفيان عن داود بن
القيمي عن جرير بن أبي النبي صلى الله عليه وسلم
قال أبو عيسى حديث داود عن الشعبي أصح من
حديث مجاهد وقد ضعف مجاهد بعض أهل
العلم وهو خير الخط.

سفیان نے بواسطہ رائد، شعبی اور حبر بن علی اللہ عزہ سے اس کے معنی روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے رائد کی روایت، مجاہد کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے، بعض علماء نے مجاہد کو ضعیف قرار دیا اور وہ کثیر الغلط ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَاقَةَ تَوَخَّدُونَ

٢٢٨ - حَدَّثَنَا وَثْقَى بْنُ سُوَيْدٍ الْيَمَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
 وَثْقَا بْنَ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ كَرِهَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا لَعَنَ الصَّدُوقُ وَمَنْ أَعْتَبَاهُ أَعْتَابَ أَكْبَحَ لَعْنَةٍ فِي الْقُرْآنِ
 وَأَكْثَرُ عِلَالٍ مَا يَشِيءُ فَأَعْلَى مِنْهَا فُلُوحُ مَا فِي الْأَبْيَاحِ
 عَنْ مَنْ عَتَابَ قَالَ أَبُو وَثْقَى حَدَّثْتُ أَبِي جَحِيفَةَ
 حَدَّثْتُ حَسَنَ عَرِيضِي

دیکھ جائے

حضرت عون بن ابی حمزہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مختصر کردہ) ماحل آیا اس نے ہمارے امیروں سے ذکرِ کوائف و رسول کی خبر فرمائی کہ وہ یہی فرماتے ہیں میں ایک یتیم بچہ تھا اس نے مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمزہ من غریب ہے

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

٤٣٩. حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ غَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
عَدَّ لَنَا كُفْرِيكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ

کس کو زکوٰۃ لینا پائز ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 بے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت

باب الزکوۃ

میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس طرح آگیا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کتنے مال سے غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم (پانچ سو) یا اس کی قیمت کا سونا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر میں کلام کیا ہے۔

عمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان بن عکیم بن جبیر سے یہ حدیث روایت کی ترمذی کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے کہا کاش! حکیم بن جبیر کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت کرتا۔ ان پر سفیان نے اس سے کہا کیا بات ہے۔ شعبہ حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں، انہیں بھی کرتے (سفیان نے کہا میں نے زہد سے سنا انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمن ابن یزید سے روایت کی ہے ہمارے بعض اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ترمذی، ابن مبارک، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پچاس درہم ہوں اس کے لئے اٹھنا جائز نہیں بعض علماء نے حکیم بن جبیر کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں گنجائش رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کسی کے پاس پچاس درہم ہوں یا زیادہ لیکن اسے ضرورت ہو تو وہ بے سکتا ہے امام شافعی اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

کس کو زکوۃ لینا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم علیہ السلام نے فرمایا غنی اور مذہب آدمی کو زکوۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ جثنی بن جنادہ اور تبصر بن عمار رضی اللہ عنہم سے بھی

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي بَرْصَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِمْ حَاجَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَجْهًا خَوْشًا أَوْ مُنَادًا أَوْ كَذًا وَخَرَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِمْ قَالَ الْخَيْرُونَ وَرَهْمًا أَوْ قِيَمَةً مِنَ الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ وَحَّالٍ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ نَكَّرَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيْلَانَ نَائِبُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ نَاسِئَانِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُكَّانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرَ حَكِيمِ حَدَّثَكَ بِهَذَا فَقَالَ لَمَسْئِيَانِ وَمَا لِحَكِيمِ لِحَدِيثِ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ لَعَمْرُكَ لَسَمْعَانِ سَمِعْتُ رَبِيْدًا بِحَدِيثِ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتِدَادُ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَهُمْ يَقُولُ الشُّرُوحُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْتَعْمَلُوا إِذَا كَانَ عَنْهُ لَتَجَلَّيْ خَيْرُونَ وَرَهْمًا أَوْ قِيَمَةً لَه الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَزِدْ هَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَشَعْرُوا فِي هَذَا وَكَالُوا إِذَا كَانَ عَنْهُ خَيْرُونَ وَرَهْمًا أَوْ كَذًا وَهُمْ مَحْكَمٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزُّكُوتِ وَهُمْ يَقُولُ أَشَافِعِي وَتَقِيْمُو مِنْ أَهْلِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ.

باب مَا جَاءَ مَنْ لَا تَجَلُّ لَه الصَّدَقَةُ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِبُ ابْنِ أَبِي بَرْصَةَ نَاسِئَانِ وَشُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيْلَانَ نَائِبِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي بَرْصَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِمْ حَاجَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَجْهًا خَوْشًا أَوْ مُنَادًا أَوْ كَذًا وَخَرَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِمْ قَالَ الْخَيْرُونَ وَرَهْمًا أَوْ قِيَمَةً مِنَ الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ وَحَّالٍ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ نَكَّرَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن عمرو، حسن ہے۔ شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ نیز مرفوع روایت کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اگر تندرست، کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر تندرست شخص محتاج برادر اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو کوئی اسے زکوٰۃ دے دے تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنیاد سوال پر ہے کہ سوال جائز نہیں۔

حضرت پیشی بن حبان سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جوہر الدوا کے مرقہ پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ میدان عنکبوت میں کھڑے تھے ایک امرا آیا اس نے آپ کی چادر سبک کا کاندہ پکڑ کر سوال کیا آپ نے اسے چادر مٹا فرادی اور وہ چلا گیا اس کے بعد سوال عرض کیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اگر تندرست کے لئے سوال کرنا جائز نہیں البتہ وہ فقیر جو نہایت قلت کو پہنچ چکا یا بہت مزدی حاجت والا، سوال کر سکتے ہیں اور جو شخص مال خرچ کرنے کے لئے لوگوں سے مانگے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی اور گرم پتھر کی صورت میں ظاہر ہوگا جسے وہ کھا لے گا پس جو چاہے کہ مال پر انکسار کرے اور جو چاہے نیاہ انکسار کرے اور بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم بردبر بن سلیمان سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص چھل خریدنے کی وجہ سے سعیت نزد ہوا اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عبد اللہ

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيَّةٍ فِي الْبَابِ مَعْنَى ابْنِ مِرَّةٍ وَحَبِيبِي بْنِ جَنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ الْكَلْبِ قَالَ أَبُو حَلِيمَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَعَرَفْتُهُ وَقَدْ رَوَيْتُ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي حَلِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيَّةٍ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَرِيْبًا مُحْتَاجًا وَكَفَرِيْكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ أَجْزَأَ مِنَ التَّصَدُّقِ جِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَجِهَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ ۶۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْكِنْدِيُّ تَابِعَهُ الرَّحْمَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ جَنَادَةَ السَّكَلَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ آتِيٌّ بِمَدَنَةِ أَثَاةٍ يَقْرَأُ مَا كُنْتُ يَطْلُغُ يَدَايِهِ فَمَسَّ لِسَانِي خَاطَمَهُ فَهَبَ فَرَحْتُ ذَلِكَ خُزْمَتِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ وَلَا لِذِي فَنٍّ مَذْقِمٍ أَوْ غَنَمٍ مُفْطِمٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِقَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَعْرًا مَا كَلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَنْ شَاءَ ثَلَاثِينَ وَمَنْ شَاءَ فَيَكْفُرْ حَتَّى يَمُوتَ مَخْمُومًا بَنُ غِيلَانٍ نَأْيَ حَقِيْقٍ أَوْ مَعْنَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو حَلِيمَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَاتُ مِنَ

الْفَارِسِيِّينَ وَغَيْرِهِمْ

۶۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْبَبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِي رَسُولُ

نے فرمایا "اس پر صدقہ کرو" لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن وہ اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں مل جائے اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی آپ پر بچتے دیکھا یہ صدقہ یا تحفہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو نہ کھائے اور اگر کہتے ہیں یہ ہے تو تناول فرماتے۔ اس باب میں حضرت سلمان، ابوہریرہ، انس، اور حسن بن علی، الزبیری (معروف بن دامل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن امک ہے) میمون (یا مہران) ابن عباس، عبد اللہ بن عمرو، البراء، عبد الرحمن بن ملجم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، عبد الرحمن بن ملجم نے عبد الرحمن بن ابی عقیل سے بھی یہ حدیث سرفرا روایت کی ہے۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ تیشری ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بہز بن حکیم حسن عزیز ہے۔

حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوئی کو زکوٰۃ لینے بھیجا اس نے البراء سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ اس سے آپ کو بھی کچھ مل جائے انہوں نے فرمایا "صدقہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے بغیر نہیں جاؤں گا" چنانچہ حضور کی بارگاہ میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شمار ابتاعہا فصارت
میتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا
فلصدق اناس عینہ فلم یبلغ ذلک وحاء وینہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرم ما یم خدا
ما وجد ثم ولیس لکم الا ذلک ففی البای من عینہ
وحویریہ والنس قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید
حدیث حسن صحیح۔

باب ما جاء فی کرہیۃ الصدقاتہ للیتی صلی

اللہ علیہ وسلم و اهل بیتہ و موالیہ
۶۳۳۔ حدیثنا بحدیث ابی بکر بن ابراہیم و یوسف
بن سعید الطبری قالوا یا یوسف بن حکیم عن زبیر عن
جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اُتی بشئ قال اصدقۃ فی امرہد یا من قالوا
صدقۃ لفریاء کل وان قالوا ہدیۃ اکل و فی الباب
عن سلمان و ابراہیم و زبیر و الحسن بن علی و
ابی عیسیٰ حدیث معاف بن واصل و اسعد بن زید بن
ملک و میسر بن افریہ ان و ابن عباس و زبیر اللہ
عن و ابی رافع و عبد الرحمن بن علقمہ و قد روی
هذا الحدیث ایضا عن عبد الرحمن بن علقمہ
عن عبد الرحمن بن ابی عقیل عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و حدیث بہز بن حکیم اسنادہ معاف و یوسف
حدیث القشیری قال ابو عیسیٰ حدیث بہز بن
حکیم حدیث حسن عزیز۔

۶۳۵۔ حدیثنا محمد بن النکفی نام محمد بن جعفر نا
شعب بن الحکم عن ابن ابی رافع عن ابي سلمہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحث رجلاً من انہما
على الصدقاتہ فقال لکی رافع احبونی کما احببنا
فقال لکی عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکالہ

عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَاطِمَةَ
ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْسَيْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكَاةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لِحَقًّا سَوَى الزَّكَاةِ
كُنْتُمْ تَلَاهِدُونَ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ لَا تَبْسُ الْيَتْرَانِ تَوَلَّوْا
وَجُوهَكُمْ الْآيَةَ

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَامٌ حَدَّثَنَا
بْنُ الْكَثِيرِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ
قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لِحَقًّا سَوَى الزَّكَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ لَأَسْنَدُهُ كَالْبَيْتِ يَدُلُّكَ وَأَبُو حَمْدَةَ مِمَّنْ يُوثَقُ
بِصَدَقَتِهِ وَدَوَّى بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
هَذَا الْحَدِيثُ وَقَوْلُهُ وَهَذَا أَصَحُّ

میں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ
کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ
کے علاوہ بھی حق ہے، پھر آپ نے سورہ
بقرہ کی آیت ”لیس البران تولوا الخ“ تلاوت
فرمائی۔

حضرت ناظم بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مال میں زکوٰۃ
کے علاوہ بھی حق ہے“ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
اس حدیث کی سند قوی نہیں ابو حمزہ میمون احمد
حدیث میں ضعیف ہیں، بیان اور اسماعیل بن سالم
نے اس کو شعبی سے ان کے قول کے طے پر نقل کیا
اور یہ اصح ہے۔

باب ۴۵۵ مَا جَاءَ فَضْلُ الصَّدَقَةِ

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ يَسَافٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضْلُ
أَحَدٍ بِصَدَقَةٍ مِنْ حَلِيبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الْغُلَاقَ
الْأَخْضَرُ الرَّحْمَنِ بَيْتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ قَمَرَةً تَرْتَوِي
كَمَنْ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَغْطَرُ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يَرَى
أَحَدُكُمْ قَلْبَةً أَوْ فَصِيلَةً فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَاتِمٍ وَالنَّسَبِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَ
حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدُوٍّ وَ
بُرَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثُمَامٌ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ قَاتِبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ جَدَّ
عَفْصَانٍ قَالَ شَعْبَانُ لِعَظِيمٍ مَعْنَانٍ قَالَ فَأَى الصَّدَقَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دل کی خوشی سے صدقہ دیتا ہے اور
اللہ تعالیٰ خوشی سے دے جوئے صدقہ کو قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
جو رحمن ہے اسے اپنے دامن ہاتھ (قبولیت سے کنایہ ہے) میں پکڑتا
ہے۔ اگر وہ کھجور ہو تو اس کے دست اقدس میں بڑھتی ہے یہاں تک کہ
وہ اس کا ثواب اپنی بڑی بھائی سے جسطرح تم میں سے
کوئی اپنے بھائی یا درود پھرنے والے پھرنے کو پاتا ہے۔
اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی طالب، عبد اللہ بن ابی اوفی
عائشہ بن حرب، عبد الرحمن بن عوف، عبد ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
نکدہ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح
ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا رمضان شریف کے بعد کس مہینے کے
روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا ”تکیم رمضان کے لئے
شعبان کے روزے رکھنا“ پوچھا کیا ”کون سا صدقہ افضل ہے“

آپ نے فرمایا: ”رمضان شریف میں صدقہ دینا۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ حرثین کے نزدیک قوی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غنہ کو ختم کرنا اور بری حالت کو دور کرتا ہے۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ صدقہ قبل فرماتا ہے اور اسے اپنے واسطے ہاتھ میں پکڑتا ہے پھر اسے تمہارے لئے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھٹے کے نیچے کو پاں کر دیتا ہے یہاں تک ایک قدم اور ساڑھی چل کر ہوتا ہے اس کی تصدیق قرآن پاک میں بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا: ”وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقات لینا ہے اللہ تعالیٰ سداً کر مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح سرفرازی روایت ہے، یہ حدیث اور اس طرح دوسری روایات جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات (ہاتھ پاؤں وغیرہ) اور ہرات آسمان و دنیا پر اتارنے کا ذکر ہے کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ روایات ثابت ہیں اور ان پر ہلکا ایمان ہے ان میں کسی قسم کا وہم نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ کیر نکر ہے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں ان احادیث کو کینیت کے بغیر ہی پڑھنا اور انا اچا بیٹے، اہل سنت و جماعت کا یہی قول ہے جہیہ فرقے نے ان روایات کا انکار کیا اور کہا یہ تشبیہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہاتھ صبح اور عصر کا ذکر فرمایا جہیہ نے ان آیات کی تفسیر و تادیل اہل علم کے تفاسیر کے خلاف

أَفْضَلُ قَالَ صَدَقْتُ فِي رَعَضَاتٍ قَالَ أَبُو عِيْشٍ هَذِهِ حَدِيثٌ عَنْ يُونُسَ وَصَدَقْتُ عَنْ يُونُسَ يُونُسَ جَدُّهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِي.

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرٍ وَالْمُهَاسِنِيُّ نَا عِدَا اللَّهِ ابْنُ عِيْشَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبِيدٍ عَنْ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ قَدْ كَفُرَ وَبَيِّنَةُ الشُّرُوقِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّدِّاقِ وَنَا فُلَيْحُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُصَنِّوٍ نَا الْفَرَّاسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَلْغِي مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُؤْتِيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يَرِي فِي أَحَدِكُمْ مَخْرَجاً حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَتُغْفِرُ لِمَنْ أُحِبَّ وَتُصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَسْتَحْيِ اللَّهَ الْبَرَّ وَبِرِّ الصَّدَقَاتِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ عَدُوٌّ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْيَلِيمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَمَا يَشِبُّ هَذَا مِنَ الزُّوْءِ أَيْكَلُ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَكَذَلِكَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَا قَالُوا كَيْفَ تَكُونُ الرُّوَايَاتُ فِي هَذَا وَلَكِنْ مِنْ مَعَادِكُمْ يَتَوَهَّمُونَ وَلَا يَقَالُ كَيْفَ لِهَذَا رَوَى عَنْ مَالِكٍ بَنِ أَنَسٍ وَسُيَيْدٍ بَنِ عِيْشَةَ وَحَبُّو اللَّهِ بَنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ مَرْدُهَا بِذَلِكَ كَيْفَ وَهَكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَأْسُ شَيْئٍ وَاجْتِمَاعِهِ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَأَنْكَرَتْ مَعَهَا وَانْفَالَتْ وَقَالُوا هَذَا كُفْيَةٌ وَكَذَلِكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدِ وَالشَّمِّ

کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے نہیں پیدا کیا بلکہ ہاتھ سے مروی قدرت ہے اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں تشبیہ تبہرتی جب یہ کہا جاتا کہ (اس کا) ہاتھ (دوسرے) ہاتھوں کی طرح ہے یا (اس کی) سمیع (دوسروں کی) سمیع کی طرح ہے یہ تو تشبیہ ہے لیکن جب یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ (سمیع اور بصیر ہے لیکن بلا کیفیت ہے اور کیفیت و شلیت کا ذکر نہ ہو تو تشبیہ نہ ہوگی اور یہ اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا "اس کی مثل کوئی چیز نہیں رہی سنئے دیکھئے والا ہے۔"

سائل کا حق

امام مجید رضی اللہ عنہما راخبرت علی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا (فرمائی ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یا رسول اللہ! ایک سکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں کیا کر دوں!) "یا رسول اللہ! اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تیرے پاس اسے دینے کے لئے ہے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہ ہی اسے دے ڈال۔ اس باب میں حضرت علی حسین بن علی (ابوہریرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام مجید حسن صحیح ہے۔

مولفین قلوب کو صدقہ دینا

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگ خین کے دن مال عطا فرمایا۔ حالانکہ اس وقت آپ میرے نزدیک غرق میں سب سے زیادہ قابل نفرت تھے آپ مجھے مسلسل دیتے رہے یہاں تک آپ میرے نزدیک غرق میں سے محبوب ترین ہو

وَالْبَصَرُ فَمَا وَلَّتِ الْجَمْعِيَّةُ هَذِهِ الْآيَاتِ وَفَتَرُهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَتَرَ أَهْلُ الْوَعْدِ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ أَدَمَ يَدَيْهِ وَقَالُوا إِنَّهُمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَخَالَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُمَا يَكُونُ التَّشْبِيهُ إِذَا قَالَ يَدًا كَيْدًا أَوْ مِثْلَ يَدٍ أَوْ سَمِعَ كَسَمِعٍ أَوْ مِثْلَ سَمِعٍ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ كَسَمِعٍ أَوْ مِثْلَ سَمِعٍ فَهَذَا التَّشْبِيهُ وَإِنَّمَا قَالَ كَمَا قَالَ اللَّهُ يَدًا وَسَمِعًا وَبَصَرًا وَلَا يَقُولُ كَيْدًا وَلَا يَقُولُ سَمِعًا وَلَا كَسَمِعٍ فَهَذَا الْإِكْرَارُ تَشْبِيهًُا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

باب ما جاء في حق السائل

۶۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ سَجِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَتْ مَثْنُ بِلَيْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَيَكُونُ مَقُولُ بَابٍ كَمَا أَجَدُّ لَنَا أَوْ طَبِيبٌ رَأَى مُنْقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَرَّ تَجِدُ عَلَانِيَةً أَوْ طَبِيبًا رَأَى مُنْقَالَ مَحْرُوقًا فَادْعُ بِجَبْرِ الْبَصَرِ فِي يَدَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَيْنٍ وَحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي مَامَةَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ما جاء في إعطاء المولف قلوبهم

۶۴۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَلَّالِ نَائِبِي بَنِي إِدْرِيسَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّبْيِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَحَتَيْنِ وَاحِدَةً لَا يَنْفَعُ الْخَلْقَ وَاحِدَةً كَمَا أَنَّ الْيَبْلُغِي شَقِيًّا إِنَّهُ لَا سَبَبَ الْخَلْقِ

گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حسن بن الحسن نے مجھ سے یہ حدیث
یاس کے شاہ حدیث بیان فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابو سعید
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث صفوان و معروفہ نے بواسطہ زہری سعید بن مسیب
رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ صفوان بن امیہ نے فرمایا کہ آخر تک
یہ حدیث صحیح اور اظہر ہے کہ سعید بن مسیب بواسطہ صفوان بن
امیہ سے روایت ہیں مولفین ثوب کو ذکر کرتے ہیں علماء کا اختلاف
ہے اکثر علماء فرماتے ہیں نہ وہی جائے وہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ
تھے جنکے دل کو عبد رسالت میں اسلام کے لئے نرم کیا جا رہا تھا
یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے لیکن آج اس مقصد کے لئے ان کو
ذکر (و معروفہ) نہ وہی جائے۔ سفیان ثوری، ابی کوفہ وغیرہم کا
یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء
کا خیال یہ ہے کہ جو لوگ آج بھی اس حالت پر ہیں
اور مسلمانوں کے امام کی رائے ان کو ذکر
دینے کے حق میں ہے تو دنیا جائز ہے امام شافعی
کا یہی قول ہے۔

صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا
ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے
اپنی ماں کو ایک اونٹنی صدقہ دی تھی اب اسیری میں گر گئی، آپ
نے فرمایا تیرا ثواب لازم ہو گیا اور وہ اونٹنی وراثت میں تیری
طرف لوٹے گی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے ذمہ ایک
پیسے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں
آپ نے فرمایا تم اس کی طرف سے روزہ رکھو اس نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا کیا میں اس کا حج
سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بریدہ سے یہ حدیث حضرت

إِلَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِهَذَا أَوْ
يُسَوِّدُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا
صَفْوَانُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ
أَبْنِ السَّيِّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَدِيثُ أَصَحُّ
فَأَشْبَهُهُ بِأَنَّهُ مَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ أَنَّ صَفْوَانَ
بْنَ أُمَيَّةَ وَكَانَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي إَعْطَائِهِ لِلْعَنْفَةِ
فَقَوَّيْتُمْ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَا يَعْطَوْنَ وَكَانُوا
إِنَّمَا كَانُوا أَقْوَمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعْتُمْ كَانُوا يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى اسْتَمْتَعُوا وَلَمْ
يَبْدَأُوا أَنْ يَعْطُوا الْيَوْمَ مِنَ الزُّكُورَةِ عَلَى بِطْنِ هَذَا
الْبَغْدَادِيِّ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ
بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلَى وَجْهِ حَالٍ هُوَ لَا يَصَالِي
أَكْرَمًا إِنَّ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ مَا عَطَاهُمْ حَازَ
ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

باب ما جاز في المتصلقات يربوا صدقات

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَحْوُ بَنِي مُسَيْمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ عَنْ أَبِي
قَالَتْ فَكُلْتُ جَالِسَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ
أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَصَدْتُ
عَنِ رُحْمَى بَجَارِيَةٍ وَأَنْتَ مَا تَنْتَ قَالَ وَجَبَ اجْرَاءُ
رَدِّهَا عَلَيْكَ الْبَيْرَاتُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِثْلُهَا
صَوْمٌ مِنْهَا فَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرَى حُجَّتِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عَنْهَا قَالَ لَعَنَ
يَحْيَى عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُعْجَمٌ لَا
يَعْنِي وَنَحْنُ حَدِيثٌ مُعْتَدٍ قَوْلُ الْأَمِينِ هَذَا الرَّجُلُ وَنَعْنُ
نَحْنُ بَيْنَ عَمَلٍ وَرَفْعَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلِ عَلَى

اسی طریق سے معروف ہے عبد اللہ بن عمار محدثین کے نزدیک تھے
ہیں اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ دے پھر اس کا
دارث ہر بائے تو اس کے لئے حلال ہے، بعض علماء فرماتے ہیں صدقہ
ایک ایسی چیز ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دی ہے لہذا دارث ہر نیچے
بعد واجب ہے اگر دوسری روئے سیاق و سباق میں صدقہ ہر نیچے عبد اللہ بن عمار روایت
کے ہے۔

صدقہ واپس لینا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ
کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت کر دیا
کہ خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”صدقہ تو واپس نہ لو“ امام ترمذی مندرجاتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر
عمل ہے۔

میت کی طرف سے صدقہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے
اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے لے لے پھاڑے گی؟“
آپ نے فرمایا ”ہاں“ ”پھر پائے گا“ اس نے عرض کیا میرے پاس
ایک بارغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ بارغ: ایک طرف سے مندرج
دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے
وہ فرماتے ہیں میت کو صرف صدقہ اور دوا پہنچتی ہے بعض محدثین
نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار اور مکرر ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے منسل روایت کی ہے عزت کا معنی ”بارغ“ ہے۔

بیری کا خزانہ کے گھر سے خرچ
کرنا

حضرت ابوالفضل بلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

هَذَا جَدُّ الْكُفْرَاءِ هَلِ الْيَعْلَمُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَصَدَّقَ
بِصَدَقَةٍ كَثُرَتْ قُرْبَاهَا حَدَّثَنَا لَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا
الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فَإِذَا أَوْفَرَهَا لِيَجِبَ أَنْ
يُصَرَّفَهَا إِلَى مِثْلِهِمْ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي دُرِّهِ
بْنُ مَعَاوِيَةَ هَذَا الْوَحْيُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُورِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۳۶ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قُرَيْشٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَى
جَبَّارٌ فَكَرَّادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ
صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ الْكُفْرَاءِ الْيَعْلَمُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۶۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ
زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُفَيْرٌ عَنْ وَثِيكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
تُرِيَّتُ أَفِينَعَهَا إِنْ تَصَدَّقْتَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَأَنْ لِي مَعْرُوفًا بِشَهْدَةِ أَفِيٍّ قَدْ تَصَدَّقْتَ بِهَا
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ
الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَيْسَ شَيْءٌ يُصَلُّ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ
وَالْمَدَدُ عَلَيْهِ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو
بْنِ وَثِيكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ لِي مَعْرُوفًا يَعْنِي بَسَاتًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْعَةِ الْمَرَأَةِ مِنْ بَيْتِ
زَوْجِهَا

۶۳۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ کے فضل کے نصیب میں ارشاد فرمایا کوئی عورت، خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ خرچ کرے، عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نام بھی نہیں دے سکتی؟ آپ نے فرمایا یہ ہمارے افضل مالوں سے ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، امراء بنت ابی بکر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی امام حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی کریم سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور خاوند کے لئے اس کی مثل ہے غزائچی کے لئے بھی اس کے برابر اور کسی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ خاوند کے لئے کمانے کا اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت نیک نیتی کے ساتھ خاوند کے گھر سے بغیر اس کا نقصان کے صدقہ دے تو اسے خاوند کے برابر ثواب ہوگا عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور غزائچی کے لئے بھی اس کے برابر ثواب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ، ابواسطوخمڑی کی حدیث سے اس میں ہے عمرو بن مویہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا۔

صدقہ فطر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مہر رسالت میں صدقہ فطر ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پھل

شَرَحَ بَيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَافِي عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَاهِجِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حُجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَبِغُوا مِرَاةً شَيْئًا مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَنْ زَوْجَهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْخَلَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ مَنْ سَعِدَ بِأُزْوَاجٍ فَقَامَ وَأَسَاءَ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ وَأُزْوَاجُ هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَعَائِشَةُ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِئَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَصَدَّقْتَ الْمَاءَ أَفْءَ مِنْ بَيْتٍ لَوْ جَاهَا كَانَ لَهَا بِهَا أَجْرٌ وَ لِلزَّوْجِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَ لِلْخَالِ بْنِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَلَا يَقْضَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَمْ يَمَّا كَسَبَ وَ لَهَا بِهَا أَفْءَتْ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْرَانَ نَا الْمُؤَدِّبُ عَنْ سَمِيانَ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ الْمَاءَ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا بِطِيبٍ لَهَا بِهَا أَجْرٌ مِثْلُ مَا كَانَ لَهَا وَ بِمِثْلِ أَجْرِ مَا تَوَدَّ حَسَنًا وَ لِلْخَالِ بْنِ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ هَذَا صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ لَا يَدْرِي حَدِيثُهُ عَنْ مَسْرُوقٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۶۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْرَانَ نَا وَ كَيْفَ عَنْ سَمِيانَ عَنْ تَيْمِيزٍ عَنْ سَمِيانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَكُمْ خَيْرٌ ذِكْرُ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ

دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے انہوں نے لوگوں سے اس
بارے میں کلام کیا اللہ فرمایا میرے خیال میں شامی گندم کے دو ملائیک
صاع کھجور کے برابر ہیں۔ ابو سعید فرماتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل
شروع کر دیا لیکن میں اسی طریقے سے دیتا رہا جس طرح حضور کے
ساتھ میں دیتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے
اللہ بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک ہر چیز
سے ایک صاع ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم
اللہ کا یہی قول ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں
گندم کے سوا ہر چیز کا ایک صاع ہونا چاہیے لیکن گندم
نصف صاع کافی ہے، سفیان، ترمذی،
ابن مبارک، اور اہل کوفہ کے نزدیک گندم
کا نصف صاع ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا
سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مکرمہ کی شاہزادیوں پر ایک منادی بھیجا
راس نے اعلان کیا (سن لو! صدقہ نظر دے دو گندم
یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد،
غلام، پھر گئے اللہ عزوجل (سب) پر واجب ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع
کھجور یا ایک صاع جو صدقہ نظر واجب فرمایا حضرت ابن عمر
فرماتے ہیں پھر لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر کیا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت
ابو سعید، ابن عباس، عمار بن عبد الرحمن کے دادا ابو ذباب
ثعلبہ بن ابی سفیر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مستقر ہیں۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا وَثَلَاثَةً
طَعَامًا أَوْ صَاعًا وَثَلَاثَةً شَعِيرًا أَوْ صَاعًا وَثَلَاثَةً أَقْصَاعًا
مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ تَزَلْ تُخْرِجُهُ حَتَّى
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَكَانَ جَيْتًا مَكْرَبًا
النَّاسُ إِنْ لَمْ يَرَوْا مَدَّيْنِ مِنْ سَمَاءِ آدَمَ النَّهَامِ تَعْدِلُ لَنَا
وَمَنْ كُنِيَ قَالَ فَكَلَّمَ النَّاسَ بِأَلَاكِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا
أَزَالَ أَخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتَدَ بِتَحْوِيلِ
أَهْلِ الْإِسْلَامِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ
الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ مِصْرَاعٌ إِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَإِنَّهُ يُخْرِجُ نِصْفَ صَاعٍ
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ
الْكُوفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ أَنَا سَأَلْتُهُ
بُنْتُ لُحْجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
مَنَاوِلًا فِي بَجَاهِ مَكَّةَ إِلَّا أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَ وَأُنْثَى حُرًّا وَعَبْدًا صَبِيرًا أَوْ كَبِيرًا
مُدًّا مِنْ كَعْبٍ أَوْ سَوَادٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو
عَبْدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ كَافٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الْبَنِّ كِرًّا وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ
وَالْعَبْدَ صَاعًا مِنْ تَبَا أَوْ صَاعًا مِنْ تَعْبِيرٍ قَالَ
فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِی الْبَابِ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَجَدَّ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ
وَعَلْبَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر سلطان آزاد یا غلام، مرد یا عورت پر فرض فرمایا ہے۔ فرمایا: امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر سے صحیح ہے ایک نے اسے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ایوب کی طرح سرفراہ روایت کیا ہے اور اس میں مسلمانین کے اتفاق رائے ہیں کئی دوسرے راویوں نے بھی نافع سے یہ روایت نقل کی لیکن "من المسلمین" کا ذکر نہیں کیا۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں جب کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کا صدقہ فطر ادا نہ کرے امام مالک، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان کی طرف سے بھی مالک اگرچہ وہ غیر مسلم ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سن غریب ہی ہے علماء کے نزدیک نماز عید کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

زکوۃ جلدی ادا کرنا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوۃ ادا کرنے کے بارے

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَحْنُ
كَامَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرَفَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ
مَصْنَعَاتِ مَاعَانَ كُنْهًا أَوْ مَعْلَمًا مِنْ هَرَفِ يَزِيدُ عَلَى كُلِّ حَبْ
أَوْ حَبِّ ذَكْرًا أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
أَبْنُ عَمِّ حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ
أَبِي رَيْبٍ وَفِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَدَّاهُ عَنْهُ وَاجِدُ عَنْ
كَافِرٍ وَكَفَرِيَّةٌ كَرَّرَهَا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَيْدُهُ
مُسْلِمِينَ لَمْ يَزِدْ عَنْهُمْ مَدَقَّةَ الْفِطْرِ وَهُوَ كَوْنُ
مَالِكٍ وَالْأَهْلُ لَيْسَ وَأَحَدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَزِيدُ مِنْهُمْ
وَلَوْ كَانُوا أَعْدَاءَ مُسْلِمِينَ وَهُوَ كَوْنُ الْفُزَارِيِّ وَابْنِ
الْبَرَاءِ وَاسْحَقُ .

باب ماجاء في تقديمها قبل الصلوة

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو عَمْرٍو
الْحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ
أَبِي الْبَرَاءِ نَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ
بِإِسْرَاحِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْعُدَّةِ وَالصَّلَاةِ وَيُزِدُ الْفِطْرَ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَهُوَ
الَّذِي لَا يَسْتَحِبُّ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخَيَّرَ الرَّجُلُ مَدَقَّةَ
الْفِطْرِ قَبْلَ الْعُدَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .

باب ماجاء في تعجيل الزکوۃ

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِعٌ
بْنُ مُسْهِرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ تَعَجُّاجِ بْنِ
دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ عَبْدِ

میں پرچا تو آپ نے ان کو اسس کی اجازت دے دی۔

عَنْ عِثْرِ بْنِ أَبِي النَّعَّاسِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوَجُّعِهِ مَدَّ قَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَحُولَ فَزَعَمَ لَهُ فِي ذَلِكَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے حضرت عباس کی زکوٰۃ سال سے پہلے وصول کر لی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے فقہیل زکوٰۃ کے بارے میں حجاج بن دینار سے اسرائیل کی روایت ہمیں صرف اسی طرح سے معلوم ہے، حجاج سے اسماعیل کی روایت میرے نزدیک اسرائیل کی روایت سے اچھ ہے حکم بن عقیب سے بھی یہ حدیث سرسل روایت کی گئی ہے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں علماء کا اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے جلدی ادا نہ کرے، سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ وہ منہ راتے ہیں، جلدی نہ کرنا بگے زیادہ پسند ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو بھی جائز ہے، امام شافعی احمد ادا سماق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا الْحَاجَّ بْنَ مَسْصُوبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ حَاجِلٍ عَنْ حَجْرِ الْعَدَوِيِّ عَنْ عِثْرِ بْنِ أَبِي النَّعَّاسِ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ النَّعَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَأَيْتُ حَدِيثَ تَوَجُّعِهِ زَكَاةً مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ الْأَمِينِ هَذَا التَّوَجُّعُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنِ الثَّقَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ فَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْجُمُعَةِ فِي تَوَجُّعِهِ زَكَاةً قَبْلَ مَجِيئِهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ أَنَّ لَا يَجْعَلُهَا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُجْعَلَ فَكَانَ الْكُفْرُ أَهْلُ الْإِيمَانِ عَجَبًا قَبْلَ مَجِيئِهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَرَاسِخُونَ .

سوال کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اپنی بیٹی پر کڑیاں اٹھا کر لائے اور صدقہ کر دے اور اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس کے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، اب اس کی مرضی دے یا نہ دے اور پرکھاوتہ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے گھر والوں سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ مَرَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَفْعَلُ وَاحِدُكُمْ فَيُعْطِي عَلَى ظَهْرِهِ فَيَسْتَعْدُّ مِنْهُ يَسْتَفْتِي بِهِ عَنِ النَّعَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا عَطَاءً أَوْ مَنَعَةً ذَلِكَ كَانَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَإِنَّا إِذَا بَدَأْنَا نَعْمَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَابْنِ سَعِيدٍ الْحُدَيْرِيِّ وَالرُّبَيْعِيِّ

ابْنُ الْعَوَّامِ وَعَبِيدَةُ السَّعْدِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ
وَمُسْعُودُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَلَاءِ بْنِ الْقُدَّاسِ وَالْأَسَدِيُّ وَجَبْرِ بْنُ جَعَادَةَ وَ
قَبِيصَةُ بْنُ مَحَارَبٍ وَسَمُرَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي
مُؤَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَرْثُةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَرْثُةَ عَنْ
يُسْعُبِ بْنِ حَدَّثَنَا بَنِي عَنْ قَتَنِ -

۴۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا سُلَيْمٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَتَبَتْ بِهَا الرُّجُلُ وَجَعَلَتْ
لَا أَنْ يَسْأَلَ الرُّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرِ لَا يَكُونُ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَرْثُةَ عَنْ

ابواب الصوم

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كَرَيْبٍ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كَانَ أَقْلُ لَيْلَةٍ مِنْ كَهْرِ رَمَضَانَ ضَمَّتْ
الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَتْ الْوُجُوهُ وَخَلَقَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ
يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَلَا يَمُوتُ مَسْكُونٌ وَلَا يَمُوتُ قَلْبٌ
وَيَا بَدْعِي الْقُرْآنُ فَوَلِّهِ عَقْبًا مِنْ التَّكْوِينِ وَذَلِكَ
كُلُّ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ

ابنہ اور اس بات میں یکم بن حزام، ابو سعید خدری
زبیر بن عوام علیہ سجدے، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو
ابن عباس، ثوبان، زیاد بن عمارت صدائی، انس، حبش
بن جنادہ، قیس بن عمار، بخاری ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ صحیح
غریب بیان رواہ ابی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

حضرت عمرو بن بندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوال
ایک زلمہ ہے جس کے ساتھ آدمی اپنا چہرہ زخمی کرتا ہے
البتہ کوئی شخص عکراں سے یا کسی ضروری امر میں سوال کیے
دوبارہ نہ کہ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح
جائز ہے۔

ابواب روزہ

ماہ رمضان کی فضیلت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے
شیطانوں اور سرکش جنوں کو پڑیاں پہننا دی جاتی ہیں اور انہیں
دردانہ بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی درد اور
کھوٹ نہیں جاتا بہشت کے دردانہ کھول دیے جاتے ہیں پس
ان میں سے کوئی بد نہیں کیا جاتا۔ ایک منادی پکارتا ہے اے
غالب غیر! اے آسمان کے تلاشی! ارک ہا اور ارض کھائی
کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر رہا ہے۔ ساری رات یونہی
ہوتا رہتا ہے اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف ابن
مسعود اور سلمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے اور (رات کو بچا) کیا اس کے ساتھ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی بیکار ہو کر عبادت کے میں ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گناہ بخش گناہ (مغفیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ سے ابو یوسف عیاش نے روایت کیا غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارگاہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حسن بن زید نے بواسطہ ابو یوسف اور عیاش، مجاہد سے ان کا قول نقل کیا اس کے الفاظ وہی ہیں جو پہلی حدیث کے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابو یوسف عیاش کی روایت سے صحیح ہے۔

رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی شخص صیوم دن کا روزہ رکھتا تھا اور وہ انہی دنوں میں آجائے (تو اجازت ہے) چاند نہ دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اس باب میں بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی روایت ہے منصور بن مسرور نے بواسطہ ابی بن عیاش بعض صحابہ کرام سے اس کے ہم سنی مرفوع حدیث نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور بخاری کا اس پر عمل ہے وہ اس بات کو کر دہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص تنظیم رمضان کی ظاہر مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ اور اگر کوئی شخص روزہ رکھتا رہے۔ اور وہ ان ہی دنوں سے موافق ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ وَالْمَحَارِقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَكَفَّ أَمْرًا بَيْنَنَا وَاحْتِسَابًا عَظُمَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ نَوَائِذِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ كَانَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ الرَّبِيعُ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَقُولَ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدْ كَمَرِ الْحَدِيثُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

باب ۶۶۲ مَا جَاءَ لَا تَقْدَمُ مَوْلَى الشَّهِْرِ بِصَوْمِهِ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمِهِ وَلَا بِصَوْمِيْنَ إِلَّا أَنْ يُدْرِكَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صَوْمًا لِرُقِيَّتِهِ وَافْطَرُوا لِرُقِيَّتِهِ فَإِنْ غَفَرَ عَلَيْكُمْ فَعَدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطَرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَّاشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ تَحُلُّ شَهْرِ رَمَضَانَ لِقَوْلِهِمْ نَعْمَانِ وَإِنْ كَانَ نَجَلٌ بِصَوْمِهِمْ صَوْمًا قَوْمًا كُنْ صِيَامُهُ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک
یا دو دن پہلے روزہ رکھو البتہ جو کس سے پہلے سے رخصہ
رکھتا ہو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث من گھڑی ہے۔

شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

مکہ میں زفر فرماتے ہیں ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ
عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھٹی بھٹی بکری لائی گئی۔ انہوں
نے فرمایا کھاؤ ایک شخص عیدہ ہو گیا اور کچھ لگ میں
رخصہ دار ہوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
.. جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ایمان قائم
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علامہ حسن
صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل سے
سفیان ثوری، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک
شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں فرماتے
ہیں شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اکثر کی رائے
پر ہے کہ اگر شک کے دن روزہ رکھا اور بعد میں
پتہ چلا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اس روزہ کی قضا کرے۔

رمضان کے یہ شبان کے چاند کا خیال رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خاطر
شبان کے چاند کا خیال رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث

فَلَا يَأْسُ بِدَعْوَتِهِمْ
۶۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبَاتِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقْدُمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ
يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَحْلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَرِيحِهِ

باب ۲۶۸ مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثٍ سَعِيدُ
الْأَسَدِيِّ نَا أَبُو كَعْبٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَبِيصٍ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْسُ بِدَعْوَتِهِمْ
الْقَوْمُ تَقَالِدُ مَا جَاءَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ قَبِيصٍ
أَلَا عَمَلُكُمْ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ فِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا أَسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمْرُو
بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ صَرِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ
أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ فِيهِ يَقُولُ سَيِّدُ الشُّرَافِ
وَمَا لَكَ بِنِائِسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّبَاتِ وَالشَّافِعِيُّ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَهُوَ أَنَّ يَصُومُ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِي
يُشَكُّ فِيهِ فَيَأْسَى أَكْثَرُهُمْ أَنَّ مَا مَهْ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ أَنْ يَقْضَى يَوْمًا مَكَانَهُ

باب ۲۶۹ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هَلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاجَّجٍ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ هَمَّانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ کو ہم اس طرح صرف ابو سعادیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صحیح روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو نے بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بنی کوہم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھو۔
یعنی بن کینرہ سے بھی بواسطہ ابو سلمہ اسی طرح مروی ہے۔

أَخْبَرَنَا هَلَالُ شُعْبَانَ لِرَمْضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ وَمِثْلُ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَعَاوِيَةَ وَالصَّبْرِيُّ مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْدُمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِسَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفْرٍ وَاللَّيْثِيُّ.

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَى الْهِلَالِ وَالْأَفْطَارَ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی کوہم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے پہلے روزہ نہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کر دو اگر اس کے درمیان بادل مائل ہو جائیں تو تمیں دن پرے کر دو اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اسباب سے کسی طرح منقول سے مراد

۴۴۶ حَدَّثَنَا ثَنَا حَبِيبَةُ ثَنَا ابْنُ الْأَخْوَصِ عَنْ سَيِّدِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ حَكِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ مَبْنِيًّا لِرُؤْيَى الْهِلَالِ وَلَا فِطْرًا لِرُؤْيَى الْهِلَالِ فَإِنْ حَالَتْ قُدُّةٌ حَبَابَةٌ فَكَأَنَّمَا تَلْتَمِشُ يَوْمًا فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ وَابْنِ بَكْرَةَ وَابْنِ عَمْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَفَدَّ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مہینہ کبھی انیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بنی کوہم علی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس دن کے روزے میں دنوں کے روزوں کے مقابلے میں زیادہ ترجیح رکھی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ، عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس، جابر، ام سلمہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے۔

۴۴۷ حَدَّثَنَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَعْبِ عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرًا مِنَّا ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَرْيَمَةَ وَعَلِيشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي قَحْصٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَمْرٍ وَابْنِ جَابِرٍ وَأَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الشَّهْرُ يَكُونُ ثَمَانًا وَعِشْرِينَ -

۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْنَجِلُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَلِي تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَانِيَةِ شَهْرٍ أَفَا قَامَ فِي مَقَرِّهِ ثَمَانًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْيَوْمَ شَهْرًا لَكَ قَالَ الشَّهْرُ تَسَعٌ كَوْنُهُ ثَمَانًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

باب مَجَاءِ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْنَجِلَ تَامَمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَبَّاسِ تَامَمَ الْوَيْلِدُ بْنُ أَبِي تُرَيْمٍ عَنْ سَيِّدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَجَّانٍ قَالَ جَاءَ أَجْرَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي نَأَيْتَ الْعِيْلَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ تَعَرَّ قَالَ يَا بَلَدُ أَذِنَ فِي الثَّانِيَةِ أَنْ تَصُحَّحَ هَذَا -

۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاسِئُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ نَخَعَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا بَنِي عَجَّانٍ بِرَبِّهِمْ أَعْتَكُفُ وَمَرَدِي سُنِّيَانِ الشُّرُوحِ وَخَيْرُهُ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّسَلًا وَأَشْهَدُ أَصْحَابِ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ سَمَاءَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا يُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ قَاصِدٍ فِي الْقِيَامِ بِهِ يَقُولُ ابْنَ الْكِبَايَةِ وَالْكَافِي وَآخَرُهُ وَقَالَ الرَّاسِحِيُّ لَا يُصَاحِبُ إِلَّا بِشَهَادَةٍ تَجْلِيْنِ وَكَمْ يَتَلَفَّ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَخْطَارِ إِنَّهُ لَا يُقْبَلُ إِلَّا بِشَهَادَةِ تَجْلِيْنِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم علی اللہ علیہ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک بیٹا پڑھایا اور اس کا نام بنی کریم رکھا۔
 قسم کھائی اس دوران آپ انھیں دن بالاطاعت میں تشریف فرما ہے
 مبارکرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک بیٹے پر بارہنے
 کی قسم کھائی تھی؟ آپ نے فرمایا پسندائیں دن کا ہے
 امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گواہی پر روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک
 عراقی بنی کریم علی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر
 کہنے لگے میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا تو
 گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
 حضرت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں
 کہنے لگے میں ہاں، آپ نے فرمایا اسے بلال! لوگوں میں
 اعلان کر دو کہ کل روزہ ہوگا۔

ابو کریم نے بواسطہ میں معنی اور زاہد مہاک بہا سے
 اسی کے ہم مثل روایت ذکر کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے
 ہیں حدیث ابن عباس میں اختلاف ہے خیال تو رہی
 دہرہ نے اسے بواسطہ سماک بن حرب حضرت مکرہ
 سے مرسل روایت کیا ہے اکثر اصحاب سماک نے ہیں
 اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے
 وہ فرماتے ہیں رمضان کے لیے ایک آدمی کی گواہی
 قبول کی جائے ابن مبارک شافعی اور احمد رحمہم اللہ
 اسی کے قائل ہیں امام اسحاق فرماتے ہیں دو آدمیوں کی
 گواہی سے روزہ رکھا جائے افطار کے بارے
 میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں دو آدمیوں کے
 گواہی ستر ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ شَهْرَ عَيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

۶۷۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ
الْمُقَصِّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَ عَيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ نِعْمَانِ ذُو
الْحِجَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا
قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ شَهْرَ عَيْدٍ لَا
يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعْنَاهُ سَنَةٌ وَاحِدَةٌ
شَهْرٌ وَمَعْنَانِ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَضَ أَحَدُهُمَا لَمْ
يُكْمَلْ قَالَ الرَّسُولُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ
كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ كَهَرْتُمَا مَعْنَاهُ نِصْفَانِ وَعَلَى
مَذْهَبِ الرَّسُولِ يَكُونُ نِصْفُ الشَّهْرِ إِنْ مَعْنَاهُ سَنَةٌ وَاحِدَةٌ

بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَاهُمْ

۶۷۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمِعْتُ بَنِي جَعْفَرٍ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ
بِلْتِ الْحَارِثِيَّةَ بَعَثَتْ لَهَا مَعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدَرْتُ
الشَّامَ نَقَضْتِكُ حَاجَتُهَا وَاسْتَعَدَّ عَلِيٌّ وَكُلُّ
رَمْعَانِ وَأَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَأَيْتُ الْهَلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
فَعَرَفْتُ مَتَّ الدَّيْنِيَّةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَقَالَ لَيْفَ ابْنُ
عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَلَالَ فَقَالَ مَتَّى رَأَيْتُمْ الْهَلَالَ
فَقُلْتُ دَاهِيَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ دَاهِيَا
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ دَاهِيَا النَّاسُ وَهَبَا مَوَا
وَمَهَامَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ لَكِنْ دَاهِيَا لَيْلَةَ الْبَيْتِ
فَلَا تَزَالُ نَعْمُومُ حَتَّى تَكْتَلَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ ثَمَرَةً
فَقُلْتُ أَلَا تَنْكَبِي بِرُؤْيَا مَعَاوِيَةَ فَهَبَا وَمَه قَالَ

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد سے ملا دی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے رمضان
اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
مرسل (بلا واسطہ ابی بکر) یہی روایت کی گئی ہے امام
احمد فرماتے ہیں اس میں جس کی کا ذکر ہے اس سے مراد یہ
ہے ایک ہی سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں مہینے کم
نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق
فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے اتنیس اتنیس کے بھی ہوں
تب بھی ناقص نہیں ہوں گے یعنی قراب پورا
ہے گا

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک
سال میں اتنیس دونوں کے بھی ہو سکتے ہیں

ہر شہر کے لیے عید و چاند دیکھنا ضروری ہے

حضرت کریم فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت عمار
نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام
بھیجا فرماتے ہیں میں شام میں آیا اور اپنا کام مکمل کیا پھر شام
میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات کو چاند
دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مریضہ طیبہ آیا مجھ سے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند
کے بارے میں بھی پوچھا تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے
عرض کیا ہم نے جمعہ کی شب دیکھا حضرت ابن عباس نے
فرمایا گلی تم نے بھی شب جمعہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض
کیا تو گویا میں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر
نے بھی روزہ رکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہذا ہم میں (۱۲۰)

لَا هَذَا أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ نَفْسٌ تَقُومُ

بَاب ۴۰ مَا جَاءَ مَا يَسْتَجِبُ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

۴۰۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدِّمِيُّ
كَاسِبُ بْنُ عَامِرٍ نَاشِئَةٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
صَلِيبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَسْرًا فَلَمْ يَطْرُقْ عَلَيْهِ
وَمَنْ لَا فَلَمْ يَطْرُقْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُرٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ
رَأَى لَا تَعْلَمُ أَحَدًا إِلَّا لَا عَنْ شُعْبَةَ وَشَدَّ هَذَا
غَيْرُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ وَفَوْهُ حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ
وَلَا تَعْلَمُ لَهُ أَصْلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
صَلِيبٍ عَنْ أَبِي وَكَّادٍ عَنْ أَصْحَابِ شُعْبَةَ
هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَنْصَةَ ابْنَةِ
سَعِيدٍ عَنْ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَمْرٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ
ابْنِ عَامِرٍ وَهَذَا أَرُوْدًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ
حَنْصَةَ ابْنَةِ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَكَانَ
يَذْكُرُ فِيهِ شُعْبَةَ عَنْ الزُّبَايْرِ قَالَ الْعَصِيْبِيُّ مَا
كَانَ سَلَمَانَ الشَّوْبِيَّ وَأَبْنُ حَنْصَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَنْصَةَ ابْنَةِ سَعِيدٍ
عَنِ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبْنِ عَوْنٍ يَقُولُ
عَنْ أُمِّ الرَّايِجِ ابْنَةِ مُلَيْحٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالزُّبَايْرِ
عَنِ أُمِّ الرَّايِجِ -

۴۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَكَانَ
سَلَمَانَ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ وَشَدَّ هَذَا أَمْرٌ مَعَاوِيَةَ

روزے رکھیں گے بشرطیکہ انہیں ۲۹ دن کے بعد اپنا نذر دیکھ
میں حضرت کریم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا ہمارے لیے
سختی اور سزا کا پانڈ رکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ فرمایا نہیں
حنوفے اسی طرح حکم دیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث میں یہاں صحیح
فرمایا ہے اور علماء اس حدیث میں حکم پر شہرہ والی کہتے ہاندو کہنا ضروری ہے
کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھو جائے اس سے افطار کرے
اور بے حد وہ ہالی سے افطار کرے کیونکہ ہالی پاک کثرت والا
ہے اس باب میں حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے علم کے مطابق
سید بن عامر کے طائ شعبہ سے حدیث انس کو کسی دوسرے
راوی نے اس طرح روایت نہیں کیا یہ حدیث غیر محفوظ
ہے اور ہم بواسطہ عبد العزیز بن حبیب حضرت انس سے
اس کی اصل نہیں ملتے اصحاب شعبہ نے یہ حدیث
بواسطہ شعبہ، عامر احوال، حنفہ بنت سیرین، رباب
اور سلمان بن عامر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی اور یہ سید بن عامر کی روایت سے آج ہے۔ اسی
طرح انہوں نے شعبہ سے روایت کیا لیکن اس
میں رباب کا واسطہ نہیں ہے۔ صحیح روایت
وہ ہے جسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی
دوسرے راویوں نے بواسطہ عامر احوال،
حنفہ بنت سیرین، رباب اور سلمان بن عامر نقل
کیا ہے۔

ابن عون کی روایت میں رباب کی جگہ
ام الراج بنت ملیح ہے رباب ۳۱ ام الراج
بھی تو ہے

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سَيِّدِ بْنِ
عَنْ الزَّبَّابِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْقُضَيْبِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ
فَإِنَّهُ طَهُورٌ - قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ يَسْتَحَبُّ
حَقٌّ صَحِيحٌ -

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے
ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں
پانی کے ساتھ افطار کرے کیونکہ وہ
پاک کرنے والا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی)
تازہ سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ
افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو
ٹنک کھجوروں سے روزہ کوڑنے اگر بھی نہ ہو تو پانی کے چند گونٹ
پی لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عید الفطر، افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید

ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس
دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر
وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ
وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے بعض علماء نے
اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے
مراد اجتماعی روزہ اور افطار ہے

روزہ کوڑنے کا وقت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

۴۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لَفِيعٍ نَاعِدُ الرَّزَّازِ
نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ
قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى نَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُبَاتٍ
فَتُمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمِيرَاتٍ حَسْرَاتٍ مِنْ قَاءٍ
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ يَسْتَحَبُّ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمٌ تُفْطِرُونَ
وَالْأَضْحَى يَوْمٌ تُضْحُونَ

۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا إِسْحَقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ التَّغْلِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ
يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمٌ تُضْحُونَ قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذَا أَحَدُ يَسْتَحَبُّ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَسَمَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ
هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْقَوْمِ وَالْفِطْرُ
مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمَا الثَّانِي -

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَادْبَرُ
النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ لَصَائِمِهِ

۴۵۷ - حَدَّثَنَا قَانِدُ بْنُ إِسْحَقَ الْقَسْبَاغِيُّ
نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَثَّابِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ

رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرؓ صحیح ہے۔

اقتدار میں جلدی کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 بنی کریم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ
 جلدی افطار کرتے رہیں گے، بھلائی میں رہیں گے اس باب
 میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس
 بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
 ہیں۔ امام حرندی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن
 سعد، حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے
 اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی
 افطار کرنا مستحب ہے امام خافضی، احمد اور
 اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افکار میں جلدی کرتا ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ ابو عامر دالبہ مخیرہ،
اور امی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو علیہ فرماتے ہیں میں اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے رسول کی ماں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

أَبُو عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ
 النَّهَارَ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَقْطَرْتَ فِي الْبَابِ
 عَنْ ابْنِ أَبِي أَرْفَى وَابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدَّثَهُ
 عَنْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

باب ۴۸ مَا جَاءَ فِي تَعَجُّلِ الْإِفْطَارِ

٤٤٨ حَدَّثَنَا بَشَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِي
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَابْنِ أَبِي عَدِيٍّ
قَرَأَتْ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ النَّاسُ يُخَيَّرُ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ
عَائِشَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْشٍ
حَدَّثْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثْتُ حَسَنَ صَاحِبَهُ وَهُوَ
الَّذِي اسْتَأْذَنَ أَهْلَ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرُوا سَهْلًا فَجَعَلُوا الْفِطْرَ وَبِهِ
لَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

٤٤٩ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثَوْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ
عِبَادِي إِلَيَّ أَعْلَاهُمْ فِطْرًا.

٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَأْيُ عَنْ أَبِيهِ
وَأَبِي مُعِينٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

٢٨١ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ
أَنَا وَمُشْرُونٌ عَلَى مَا شِئْنَا فَنُكِّلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں جن میں سے ایک جلدی افطار کرتا اور جلدی ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اٹھا اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود آپ نے فرمایا حضور علی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من گھڑے ابو عقیل کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے یہ ارجح ہے۔

سحری دیر سے کھانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بنی کریم علی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر ناز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا دونوں میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا وہ پاس کہتوں کا۔

ہناؤنے بواسطہ کعبہ ہشام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن آخر میں یہ الفاظ زاید ہیں عجاس کہتوں کے پڑھنے کا اندازہ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت، جس کے معنی ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے وہ تاخیر سحری کو مستحب سمجھتے ہیں۔

صبح صادق تک وقت سحر

ابو طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ یہ تم کو صبح کاذب سحری کھانے سے نہ روکے صبح صادق صبح صادق تک کھانا پیتے ہو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابو ذر اور دوسرے رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ بن علی، اس طریق سے حسن غریب ہے علامہ کا اس پر عمل ہے کہ وہ صبح صادق تک روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام نہیں قرار دیتے

بُجِّلَانِ مِنَ اصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ لَهَا يَعْجِلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخِرُ أَبُو مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَظِيمَةَ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَهُوَ اصْبَحَ

باب ما جاء في تأخير السحور

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاهُكَمَا مَالِكُ سَتَوْرِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَسَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسَيْنِ آيَةٍ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا هُشَامٌ نَا وَفِيهِمْ عَنْ هِشَامٍ بِخَبْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْرُ ثَلَاثَةِ خَمْسِينَ آيَةٍ۔ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَبُو عَظِيمَةَ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَبُّوا تَأْخِيرَ السَّحُورِ۔

باب ما جاء في بيان الفجر

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هُشَامٌ نَا مَالِكُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ التَّحْمَانِ عَنْ قَبِيصِ بْنِ طَلْحٍ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْحٌ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهْدِنَا نَوْمُ الشَّاطِطِ النَّصْبُودِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَرِضَ لَكُمْ الْآخِرُ۔ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَرَمٍ قَالَ أَبُو عَظِيمَةَ حَدَّثَنِي حَدِيثُ طَلْحِ بْنِ عَظِيمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ

الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى
الْعَابِدِ إِذَا تَمَلَّكَ مَا لَشَرِبَ حَتَّى يَكُونَ الْفَجْرُ الْأَخْمَرُ
الْمُعْتَرِضُ مِنْ قَبْلِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ هَذَا
وَيُؤَيِّدُ بِنُ عَيْسَى قَالَ لَنَا وَكَيْفَ عَنْ أَبِي هِلَالٍ
عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حُظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَابٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْفُلُكُمْ
مِنْ سُعُورٍ كُمْرٌ أَذَانٌ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ السَّطِيطُ
وَلَكِنْ الْفَجْرُ السَّطِيطُ فِي الْأَمَقِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ -

عام عمار کا یہی قول ہے ہزار اور یوسف بن عیسیٰ
بواسطہ دیکھ، ابو ہلال اور سوادہ بن حنظلہ
سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہلال کی آذان اور صبح کا لالہ نہیں کہلاتے
سے نہ روکے البتہ آسمان کے کناروں میں پھیل
ہوئی فہر (صبح صادق) کے وقت رک جاؤ
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغَيْبَةِ لِلصَّائِمِ

۶۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُئٍ مُعْتَدِلٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
عُقَبَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَكُنَّا بَيْنَ آدَمَ وَنَثَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدْرِكْ قَوْلَ الرَّزَاءِ فَلَمْ يَلْقَ
بِهِ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ فَشَرَبَهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو شخص صوٹ بولتا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوٹے
اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوٹنے کی کوئی
حاجت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث صحیح ہے

سحری کھانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانا
سحری میں برکت ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
عبداللہ بن مسعود، ہامیر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو
بن العاص، عمار بن یاسر، عتبہ بن عبد اللہ اور
ابو درودہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس صحیح ہے
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ -

۶۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ قَتَادَةَ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثُئٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا
فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
أَبْنِ حَبَّابٍ وَعُمَيْرِ بْنِ الْعَاصِ وَالْأَوْزَاعِيِّ بْنِ
سَارِيَةَ وَعُثْبَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَآدَمَ بْنِ الْحَارِثِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آپ نے فرمایا ہمارے اہل کتاب کے روزِ دول کے درمیان صرف عمری کھانے کا فرق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہم سے قیصر نے بواسطہ یسٹ، موسیٰ بن علی، ابویس موثق عمرو بن العاص، عمرو بن العاص مرفوعاً بیان کی یہ حدیث صحیح ہے اہل مصر کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور اہل عراق موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور یہ موسیٰ بن علی بن رباح ثنی ہیں

سفر میں روزہ نہ رکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج مکہ کے سال اکہ کریم کی طرف چلے آپ نے روزہ رکھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب مقام کراخ غیم تک پہنچے تو عرض کیا گیا توگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ ملکا کر نوش فرمایا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے پس بعض لوگوں نے افطار کر دیا اور بعض نے رکھے رکھا آپ تک خبر پہنچی کہ بعض لوگ روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں اس باب میں حضرت کعب بن عامر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن محمد سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں سفر میں روزے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں بعض صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ سفر میں افطار افضل ہے یہاں تک بعض علماء کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند فرمایا بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر رکھنے کی طاقت ہو اور رکھے تو اچھا ہے اور اگر نہیں رکھے تو افسوس ہے اگر افطار کرے تو یہ بھی

ٹیک ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو ہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں حضرت علی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سفر میں روزہ رکنا لکھا نہیں اور اس کی طرح آپ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے کا قول کے بارے میں فرمایا وہ بالمرمان ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا طہارۃ قلب کی طرف سے کوئی غصہ یا غمی ہو لیکن جو شخص انکار کا یا ترکیت کا عطاقت ہی ہو تو اس کو روزہ پھر زیادہ پسند

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو رکھو اور نہ چاہو نہ رکھو اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابو سعید، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمرو، ابو دردار اور حمزہ بن عمرو اسلی رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کہ حمزہ بن عمرو اسلی نے حضور سے پوچھا، اے من مہج

ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے تو روزہ دار کا روزہ اور انتظار کرنے والے کا افطار محبوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض غیر روزہ دار ہوتے دونوں ایک دوسرے پر غضب ناک

وَأَن أَفْتَحَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ التَّوْخِيرِ فِي وَمَا لِكَ
أَبْنِ أَكْسَ وَتَعْبُدُوا لِلَّهِ بَيْنَ الْمَكَارِ وَكَأَنَّ الشَّافِعِيَّ قَرَأَ مَا
مَعْلَى قَوْلِ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ
الْعِيَّالُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلُهُ جَعَلَ بَلَدَهُ أَنْ تَكْشَاهَا مُسَا
لُفَّالْ أَوَّلُكَ الْعَمَّالُ لَا تَوْجِدَ هَذَا إِذَا الْعَمَلُ جَمِلَ كَلْبَهُ
قَوْلُ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ تَلَا فِي الْفِطْرِ مِمَّا حَا
وَمَا وَتَوَجَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ عَجَبٌ إِلَيَّ.

باب ۲۸۲ فَاِجَاعُ فِي التَّخَصُّصِ فِي الْقُصُورِ فِي السَّفَرِ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَمَدِيُّ عَنْ
عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسَدِ مَتَّى مَالَ
يَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّفَرِ فِي السَّفَرِ
وَكَانَ يَسْأَلُ الْقَبْرَ فَقَالَ يَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَسَمِعَ رَأْيَ شَيْءٍ كَأَنَّهُ رَأَى فِي الْبَابِ
عَنْ أَكْسَ بْنِ مَالِكٍ قَائِلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ اللَّهُ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ الْقَارِءِ وَالْمَدِينَةِ وَحَمْرَةَ بْنِ عَمْرِو
الْأَسَدِ قَالَ أَبُو عِيْشَةَ حَدَّثْتُ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ
بْنَ عَمْرِو الْأَسَدِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعَ هَذَا أَحَدِيْثٍ حَسَنٍ مَّجِيْزٍ.

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفَرِيُّ تَابِعُ بْنُ
الْمُعْتَمِلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مَكْلَبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ السَّفَرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَاذُ عَلَى الْقَائِمِ
صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ.

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ تَابِعُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ لَدِيْعٍ تَابِعُ بْنُ
حَرْوَةَ سَفْيَانَ بْنِ وَكَيْعٍ تَابِعُ بْنُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَرِيْرٍ
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا
نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّفَرِ فِي شَهْرِ

نہ ہوتے تھے بلکہ ان کا تقریب تھا کہ جس نے قیامت
پائی اور روزہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا اور جس
نے کمزوری کے باعث نہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مجاہد کے لیے افطار کی اجازت

سمر بن ابی حفص نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے سہ ماہی
روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے ایک حدیث بیان کی حضرت عمر فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان شریف میں دو چار کئے غزوہ بدر اور فتح مکہ
ہم نے ان دونوں میں روزہ نہ رکھا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرکومہ
نصف اسی طریق سے بجاتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں روزہ نہ رکھنے
کی اجازت فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث
مروی ہے کہ آپ نے دشمن سے مقابلہ کے وقت افطار کی اجازت
دی۔ بعض علماء کہیں قول ہے۔

عالمہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت

بنو عبد اللہ بن کعب کے ایک فرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہماری قوم پر لوٹ مار
کی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھانا تناول فرما
رہے تھے آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ میں نے عرض
کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے
داروں کے مسئلہ بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدمی نماز
اور عالمہ و دودھ پلانے والی سے روزہ (یا روزے) معاف فرما
دیے ہیں۔ دھنور نے دونوں کے لیے فرمایا ایک
کے لیے انہوں نے میری زبان پر میں نے حضور کے کلمے میں سے

الْمُفْطَرُّ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطَرَّ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الْقَائِمُ عَلَى
الْمُفْطَرِّ وَلَا تَأْيِزُونَ أَكْثَرَهُمْ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ لَصَامَ حَسَنٌ وَ
مَنْ وَجَّهَ مُعْتَقًا فَافْطَرَّ فَحَسَنٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۴۸ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي الْمَسِيَّبِ أَنَّهُ
سَأَلَ عَنِ الصَّوْمِ فِي الشَّعْرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ غَزَوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفَتْحِ قَاظِطَرٍ فِيهِمَا
فِي الْخَطِّابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِفْطَارِ فِي
غَزْوَةِ غَزَا هَا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ
هَذَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ الْقِتَالِ أَلْعَدَّ قَدِيمًا
يَكُونُ يَقْنُ أَهْلُ الْعِلْمِ

باب ۴۸۲ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَبَلِيِّ وَالْمَرْضِعِ

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيْنٍ قَالَا
تَا وَكَيْتُمْ تَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ
أَعْمَرْتُ عَلَيْكَ خَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَهُمْ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ
لَوْ صَائِمٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ عَنْ الصَّوْمِ أَوْ الْقِيَامِ
أَتَى اللَّهُ وَضَعَهُ عَنِ الْمَسَافِرِ الْقَبُولَةَ وَعَنِ
الْحَامِلِ أَوْ الْمَرْضِعِ الْقَبُولَةَ أَوْ الْهَيَا مَرَوْقَدًا
قَالَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتُهُمَا

کیوں نہ کہایا۔ اس باب میں حضرت ابو امیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس بن مالک کہی، حسن ہے انس بن مالک ذیہ انس بن مالک انصاری خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سے اس ایک حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث ہمارے علم میں نہیں بعض علماء کا اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں عطاء اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بلکہ قضا کریں اور کھانا کھلائیں سفیان مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں افطار کریں اور کھانا کھلائیں لیکن قضا نہیں ہے اگرچہ ہیں قضا کریں اب اللہ پر کھانا نہیں ہوگا امام اسحاق بھی فرماتے ہیں،

مردے کی طرف سے روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کہنے لگی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے اس کے خورہ متوار و ماہ کے روزے ہیں، آپ نے فرمایا تاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہو تاؤ ادا کریں یا نہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں (ادا کر لی) آپ نے فرمایا اللہ کا حق (ادا کر لی) زیادہ لائق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس کہ صحیح ہے۔

ابو کریم نے بواسطہ ابو خالد احمد، امش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم مثل حدیث نقل کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابو خالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو معاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ امش، مسلم، طبرانی اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کی ہے لیکن اس میں سلمہ بن کریم، عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں۔

اِحْدَاهُمَا فَيَا لَهْفَ لِنَفْسِي اَنْ لَا اَكُوْنَ طَوَّعَتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اُمِيَّةَ كَانَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيُّ حَدِيثُ حَسَنٍ وَلَا يَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا جَدُّ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّكْمِيلُ وَالْمُضْمَرُ يُقْرَأُ اِنْ وَيُضْمَرُ اِنْ وَيُطْعِمَانِ قَبْلَهُ يَقُولُ سَيَّانُ وَمَا لِيْهِ وَالشَّكْرُ وَاسْتَدَّ وَقَالَ تَعْمُرُ يُطْرَقُ وَيُطْعِمَانِ وَلَا تَقْبَلُهُمَا مَرَّانَ شَاعَرًا تَقَبَّلَا وَلَا اَطْعَمَا عَلَيْهِمَا قَبْلَهُ يَقُولُ اسْحَقُ -

باب مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۴۴۴. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَكْمَةَ بِنْتِ كَهْلٍ وَمُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ جَبْرِ وَعَطَاءٍ وَمَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنْ اُتِيتُ مَا تَتَّ وَفِيهَا مَرْتَمٌ مَعْرُوفٌ فَتَلْبَسُ قَالَ اِنَّا يَتُّ لَوْ كَانَ عَلَى اُخْتِكَ دِينَ اَكْتَرْتَ تَعْقِبِيْنَهُ قَالَتْ لَعَمْرُكَ قَالَ فَحَقَّ اللهُ اسْحَقُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بَرِيدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ اَبِي عُبَيْدٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ -

۴۴۵. حَدَّثَنَا أَبُو ذَرِيٍّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَعْرَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى أَبُو مَعَاوِيَةَ وَفِيهِ وَابِعِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدْ كَرَّرَ فِيهِ عَنْ سَكْمَةَ بِنْتِ كَهْلٍ وَلَا

عَنْ عَطَاءٍ وَدَا عَنْ مُجَاهِدٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ

روزوں کا کفارہ

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانُ
كُلِّ يَوْمٍ وَسَكِينَةٌ قَالَ أَبُو عَرُوبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ لَا
لَعْنَةَ مَنْ قَرَأَ الْآدَمَ مِنْ هَذَا التَّوْحِيدِ وَالصَّحِيحِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا قَوْلُهُ وَاتَّخَذْتُ أَهْلَ الْيَوْمِ فِي هَذَا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ نِيصًا لَهُ عَنِ النَّبِيِّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ
وَرَأْسُهُمْ كَمَا لَرَأَاكَ إِنْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّتِ كَذَبًا نِيصًا مِنْ نِيصَانِ
عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ فَقَضَاءُ نِيصَانِ أَطْعَمَ عَنْهُ وَقَالَ
مَالِكٌ وَسَيِّئَانِ وَالشَّكْفِي لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ
وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّادٍ وَفَحْتَدُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلٍ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کو صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرد جائے انداس کے ذمہ رمضان میں
کے روزے باقی ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک سکیں کو کھانا
کھلایا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صحت اسی
طریق سے مرفوعہ معروف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما کا قول یعنی حدیث موقوف ہے۔ علماء کا اس میں
اختلاف ہے بعض کہتے ہیں میت کی طرف سے روزہ رکھا جائے
امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں اگر
میت کے ذمہ مذکور کے روزے ہوں تو بدلے میں روزے
رکھے جائیں اور اگر اس کے ذمہ قضا رمضان ہو تو اس کی
طرف سے کھانا دیا جائے۔ امام مالک، سفیان اور شافعی رحمہم اللہ
فرماتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہ رکھے
اس سے مراد ابن سوار ہیں اور فقہی مروجہ ابن ابی لیلیٰ ہیں۔

حالت روزہ میں قے کا حکم

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذُرُّهُ الْقَيْءُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ
دار کا روزہ ہیں تو میں سبکی گوارا کرتے اور احتکام۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ
بن زید بن اسلم عبد العزیز بن محمد اور کئی دوسرے راویوں
نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی اور ابو سعید
کا واسطہ نہ ذکر نہیں۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو حدیث میں
ضعیف کہا گیا ہے میں نے ابو داؤد و ترمذی سے سنا فرماتے ہیں
میں نے امام احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبد اللہ بن زید
کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنٍ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ كَيْسٍ عَنْ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطَرْنَ الصَّائِمُ الْحَبَا مَهُوُ
الْقَيْءُ وَالْإِحْتِلَافُ قَالَ أَبُو عَرُوبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ غَيْرَ مَحْفُوظٍ قَدْ نَدَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
ابْنَ اسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ مَرْسُودٌ وَلَمْ
يَدْخُلْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ
ابْنِ اسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ
الشَّحْرَافِي يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

روزہ دار کا بھول کر کھاپی لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا یا پیادہ روزہ نہ توڑے یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا

حضرت ابن سیرین اور اخلاص نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہم سنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں مالک بن انس رحمہم اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر رمضان میں بھول کر کھائے تو قضا رہے پہلا قول احسن ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے لئے کفایت نہیں کر سکتے اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ کو ہم صحت اسی صریح سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں ابو مسوس کا نام یزید بن مسوس ہے اور ان سے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

باب ۴۹ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ بِمَا كُلُّ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

۴۹۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرَبَ نَاسِيًا فَلَا يَنْطَرِقُ فَا تَمَّا هُوَ بِرَذِيٍّ رَزَقَهُ اللَّهُ.

۴۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ أَوْ نَحْوَهُ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَأُقْرَأَتْ حَقُّ الْغَنَوِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَكْثَرُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَبِهِمَا يَقُولُ سَيِّانُ الشَّرِيفِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي نَوْمِهِ نَاسِيًا كَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْأَقْلُ أَحْسَنُ

باب ۵۰ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَدِّدًا

۵۰۔۔۔ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ سَعِيدٍ وَحَبِيبِ بْنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ نَا أَبُو الْمُنْكَدِسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رَحْمَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْبُضْ عَنْهُ صَوْمُهُ لَدُنْ هَرَكْلِيٍّ وَابْنُ سَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُنْكَدِسِ أَمَمُهُ بَزِيدُ بْنُ الْمُنْكَدِسِ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

باب ۳۹۲ ماجاء فی كفارة الفطر فی رمضان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کیا؟ کہنے لگا میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا حضور نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو اگر دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹا مٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کرنے لگا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ بیٹھ گیا مٹھنے میں آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اس سے صدقہ کرو دو اس نے عرض کیا مدینہ شریف کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی قلعہ نہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے زباب (یعنی سانس کے دو دراتھوں کے ساتھ دانتیں بائیں و دو دانتیں ایں بائیں) نظر آئے گئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علاؤ کا اس پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجہ کھلے کے ذریعے روزہ توڑے (اس کا یہ حکم ہے) لیکن جان بوجہ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضاء اور کفارہ دونوں ہیں انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مشابہ قرار دیا سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی فہم یہ ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں کیونکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کے بارے میں کفارہ کا ذکر ہے کھلے پینے کے بارے میں نہیں ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں۔ امام شافعی اور احمد

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ
فَتَصِلُكَ عَلَيْهِ خُذَةٌ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ
هَذَا مَعَانٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَى
مَنْ قَدَّمَ عَلَيْهَا وَهَذَا أَنْجَلُ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى
الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أُعْطِيَ التَّوْبَةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ قَالَ الرَّجُلُ مَا أَجِدُ أَفْقَرُ
إِلَيْهِ وَثَأَنُ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ
فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ لِذَلِكَ الْكَفَّارَةُ إِنَّمَا يَكُونُ
بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ تَوْبَةٍ وَاتَّخَذَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ
عَلَى مِثْلِ هَذَا الْحَالِ أَنْ يَأْكُلَهُ وَتَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ مِثْلًا
لِمَنْ مَلَكَ يَوْمًا كَثُرَ.

ف اسنان کے نزدیک ہاں بوجہ رکھانے پینے سے بھی قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں (مترجم)

روزہ دار کیلئے سواک کا حکم

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار روزے کی حالت میں
سواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے اور مدار کا اس پر عمل ہے ان
کے نزدیک روزہ دار کے لیے سواک کہنے میں کوئی
حرج نہیں البتہ بعض علماء کے نزدیک ترمکوی سے اطلاق
غرض اول کے اہل حصہ میں سواک کرنا مکروہ ہے امام شافعی
کے نزدیک دن کے اول و آخر میں کوئی کراہت نہیں امام
احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کے نزدیک دن کے آخر میں سواک
کرنا مکروہ ہے۔

روزہ دار کا سر نہ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

باب ۳۹۲ مَا جَاءَ فِي السُّؤَالِ لِلْمَصَائِمِ

۷۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُقَدِّمٍ نَاسِئِيَّانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَسْوُكُ
وَهُوَ مَبْنِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
حَدَّثْتُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا إِذَا هَلِ الْعِلْمُ لَا يَرُونَ بِالسُّؤَالِ لِلْمَصَائِمِ
بِالْعَوْدِ الرَّطْبِ وَكَرِهْتُمَا كَهَ السُّؤَالِ آخِرَ الْكَلَامِ
وَلَمْ يَرِ الشَّافِعِيُّ بِالسُّؤَالِ بِأَسَاوِلِ الْأَعْمَارِ
وَأَخْرَجَهُ وَكَرِهَهُ أَحْمَدُ وَاسْتَعْنَى السُّؤَالُ آخِرَ
الْكَلَامِ.

باب ۳۹۳ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلْمَصَائِمِ

۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ قَاصِبٍ نَا الْحَسَنِ
ابْنُ عَطِيَّةَ نَا أَبُو حَكِيمٍ رَكَّةَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ

میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سر نہ لگا سکتا ہوں جبکہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں لگا سکتا ہے اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام قرطبی فرماتے ہیں حدیث انس کی سند قوی نہیں اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی صحیح روایت نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لفظ کے سر نہ لگانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک مکروہ ہے، سفیان ثوری ابی مبارک، احمد ابی اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اجازت ہے امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

حالت روزہ میں بوسہ لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابو سعید، ام سلمہ، ابی ہاشم انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام قرطبی فرماتے ہیں حدیث عائشہ صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا حالت روزہ میں بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام نے بوسہ کو بوسہ لینے کی اجازت دی لیکن جو ان کو اجازت نہیں دی اس ڈر سے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے۔ مباشرت ان حضرات کے نزدیک سخت منہج ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بوسہ لینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹتا لہذا انہیں پر کنٹرول ہو تو بوسہ سے سکتا ہے اور اگر نفس پر قابو نہ ہو تو بوسہ نہ کرنے تاکہ روزہ محفوظ رہے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

حالت روزہ میں مباشرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكت عيني أفاكتحل وأنا صائم قال نعم وفي الباب عن أبي ذر بن عبد الله بن جهم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يمسح العين بالطين ولا يصبر عن الشئ صلى الله عليه وسلم في هذا الباب ثمانون وأبو عاتكة رضي الله عنها قالت سألت أبا عبد الله في الكحل للمصائم كرهه فنهضهم وهو قول سفيان وأبو المبارك وأحمد وإسحق ورفض بعض أهل التوسل في الكحل للمصائم وهو قول الشافعي.

باب ما جاء في القبلة للصائم

۵۔ حدثنا حماد ومحيبة قالنا أبو الأحوص عن زياد بن عدي عن عبيد بن مسعود عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وعاصم بن أبي سفيان وأبو سلمة وأبو بكر بن أبي شيبة قال أبو جهم بن عبد الله بن جهم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يمسح العين بالطين ولا يصبر عن الشئ صلى الله عليه وسلم في هذا الباب ثمانون وأبو عاتكة رضي الله عنها قالت سألت أبا عبد الله في الكحل للمصائم كرهه فنهضهم وهو قول سفيان وأبو المبارك وأحمد وإسحق ورفض بعض أهل التوسل في الكحل للمصائم وهو قول الشافعي.

باب ما جاء في مباشرت الصائم

حدثنا ابن أبي عمير قال سمعت أبا عبد الله

روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت فرماتے
اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو
پانے والے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور
مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی
خواہش پر قابو پاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح ہے۔ ابویسہ کا نام عمر بن شریک اور لفظ
لایسے کے معنی آپ نے نفس کے ہیں۔

رات کو نیت کرنا ضروری ہے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے نیت
نہ کی اس کا روزہ صحیح (کال نہیں)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس
حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً سمجھتے ہیں نافع
نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر
(موقوفاً) نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ بعض علماء کے
 نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان قضا کے
رمضان یا فطر کے روزہ کے لیے رات کو نیت نہ کی
تو درست نہیں لیکن نفل روزہ کے لیے صبح کے بعد
بھی نیت کر سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ف امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کے روزہ نفل روزہ اور غزیرہ کے روزہ کے لیے دوپہر سے پہلے نیت
کی جا سکتی ہے البتہ قضا کے رمضان، کفارہ اور فطر کے لیے رات کو نیت ضروری ہے حدیث مذکورہ بالا میں کمال کی کمی ہے (علت تحریم)

نفل روزہ توڑ دینا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بنی اکرم صلی اللہ

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُنِي
وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِرَبِّهِ -

۷۷. حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مَعَاذٍ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْشِرُنِي وَيَبْشُرُ
وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِرَبِّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ أَسْمُهُ عَمْرُو بْنُ
شَرِيكٍ وَهَذَا لِرَبِّهِ يَعْنِي لِنَفْسِهِ -

بَابُ مَا جَاءَ لِاصْيَامِ لِمَنْ لَمْ يَعْزَمْ
مِنَ اللَّيْلِ -

۷۸. حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ
نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْيُبَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ ابْنِ
يُثَامٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ
الْقِيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ
حَقٌّ حَدِيثٌ لَمْ تَعْرِفْهُ مَرْفُوعاً لِأَمْرِ هَذَا التَّوَجُّعِ
وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهُ وَهُوَ صَائِمٌ وَ
إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا يَعْنِي بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِاصْيَامِ لِمَنْ
لَمْ يَجْمَعْ الْقِيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَفَضْلَانِ أَفْقِي
فَقَبْلَ وَفَضْلَانِ أَفْقِي صِيَامٌ نَذِيرٌ لِمَنْ يَنْوِي مِنَ اللَّيْلِ
لَمْ يَعْزَمْ وَأَمَّا صِيَامُ الْمُتَطَوِّعِ فَمُبَاحٌ لَهُ أَنْ يَنْوِي
بَعْدَ أَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ يَسَارِ

ابن حُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ حَارِثٍ عَنْ أُمِّ حَارِثٍ قَالَتْ كُنْتُ
 قَاعِدَةً لِعَنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى
 بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ وَلَيْتَ قَشْرُ بَيْتٍ مِنْهُ قُلْتُ
 لِي أَدَّبْتُكَ فَاسْتَفْهَمْتُ قَالَ وَمَاذَا لَكَ قَالَتْ كُنْتُ
 صَالِحَةً فَافْطَنْتُ فَقَالَ إِيْمَنَ قَضَاءُ كُنْتُ تَقْضِيْنَهُ
 قَالَتْ لَا كَأَنَّ قَدْ يَحْمَرُّ لَوْ قِيلَ أَلْبَابُ عَنْ ابْنِ سَيْفٍ
 وَعَائِشَةَ حَدَّثَتْ أُمِّ حَارِثٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْقَبَائِعَ وَالْمُطْعِمَاتِ إِذَا
 أَفْطَرُوا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ أَنْ يَهْضِبَهُ وَهُوَ
 قَوْلُ سُبَيَّانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدٌ وَابْنُ حَبَّانٍ وَالشَّافِعِيُّ
 ۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا كُنَّا أَكْبَادًا لَدَا شُعْبَةَ
 قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ بِمَا لَوْ بَيْنَ حُرَيْبٍ يَقُولُ أَحَدُ بَنِي أُمِّ
 حَارِثٍ حَدَّثَنِي قُلْتُ أَتَاكَ أَفْطَرُكُمْ وَكَانَ اسْمُهُ
 يَجْعَلُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَارِثٍ حَدَّثَتْهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدِّهِ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَذَمَّ
 بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ وَلَيْتَ قَشْرُ بَيْتٍ مِنْهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَا كَانَ لِي كُنْتُ صَالِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْقَبَائِعُ وَالْمُطْعِمَاتِ إِيْمَنَ قَضَاءُ إِنْ شَاءَ مَا مَرَّ
 فَإِنْ شَاءَ الْفَرَقُ لِي طَبْعُهُ قُلْتُ لَهُ أَتَقَرَّبُ سَمِعْتُ لَكَ
 مِنْ أُمِّ حَارِثٍ قَالَ لَا أَخْبَرْتُ ابْنَ أَبِي حَارِثٍ وَأَهْلُكَ
 عَنْ أُمِّ حَارِثٍ وَرَأَى حَتَّابُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْعَبْدُ
 عَنْ سَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ عَنْ هَارُونَ بْنِ بَشْتِيبٍ أُمِّ حَارِثٍ
 عَنْ أُمِّ حَارِثٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ أَحْسَنُ مِنْكَ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانٍ قَالَ عَنْ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَتْ
 ابْنُ قُسَيْبٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ
 فَقَالَ أَمِيرُ نَفْسِهِ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ عَلَى الشَّيْءِ وَهَكَذَا
 رَوَى عَنْ غَيْرِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ أَمِيرُ آدَامِ بْنِ
 كُنْهِ عَلَى الشَّيْءِ -

علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اگرچہ پانی پینے کی گئی آپ نے
 نوش فرمایا پھر مجھے ملنا فرمایا میں نے بھی پیا پھر میں نے عرض
 کیا تجھ سے گناہ ہو گیا اس میرے لیے دعا کی مغفرت فرمائی آپ
 نے فرمایا کہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں روزہ دار تھی اور میں نے
 روزہ توڑ دیا تھو نے فرمایا کیا قصداً روزہ رکھا تھا عرض کیا
 نہیں فرمایا پھر مجھے کوئی نقصان نہیں اس بات پر حضرت ابوسعید
 اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں (امام ترمذی
 فرماتے ہیں) حدیث ام ہانی کی سند میں کام ہے جس میں صحابہ کرام اور
 دوسرے لوگوں کا اس پر عمل ہے کہ نفل روزہ رکھنے والا جب روزہ
 توڑے اس پر قصا نہیں ملتا ہے تو خدا کرے سفیان ثوری، احمد، ابی حاتم
 اور ابی یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے (امام ابو یوسف سے نزدیک تھا ابو یوسف)۔
 سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ام ہانی کی اولاد میں سے
 کسی ایک نے حدیث بیان کی حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ابن
 میں سے افضل سے ملاقات کی ان کا نام جحد تھا وہ اپنی داوی ام ہانی
 رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان
 (ام ہانی) کے پاس تشریف لائے اور ہانی غلویا۔ ہانی نوش فرما کر اٹھ کر
 حضرت ام ہانی کو روئے دیا انہوں نے بیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ
 میں روزہ دار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفل روزہ
 رکھنے والا نفل کا دن ہے پہلے روزہ رکھے پہلے کھول دے
 حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان رجوع ہونے پر چاہا کیا آپ نے
 خود حضرت ام ہانی سے یہ بات سنی ہے۔ فرمایا نہیں مگر ابوصالح اور
 ہمارے گھر والوں نے امام ہانی سے بیان کیا ہے۔ معاویہ سلمی نے
 یہ حدیث سماک سے روایت کی اور کہا ام ہانی سے ان کے نواسے
 ہارون نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت اچھ ہے۔ محمود بن
 غیلان نے ابو داؤد سے اسی طرح امین نفعی کے الفاظ نقل کیے
 محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک
 کے ساتھ (امیر نفسہ امین نفعی) بیان کیا۔ شعبہ سے ہیں
 اسی طرح شک کے ساتھ کئی طرق سے منقول ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں
ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف
لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس رکھانے کے لیے کچھ ہے؟
فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو میں روزہ سے
ہوں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس
کھانا ہے میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے میں روزہ سے
ہوں فرماتی ہیں ایک دن تشریف لائے تو میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک تھنہ آپ کے لیے ہے فرمایا
وہ کیا ہے! میں نے عرض کیا بھیس (ایک کھانا جو کھجور کا
اور پیسیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) اسے آپ نے فرمایا میں
نے روزہ رکھا ہوا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر آپ نے تناول
فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

نفل روزے کی قضا واجب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور حفصہ (رضی اللہ عنہما)
روزہ دار تھیں کہ جب اسے سامنے کھانا پیش کیا گیا جسکی ہمیں خواہش تھی
ہم نے اس سے کہا یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے آئے حضرت حفصہ نے گفتگو میں مجھ سے سبقت کی اور (کبوتر
نہ ہوتا) دو لپٹے باب کی مٹی تھیں (یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ
رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے
کھایا آپ نے فرمایا کسی دوسرے دن اسکی قضا کرنا امام ترمذی فرماتے
ہیں صالح بن ابی انصر بن محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث بواسطہ زہری اور
عروہ حضرت عائشہ سے اسکی مثل روایت کی ہے مالک بن انس، احمد
عبد اللہ بن عمر، زبید بن سعد اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ زہری
حضرت عائشہ سے مسند روایت کی ہے اس میں حضرت عروہ کا ذکر نہیں ہے
اور اسے اسے کیونکہ اسکی جرح کئے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا حضرت

۱۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي بَرِکَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَعْنَبٍ عَنْ
عَائِشَةَ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِینَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ
فَاتَّی صَائِمٌ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَیْلَانَ نَابِشْرُ بْنُ السَّرِی
عَنْ سَفْیَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَعْنَبٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِینَ قَالَتْ إِنْ كَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاتِیَنِی فَبَعُولُ أَعْمَدًا
عَبْدًا مَا قَوْلُ لَا فَبَقُولُ إِنِّی صَائِمٌ قَالَتْ فَاتَّی یَوْمًا
قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّکَ قَدْ أَهْدِیْتُ لَنَا هَدِیَّةً قَالَ
وَمَا هِیَ قُلْتُ جَبَسَ قَالَ أَمَا إِنِّی أَصْبَحْتُ صَائِمًا
قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ قَالَ أَبُو عِیْسَى هَذَا أَحَدِیثٌ
حَسَنٌ

باب ما جاء فی بیحایب القضاء علیہ

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِبِیجٍ نَابِشْرُ بْنُ هِشَامٍ
ثَابِتُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ کُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَیْنِ فَعَرَضَ لَنَا
طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِنَاحِیَةِ حَفْصَةَ وَ
كَانَتْ رَابِعَةً أَسِیْمًا قَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا
صَائِمَتَیْنِ فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ
قَالَ أَفَصَیَا یَوْمًا أَحَرَمَ مَا کُنْتَ قَالَ أَبُو عِیْسَى وَدَوِی
صَالِحٌ مِنْ أَهْلِ الدَّخَلِ وَحَمَّادُ بْنُ أَنَسٍ حَفْصَةُ هَذَا
الْحَدِیثُ عَنْ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِ
هَذَا وَفَعَلَ مَا لَکَ مِنْ أَشْیٍ وَمَعْمَرٌ وَعَبِيدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ وَزَبَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَیْرُ مَا جَدَّ مِنَ الْحَفَاطِ عَنْ
الزُّهْرِیِّ عَنْ عَائِشَةَ مَرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ وَافِیہُ عَنْ

عمرہ نے حضرت عائشہ کی روایت تم سے بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا میں نے اس مسئلے میں عمرہ سے کچھ نہیں سنا البتہ سلیمان بن عبد الملک کے دور حکومت میں لوگوں سے ان احادیث کا قول سنا ہے وہیں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

ابن جریر نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑنے والے پر قہار واجب ہونے کا قول کیا۔ مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

شعبان و رمضان کا اتصال

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان و رمضان کے ملاوٹ سے متواتر روزے رکھنا نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ صحیح ہے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی پہلے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ اکثر دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا ماہیہ روزہ رکھتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مروی ہے روایت کی ابو نعیم اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی روایت کی شرح بیان کی ابی ہاشم سے مروی ہے وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

عمرہ و قحطاً آصبر لا بد من روي عن ابن جرير قال سلمة الزمري نقلت أحمد بن محمد عن عائشة قال لم أسمع من عمره في هذا شيئا ولكن سمعت في صلاة سليمان بن عبد الملك من ناس من بني من قال عائشة عن هذا الحديث.

۱۴۳۰ حدثنا أحمد بن علي بن عيسى بن عبد الله بن أبي نعيم عن عبد الله بن عيسى عن ابن جرير قال كثر الحديث في ذلك من عبد الله بن أبي نعيم عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في هذا الحديث كثر من حديثه في هذا الحديث.

آئیں۔

باب ما جاء في وصال شعبان

برو رمضان

۱۴۳۰ حدثنا أحمد بن علي بن عيسى بن عبد الله بن أبي نعيم عن عبد الله بن عيسى عن ابن جرير قال كثر الحديث في ذلك من عبد الله بن أبي نعيم عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في هذا الحديث كثر من حديثه في هذا الحديث.

۱۴۳۱ حدثنا أحمد بن علي بن عيسى بن عبد الله بن أبي نعيم عن عبد الله بن عيسى عن ابن جرير قال كثر الحديث في ذلك من عبد الله بن أبي نعيم عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في هذا الحديث كثر من حديثه في هذا الحديث.

کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ روزے رکھنے کے روزے رکھے کہا جائے فلاں شخص پوری رات کھڑا ہوا ملاکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہوا ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک دونوں حدیثوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صیوم کے اکثر دن روزہ رکھتے تھے۔

تفہیم رمضان کیلئے شعبان کے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان اوجا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ صحیح ہے۔ ہم صرف اسی طریق سے ان الفاظ سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اول شعبان میں روزہ نہ رکھ رہا ہو اور جب دوسرا نصف شروع ہو تو تفہیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع کرے۔ یہ نامناسب ہے اس کی مثل حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو یا اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آجائے (تو رکھ سکتا ہے) اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ گراہمت اس صورت میں ہے جب جان بوجہ کہ تفہیم رمضان کے لئے روزہ رکھے۔

شعبان کی چند راتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں لگی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔

رَأَى الْمُبَارَكُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشُّهُرِ أَنْ يُعَالَ صَامَ الشُّهُرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ أَجْمَعٌ وَلَعَلَّهُ نَعَثَى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرٍ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ رَأَى كَلَامَ الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشُّهُرِ۔

باب ما جاء في كراهية الصوم في التمتع الباقي من شعبان لحال رمضان

٤١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَرِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ هُذَيْلٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّحْوِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُقْطِعًا فَإِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَعْبَانَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفِيَّةُ قَوْلِهِ وَهَذَا أَحْيَكُ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدِرُوا شَعْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامِهِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يُصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَقَدْ دُلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا الْكُرَاهِيَّةُ عَلَى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ شَعْبَانَ۔

باب ما جاء في كراهية التمتع الباقي من شعبان۔

٤١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَابِعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا النَّحْوِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُقْطِعًا فَإِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَعْبَانَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفِيَّةُ قَوْلِهِ وَهَذَا أَحْيَكُ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدِرُوا شَعْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامِهِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يُصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَقَدْ دُلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا الْكُرَاهِيَّةُ عَلَى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ شَعْبَانَ۔

آپ نے فرمایا کیا تجھے ڈر ہو کہ اللہ دلاں کو رکھ کر تجھ پر ظلم کرے گا؟
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی عداوتی آدمی
کے ہاں تشریف لے گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر عداوتی شخص کی
رات کو اس کی دین پر دھبہ لگا کر ٹھیک کر دیتا ہے اترتا ہے اور نذر
کے کب قیام کیا کرے گا بالکل سے لیاہ لوگ لڑائی ہے اس باب
میں حضرت ابو بکر صدیق سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
عائشہ کو ہم مرنے کی طرف سے بھی جان کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے
امام بخاری سے سنا کہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور فرماتے ہیں
یعنی بن کثیر کو مردہ سے سنا میں اور حجاج نے سلیمی بن کثیر سے
نہیں سنا۔

محرم کے روزے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں
کے بعد اللہ کے پیسنے محرم کے روزے افضل ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن
ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ سے
کسی نے بوجہ رمضان کے بعد آپ کی پیسنے کے روزے
رکھنے کہے تھے فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے مرنے
ایک آدمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال
کرتے سنا میں بھی حاضر خدمت تھا نبی کرم علی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو
محرم کے روزے رکھ کیونکہ یہ اللہ کا پیسنے سے اس میں ایک
ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول
کی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث گن غریب ہے۔

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ تَحْرِيرَتِ قَادِ اَهْرَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ اَكُنْتُ
تَعْلَمُونَ اَنْ يَحْيَى ابْنُ اَبِي اَسْبَغٍ وَرَسُولُهُ كَلَّمَكَ بِرَسُولِ
اللّٰهِ كَلَّمَكَ اِنَّكَ اَكُنْتَ تَحْمِلُ وَتَدْرُسُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ
تَبَارَكَ فَقَالَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ الْوَحْيِ مِنْ مَّحَبَّتِ اِلَى سَاقِ
الْكَسْبِ وَيَلْبِسُ لَكَ لَوْ مِنْ عَدُوٍّ لَكَ فَيُكَلِّمُكَ فَيُحِبُّ فِي الْاَبْدَانِ
عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْوَسَّيْنِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عِدَّةٌ مَا لَيْسَ لَكَ
مَعْرِفَةُ الْاَمْرِ هَذَا الْوَجْهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُجْتَمِعِ وَ
نَحْوِكَ مُتَّفَقًا يَصُحُّ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ
يَعْبُودُ بْنُ اَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ عُمَرُ
وَالْحُجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ۔

باب ما جاء في صوم المحرم۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ
جَبْرِ عَنْ اَبِي اَرْحَمٍ الْجَمْعِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الشُّهُورِ
بَعْدَ رَجَبٍ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمَعْرُومِ قَالَ اَبُو
عَبِي نَحْسٍ حَدَّثَنِي اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي حَسَنٌ۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي حَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَسْحَقَ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ نَعْلَمُ فَقَالَ اَعْنِي شَهْرًا تَامَرُني
اَنْ اَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَكَ مَا يَمُوتُ اَحَدًا
يَسْأَلُ عَنْ هَذَا اِلَّا اَجَلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِلٌ عَنْكَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْنِي شَهْرًا تَامَرُني اَنْ اَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ
رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ مَاضًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ
فَصُومِ الْمَحْرَمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ يَوْمَ تَابَ
اللّٰهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ
اُخَرِينَ۔ قَالَ اَبُو عِيْنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
خَرِيفٌ۔

جمعہ کا روزہ

حضرت ترمذی جلیل القدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر پہینے کے شرمائی میں تین دن روزہ رکھتے اور بہت کم جمعہ کے دن روزہ کا ناسخ فرماتے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جلیلہ کہ ابن عمر سے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کا روزہ پسندیدہ ہے اور اس طرح جمعہ کا روزہ مکروہ ہے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد یہ حدیث ضعیفہ نے عامہ سے موقوف روایت کی ہے۔

صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس سے پہلے اور بعد کا روزہ بھی رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ، انس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزہ کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر فرض کیا گیا اور اگر تم میں سے کسی کو انکار ہو چکا یا درخت کی ٹکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ وَبَّارٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ عَنْ قَلْبِ بْنِ وَشَامٍ عَنْ كَثِيْبَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي جَرْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غَيْرِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالِي مُرِّيْرَةٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَنْ عَرِيْبٍ وَقَدْ اسْتَعَجَبْتُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِمَا مَرَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يَكْرَهُ أَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِأَنَّهُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَامِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرَفَعَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحَدَاةٍ

۴۰۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُرِّيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ بَلَكَةً أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَنٍّ وَجَابِرٍ وَجَدَادَةَ الْأُرْدُبِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ قَالَسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنِي أَبِي مُرِّيْرَةَ حَدَّثَنِي جَسَنٌ عَنْ عَمْرِو وَاعْمَلْ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَنْتَقِصَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَيَبْهَ يَكُوْلُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۴۰۳ - حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاسِقِيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ

الْأَوَّلِيَّ مَا أَذْهَبَ عَنْكَ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كَمِثْلِكَ
لِمَاءٍ عَيْنَةٍ أَوْ عَوْدٍ شَجَرَةٍ فَلَمْ يَضَعْهُ قَالَ ابْنُ عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكَرَامَةِ فِي هَذَا أَنَّ
يَتَخَصَّنَ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لَأَنَّ الْيَهُودَ
يُعَظِّمُونَ يَوْمَ السَّبْتِ -

سوموار اور جمعرات کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو موار اور معمرات کے دن کا ظاہر خیال فرماتے تھے اس باب میں حضرت حفصہ الزہراء اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منکدر ہیں امام قرطبی فرماتے ہیں حدیث عائشہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
وَالْغُيُومِ

٢٣٧ هـ رَوَيْنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَلْبِ
تَأْتِيهِ اللَّهُ بِكَ دَارِدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ
ابْنِ مَخْدَمَانَ عَنْ بَيْعَةَ الْجَرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ فَإِنَّ قَتَادَةَ وَ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ
حَدَّثَتْ عَنْ عَرَبٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
٢٣٨ هـ رَوَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ نَا أَبُو حَمْدٍ وَ
مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ قَالَا نَأْتِيَانِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
خَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْعِ وَالْأَحَدِ
وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ
وَالْخَمِيسَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَ
بَدَى هَذَا الرَّحْمَنُ بْنُ مُهْدِيٍّ هَكَذَا لِحَدِيثِ عَن
سُبَّانٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی اکرم علی اللہ
علیہ واکہ وسلم ایک مہینے ہفتہ اتوار اور پیر کا روزہ
رکھتے اور دوسرے مہینے منگل بدھ اور جمعرات
کا روزہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح ہے اور عبد الرحمن بن مہدی کا نے اسے سفیان
سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو سوار اور دھمات کا حال
(بارگاہ خداوندی میں) پیش کئے جاتے ہیں میں پسند کرتا
ہوں کہ میرے اعمال اس صورت میں پیش ہوں کہ میں عفو
سے ہوں امام خمینی فرماتے ہیں اس باب میں حدیث ابو
ہریرہ صحیح غریب ہے۔

٢٤٠ رَحِمَهُ اللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ
مُعْتَدٍ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سَمِيلِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَئِذٍ لِثَلَاثِينَ
الْقِسْمَيْنِ فَأَوَّلُهَا أَنْ يُعْرَضَ عَبْدٌ فَإِنِ اسْلَمَ قُبِلَ مِنْهُ
وَعَلَيْكَ أَشْرَفُكَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضرت عید اللہ رحمہ اللہ سلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پانسی اور ستر ہی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تجھے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا رمضان اور اس سے پہلے ہوتے ہیں (شوال) کے روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں گویا کہ تم نے ہر جمعے کے روزے بھی رکھے اور کھاتے پیتے بھی سب سے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم قرشی وغریب سے بعض راویوں نے بواسطہ یارون بن سلمان اور مسلم بن عبد اللہ عید اللہ سے روایت کیا ہے۔

عرفہ کا روزہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمائے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ صحیح ہے علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں نہ ہونا

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا

منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ افطار کیا (نہ رکھا) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ نے اسے نوش فرمایا اس باب میں

باب ۱۷۷ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ ۲۷۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيرِيُّ وَغَدَّاهُ بْنُ مَدَوِيَّةٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَاهَاكَ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّيْلِيِّ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ النَّبِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الذَّهْرِ فَقَالَتْ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَمْ يَقَالَ مَحْصَرًا مَضِيًّا وَاللَّوْثُ يَلْبَسُ وَكُلُّ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ فَإِذَا أَتَيْتَ قَدْ مَضَتْ الذَّهْرُ فَافْطِرْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عُرَيْبٌ وَرَوَى بَعْضُ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ۔

باب ۱۷۸ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا مُنِيرٌ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عِيَّادِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الرَّمَافِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِيَّيْ أَجْتَنِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفُرَ السَّنَةُ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةُ الَّتِي قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَقَدْ اسْتَعَبَّ أَهْلُ الْوَلَدِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بَعْرَةَ۔

باب ۱۷۹ مَا جَاءَ فِي كَوَاهِلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۲۷۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُلَيْمِ بْنِ عَلِيٍّ نَا الْأَرْبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَسْأَلْتُ أَيْضًا أُمَّ الْفَضْلِ بِلَدِّ بْنِ نَشْرَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بابك فاجاء في الحب على صوم عاشوراء
١٤٠ - حدثنا قتية واحمد بن عبد الله القمي قال
قالنا بن زيد عن عبد الله بن جبرير عن عبد الله بن
معيك عن الزماني عن ابن بكاد قال ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال من صام يوم عاشوراء لم يضره
سنة الا ان يكفر السنة التي قبله وفي الباب عن علي
وعنه بن مسيني وسنة بن الاكبر وعنه بن اسامة
وابن عباس والربيع بنثي معوية بن عمار وعنه
الرحمن بن سنان الكوفي عن ابيه وعنه بن
ابن الربيع الكوفي عن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے اس باب میں حضرت علی، محمد بن صفیٰ سلمہ بن اکوع، ہند بن اسمار، ابن عباس، ربیع بنت معوذہ بن عمرو، عبدالرحمن بن حزامی، جواسطہ بن سکیمہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کو روزہ ترفیہ فرمایا۔ امام احمدی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ کے علاوہ کسی

دوسری روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قولان کہ یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، انہیں علم نہیں۔ امام احمد اور اسحاق اس حدیث کے قائل ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ چھوٹے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھتے تھے جب آپ عربینہ طیبہ تشریف لائے خود بھی یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو صرف یہی (رمضان ہی کے) روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے بارے میں اختیار دے دیا گیا۔ جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عیسیٰ بن سعد، جابر بن سمور، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث پر مدار کامل ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔ علامہ کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ ہے رغبت ہو (دور رکھے) کیونکہ اس میں فضیلت ہے۔

عاشورہ کو نسا دن ہے

حکم بن اسرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ہمارے پیٹے آبیہ نرم نرم کسہاں تشریف فرماتے میں نے عرض کیا مجھے بتائیے عاشورہ کون سا دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں آپ نے فرمایا ہرم کا چاند دیکھنے کے بعد دنوں کا شمار کرتے رہو پھر نویں ہرم کو روزہ رکھو میں نے عرض کیا حضور کامل بھی تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

اَنَّهُ حَبَّتْ عَلَى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ ابُو عِيْنِي لَا تَكْتُمُ فِي شَيْءٍ مِنْ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ لِسَنَةِ الْاَكْرَفِ حَدِيثٌ اِنِّي كَتَاةٌ وَحَدِيثٌ اِنِّي قَتَاةٌ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي التَّرْخِصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَمَدِيُّ عَنْ عَبْدِكَامِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمَ نَصُومُهُ وَنَبِيٌّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ لَكُنَّا قَوْمًا مَّالِكِيَّةً صَامَةً وَآمَرُ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانَ هُوَ الْفَرِيقَةُ فَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْاَبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَتَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ ابُو عِيْنِي وَاقْتُلْ عَلَى هَذَا اَعْتَدَ اَهْلُ التَّوَلُّمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَكِنْ يَرَوْنَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ نَوَّغَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذَكَرَ فِيهِ مِنَ الْقَبْلِ۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ اَنَّهُ يَوْمٌ هُوَ

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا نَاوِيغٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الزَّعْرِجِ قَالَ اُنْفِخَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءٌ كَافِي زَمَرَمَ فَطَلْتُ اَخْبَرَنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ اَنَّهُ يَوْمٌ اَصُومُ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتَ هَلَالَ النُّجُومِ فَاعْتَدِ لَمْ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ النَّاسِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هَكَذَا اِذَا كَانَ يَصُومُهُ اَحْمَدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ

[illegible]

ذی الحجۃ کے دس روزے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ذی الحجہ کے پہلے دس دن رونا دھونہ سکتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ کئی راویوں نے اسی طرح الجاسطہ، امش، ابوالہیثم اور اسود
حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے، سفیان ثوری وغیرہ نے بواسطہ
منصور ابوالہیثم سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی ناظر
سے پہلے دس دنوں میں رونا دھونہ سکتے نہیں دیکھا گیا، ابوالہیثم نے بواسطہ
منصور اور ابوالہیثم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ میں
میں اسود کا ذکر نہیں حدیث میں منصور کے بارے میں اشکان ہے امش
کی روایت اصح اور سند کے لحاظ سے زیادہ متصل ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں
نے دیکھنے سے سنا کہ ابوالہیثم سے روایت کرنے میں منصور کے مقابلے
میں افضل ہے۔

قوی الحج کے پہلے دس روزوں کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس حالتوں
کے مقابلے میں کسی دین کو عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے
مرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں

بِأَرْبَعٍ مَا جَاءَنِي فِي رُؤْيَايَ الْعَشْرِ -

٤٦٥ - حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا بَأْسُ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِئًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ
أَبُوعَيْنٍ لَمْ يَكُنْ أَذَى خَيْرًا جِدَّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ وَنَدَى الثَّوْرِيَّ
وَكَبِيرُهُ هَذَا الْبَحْثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّ النَّبِيَّ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَضِيَ فِي الْعَشْرِ
وَبَرَزَ أَبُوهَا حَوْصَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ
وَلَمَّا رَضِيَ كَرِيهُ عَنْ الْأَسودِ وَقَدْ اخْتَلَفُوا عَلَى مَنْصُورٍ
فِي الْحَدِيثِ وَنَدَايَةِ الْأَعْمَشِ أَهْلًا وَوَصَلَ إِسْكَاءُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ هَمْدَنِي أَبَا نَ يُقُولُ سَمِعْتُ وَبَعْدَ
يُقُولُ الْأَعْمَشُ اخْتَلَفُوا إِسْكَاءُ وَابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ -

٣٣٦ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
عَنْ مُسْلِمٍ وَهَوَّابِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْبَطْنِيَّ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَعْمَلٍ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِيهِمْ

آپ نے فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں آجائے وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہ خدا میں لٹکا پھران میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر و در جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس، حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام نیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف سعید بن دہلجی واسطی بواسطہ عباس کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہیں بھی اس طریق کے علاوہ اس طرح معلوم نہ تھا نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسئلہ کچھ مذکور ہے۔

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوالوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے اس باب میں حضرت جابر، ابو ہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوالوب حسن صحیح ہے ایک جماعت کے نزدیک، اس حدیث کے مطابق شوال

أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ لَوْلَا رَسُولُ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَلَّ عَزْرُ بَنِي سَبِيحٍ وَمَالِهِ فَلَئِمَّ يَرْجِعُ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْيَمَنِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ قَاصِلٍ عَنْ نَقْلٍ عَنْ قَهْقَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ آيَةٍ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَتَكِدُّ صِيَامُ يَوْمٍ يَوْمٍ مِنْهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَفِيَّامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا لَيْلَةٌ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ دَاحِلٍ عَنْ النَّخَعِيِّ وَنَافِلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَرَوْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَثَلَّ هَذَا وَقَالَ وَقَدْ رَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ ثُمَّ مِنْ هَذَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سَنَةِ آيَاتٍ مِنْ شَوَّالٍ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ تَارِبٍ عَنْ أَبِي الْيُؤُبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ نَهْضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الذَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الْيُؤُبِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اسْتَعْبَتْ نَوْمُ صِيَامِ رَيْثَةٍ مِنْ شَوَّالٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ

کے چہ روزے مستحب ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں
ہر مہینے کے تین روزوں کی طرح یہ بھی اچھے ہیں نیز آپ
نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ان کو رمضان کے روزوں
سے ٹایا جائے ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع
سے چہ روزے رکھنا نادر ہے یہ بھی روایت ہے کہ
آپ (ابن مبارک) نے فرمایا کہ حوال کے چہ روزے
مستحب بھی جائز ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبد العزیز بن
محمد نے مطوان بن سلیم اور سعد بن سید سے یہ حدیث
بواسطہ عمر بن ثابت اور ابوالیوب رضی کو مملی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی۔ شعبہ نے اسے بواسطہ درقار بن
عمر، سعد بن سید سے روایت کیا ہے۔ سعد بن سید
یہی بن سید العارک کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے
سعد بن سید کے خط میں کلام کیا ہے۔

ہر مہینے سے تین روزے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مہینے میں
تین روزے بغیر نہ سوڑوں ہر مہینے کے تین روزے
(مکمل) اور نادر چاشت (پڑھوں)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! جب تم مہینے کے
تین روزے رکھے تو تیرے چہ روزے اور پندرہ روزوں
کے روزے رکھا کر اس باب میں حضرت ابو قتادہ، جابر بن
ابن عمر، قزو بن ایاس، مزی، عبد اللہ بن مسعود، ابو ہریرہ،
ابن عباس، عائشہ، قتادہ بن طمان، عثمان بن العاص اور
جبر بن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث ابو ذر اس سے بعض احادیث میں ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَوْحَسَنٌ وَمِثْلُ صِيَامٍ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ مَهْرٍ
مِنْ كُلِّ مَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرْذَى فِي بَعْضِ النَّاسِ
فِيْلَهُمْ هَذَا الْقَوْلُ بِمَوْحَسَنٍ وَاصْطَحَاتُ ابْنِ الْمُبَارَكِ
أَنْ يَكُونَ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنْ أَكْبَرِ الشَّيْءِ وَقَدْ رَوَى عَنْ
ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ صَامَ مِثْلَهُ أَكْبَرُ مِنْ
شَوَالٍ مِثْلِهِ فَإِنَّهُ جَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى
عَنْهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُشَقِّقٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُكَيْمٍ وَسَعْدُ
ابْنِ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي الْيُوزُبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَكَرَّرَ هَذَا
مَرَّةً شُغْبَةً عَنْ ثِقَالٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَسَعْدُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ أَخُو
يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ تَكَرَّرَ بَعْضُ
أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ قَبْلِ
هَذَا.

باب ما جاء في صوم ثلثة من كل شهر
۳۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ سَعْدِ
ابْنِ عَرِبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً أَنْ
لَا أَتَانِي إِلَّا عَلَى وَثْقَةٍ مِثْلِ ثَلَاثَةِ أَكْبَامٍ مِنْ كُلِّ
مَهْرٍ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ.

۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ
شُغْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ يَخْلُفُ
عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْبَرُ إِذَا صُمْتُ
مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةً أَكْبَرُ مِنْ ثَلَاثَةِ حُمْرَةٍ فَلَكُمْ عَشْرَةٌ
وَعَشْرَ عَشْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَعَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رِيَاحٍ وَالْمُنْزَلِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي عَرَبَةَ وَابْنِ عَدِيٍّ وَعَائِشَةَ

کو جس نے ہر پہینے کے عین روزے رکے
یہ ایسا ہی ہے جیسے زمانہ بھر کے روزے
رکے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر پہینے میں روزے
رکے تو یہ عمر بھر کے روزے (شمارہ ہوتے) ہیں، اللہ
تعالیٰ انھیں تصدیق میں اپنی کتاب (کی آیت) نازل فرمائی
جو شخص ایک نیکی کرے اس کی پچاس گنا دس گنا ہے تو ایک
دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ابوشامہ اور ابویہ سے بواسطہ
ابو عثمان، حضرت ابوسریحہ سے روایت کی۔

حضرت معاذہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر پہینے میں دن کے
روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض
کیا کہ اسے دنوں میں ام المؤمنین نے فرمایا حضور اس بات
کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ وہ کون سے دن بھولیں یا بھول
میں چاہتے رکھتے؟ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے زید الرشک سے مراد زید الغضبی ہے اور زید
قام بھی کہلاتا ہے اور وہ بیت تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ یہ بھول
کے لغت میں رشک کے معنی تقسیم کرنے والے کے ہیں۔

روزہ کی فضیلت

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک تھا کہ میں نے فرمایا ہے
ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے (لیکن)
روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جلا دیتا ہوں دونوں
اٹل سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے اللہ تعالیٰ

وَقَاتِلَ بَنِي مَلْجَانَ وَعُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَجَوَّجُوا
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبِي ذَرِّ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَقَدْ
رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَعْلَوِيِّ
عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي ذَرِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
تَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَلِهَا الْيَوْمَ بِعَشْرَةٍ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ أَبِي شَيْمٍ وَأَبِي التَّيَاهِ عَنْ أَبِي عُمَانَ وَقَالَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرِّ قَالَ
شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَ كَلَّمْتُ
قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مَنْ
أَيَّامٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يَبْلُغُ مِنْ أَيَّامٍ صَامَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَ
يَزِيدُ الرِّشَكِيُّ هُوَ يَزِيدُ الصَّبْعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ الْقَاسِمِيُّ
وَهُوَ الْقَسَامُ وَالرِّشَكِيُّ هُوَ الْقَسَامُ فِي لُغَةِ
أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقُرَاشِيُّ الْبَصْرِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ
حَسَنَةٍ بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعٍ مِائَةٍ ضَعْفٍ وَالْقِسْمُ

کے نزدیک مشک کے خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تم
میں سے کوئی روزے سے ہو اور اس سے کوئی بد زبان ،
بد زبان سے پیش آئے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں ۔
اس باب میں حضرت مساذ بن جبل ، اسل بن سعد ، کعب بن جوف
سلامہ بن قیس اور اشیر بن اصمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں ۔ بشیر کا نام زعم بن سعد ہے اور اصمیر انکی ماں ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ اس طریق سے
سن غریب ہے ۔

حضرت اسل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کولم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اجنت میں ایک دروازہ ہے
جسکا نام ریائ ہے اس سے (صحت) روزہ داروں کو گلاب
ہائیکا بس جو روزے دار ہو گا وہ داخل ہو جائے گا اور جو
اس میں داخل ہو گا کبھی پیاسا نہ ہو گا امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث کنج غریب ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کولم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو
خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب
سے ملاقات کے وقت امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
سنج ہے ۔

ہمیشہ روزہ رکھنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض
کیا گیا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنے والا کیسا ہے
آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار
کیا ، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو ، عبداللہ بن
غفر ، عمران بن حصین اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابو قتادہ ، حسن ہے ۔ بعض علماء کے نزدیک ہمیشہ روزہ
رکھنا مکروہ ہے ۔ لیکن فرماتے ہیں ہمیشہ کا روزہ اس وقت

لَنَا وَمَا أَجْرِي بِهِ قَالَ صَرَّمُ مَهْمَةً مِنَ النَّارِ وَلَعَلَّكَ تَحْتِ
الْقَابِ عِلْمًا طَيْبٌ هَذَا لَوْ مِنْ رَجْعِ الْوَسْطِ لَوَاقِحَ
حَبْلٍ أَحَدٌ كَرَّ جَاوِلٌ وَهُوَ صَارَ لِقُلِّدٍ أَقْبَا صَارَ
قُلِي الْكَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَثَبِ
ابْنِ عَجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرَ وَبِشِيرِ بْنِ الصَّامِصِيَّةِ
وَأَسْعُرِ بْنِ كَعْبٍ وَنَعْمِ بْنِ مَعْبُدٍ وَالْخَصَامِيَّةِ هُوَ
أُمُّهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
جَسَّجٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجْعِ ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو قَالِبٍ الْعَدَنِيُّ
عَنْ وَشَّاحٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ
بَابَ يَدْنِي الرَّكَّانِ يَدْعُو عَنْ كَلِّ الصَّائِمِينَ كَمَا كَانَ
وَنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمَرَّ بِهَذَا الْبَابِ
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُهَيَّجٌ غَرِيبٌ ۔
۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلصَّائِمِ مَرَّتَانِ
فَرَحَةٌ يَوْمَ يَنْفُذُ فَرَحُهُ لِحَبِيبٍ يَتَنَزَّلُ رُكَّةً قَالَ أَبُو
جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُهَيَّجٌ ۔

پانچ ماہ جمعہ صوم الذہر

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاحْتَدَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلْبِيِّ قَالَ
كَانَتْ هَذِهِ نَهْجًا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
كَيْفَ يَمُنُّ صَامًا الذَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَطْعَمَ
لَمْ يَمُنْ وَلَا مَرَّ طَرَفٌ فِي الْكَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ وَحُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَآبِي
مُوسَى قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ حُجِّجَ قَوْلُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الذَّهْرِ وَكَانَ الْإِسْلَامُ

سے جب عیدین اور ایام تشریف میں بھی روزہ رکھنے کو
مکروہ نہیں۔ اور اس صورت میں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے
والا نہیں کہلائے گا۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی
ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد اور
اسحاق نے بھی یہی کہا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے
ہیں ان پانچ دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
متن فرمایا یعنی عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں
میں روزہ نہ رکھنا واجب نہیں۔

متواتر روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن شعیب فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ
فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر روزے رکھتے یہاں تک کہ تم کہتے
اب افطار نہیں فرمائیں گے اور کہیں (سلسل) نہ رکھتے یہاں تک کہ تم خیال
کرتے اب نہیں رکھیں گے اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ
پر اسیسہ کبھی روزے نہیں رکھے اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی
اللہ عنہم سے بھی احادیث متواتر ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ منہج ہے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں
کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات
(اس طرح) سلسل روزے رکھتے کہ گان بوتا اب افطار کا ارادہ نہیں
اور کہیں متواتر رکھتے یہاں تک کہ خیال بھوتا اب روزہ رکھنے کا ارادہ
نہیں فرمائیں گے میں جب بھی چاہتا کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے
دیکھوں تو نماز پڑھتے ہی دیکھتا تھا اگر چاہتا کہ آپ کو آرام کی حالت میں
دیکھوں تو اسی طرح دیکھتا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منہج ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ میرے بھائی داؤد
(علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے
ایک دن نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگتے
نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منہج ہے۔

إِذَا الْمَرْءُ فُطِرَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَآيَاَمَ التَّشْرِيقِ
فَسَنَ أَفْطَرُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَبْلِ الْكِرَامَةِ
وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هَكَذَا رَوَى عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَ
إِسْحَاقُ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَقَالَ لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ
أَيَّامًا عَيْنَ هَذِهِ الْخَمْسَةِ إِلَّا يَوْمَ الْيَوْمِ تَمَّى عَنْهَا
تَسْوِيلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ
يَوْمَ الْأَضْحَى وَآيَاَمَ التَّشْرِيقِ.

باب ۵۸ مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ
صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ
يَصُومُ حَتَّى تَقُولَ قَدْ صَامَ وَفُطِرَ حَتَّى تَقُولَ قَدْ
أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ شَعْبُ حَدِيثٍ حَسَنٌ
۴۷۸۔ سَمِعْتُ كُنَا عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ سَمِيعَةَ بْنَ جَعْفَرٍ
عَنْ هَمْدَانَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ
التَّشْرِيقِ حَتَّى يُرَى آتَهُ لَا يُرَى أَنْ يُفْطِرَ وَلَا يُفْطِرُ حَتَّى يُرَى
أَنَّهُ لَا يُرَى أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا فَكَانَتْ لَا تَشَاءُ أَنْ
تَرَكَ مِنَ اللَّيْلِ مَصْلِيًّا إِلَّا بِأَيْتِهِ مَصْلِيًّا وَفِي الْبَابِ
نَائِلًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ وَكَيْفٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ
يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ إِلَّا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا

ابو العباس، نایبنا ظاہر ہے جس کا نام صاحب بن محمد ہے
بعض علماء فرماتے ہیں بہترین روزہ یہ ہے کہ ایک دن رکھا
جائے ایک دن افطار کیا جائے، کہا جاتا ہے یہ سنت ترین
روزہ ہے۔

عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں)
روزہ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عمر، علی، عائشہ،
ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور انس رضی اللہ عنہم سے بکابر روایات
مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید صحیح ہے
اور علماء کا اس پر عمل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مرد بن عیسیٰ سے
مروان بن عمارہ بن ابوالحسن ثمالی عریقی ہیں اور وہ ثقہ ہیں بخاری
ترمذی، شعبہ اور مالک بن انس رحمہم اللہ نے ان سے
احادیث روایت کی ہیں۔

ابو سعید مثنیٰ عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں میں قرآنی کے دن
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے
طلب سے پہلے نماز طحاتی پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے ان دو دنوں کے روزہ سے منع فرمایا
عید الفطر میں اس لئے کہ وہ تہابے روزوں سے افطار کا دن
ہے اور مسلمانوں کی عید ہے، اور عید الاضحیٰ میں اس لئے کہ
تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث صحیح ہے ابو سعید مثنیٰ عبد الرحمن بن عوف کا نام سعد
ہے اور انہیں مثنیٰ عبد الرحمن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے
عبد الرحمن بن ازہر، حضرت عبد الرحمن بن عوف کے
بچا زاد بھائی ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَثْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: «لَمْ يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
لَهُمَا أَهْلُ الشَّكِّ وَالشَّكِّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى

۵۰، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَمِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَثْنَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: «لَمْ يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
لَهُمَا أَهْلُ الشَّكِّ وَالشَّكِّ

۵۱، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَثْنَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: «لَمْ يَنْهَى اللَّهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى»
لَهُمَا أَهْلُ الشَّكِّ وَالشَّكِّ

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ قربانی کا دن اور ایام تشریق وحید الاضحی کے بعد تین دن ہم مسلمانوں کی عید اور کھانسی پیسنے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیضہ، بشر بن نیم، عبداللہ بن عذافر، انس، عمرو بن عمر واسطی، کعب بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عقبہ بن عامر صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض صحابہ اور دو سے حضرات نے منع کہنے والے کو اجازت دی ہے اگر اسے قربانی کا جانور نہ ملے اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے بھی نہیں سکے تو وہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مستحب بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے، مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اہل عراق کے نزدیک موسیٰ بن عقیلی بن ربیع ہے اور مصری موسیٰ بن عقیلی بن ربیع کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عقیبہ سے سنا انہوں نے لیث بن سعد کے واسطے سے موسیٰ بن علی کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باپ کے نام کی تصغیر کرے۔

روزہ دار کے لیے سنگی کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یسئگی لگاتے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعد، علی، عبداللہ بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ آيَاتِ
التَّشْرِيقِ -

٥٢٠ سَخَدْنَا هَذَا ذَاكَ فَيَكْتُمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ
وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِنْدَنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَرَهْنُ
أَيَّامِكُمْ كُلِّ وَضَرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سَعْدٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَسْنٍ وَحَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو
ابْنُ الْأَعَابِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدَّثَ
عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ عَمْرِو قَالَ قَالَ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكُونُ صِيَامُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنْ قُومُوا
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَحِمَهُمُ
الْمُسْتَوْتِرُ إِذَا الرَّمِيحُ جَدُّهَا وَلَمْ يَفِمْ فِي الْعَشَاءِ أَنْ
يُمْرُوا أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِيهِ يَقُولُ مَا لَكَ بِنِ أَيْنَ الشَّافِعِي
وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَاهَذَا لِعِرَاقٍ يَقُولُ
مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ رَجَاءٍ وَاهَذَا مِصْرِي يَقُولُ مُوسَى
بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ
ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا جُعَلُ
أَحَدًا فِي حِلِّي صَغَرًا أَوْ كَبِيرًا

باب ۵۲۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ
لِلضَّائِمِ

٥٣٠ - سَعْدُ بْنُ مَعْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْكِنْدِيُّ جُزْءٌ عَنِ
عَلِيِّ بْنِ عِيَّانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا لَأَعْبُدَنَّكَ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ دَاوُدَ

حالت میں بیٹگی گھوٹی۔

بیٹگی لگوانے کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں بیٹگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ صاحب نے اسی طرح عبد الوارث کی مثل بیان کیا۔ اسماعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ابوب حضرت مکرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی۔ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں بیٹگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے من غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام پر روزے اور احرام کی حالت میں بیٹگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس من گہ سے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ نذرہ دار کے لئے بیٹگی لگوانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری مالک بن انس اور امام شافعی رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

دن رات کوزہ رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کرم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْتَجَمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ نَحْرُهُ مَبْنِيًّا۔

بَاب ۵۲ مَا جَاءَ مِنَ التَّخْصُصِ فِي ذَلِكَ۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ تَابِعُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ نَا يُؤُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَحْرُهُ مَبْنِيًّا قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فَكُنَّا نَدْعِي وَهَيْبَ بْنَ عَمْرٍو رَأْيَ عَبْدِ الْوَارِثِ وَتُرْجَى ابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مَرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَسَدٌ عَنْ الشَّيْخِ تَابِعُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَبْرِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ تَابِعُ الْوَارِثِ رَأْيَ ابْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْتَجَمَ تَمَامًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ نَحْرُهُ مَبْنِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحَجَّامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُيَّاتِ التَّوْبَرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

بَاب ۵۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَصَالِ فِي الصِّيَامِ

۵۷۔ حَدَّثَنَا تَصْرِيْفُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ تَابِعُ الْوَارِثِ

علیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن رات روزہ (صوم) صال اور کھو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صوم وصال کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھانا پلانا ہے اس باب میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابو سعیدؓ اور بشیر بن خصاصہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ائس، من صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک صوم وصال (دن رات بغیر افطار و سحر روزہ رکھنا) مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں ہے آپ کا کھانا مسلسل روزہ رکھنے اور افطار نہ کرنا

جنبی کا روزہ

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمارؓ بن ہشام فرماتے ہیں مجھے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ (الزواج مطہرات) رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ (بعض اوقات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سبب حالت جنس میں ہوتے کہ کبھی بھائی پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ و ام سلمہؓ من صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ جن تابعین فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت جنس میں کچھ کرتے تو اسے اس دن کے روزے سے ہٹا کر نئی چلیے یہاں قول ائمہ ہے۔

روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں

فَخَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ سَوْحَانَ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي كَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذُوا بِاللَّوْا كَمَا تَأْخُذُ الْوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنْ رَأَيْتُمْ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيُنِي فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرَ وَابْنَ سَعْدٍ وَبَشِيرَ بْنَ الْغَمَامِ وَابْنُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ حَسَنٍ وَحَسَنٌ وَالْعَلُّ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَوْهَذَا الْوَصَالُ فِي الْقِيَمِ قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الرَّبِيعِ كَأَنَّ كَانَ يَأْخُذُ بِاللَّوْا وَلَا يُفْطِرُ

بَاب ۵۲ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ -

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ ابْنِ شَكَّابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَأُمُّ سَكْنَةَ زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَيْصُومٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَكْنَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَحَسَنٌ وَالْعَلُّ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَشَافِعِيٍّ وَاحْمَدٍ وَابْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا أَصْبَحَ جُنُبًا يَفْرُضُ لَيْلِكَ الْيَوْمَ وَالْعَلُّ الْأَوَّلُ أَصَحُّ -

بَاب ۵۳ مَا جَاءَ فِي إِبْرَاجَةِ الصَّائِمِ الدَّخْوَةِ -

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مَرْثَانَ الْخَمَرِيِّ كَأَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ سَوْلَانَ سَمِعَ ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ الْخَلْبِ عَنْ

سے کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے
جاتا چاہیے اگر روزے سے ہو تو (مض) وہاں تک
لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے
کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے
دار ہو تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی
دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

خافض کی اجازت بغیر عورت کے روزے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بنی کولم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت
کا خادمہ موجود ہو وہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا
روزہ اس کی اجازت بغیر نہ رکھے۔ اس باب میں
حضرت ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات ملے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ
صحیح ہے۔ ابو زناد سے بھی یہ حدیث بواسطہ موسیٰ
بن ابو عثمان و ابو عثمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول
منقول ہے۔

قضاے رمضان میں تاخیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے رمضان کے قضا
روزے شہان میں رکھا کرتی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی
اسے بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی
طریق روایت کیا ہے۔

مَعْمَدُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ
وَأَنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَغْنِي الدُّعَاءَ -

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا كَثْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ نَاسِطِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ
عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ
صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
الْحَدِيثُ يَنْبَغِي فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۵۲۹۔ مَا جَاءَ فِي تَرْاهُتِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ الْإِبْرَازِ زَوْجَهَا -

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَكَثْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ نَاسِطِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ
عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْصُرُ الْمَرْأَةُ
وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَآبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى
هَذَا حَدِيثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳۰۔ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ قِضَاءِ رَمَضَانَ -

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاسِطِيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
السَّخَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي
شَعْبَانَ حَتَّى تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ
هَذَا -

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيفُ عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ كَيْسٍ عَنْ مَوْلَاةٍ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمُقَاتِلُ
صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَدَعَى شَجْعَةَ
هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ جَدِّهِ أَفْرِ
عَمَارَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَ -

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ بْنُ مُيَنِّكَنَ كَا أَبُو ذَاكَةَ كَانَتْ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يَقُولُ لَهَا
بِنْتُ ثَعْلَبٍ عَنْ أَفْرِ عَمَارَةَ أَبِي كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَتَمَتَّعَتْ
إِلَيْهِمَا مَا كَفَا لَهَا فَنَكَحَتْ إِيَّاهُ صَلَاتُهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الصَّائِمَ تَصَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
حَتَّى يَفْرَعُوا وَرَبَّهَا قَالَ حَتَّى يَكْبَعُوا قَالَ
أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ
وَمِنْ حَدِيثِ شَرِيفٍ -

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا هُشَيْرُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا
شَجْعَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهَا قَالَ لَهَا
بِنْتُ أَوْ عَمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَ وَلَعِنْدَ كَثِيرٍ حَتَّى يَفْرَعُوا أَوْ
يَكْبَعُوا قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَهُوَ أَصَحُّ وَهُوَ جَلِيلٌ
بْنُ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَائِضِ الصَّائِمَةِ
دُونَ الصَّلَاةِ -

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَمْرُو بْنُ مُسِيرٍ عَنْ
حَبِيبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ

غَيْرُ رُزْهَ دَارِ فِي رُزْهَ دَارِ كِي فَضِيلَتِ

یعنی، اپنی سوئی (ام عمارہ) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی
ہیں بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ
دائے پاس غیر روزہ دار کھائے بہ ہوں تو اس کے لئے
فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ
نے بھی حدیث بواسطہ حبیب بن زید، اور اس کی داوی ام عمارہ
بنی کرم علی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم سنی روایت کی ہے۔

ام عمارہ بنت کعب سے روایت ہے بنی پاک علی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے ام عمارہ
نے کہا تائیں کیا تو آپ نے فرمایا تو ہی کھائیں کیا ہیں
روزہ دار ہوں تو رسول کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جب روزہ دار کے پاس کچھ لوگ بیٹھے کھائے
ہوں تو اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک
کہ وہ فارغ ہو جائیں کہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
شریک کی حدیث سے اس سے

ام عمارہ بنت کعب سے ایک دوسری روایت میں
اس کی اصل مرفوعہ مرفوعہ ہے۔ لیکن اس میں کاف صغیر
پاسیر ہونے کا ذکر نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ام عمارہ
حبیب بن زید انصاری کی داوی ہیں۔

حائضہ پر رسول کی قضا ہے نماز کی نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عید رسالت
میں حیض میں مبتلا تھیں تو نبی پاک علی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے ہیں لیکن چنانچہ نماز کا حکم نہ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے علامہ کا اس پر بلا اختلاف عمل ہے کہ عائشہ عورت پر روزوں کی قضا ہے لیکن غازی قضا نہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبیدہ سے ابن مسیب نبی کوئی طرح ان کی کیفیت ابو عبد اللہ سے ہے۔

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے

عام بن قیظ بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا کامل وضو انگلیوں کا غلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے علامہ کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا مکروہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے حدیث کے الفاظ سے اس کے موقف میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

میزبان کی اجازت سے نفل روزہ رکھا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں میزبان بنے وہ میزبان کی اجازت بغیر نفل روزہ نہ رکھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مشکوٰۃ ہے کسی ایسے ثقہ راوی کو ہم نہیں پہچانتے جس نے اسے ہشام ابن عروہ سے روایت کیا ہو۔ موسیٰ بن داؤد نے بواسطہ

قَالَ كُنَّا نَحْيُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ فَيَأْمُرَنَا بِقَضَاءِ الصَّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ وَقَدْ رَوَيْتُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتَادُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَبُيِّنَ هَذَا هُوَ ابْنُ مُعْتَبٍ الْقَسْبِيُّ الْكُوفِيُّ وَبُيِّنَ أَبُو عَبْدِ الْكَرِيمِ -

باب ۳۳۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَبَالِغَةِ الْأَسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

۴۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَقَّابُ الثَّمَالِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو قَالَ كُنَّا نَحْيِي بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتِ قَيْظِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوَضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوَضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالَغْ فِي الْأَسْتِنْشَاقِ إِنْ أَنْتَ تَخْشَى مَرَاتِنَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوطُ لِلْمَشَائِمِ وَمَا أَنَا بِذَلِكَ يَقُولُهُ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَنْتَفِي قَوْلُهُ

باب ۳۳۶ مَا جَاءَ فِي مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُوا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

۴۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ وَاقِدٍ الْكُوفِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُونَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدِيَّتِي مُشْكُوهٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ الثَّقَاتِ رَوَاهُ

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ وَشَّامٍ بْنِ عَمْرٍو وَقد رَوَى عَنْهُ
ابْنُ قَدَمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْمَدِينِيِّ عَنْ وَشَّامٍ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَلَّمَهُ
سَلَامًا نَحْوًا مِنْ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا
أَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو بَكْرٍ
الْمَدِينِيُّ الَّذِي تَفَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَسْفَرَهُ
الْفَضْلُ بْنُ مُبَشَّيْهِ وَهُوَ وَثِقٌ مِنْ هَذَا
أَقْدَمُ -

ابو بکر مدنی، ہشام بن عمرو اور عمرو، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اسے مروا روایت کیا ہے
یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ابو بکر مدنی کی روایت کی
حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ نام
فضل بن مبشر سے اور وہ ابی (ابو بکر) سے
زیادہ ثقہ اور مقدم ہیں۔

باب ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي الْأَعْيُنِ كَاتٍ -

۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَلَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثُمَّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّدِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَمْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَلَّمُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ
رَمَضَانَ حَتَّى يَقْبِضَهُ اللَّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ وَأَبِي لَيْسَى وَابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ
عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ -

۳۵۶ - حَدَّثَنَا هَذَا كَذَا أَبُو معاوية عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ
صَلَّى الْقَبْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مَعْكَفِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ
قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَ
نَعْلًا مَرَلًا وَغَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
مُرْسَلًا وَقَدْ كَانُوا الْقَضَاءُ وَتُسَيِّانُ الثَّوْبِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ قُلُ
هَذَا الثَّوْبِ يَتِي وَتَدْعِي أَهْلَ الْوَلَدِ يَكُونُونَ إِذَا
أَلْفَا الرَّجُلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ صَلَّى الْقَبْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
ابن کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال تک رمضان طریقت
کے آخر کا عشرہ میں احکامات بٹھا کرتے تھے۔ اس بابا
میں حضرت ابی بن کعب، ابو لیسٰی، ابو سعید، انس اور
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ
عنہما کی حدیث بھی صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم علی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب احکامات کا ارادہ فرماتے تو
صبح کی نماز پڑھ کر پہلے احکامات میں تشریف لے
جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ ابی بن
سعید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل مروی ہے۔ مالک
اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے
مرسل روایت کیا ہے۔ ابوللیٰ اور سفیان ثوری نے
اسے بواسطہ ابی بن سعید اور عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیا بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے
وہ فرماتے ہیں احکامات کا ارادہ کرنے والا صبح کی نماز
پڑھ کر احکامات گاہ میں چلا جائے۔ امام احمد بن حنبل

اسحاق بن ابراہیم اکی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر احکامات کا ارادہ ہو تو سورج غروب ہوتے وقت اپنے احکامات گاہ میں بیٹھا ہونا چاہیے، سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔

شب قدر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت سے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں احکامات بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں یلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمیرہ، جابر بن عبد اللہ ابن عمر، عثمان بن عامر، انس، ابو سعید، عبد اللہ بن انس، ابو بکر، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ من صحیح ہے یہاں ذکر کا مطلب یہ ہے کہ آپ احکامات بیٹھتے اکثر روایات میں ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے یلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو یلۃ القدر کے بارے میں آپ سے مروی ہے کہ وہ ایک سو، تیس سو، چھ سو، تین سو، اور اسی سو رات سے۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک بھی ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ عرض کیا جاتا ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ فرماتے فلاں رات میں تلاش کرو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک ایک سو، تیس سو رات کی روایت زیادہ قوی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب

محدثہ وہو قول احمد بن حنبل واسحاق بن ابراہیم وقال بعضهم اذا اراد ان يعتكف فليكن في الشهر من الليالي التي يريد ان يعتكف فيها من الغد وقد تقدم في معتكفيه وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس۔

باب ۳۲۵ ما جاء في ليلة القدر۔

۱۔ حدثنا هانئ بن اسحق القمدي قال قال ابن مسيكة عن هشام بن عروة عن عائشة قالت كانت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر الاخير من رمضان ويقول تعوذوا ليلة القدر في العشر الاخير من رمضان وفي الباب عن عمر واثبت كعب بن عجرة عن سمره وجابر بن عبد الله وابن عمر عن النكتان ابن عاصم واثبت سعيد بن عبد الله بن انس واثبت بكره واثبت يحيى بن ليل واثبت ابن الصوام قال ابو عبد الله محمد بن عماره عائشة حديث حسن صحيح وقولها يجاور تعوذ يعتكف واكثر الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال التمسوها في العشر الاخير في كل وثرو روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة القدر انها ليلة إحدى وعشرين ليلة ثلث وعشرين ليلة خمس وعشرين وسبع وعشرين وتسع وعشرين واخر ليلة من رمضان قال الشافعي كان هذا عذرا والله اعلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجيب على نحو ما يسمي عنه يقال له نلتوسها في ليلة كذا فيقول التوسها في ليلة كذا قال الشافعي في اقرب الروايات عندي فيها ليلة إحدى وعشرين

رضی اللہ عنہ قسم کھاتے کہ وہ ایک سو بیس رات سے اور فرماتے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کی نشانی بتائی ہم نے اسے شمار کیا اللہ یاد رکھا اور قلابہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر اٹھارہ دس راتوں میں پھرتی رہتی ہے۔ مجددین محمد نے بواسطہ مجدد الزماں سمر اور الیوب، ابو قلابہ سے اسکی خبر دی۔

حضرت زہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا ہے کہ ابو العزیز قلابہ نے کہا کہ یہ ستائیسویں رات ہے آپ نے فرمایا اے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج کی شعاع نہیں ہوگی ہم نے اس بات کا خیال کیا اور اسے یاد رکھا اللہ کی قسم اے ابن مسعود کہ معلوم ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے نہیں بتا پتہ دیا تاکہ تم اسی پر اتفاق نہ کرو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

مجددین ابو العزیز قلابہ نے کہا کہ میں نے ابو العزیز قلابہ سے سنا ہے کہ وہ ستائیسویں رات ہے آپ نے فرمایا اے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج کی شعاع نہیں ہوگی ہم نے اس بات کا خیال کیا اور اسے یاد رکھا اللہ کی قسم اے ابن مسعود کہ معلوم ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے نہیں بتا پتہ دیا تاکہ تم اسی پر اتفاق نہ کرو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

آخری عشرہ میں زیادہ عبادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے

قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنََّّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيَقُولُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَنَحْنُ لَنَا قَدَرٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي الْقُرْبَى الْأَخِيرِ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَعْبُورٍ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ يُلْهِدُ ۴۶ حَدَّثَنَا مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ رَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ أَبُو بَنْ كَعْبٍ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ رَوَى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ بِلْ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ كَمَا تَطْلُعُ قَدَرًا وَنَحْنُ لَنَا قَدَرٌ لَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَيْكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَ كُمْ فَتَحْكُمُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنِ صَحِيحٍ

۴۷ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِبُ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ مَا أَتَا مَلَكُئُهَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْقَسِيمُ هَارِي لَسَمِعْتُ بَيْتَيْنِ أَوْ سَبْعَ بَيْتَيْنِ أَوْ عَشْرَ بَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ فِي الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَوْتِهِ فِي سَائِرِ الشَّهْرِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جَعَدَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنِ صَحِيحٍ

باب ۵۳ منہ

۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلَةَ نَائِبُ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ مَا أَتَا مَلَكُئُهَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْقَسِيمُ هَارِي لَسَمِعْتُ بَيْتَيْنِ أَوْ سَبْعَ بَيْتَيْنِ أَوْ عَشْرَ بَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ فِي الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَوْتِهِ فِي سَائِرِ الشَّهْرِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جَعَدَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنِ صَحِيحٍ

٤٤٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِعِيكُ بْنُ أَبِي
مَرْيَمَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَرِيمُ بْنُ
أَسْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ كَعْبٍ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي نَعْمَانَ
فَدَخَلُوا بَعْدَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَوْصُوفِي رَجُلٌ قَوِيٌّ
وَسِرٌّ شَاهِدٌ ابْنُ جَعْفَرٍ وَكَهْنُ الدُّلَى جَعْفَرُ هُوَ
ابْنُ نُوَيْمٍ وَالدُّلَى ابْنُ التَّوَيْمِيِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ
مُحَمَّدٍ يَضَعُفُهُ وَقَدْ كُتِبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى
هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ لِلْمَسَائِرِ أَنَّ يُطْرِقُ بَيْتَهُ قَبْلَ
أَنْ يَخْرُجَ وَكَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ
وَمِنْ جَدَارِ الْمَدِينَةِ وَالْقَرِيبِ وَمَوْصُوفِي رَجُلٌ شَاقٌّ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ

٤٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَعْلُومٍ يَقُولُ
سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُحَقَّقُ الْخَبَائِرُ الثَّلَاثُ وَالْأَجْمَعُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُ هَذَا كَذِبًا وَلَا تَعْرِفُ هَذَا
وَنَحْوُ هَذَا سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ وَسَعْدُ بْنُ صَفْوَةَ وَ

کو میری ماموم ہی کہا جاتا ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید الفطر اس دن سے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن سے جب لوگ قربانی کریں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا محمد بن مسعود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے من غریب صحیح ہے۔

اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی کرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے ایک سال اعتکاف نہ بیٹھے تو آئندہ سال میں دن اعتکاف بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے من غریب صحیح ہے۔ مدار کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو اعتکاف بیٹھ کر پورا کرنے سے پہلے توڑ دالے بعض مدار فرماتے ہیں اعتکاف توڑنے سے قضا واجب ہے انہوں نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے اور پھر سوال کے دس دن اعتکاف بیٹھے۔ امام مالک کا یہی قول ہے بعض مدار کے نزدیک اگر نذر کا اعتکاف یا ایسا اعتکاف جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا، نہ ہو بلکہ نفل ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے سے

يَقَالُ عَمِيرُ بْنُ مَامُومٍ أَيْضًا۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
مَتَى يَكُونُ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَا يَحْيَى بْنُ
الْإِمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ
يُضْحِي النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيْنَى سَأَلْتُ مُعْتَدًا قُلْتُ
لَكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَعَمْ
يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْنَى
هَذَا أَحَدُ يَثَاحَسَنُ عَرَبِيٌّ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ إِذَا
خَرَجَ مِنْهُ۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدُوٍّ
أَيْبَا نَا حَبِيبُ التَّوَيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَكَلَّمَ لَعْنَتِكَ عَامًا قَدًا كَانَ
فِي السَّعَاءِ الْمُبِيلِ اعْتَكَفَ عَشْرَ يَمِّنَ قَالَ أَبُو عِيْنَى
هَذَا أَحَدُ يَثَاحَسَنُ عَرَبِيٌّ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ
فَاعْتَكَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَعْتَكِفِ إِذَا قَطَعَ
إِعْتِكَافَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَبَّرَ عَلَى مَا كُنِيَ فَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا لَقِيَ إِعْتِكَافَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ
وَاجْتَبَاهُ الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ مِنْ إِعْتِكَافِهِ فَاَعْتَكَفَ عَشْرَ أَوْ ثَلَاثِينَ
فَهُوَ مِنْ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ لَعْنَتِكَ عَلَيْهِ
نَذَرًا إِعْتِكَافٍ أَوْ نَذَرًا أَوْجِبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ

قضا واجب نہیں بلکہ اسے اختیار ہے امام شافعی کا
یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس کا
شروع کرنا تھا اسے لئے لازمی نہیں اگر اس کو شروع
کے توڑ دیا تو قضا واجب نہیں البتہ اگر عمرہ
کی قضا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه سے بھی روایت مذکور ہے۔

معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اسکات کی حالت میں اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے
اور میں نکلی کرتی اور آپ صرف انسانی ضرورت کے
لئے ہی گھر میں تشریف لاتے امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث سن کر مجھے اسی طرح کئی راویوں نے حضرت
مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب
بواسطہ عمروہ اور عمروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں اور ابی بے عمروہ اور عمروہ بن
حضرت ام المومنین سے روایت کرتے ہیں اسی طرح
اسکوبیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب عمروہ اور عمروہ
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

قیس نے یث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ طحا کا اس
پر عمل ہے کہ احکام بیٹھے والا صرف انسانی ضرورت کے
لئے باہر جاسکتا ہے۔ اس بات پر طحا کا اتفاق ہے کہ
قضاے حاجت اور پیشاب کے لئے جاسکتا ہے بیمار
پر کسی جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لئے جانے میں طحا کا
اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر
بیمار کے بیٹھے وقت ان امور کی شرط کر لی تو جملہ پر کسی
جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لئے جاسکتا ہے۔ سفیان ثوری
اور ابن مبارک رحمہما اللہ کو یہی قول ہے بعض طحا کے
زادہ یہ (مومنوں) کام نہیں کر سکتا فرماتے ہیں کہ معتکف

مَنْ تَطَهَّرَ مَا تَخَرَّجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَنْ يَقْضِيَ إِلَّا
أَنْ يُحِبَّ ذَلِكَ رِجَالًا مِنْهُمْ وَلَا يُحِبُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ
وَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ وَإِذَا دَخَلْتَ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ
فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَ
بِالْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

باب ۵۴۲ - الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا -

۴۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ قِرَاءَةً عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَذْفَلَ إِلَى رُكُوسِهِ
فَارْتَعَلَهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْإِنْسَانِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَذَا
رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَذْفَلَ إِلَى رُكُوسِهِ
فَارْتَعَلَهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْإِنْسَانِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَذَا
رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

۴۳۱ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُتَيْبَةُ عَنْ الْكَلْبِيِّ وَالْعَدْلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ نَحْوَ
لَا يَخْرُجُ مِنْ رَحْمَتِكَ وَفِي الْإِسْلَامِ الْإِنْسَانُ وَ
أَجْمَعُوا عَلَى هَذَا أَنَّكَ يَخْرُجُ لِقَضَائِهِ حَاجَتِهِ
لِلنَّعَاطِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذِهِ
الْمَرَاتِبِ قَسْمُورِدِ الْجَمْعَيْنِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِينَ
فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَتَوَدَّ الْمَرِيضُ وَ
يُكْبَرُ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَعَهَا ذَلِكَ
وَقَوْلُ سَعِيدَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَمَّا الْمُبَازَلَةُ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَعَلَّ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَمِنْ أَهْلِ
التَّحَكُّفِ إِذَا كَانَ فِي مَقَرٍّ يُجْتَمَعُ فِيهِ أَنْ لَا يَتَكَبَّرَ
إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لَا تَهْتَكِرُوهَا الْمَذْمُومَةُ
مَنْ مُتَكَبَّرَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرِزْهَا كَمَا نَتَّ
يُتْرَكَ الْجُمُعَةُ فَقَالُوا لَا يَتَكَبَّرُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ
الْجَامِعِ حَتَّى لَا يَخْتَارَ حُجْرًا أَنْ يَخْرُجَ مِنْ
مُتَكَبِّرٍ بِغَيْرِ قَضَاءٍ حَاجِبَةِ الْإِنْسَانِ لِأَنَّهُ
خَرُجَةٌ بِغَيْرِ قَضَاءٍ حَاجِبَةِ الْإِنْسَانِ قَطْعُ
عِنْدَهُمْ لِلْإِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ
وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَعُودُ الْمَرِيضُ وَلَا يَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ
عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَقَالَ إِسْحَاقُ إِنْ اشْتَرَطَ ذَلِكَ
فَلَهُ أَنْ يَتَّبِعَ الْجَنَازَةَ وَيَعُودَ الْمَرِيضَ -

باب ۵۴۵ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ -

٤٨٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ هُنَيْدٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ دَاوُدَ
عَنِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُجَرَّمِيِّ
عَنِ **أَبِي هُرَيْرَةَ** عَنِ **رَأْسِ** دَاوُدَ **عُصَا** مَعَ **بُعْل**
الْبَلَوَصِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يُعْبَلُ بِهَا حَتَّى
بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِهَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ
ثُمَّ لَمْ يُعْمَرْ بِهَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِهَا فِي الْخَامِسَةِ
حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ تَوَلَّيْنَا
بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذَا فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ
حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُعْمَرْ
بِهَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلَّى بِهَا فِي الثَّلَاثِ
وَدَعَى أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِهَا حَتَّى تَخَوَّنَا الْفَلَاحُ
ثُلُثٌ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَانْخَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ
فِي قِيَامِ بَعْضَانِ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يُصَلَّى أَحَدِي
أَرْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوُثْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَ

وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِدَّةٌ مِّنَ الْمَعَادِ وَأَنَّكَ أَهْلُ
الْبَيْتِ عَلَىٰ مَا رَوَيْتُ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمِيرٍ وَهَذَا مِنْ
أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ نَكْعَةً
وَقَدْ قِيلَ سُبْحَانَكَ يَا شَيْخِي وَأَيُّ الْمَلَائِكَةِ وَالشَّافِعِ
وَهَذَا إِذَا دُرِّكْتُ بِكَ دَنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ
نَكْعَةً فَكَانَ أَحْسَنَ رُوحِي فِي هَذَا أَكَلًا لَمْ يَفُضْ
فِي رُوحِي وَقَالَ الرَّاسِخُ بِلِ نَكْعَةٍ رَّحِمَنِي وَ
أَتَيْتَنِي نَكْعَةً عَلَىٰ مَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَبْرِ كَتَبَ
وَأَخْبَرَنِي أَبِي الْبَاءَ رَجُلًا وَاسْتَعْدَّ لِي خُطْبَةَ الْفَصُولَةِ
مَعَ الْإِمَامِ فِي قَعْرِ مَكَّةَ وَأَخْبَرَنِي الشَّافِعِ أَنَّ
يُصَلِّي الرَّجُلُ مِائَةً إِذَا كَانَ قَلْبُهُ
بِأَبِيهِ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَرَ

صَابِرًا

۴۸۶۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ صَابِرًا كَانَ لَهُ عِشْرِينَ نَكْعَةً
وَمَا أَتَى لَمْ يَنْقُصْ مِنْ أَجْلِ الْقَبْرِ شَيْئًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ التَّوَعُّبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

۴۸۷۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَوَعَّبَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ عَتَمَاتٍ يَأْتِيهِمْ
بِمَنْزِلَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ لَمْ يَأْتِ بِمَنْزِلَةٍ
عَلَيْهِ لَمْ يَأْتِ بِمَنْزِلَةٍ مِنْ دِينِهِ كَسَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان کو آپ نے فرمایا کہ میری امامت کی
فیرتے ہیں یہ حدیث میں ہے عمار کا قیام رمضان و تراویح میں امتنان ہے
بعض علماء کے نزدیک رمضان کے ساتھ کسی رکعت میں امامیہ کا یہ قول
ہے امامی پروردگاروں کا عمل ہے مگر علماء کے نزدیک جیسے کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے حدیث کلام سے روایت ہے میں رکعت میں سنیان ٹوٹی ہیں
میں رکعت میں سنیان ٹوٹی ہیں امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے
ہیں میں نے اسی طرح اپنے شہر کر کر و قائلوں کو اس رکعت پڑھنے سے منع کیا ہے
امام شافعی نے اس حدیث میں گفت و بات کی ہے ان کے حق
کے فیصلے میں فرمایا امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اس حدیث میں نہیں دیکھی ہے امام شافعی
حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے میں نے اس حدیث میں نہیں دیکھی ہے امام شافعی
جاست کے ساتھ فرمایا امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اس حدیث میں نہیں دیکھی ہے

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے روزہ دار
کو روزہ افطار کرانے کے لئے اس کی مثل ثواب ہے
اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی
ہو۔ امام زہری فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

تراویح کی ترغیب اور فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف
ترغیب دیتے ہیں وجوب کا حکم دے فرماتے۔ آپ فرماتے
ہیں نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب
کی نیت سے قیام کیا اس کے ساتھ گناہ بخش دیئے
گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسال تک

یہی صورت دیکھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
اور پھر دو دروازوں کے شروع شروع میں بھی یہی حالت
تھی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی
حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ
مروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مروی
روایت کی۔

ابواب صوم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

ابواب حج

مکہ مکرمہ کی عزت

ابو تشریح حدیث سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا اور
وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا اسے امیر ایچے اجازت دو میں
تم سے ایک بات بیان کروں جس کے ساتھ کل یوم فتح آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم یہاں سے درمیان کھڑے ہوئے میرے کانوں نے سنا
دل نے یاد رکھا اور انکسول نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء
بیان کی اور پھر فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو قابل عزت
بنایا اسے لوگوں نے قابل احترام نہیں بنایا کسی شخص کے لئے جو اللہ
تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ بجا نہیں کہ اس میں
غور نہائے۔ یادوں کے درخت کھٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے (دواں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز
سمجھے تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہازت
دی تھی تو اجازت نہیں دی کہ آپ نے فرمایا ایسے ایک دن تو میری
سی وجہ کے لئے اجازت دی۔ پھر اس کی عزت و احترام ایسے ہی
لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ ماضی غائب تک یہ بات پہنچا دے۔ ابو تشریح
سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى خَلْقِكَ تَمَّ كَانَ
الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي هَلَاكَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ
خَلْقِكَ عُمَرَاءُ بَنِي الْخَطَّابِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي الْبَيْتِ
عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
أَيْضًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اخر ابواب المصوم واول ابواب الحج

ابواب الحج

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابٌ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ -

۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَذْبُوعِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ
الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْعَى الْبُحْرَةَ
إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنُ لِي أَيْلَاكَ الْكَمِيرَ أَحَدُ ثَلَاثِ فَرَاسٍ
قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا
مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أُذْنًا يَوْمَئِذٍ وَوَجَّاهُ قُلُوبِي وَ
أَبْصَرْتُهُ عَيْنًا حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ
وَأَتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حُرْمَةٌ لِلَّهِ وَلَمْ
يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ يُؤْمَرُ بِهَا لِلَّهِ وَالْبَيْتِ
الْأَخْرَافِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا أَوْ يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً
فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ لِيُقَاتِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُتِلَ إِنَّ اللَّهَ أَوْزَرَ رَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَرَأَيْنَا
أَوَّلَ لَيْلٍ فِيهَا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا
إِلَى مَكَّةَ مِنْهَا بِالْأَمْسِ وَلَيْسَتْ بِالشَّاهِدِ الْعَائِلِ
فَقِيلَ لِي شَرِيحٌ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَظُنُّكَ

نے فرمایا عمر بن ابی اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی سیل پکلیں کو دور کرتی ہے حج مقبول کا ثواب جنت ہے اس باب میں حضرت عمر، عامر بن ربیع، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت سے سن لیجئے غریب ہے۔

حج اور عمرہ کا ثواب

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی سیل پکلیں کو دور کرتی ہے حج مقبول کا ثواب جنت ہے اس باب میں حضرت عمر، عامر بن ربیع، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت سے سن لیجئے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پس نہ عورت سے جھبڑی کی اور نہ ہی گناہ کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابو حازم کوئی انہی میں، ان کا نام سلمان ہے اور یہ عذرة الاشجعیہ کے غلام ہیں

بِذَلِكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ أَنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاثِيًا وَلَا قَاتِلًا يَدْعُمُ وَلَا قَاتِلًا يَحْرُبُهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَرِثِي بِخَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَبِي شَرِيحٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شَرِيحٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَدُوِّ الْكَلْبِيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا قَاتِلًا لَا يَحْرُبُهُ يَعْنِي جَانِبَهُ يَقْتُلُ مَنْ جَانِبَهُ جَانِبُهُ أَوْ أَصَابَ دَمًا شَرَجًا إِلَى الْحَرَمِ فِي شَيْءٍ يَنْهَاهُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ.

باب ۵۸۹ فَاَجَاعَتِي ثَوَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ سَعِيدٍ الْأَثَرِيُّ قَالَا أَبُو عَالِيَةَ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَيْبَتِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ يَا ثَمَنًا يَتْلِيَانِ الْفَقْرَ وَالْكَوْبَ كَمَا يَتْلِي الْكَلْبُ رَحْلَتَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَكَانَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَاصِمٍ بَيْنَ تَبِعَةٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْشَةَ وَأَمْرِ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِقَاتُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرَفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ عُمْرَتَهُ مَا لَقْدَمَ مِنْ ذَنْبٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ كُوفِيٌّ وَهُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے پس اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں امام قرطبی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے ہم اسے صرف اس سند سے بھجانتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہلال بن عبد اللہ بھول ہے اور عمارت کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا سامان سفر اور سواری سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن یزید غوزلی کہی ہے۔ بعض علماء نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب

باب ۵۰ مَاجَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّاعِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ نَاحِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ نَادَا أَوْ رَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحْجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَمُوتُ يَمُوتُ أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَرَدَّ عَلَى النَّاسِ حَجَّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ الْيَهُودُ سِيْلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ لَهُ لِإِسْنٍ هَذَا الْكَرْبُ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَتَجَهِّلٌ وَالْعَمَلُ يُشَقِّقُ فِي الْحَدِيثِ.

باب ۵۱ مَاجَاءَ فِي إِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاحِلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ نَادَا أَوْ رَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى الْبَيْتِ فَلَمْ يَحْجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَمُوتُ أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَرَدَّ عَلَى النَّاسِ حَجَّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ الْيَهُودُ سِيْلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ لَهُ لِإِسْنٍ هَذَا الْكَرْبُ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَتَجَهِّلٌ وَالْعَمَلُ يُشَقِّقُ فِي الْحَدِيثِ.

باب ۵۲ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ الْحَجُّ

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَاحِلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ایت کریمہ ولید علی الناس الخ اور اصرار کے لئے لوگوں پر صیحت اشر
کاج فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں انہیں ہونا
مبارکرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ خاموش
ہے یہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا نہیں اور
فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا اس پر اللہ تعالیٰ نے
ایت نازل فرمائی اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دوہرو
کو اگر تمہارے لئے ظاہر کرنے کی جائیں تو تمہیں بتائیں گے اس باب میں حضرت
ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث علی اکس طریق سے حسن غریب ہے ابو نعیم کا نام سعید بن ابی عمر
ہے اور وہ سعید بن خیر وند ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے منیٰ کے دو حج بھرت سے پہلے اور ایک ہی بھرت کے بعد اس
کے ساتھ عمرہ بھی کیا آپ تریسٹھ (۲۳) اونٹ لے گئے باقی اونٹ حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لے لے گئے ان میں ایک اونٹ ابوہریرہ کا
ہو تھا اس کے ناک میں نیل تھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی
کی اور ہر جانور سے ایک ایک بوٹی لیکر پکائے کا حکم فرمایا پس گوشت
پکا لیا تو آپ نے اس سے کچھ ضرورہ ٹوکس فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صحت زیر بر
جواب کی روایت سے بچاتے ہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن
کو دیکھا انہوں نے یہ حدیث اپنی کتابوں میں عبد اللہ بن
زیاد سے روایت کی میں نے امام بخاری سے اس کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے سفیان ثوری کی سند سے نہیں
بچا نا میرا خیال ہے کہ وہ اسے محفوظ حدیث نہیں سمجھتے
تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ یہ سفیان ثوری سے بواسطہ
اسحاق و مجاہد مرسل مروی ہے۔

ابن حنبلہ ان کوئی عن عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ عن ابيہ
عن ابي البختری عن عیسیٰ بن ابي طالب قال لکما نزلت
ولقد علی الناس حج البيت من استطاعوا الیه سبیلاً
قالوا یا رسول اللہ انی کل عام فکنت فکما لو یا رسول
اللہ انی کل عام قال لا ولو قلت لکم لو یجبت فأنزل
اللہ فکما فی یا ایہا الذین امنوا لا تکفوا عن انشاءوا ان
تجد لکم تسویکم فی الباب عن ابن عباس و ابو ہریرہ
قال ابو نعیم حدیث علی حدیث حسن عن عیسیٰ بن
ہذا الوجود واسم ابي البختری سید بن ابي ہریرہ
وهو سعید بن ابي خیر۔

باب ۵۵ ماجاءکم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۲۔ حدثنا عبد اللہ بن ابي زیاد قال زید بن
جباب عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيہ عن
جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حج فکنت یحج حجتین قبل ان یفاجروا حجتہ
بعث ما حاجر معہا عمرہ فکانت ثلثہ و سبعمائتہ
وجاء علی من الیسر بیعتہا فیما جمیل لای فی جہل
فی انہ برک من فضی قحرفا فامر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کل بدنة یضعہ فطیحت
فشیب من مرقعاً قال ابو نعیم حدیث غریب
من حدیث سفيان لا تعرفہ الا من حدیث زید
ابن جباب و رأیت عبد اللہ بن عبد الرحمن زوی
هذا الحدیث فی کتابہ عن عبد اللہ بن ابي زیاد
وسألت محمد بن ابي هذا فلم یعرفہ من حدیث
الشیرازی عن جعفر عن ابيہ عن جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم و رأیتہ لا یعد هذا
الحدیث محفوظاً و قال انما یروى عن الثوری
عن ابي اسحق عن مجاہد مرسل۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
پوچھا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے انہوں نے فرمایا ایک
حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذی قعدہ میں دوسرا عمرہ حدیبیہ جیسرا
عمرہ حج کے ساتھ اور چوتھا عمرہ جمرانہ جب آپ نے غزوہ
تنبوک کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث سن گئے ہیں بلال ابو حبیب بھری ہیں۔
اور وہ بڑے بزرگ ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں
ثقہ کہا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے
کئے عمرہ حدیبیہ، دوسرا عمرہ جو دوسرے سال قضا کے
طرح پر کیا، تیسرا عمرہ جمرانہ سے اور چوتھا حجۃ الوداع کے
ساتھ اس باب میں حضرت انس، عبد اللہ بن عمر و اور
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس قریب ہے۔
ابن یمن نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار حضرت
عمرہ سے روایت کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے چار عمرے کئے اس روایت میں حضرت ابن عباس
کا ذکر نہیں کیا۔

سید بن عبد الرحمن ترمذی نے بواسطہ سفیان بن یسین اور
عمرو بن دینار، حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی
کے ہم معنی روایت نقل کی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں احرام باندھا

حضرت ہابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ تَابِعَانُ بْنُ هَلَالٍ
كَاهَنًا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ
حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجًّا وَاحِدًا
وَأَعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمَرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً
الْحَدَيْبِيَّةَ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمَرَةً الْجِعْرَانَةَ
إِذَا قُتِمَ عَلَيْهَا حَتَّى قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ
مُرْجَلٌ ثِقَةٌ وَثَقَّتْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ .

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَكُمْ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ
نَسِيلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا عُمَرَةً
الْحَدَيْبِيَّةَ وَعُمَرَةً الثَّانِيَةَ مِنْ قَابِلِ عُمَرَةِ الْفَصْلِ
فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً الثَّلَاثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَ
الرَّابِعَةَ الْبَقِيَّةَ مَعَ حَجَّتِهِ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ
أَبِي حَتْمٍ وَمِنْ هَذَا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ
حَدَّثَنَا عُمَرَةُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمَرَةً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ .

۹۷۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَزَوِيُّ
كَاسْتَفَيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
نَعْوَةً .

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَكُمْ فِي آتِي مَوْضِعِ أَحْرَمِ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَاسْتَفَيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بیدار پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسود بن محرزہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام بیدار کا ذکر کر کے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازک کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ عبدالسلام بن حرب کے سوا کسی اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو علماء نے پسند کیا ہے کہ آدی نازک کے بعد احرام باندھے۔

حج افراد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج افراد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ هَمْدَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّكَاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَا أَلْعَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمَرَ وَالنَّسَائِيِّ وَالْيُسُوفِيِّ مَخْرُجَةً قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ الْبَيْدَا أَلْعَمَ الَّذِي تُكْذَّبُونَ فِيهِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ مِنْ عِنْدِ السَّجْدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۵۵۰ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ سِوَاكَ عَنِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَجِبُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنْ يُخْرَجُ الرَّجُلُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

باب ۵۵۱ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْصَدٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی کویم
سلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اللہ
عنانہما رضی اللہ عنہما نے حج اکر دیا۔

قیس نے بواسطہ عبد اللہ ابن نافع صالح و جید اللہ بن عمر
اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث
روایت کی امام ترمذی حضرت سفیان کا قول نقل کرتے
ہیں کہ افراد، قرآن اور فتح میں سے جو بھی ہوا چاہے امام
شافعی نے بھی اسی طرح فرمایا اور کہا کہ ہمیں زیادہ پسند
افراد ہے پھر فتح پھر قرآن۔

ف: حج کی تین قسمیں ہیں افراد، قرآن اور فتح۔ صرف حج کا احرام باندھنا واجب ہے۔ حج کا احرام باندھنے والا قارن اور عمرہ کا
حج باندھ کر افعال عمرہ بحال ہے پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے تو یہ تمتع ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر قربانی کا
جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھوے اور جانور ساتھ نہیں تو احرام کھول دے لیکن کمرے میں ہی ٹھہرا ہے اور حج سے پہلے کپڑے نہ بدلے، ماما ابو یوسف نے نزدیک قرآن اکر

حج و عمرہ جمع کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت
سلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ابھی میں حج اور عمرہ دونوں
کے ساتھ تری ہانگاہ میں حاضر ہوں اس باب میں حضرت عمر اور عمر بن
حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث انس، جس میں حج ہے بعض علماء اس طرف گئے ہیں کوثر
والول اور دوسرے لوگوں نے اسے پسند کیا ہے۔

تمتع

محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے
انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن
قیس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حج اور عمرہ کو ملا کر
تمتع کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ ضحاک بن قیس نے کہا
ایسا وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے
خبر ہو۔ حضرت سعد نے کہا اے بھائی! تو نے بری
بات کہی ضحاک نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی

عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ
وَأَفْرَدَ الْبُحَيْرَةَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ -

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَافِرٍ الْقَصَائِمِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا أَكْثَرُ أَكْثَرُ أَبُو عِيْسَى وَقَالَ الشَّوَيْبِيُّ
لَنْ أَفْرَدَتْ الْحَجَّ فَحَسَنٌ فَإِنْ فَرَرْتُ فَحَسَنٌ وَ
كَأَنَّ الشَّافِعِيَّ وَمِثْلَهُ وَقَالَ أَحَبُّ إِلَيْنَا الْإِفْرَادُ ثُمَّ
الْتَمَعُوا ثُمَّ الْفِرَادُ -

باب ۵۵ مَا جَاءَ فِي الْجُمُعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
عَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَبَيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ
وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أَبِي
حَدِيثُكَ حَسَنٌ صَرِيحٌ فَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
إِلَى لَمَّا دَخَلْتَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ -

باب ۵۶ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ تَوَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
وَالضُّبْعَانَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ
إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضُّبْعَانُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَمْتَنِعُ ذَلِكَ
إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَهُ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدُ بْنُ قَيْسٍ مَا
ذُلَّتْ يَا ابْنَ آجِجٍ فَقَالَ الضُّبْعَانُ فَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْخَطَّابِ فَقَدْ

اندر حضرت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: ہن کرم صلی
اندر علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ
اسی طرح کیا۔

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبد اللہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمرو اور ج کو ملا کر متع کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متع کیا تو کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متع کیا ہے یہ حدیث سن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے متفق کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس سے منع فرمایا اس باب میں حضرت علی، عثمان، ابابکر، سعد، اسامہ و بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح سے صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے عمرو کے ساتھ متفق ہو کر منع کیا ہے۔ متفق یہ ہے کہ آدمی حج کے پہنچنے میں عمرو کے ساتھ داخل ہو پھر ٹھہرا ہے یہاں تک کہ حج کرے۔ یہ متفق کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جانور کا ذبح کرنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ جسے (قربانی کا جانور) نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھروٹ کر رکھے۔ متفق کے لئے مستحب ہے کہ وہ تین روزے جو حج کے دنوں میں رکھ رہا ہے پہلے عشرہ میں ہوں اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔ اگر عشرہ اول میں نہیں رکھے

تو پھر ایام تشریق میں رکے یہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے
ان میں حضرت ابن عمرؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل
ہیں امام مالکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی
مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام تشریق میں نہ
رکے اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

الْعَشِيرَ صَا مَا يَا هَا التَّشْرِيقُ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَيَبْهَ يَقُولُ مَا لَكَ وَالشَّافِعِيُّ
وَالسَّحْقِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُومُوا يَا هَا التَّشْرِيقُ وَ
هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ
يَنْتَازِلُونَ الشَّيْثَ بِالْعَمَةِ وَفِي الْحَقِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَالسَّحْقِيِّ -

تلبیہ (لبیک کہنا)

باب ۵۶ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ -

۸۰۷۔ رَحَدْنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ يَكُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتُكَ لَيْتُكَ لَيْتُكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتُكَ إِنَّ أَحْمَدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَ
الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ -

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا فَانْطَلَقَ يُهَيِّئُ يَقُولُ لَيْتُكَ اللَّهُمَّ
لَيْتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتُكَ إِنَّ أَحْمَدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ
وَالْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ثَمُ
عُمَرَ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي أَفْرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتُكَ لَيْتُكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْغَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْتُكَ وَالْوَعْبَاءُ عَرَايَكَ وَالْعَمَلُ
هَذَا حَدِيثٌ صَوَّبُهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَيِّدَاتِ
الشَّرِيعَةِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَالسَّحْقِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ
وَإِنْ كَادَ رَأَيْتُ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْطِيطِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے
اعزام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوں اے
اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں میرا کوئی شریک نہیں
میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تیرے قرب، نعمت اور
بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نافع
کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے یہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے آپ (حضرت ابن عمر) اس تلبیہ
میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے "میں حاضر بارگاہ ہوں
میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیری عبادت کے لیے ہر وقت
تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف
رجعت ہے اور اعلیٰ تیری ہی رضا کے لیے ہے" یہ حدیث
سچ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت
ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابن عمر سچ ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر

عمل ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کہ یہی مسئلہ ہے
امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تنبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کر کے
جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن
مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف ان حضرت علیؓ کہ تنبیہ ہی بڑے امام شافعی فرماتے
ہیں یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس
کی کو حضرت ابن عمرؓ کہ ان حضرت علیؓ علیہ السلام کا تنبیہ زیادہ تھا جو ہماری آپس کی طرف اس
میں یہ الفاظ زیادہ کر کے جس قدر باریک بینی سے ہر طرف سے دیکھ لیں گے عمل ہے

تکلیف اور قربانی کی فضیلت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں بندہ آواز سے تنبیہ کیا جائے اور قربانی کی جائے ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 بنی اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان
 تمبیہ کہتا ہے، اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت
 ڈھیلے (سب) تلخیر کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر
 (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔

ابو حازمہ نے حضرت سہیل بن سعد سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو بکر غریب ہے ہم اسے صریح ابن ابی نعیم کی روایت سے چلتے ہیں۔ محمد بن منکدر کو عبد الرحمن بن یزید سے سماع حاصل نہیں محمد بن منکدر نے سعید بن عبد الرحمن کے واسطے سے عبد الرحمن بن یزید سے اس کے علاوہ حدیث روایت

يَسْمَعُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ
ابْنُ الْمُسْكِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ
عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى أَبُو عَلِيٍّ الْحَمَّانُ
ضَرَأُ ابْنِ مَرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي كُذَيْبٍ
عَنِ الضُّحَاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكِينِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْطَأَ
فِيهِ ضَرَأُ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ
يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَكِيمٍ مَنْ قَالَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكِينِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ
عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ أَخْطَأَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَرْبُوعٍ
ذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ ضَرَأِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي
كُذَيْبٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَى غَيْرُهُ
عَنِ ابْنِ أَبِي كُذَيْبٍ أَيُّهَا امْثِلْ بِرَأْيِهِ
فَقَالَ لَا شَيْءَ عَرَأْتُمَا رَوَوْهُ عَنْ ابْنِ أَبِي كُذَيْبٍ
وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ ضَرَأَ ابْنِ مَرْوَةَ وَرَأَيْتُهُ هُوَ
رَفَعَ الْقَصْرَ بِالنُّكْبَةِ وَالشَّيْءُ هُوَ كَحُرِّ
الْيَدَيْنِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ -

٨١٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَا سَعِيدَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِنَّا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ أُمٌّ وَأَمْرٌ أَصْحَابُ
أَنْ يَرْكَعُوا أَصْحَابُ نَهْمٍ بِالْهَدَلِ أَوْ بِاللَّيْلَةِ قَالَ أَبُو
رَاسِدٍ حَدَّثَنَا خَلَادٌ عَنْ أَبِيهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّائِبِ

کی ہے ابو نعیم الطحان ضرار بن مرداس نے یہ حدیث بواسطہ
ابن ابی خریک، خضاک، بن عثمان، محمد بن منکدر، سعید
بن جدار، ابن ابی جریج، حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اس میں ضرار سے
خطا واقع ہوئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اس حدیث
میں سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے یہ حدیث بواسطہ
محمد بن منکدر اور سعید بن جدار، ابن ابی جریج
سے روایت کی اس نے قطعی کی میں نے امام بخاری سے
سنا جب ان کے سامنے ضرار بن مرداس کی روایت کا
ذکر کیا گیا تو فرمایا یہ قطعی ہے۔ میں نے عرض کیا ابن ابی
خریک سے دوسروں نے بھی اسی طرح روایت
کیا ہے تو امام بخاری نے فرمایا کہ نہیں ان راویوں نے
ابن ابی خریک سے روایت نقل کی لیکن اس میں
سعید بن جدار، ابن ابی جریج کا ذکر نہیں (امام ترمذی کہتے ہیں)
میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن مرداس کو ضعیف
کہتے ہیں حج کے معنی بلند آواز سے جہیہ کہتا اور حج
کے معنی قربانی ذبح کرنا ہے۔

تجلیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا

حضرت غلامدین سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے پاس
حضرت جبریل آئے۔ اور کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو اہل
یافغیرایام ہلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے کا حکم دوں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث غلام بواسطہ سائب حسن صحیح ہے۔ بعض
راویوں نے اسے بواسطہ غلامدین سائب، فرید بن
غلام سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں
صحیح روایت وہ ہے جس میں غلام اپنے والد سے

روایت کرتے ہیں اور یہ غلام بن سائب بن غلام بن سعید انصاری ہیں۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد البرمیریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ هُوَ خَلْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ خَلْدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلْدِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے بعض علماء کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی (اور امام ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۶۳ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رِيَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّنَّارِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِغْتِسَالِهِ وَاعْتَسَلَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِغْتِسَالَ عِنْدَ الْأَحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

باب ۵۶۴ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِبِ الْأَحْرَامِ لِأَهْلِ الْأَفَاقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ نے فرمایا مدینہ واسے ذوالحلیفہ سے، اہل شام مجھ سے، نجد واسے قرن سے اور من واسے علم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ نَا سَمِيعُ بْنُ أَبِي لَهْمٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ثَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَجَلَّأَ قَالَ مَنْ آتَى تَهْلًا يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحَفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَكْمَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مَا لَعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے مقام حقیقہ کو مقامات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رِيَّاهُ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُلَاقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِأَهْلِ

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

الْمَشْرِقِ الْعَقِيقُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمَحْرَمِ
لُبْسُهُ

محرم کیلئے کونسا لباس جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قمیض یا جامہ برس (برساتی) پگڑی اور مونڈے نہ پہنویں اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک کے مونڈے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنوں جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبو) ملے ہو۔ عورت، حالت احرام میں نقاب نہ ڈالے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِبِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ قَامَ مَرَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسَ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَازِيكَ وَلَا الْجَبَانِيَّ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِطَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمْ كَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ مَا اسْتَغْلَ مِنَ الصَّغْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَشْتَقِبُ الْبُرَاقَةَ الْحَرَامَ وَلَا تَلْبَسِ الْفَقَازِينَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ -

تہبند اور جوتانہ ہو تو پا جامہ اور مونڈے پہنتا

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَازِيكِ وَالْخُفَيْنِ
لِلْمَحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِذَارَ وَالنَّعْلَيْنِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ لے تو پا جامہ پہن لے اور اگر جوتان نہ پائے تو مونڈے پہن لے۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَ اللَّهِ الْقُشَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَّيْعٍ قَالَ أَلْبَسْتُكَ عَمْرًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَحْرَمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِذَارَ فَلْيَلْبَسِ الشَّرَازِيكَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ -

قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَلْبَسْتُكَ عَمْرًا وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَحْرَمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِذَارَ فَلْيَلْبَسِ الشَّرَازِيكَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ -

منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر (حرم کو)
جوئے نہیں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے
کاٹ لے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کراہی
قول ہے۔

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرَمُ إِلَّا دَارَ
لَيْسَ الشَّرَّاءِ وَيَلْ قَرَأَ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ لَيْسَ
الْمُحْرَمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيثِ
أَبْنِ عُثْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ
يَجِدِ التَّعْلِينَ فَلْيَلْبَسِ الْحَقِيصَ وَلْيَقْطَعْهَا أَسْفَلَ
مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ
بَابٌ مَا جَاءَ فِي الذِّمَى يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ
قِيمٌ أَوْجِبَةٌ۔

احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا

حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو حالت
احرام میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم
دیا۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنَ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ بِكَ كَذَا أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ
جُبَّةٌ أَمْ مَرَّةً أَنْ يَنْزِعَهَا۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عمرو بن دینار عطاء
اور صفوان بن یحییٰ بن یحییٰ بن امیہ سے یہ حدیث مرفوعہ بیان
کی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عمر بن دینار اور ابن
برج نے بواسطہ عطاء اور صفوان بن یحییٰ بن امیہ سے
مرفوعاً روایت کیا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ سَعْيَانُ عَنْ عُمَرَ
ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ
أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ
يَنْعَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْحَدِيثِ
قِصَّةٌ وَهَكَذَا رَأَى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَسَدٍ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَ
الْمُحَرَّبِيُّ عَنْ مَا رَأَى عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محرم کے لیے جانوروں کا قتل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ موزی
بانور جو ہا، بھجور، کوا، چیل اور کاسٹے والا کتا، محرم میں
بھی مار ڈالے جائیں اس باب میں حضرت ابن مسعود

بَابٌ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرَمُ مِنَ الدَّوَابِّ
۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّيْخَةِ
نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَإِذَا سَقَى يَهْتَلَنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ

ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

وَالْعُقْرَبُ وَالْعَرَابُ الْحَدَّيَا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرم مسدہ اور جانوروں، کاشتے واسے کتے، چوہے، بھجور، جیل اور کوسے کو مار ڈالے یہ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور علاوہ اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں مرم، مسدہ اور جانوروں اور کتے کو مار ڈالے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ درندہ جو لوگوں یا مال کے چار پائیوں پر حملہ آور ہو اسے مرم قتل کر ڈالے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْأَعْمُرِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَرَابَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمَحْرُومُ يَنْتُلُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبْعٍ عَدَى عَلَى الشَّائِسِ أَوْ عَلَى قَدَائِهِمْ فَلَا يُحْرِمُ قَتْلُهُ۔

مرم کے لیے سیٹگی کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں سیٹگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس، عبد اللہ بن جحیمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ایک جماعت نے مرم کے لیے سیٹگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بالی مشنوائے کی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں مرم ضرورت کے تحت سیٹگی لگوا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مرم کے لیے سیٹگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بالی نہ لگھڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَثْنٍ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَظَاةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَبَعَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْبَنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ قَالُوا لَا يَحِلُّ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْكُمُهُمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ مَرَّةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَحْكُمَهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا۔

مرم کو نکاح کی ممانعت

عبید بن وحب کہتے ہیں ابن عمر نے اپنے بیٹے کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُلَيْقٍ

كَأَبُو بَعْثٍ عَنْ رَافِعٍ عَنْ نَبِيِّهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ
مَعْمَرٍ أَنْ يَنْكَحَ ابْنَتَهُ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبِيكَ ابْنِ عُمَرَ وَ
هُوَ أَمِيرُ الْمُؤِمِّينَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ
يَنْكَحَ ابْنَتَهُ فَأَحَبُّ أَنْ يُطَهَّرَكَ لِمَنْ لَكَ قَالَ كَذَّابًا
أَعْرَابِيًّا جَاهِلِيًّا إِنَّ الْمُتَخَوِّمَ لَا يَنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا
كَانَ ثُمَّ حَدَّثْتُ عَنْ مَيْمُونَةَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَ مَيْمُونَةَ - قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ عُمَرَ
حَدِيثُ حَسَنٍ صَبِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِنْ عِنْدَ بَعْضِ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ ابْنُ عُمَرَ وَ هُوَ
قَوْلُ بَعْضِ قُضَمَاءِ النَّبَلِيِّينَ وَ بِهِ يَقُولُ مَا لَكَ وَ
الشَّارِفِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ شُعْبَةُ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَنْزَوِجَ الْمُحْرَمُ
وَقَالُوا إِنْ نَكَحَ فَتَنَكَّاحُهُ بَاطِلٌ -

۸۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ
عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَسْبٍ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ نَزَّوَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَيْمُونَةَ وَ هُوَ حَلَالٌ وَ بَنِي بِهَا وَ هُوَ حَلَالٌ وَ كُنْتُ
أَنَا الرَّسُولُ فِيهَا يَسْتَهْمُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا اسْتَدَّاهُ عَلَيْهِمَا وَ زَيْدٌ عَنْ
مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رِبْعَةَ وَ زَيْدٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
رِبْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَسْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَزَّوَجَ مَيْمُونَةَ وَ هُوَ حَلَالٌ وَ زَيْدٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَسْبٍ
وَزَيْدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَسْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
قَالَتْ نَزَّوَجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ حَلَالٌ وَ زَيْدٌ عَنْ بَعْضِهِمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَصْبَغِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوَجَ مَيْمُونَةَ وَ هُوَ حَلَالٌ
كَانَ أَبُو عِيْنِي وَ زَيْدٌ عَنْ الْأَصْبَغِ هُوَ ابْنُ أُخْتِ
مَيْمُونَةَ

نکاح کرنا چاہتا تو مجھے امیر راجہ ابان بن عثمان کے پاس بھیجا
میں نے اکر کہا آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا
چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس موقع پر
موجود ہیں۔ ابان بن عثمان سے فرمایا ابھی قائل
اعرابی خیال کرتا ہوں۔ محرم نہ تو غرض نکاح کر سکتا
ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کر سکتا ہے۔ لایا
جیسا کہ آپ نے فرمایا پھر حضرت عثمان سے
مرفوع حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت البراء
اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام
کا اس پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور ابن
عمر رضی اللہ عنہما میں بعض فقہاء تابعین کا یہی قول ہے امام مالک شافعی رحمہما
رحمہما اللہ علیہما اسی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک محرم کا نکاح کرنا جائز نہیں اور باطل ہوگا۔

حضرت البراء فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو آپ محرم
نہ تھے شب زفاف میں بھی آپ احرام میں نہیں تھے میں
دونوں کے درمیان قاصد تھا امام ترمذی فرماتے ہیں۔
یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے
سوا کسی نے اس کو مستند بیان کیا ہو حماد بواسطہ سطر
الوزن اربعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس
نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن لیث سے مرسل روایت
کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح
کیا تو آپ محرم نہ تھے سلیمان بن بلال نے بھی
ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یزید بن اہم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے بعض راویوں نے یزید بن
اہم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں یزید بن اہم حضرت میمونہ کے بھائی کے بیٹے ہیں۔

روایوں نے اسے حضرت یزید بن اہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی تو آپ فرماتے تھے

محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطی کا شکار تو مارے یہ حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت البرقادیہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر غریبہ مطلب کی ہے حضرت جابر سے سہل اسماء بن علی بن ابی حمزہ کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرم کیسے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ نہ تو اس نے خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیسے شکار کیا گیا ہو امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث احسن اور زیادہ عمدہ ہے اس پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

حضرت البرقادیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو اپنے بعض احرام باندھے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود احرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گوز خرید لیا تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے لڑھکی مائی۔ انہوں نے انکار کیا تو نیزہ مانگے۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو اپنے خود اٹھایا اور گوز خرید کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہ کرام نے اس سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

تقیہ نے بواسطہ یزید بن اسلم اور اسلم بن یسار حضرت البرقادیہ سے ایک روایت نقل کی ابو نصر کی روایت کی طرح اس میں بھی گوز خرید کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصْبَغِ مُرْسَلًا أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم -

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرِو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ مُحْرَمُونَ مَا لَمْ تَصِيدُوا وَلَا أُوتِيَصْدَ لَكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيَسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ مُعْتَمَدٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْبَرِّ لِلْمُحْرَمِ بِإِسْنٍ إِذَا لَمْ يَصِدَّهُ أَوْ يُصَدَّ مِنْ أَجْلِ الشَّافِعِيِّ هَذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَقْبَسُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ -

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ خُجْرَةٌ مِنْ وَهُوَ عَبْدُ الْمُحْرِمِ قَرَأَ حِمَاً وَخَشِيَ فَاسْتَرَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَادُوا لَهُ سَوْطَةً فَابْتَدَأَ فَاسْتَرَفَعَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَ كَسَدَةً عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طَمْعَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ وَحَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي حَدِيثٍ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ
مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ
لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ
ابْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْدَانِ أَوْ لَوْ دَانِ فَأَهْدَى لَهُ جِمَارًا
وَحَشِييًا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَئِمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِكٍ
عَلَيْكَ وَأَنَا حُرٌّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
التَّيَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا
الْحَدِيثِ وَكَوْهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ
أَمَّا وَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ أَنَّ الْكَرَاهِيَةَ عَلَيْهِ لِمَا
كُنَّ أَنَّهُ صَيْدٌ مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى الشَّرْعِ وَكَدَّ
رَأَى لِبَعْضِ أَصْحَابِ التَّيَمِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ
وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمَ جِمَارٍ وَحَشِيٍّ وَغَيْرِ مَحْظُوظٍ
فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَذَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِبُ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّزِ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةٍ أَوْ عَمَرَةٍ قَامَتْ قَبْلَنَا
تُجَلُّ مِنْ جَمَادٍ فَجَعَلْنَا لَصُرْبِ بَدِيسٍ طَائِفًا وَعَصِييًا
فَقَالَ التَّيَمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ
الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے
گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی
ممانعت

حضرت مصعب بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بمقام الجواد یا مقام لودان میں ان کے پاس
سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گور خر کا
تھوڑا کھنکھایا آپ نے واپس لوٹا دیا جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کے چہرے پر ناخن گزاری کے اثرات دیکھے
تو فرمایا ہم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس سے کہ ہم
محرم ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ
کرام اہل البصیرہ اس حدیث پر عمل سے اس کے نزدیک محرم کو شکار
(کا گوشت) کھانا مکروہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک
اس حدیث کی توجہ یہ ہے کہ آپ نے اس خیال سے لوٹا یا کہ شاید
یہ بے شکار کیا گیا ہو لہذا آپ نے محض احتیاطاً اس کے کھانے سے
اجتناب فرمایا بعض صحابہ زہری لے یہ حدیث حضرت زہری سے
روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر کا
گوشت پیش کیا یہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور زید
بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے
لیے آئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس ٹہریں کا ایک
دل ہمارے سامنے آیا تو ہم اسے اپنے کوڑوں اور لٹھیوں
سے مارنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے
بکھاؤ یہ دریائی شکار ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف ابو ہریرہ کی روایت سے بچاتے

ابن البرقیہ کا نام یزید بن سفیان ہے اور اس کے پاس سے
یہ شیعہ نے کلام کیا ہے علماء کی ایک جماعت نے محرم
کو اجازت دی ہے کہ وہ ٹڈیوں کا شکار کرے اور
کھائے۔ بعض علماء کے نزدیک ٹڈیوں کا شکار کرنے
یا کھانے والے پر صدقہ واجب ہے۔

بجھو کا شکار

ابن عمار کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
منہ سے پوچھا کیا بجھو شکار ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں"
فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟
فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے (اسی طرح) فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "ہاں"
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت
علی نے بھی بن سعید کا قول نقل کیا کہ جریر بن حازم نے
اس حدیث کو بواسطہ جابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا۔ ابن جریر کی روایت اس میں ہے۔ امام احمد
اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل
ہے کہ محرم جب بجھو کا شکار کرے تو اس پر بدلہ دینا
واجب ہے۔

ناشد لا۔۔۔ بجھو کا شکار جائز ہے لیکن کھانا منع ہے کیونکہ اس کی دھندوں کے کھانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے۔ امام ابویوسف، امام ابو حنیفہ، امام ابو اسحاق اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ شرح معانی الآثار جلد ۲ ص ۲۲۰۔ (مترجم)

دخول مکہ کے بغل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے
مقام فح میں غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت تابع

مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْمُهَذَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الْمُهَذَّبِ
اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ وَقَدْ
دَخَلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَحْرَمَ أَنْ يَصِيدَ الْبُحْرَادَ
فَبَاكُمُكَ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ إِذَا أَصْطَادَ
أَوْ أَكَلَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ يُصَيِّبُهَا الْمُحْرَمُ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ
لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبْعُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي يَحْيَى بْنُ
سَعْدٍ نَفَى جُرَيْجٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ
جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ
أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ يَحْتَدُّ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمَحْرَمِ إِذَا أَصَابَ صَبْعًا
أَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنِي هَارُونُ
ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِدُخُولِ مَكَّةَ فَقَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا کرتے تھے۔ امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں کہ دخول مکہ کے لیے غسل مستحب ہے (امام الرضی عنہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے) عبد الرحمن بن زید بن سلم حدیث میں ضعیف ہیں امام احمد بن حنبل میں بن مینہ اور دوسرے محدثین نے انہیں ضعیف کہا ہے ہم اس حدیث کو صرف انہی سے روایا جانتے ہیں

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

مکہ مکرمہ میں دن کو جانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

ہابوکی سے روایت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟

مَعْقُودٌ وَالصَّحِيبُ مَا سَأَوِي فَأَفِجَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَيَبْهَ يَقُولُ الشَّاهِدُ يُسْتَحَبُّ الْأَعْيُنُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدٍ مَنِ اسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ مَقْفُةً أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمْ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا أَمْرٌ مُؤَدَّ عَلَى الْأَمْرِ مِنْ حَدِيثِهِ -

باب ۵۰ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا -

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمَشْثُي نَا سَيَّانُ بْنُ عَيْثَةَ عَنْ وَشَّامِ بْنِ عُزُوقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَدِيقٌ -

باب ۵۱ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا -

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا وَكِيعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

باب ۵۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَى الْبَيْتِ -

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا وَكِيعٌ نَا سَعْبَةُ عَنْ أَبِي قُرَّةَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ الْمُفَاحِرِ

آپ نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بیت اللہ کر دیکھتے وقت بافقوں کو اٹھانا ہم صحت شعبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے البرقرضہ سے روایت کیا۔ البرقرضہ کا نام سوید بن جحر ہے۔

الْمَكِّي قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيْدِيَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عِيْنِي رَفَعُ الْيَمِينِ عِنْدَ رُؤُوسِهِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَرْظَةَ وَأَسْمَ أَبِي قَرْظَةَ سُبَيْدُ بْنُ جَحْرٍ

طواف کا طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں جانب چل دیے تین چکر یا دو گولے کر تیز تیز بلا تھکے ہوئے چلے گئے کیے اور چار پھروں میں اپنی برقرار سے پٹے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور اسیت کریمہ

(مقام ابراہیم کو مائے نماز بناؤ) چکر کر دو کہیں اس طرح چڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا اور کھنوں کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور پھر صفا کی طرف چل پڑے میرا خیال ہے آپ نے چھ اس ان الصفا والمروة الخ ہم نے شک مفا اور مردع اللہ تعالیٰ کی لقا میں سے ہیں اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر صحت صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

باب ۸۸۰ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوْفِ

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيلَانَ نَائِبُ أَبِي بَرْزَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ مَضَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاشْفِئُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَجَمْعٍ مَضَى فَعَلَا رُكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَقْبَلَ الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظْنَهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدحمہ جاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور چار پھروں میں عام رفتار سے چکر لگایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر صحت صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

باب ۸۸۱ مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں۔ اور اگر پہلے تین پھروں میں رمل نہیں کیا تو باقی پھروں میں نہ کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر جنہوں نے مکہ مکرمہ سے احرام باندھا۔

حجرا سودا اور رکن یمانی کو بوسہ دینا

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس اور حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے۔ حضرت معاذ یہ جس مکان سے گزرتے بوسہ دیتے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجرا سودا اور رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کوئی چیز قالی نہیں چھوڑی گئی۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ صرف حجرا سودا اور رکن یمانی کو بوسہ دیا جائے۔

حالات اضطباع میں طواف کرنا

حضرت اعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر عباد مبارک تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم صفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریر سے صرف اسکا روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الحمید سے سراد ابن جمیر بن شعبہ ہیں۔ اور ابن یعلیٰ کے والد حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا أَتَرَكَ الرَّمْلَ عَمَدًا فَقَدْ آتَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِذَا التَّحِيْرُ مَلَّ فِي الْأَشْوَاطِ الْكُثْرَةِ لَعَزِيزُ مَلَّ يَتَمَاتِي فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمْلٌ وَلَا عَلَى مَنْ أَحْرَمَ مِنْهَا۔

بَابُ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْرَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُونَ مَا سَوَّاهُمَا۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَاسِئَانَ وَمَعْمَرُ بْنُ أَبِي خَيْثَمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَهْرُ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَزِيزٌ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّنِ الْبَيْتِ مَهْجُودًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَسْتَلِمُوا إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ

بَابُ ۵۸۳ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُصْطَلِحًا۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا قِيْسُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُصْطَلِحًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ

امیۃ۔

فائدہ ۱۰۔ چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنے کو اطمینان کہتے ہیں۔ (ترجمہ)

حجر اسود کو بوسہ دینا

حضرت عباس بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دکھا۔ آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک تجھ ہے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے جوستے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ جوستا رہا۔ باب میں حضرت ابو بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر اس تک پہنچنا ناممکن ہو تو ہاتھ لگا کر اسے چومے اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو جب وہاں پہنچے اس کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

صفا سے سعی شروع کرنا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم پر آئے قرآن آیت تلاوت کی (ترجمہ) "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بچھو" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا "ہم اسی مقام سے ابتداء کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا" یہ کہہ کر آپ نے صفا سے سعی شروع کیا اور پڑھا "بے شک صفا اور مردہ اللہ تعالیٰ کی نشانیں سے ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ مردہ سے پہلے صفا سے آغاز کیا جائے۔ اگر

باب ۵۸۴ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْحَجَرِ

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَطَّابِ يَقِيلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقِيلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ كَرِهِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُكَ لَمَّا أَقِيلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ تَقْيِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ وَقَبْلَ يَدِهِ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضِيَ بِهِ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

باب ۵۸۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرَّةِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ تَابِعَانِ بْنِ عَدِينَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَآفَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَالتَّحْمِذُ مِنْ مَقَامِ الرَّاهِبِ بِمَوْصِلِي فَصَلَّى خَلَّتِ الْمَقَامُ ثُمَّ آفَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ يَبْدَأُ بِمَا يَبْدَأُ اللَّهُ بِهِ قَبْلَ الصَّفَا وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرَّةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرَّةِ لَمْ يَجْزِ وَيَبْدَأُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَتْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مَنْ

سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا جب آپ رکن کے پاس پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو طفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بلاغہ سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا مکروہ ہے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ پاس مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آ گئے گا۔ جیسے پیدائش کے وقت تھا اس باب میں حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت ابن عباس سے روایت مروی ہے۔

حضرت ابو بکر کتے ہیں۔ لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبدالملک بن سعید بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

باب ۵۸۸ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَلٍ الْقَطَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَارِثُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَدَاعِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاذَّاتَهُ إِلَى الرُّمِّي إِشَارًا لِيُوَفِّي فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الْتَفَيْلٍ وَأُمِّ سَكْنَةَ قَالَ أَبُو عِيَسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كُتِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِنْ كَانَ مِنْ عَدِيرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

باب ۵۸۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبِي بَنِي الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ تَلَدَّنَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيَسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يَرْوَى هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَائِبِي ابْنِ عِيَنَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ قَالَ كَاتِبُ الْأَعْدَادِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلُ مِنْ أَبِيهِ وَكَهْ آخِرُ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا

كَانَ بِالْيَمِينِ وَكَعْبِطُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَتِي
رَجَعَهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ لَمْ يَطْفَأَ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ثَانِ ذِكْرُهُ قَرِيبٌ وَنَهَارُ بَعْضِ نَطَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنْ لَمْ
يَذْكُرْ حَتَّى أَتَى بِلَادَهُ أَهْلَاءَهُ وَعَلِيهِ دَمٌ وَلَهُ قَوْلُ سَفِيَّانَ الشَّوْزِيِّ قَالَ بَعْضُ
إِنْ تَرَكَ الطَّوَاتِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى الْخَلْفِ
يَلْجُودُهُ فَإِنَّهُ لَا يُجْزِئُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَثَابِيهِ قَالَ الطَّوَاتِ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ لِمَنْ جَرَّ إِلَى
يَهُ عَفِيَانِ ثَمَرِي لَا يَمِي قَوْلُ هُوَ بَعْضُ عَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ أَلَا تَرَى جَارِئِينَ

مردہ سے ابتدا کرے گا تو جائز نہیں (دوبارہ) صفات شہدہ کرے
جو آدمی بیت اللہ شریف کا طواف کرے لیکن صفادہ کے درمیان
سعی نہ کرے اس کے پاس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں
اگر صفادہ مردہ کے درمیان سعی کیے بغیر مگر کمرہ سے باہر آگیا تو
اگر اسے قریب ہی یاد آجائے تو واپس لوٹ کر صفا مروہ
کے درمیان سعی کرے اگر یاد نہ آیا یا یہاں تک کہ لوٹنے مگر
پہنچ گیا تو جائز ہے۔ اور اس پر غرض (قرانی) واجب ہے
یہ عفیان ثمری کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر کسی کی بیگز اگر جائز نہیں۔

ابن عباس

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۸۴۶ - حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
وَيْيَازٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عِيقَنِ عَنْ أَبِي عَتَاةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينِ وَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُتَرَى الْمُشْرِكِينَ ثَوْتَهُ
قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَارِثَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ
قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ عَتَاةٍ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ
صَحْبِهِمْ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
يُسْمَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْعَمْ وَمَتَى
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَأَوْهُ جَائِزًا -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان اس
یہ دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب
میں حضرت عائشہ ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایت مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے
علماء کے نزدیک محبوب ہے کہ صفادہ کے درمیان دوڑنا
جائز ہے اگر دوڑنے کا بجائے اپنی رفتار سے چلے تو
بھی جائز ہے۔

کثیر بن جہاں کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما کو صفادہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا
پوچھا کیا آپ صفادہ کے درمیان اپنی (عام) رفتار سے چلتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور کو
دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر اپنی عام رفتار سے چلوں تو
میں نے آپ کو اسی طرح جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور
میں بڑھا آدمی ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی حضرت ابن عمر سے اس
کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا ابْنُ قُصَيْبٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ
رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لِمَ تَمْشِي
فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَيْتَ سَعَيْتُ
فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي
وَلَيْتَ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ هَذَا -

طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ رات اور دن میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر بن مطعم حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن ابی بنیج نے اسے عبد اللہ بن ابیہ سے بھی روایت کیا ہے۔ کہ کمرہ میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی، احمد اور اسلم رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز پڑھے یا کسی طرح اگر صبح کی نماز کے طواف کیا تو بھی طلوع شمس سے پہلے نماز پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طوی میں اگر کوئی طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں (یعنی)
”قل یا ایہا الکفر“

باب ۵۸۱۔ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوْفِ لِمَنْ يَطُوفُ ۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَا عَنْ جَابِرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَسْعَوْا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً سَاءَ مِنْكُمْ كَيْلَ أَوْ تَهَارَكُوا فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعْبَانَ وَرَأْفَةَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ مَطْعَمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَا عَنْ أَبِيهِمَا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ وَالطَّوْفِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٍ وَاسْحَنَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ إِنْ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى تَزَالَ يَدَا طَلُوعِ فَصَلَّى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

باب ۵۸۲۔ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوْفِ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَرَأَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوْفِ بِسُورَةِ الْاِخْلَاصِ

اور قتل ہوا اللہ احد پڑھیں۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت میں کر وہ طواف کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرہون" اور "قل ہوا اللہ احد" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبد العزیز بن عمران کی روایت سے اسح ہے یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت بنسبت اس روایت کے زیادہ صحیح ہے۔ جسے وہ بواسطہ والد اور حضرت جابر بن کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبد العزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

زید بن اشج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور شرک جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی نیا د تک ہے اور جس کی عیاد نہیں وہ چار ماہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔

ابن ابی عمر اور زعفر بن علی (دونوں) نے بواسطہ سفیان البراحی سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور زید بن اشج کی جگہ زید بن شیع کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور اسانہوں نے زید بن اشج کہا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاكَرِكُمْ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَالَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رُكْعَتَيِ الطَّوَاتِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

باب ۵۹۱۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَاتِ عُرْيَانًا۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرِيْبٍ بَابِي شَيْءٍ بُوْثَتْ قَالَ يَذْبَعُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَاوِمِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَارْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَكَثَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرِيْبٍ وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَشُجْبَةٌ وَهُمْ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرِيْبٍ۔

خانہ کعبہ میں داخل ہوتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نہایت سرور اور خوش دل تشریف لے گئے اور پریشان واپس ہوئے میں نے (سبب) پوچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا (کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خانہ کعبہ میں تھماڑے ٹیڑھے حصا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت
ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ
صرف تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت اسحاق بن زید
فعل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ حدیث بلال حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس
پر عمل ہے کہ کعبہ مکرمہ میں نماز پڑھنے میں کوئی
حرج نہیں۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رخانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نفل اور فرض دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ عبادت اور قبلہ کا حکم فرض اور دونوں کے لیے ایک جیسا ہے۔

تعمیر و تعمیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے کعبہ سے فرمایا۔ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو مہر کو توڑ کر اس میں دو دروازے جاتا۔ اہل جنسیت جہاد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دور رکھ رکھا۔ اسے توڑ کر دو دروازے بنائے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حطیم میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کو مہر بناتے وقت اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول مقسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حجر اسود جنت سے اترا تو دو دھڑے بھی زیادہ سفید تھا۔ پھر انسان کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ ایام ترمذی

شعبة عن أبي اسحق عن الاسود بن يزيد ان ابن الزبير قال له حدثني بما كانت تقولك اليك اهل المؤمنين يلقونها عاقلة فقال سعد بن ابى السؤل الله صلى الله عليه وسلم قال لها لو لا ان قومك حديثك عهد بالجاهلية لقد مت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك بن الزبير هدمها وجعل لها بابين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ۵۹۵ ما جاء في الصلوة في الحجر

۵۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ أَبِي عُلُقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأَصِلَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحَجْرَ وَقَالَ صَلَّى فِي الْحَجَرِ إِنْ أَرَدْتَ دَخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ بَطْحَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنْ قَوْمُكَ اسْتَفْضَرُوهُ حِينَ بَنَى الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُلُقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلُقَمَةَ هُوَ عُلُقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ.

باب ۵۹۶ ما جاء في فضل الحجر الاسود والركن والمقام.

۵۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ

فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں سے دو یا قوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجاتا تو یہ مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث مرفوع) مروی ہے۔ اس باب سے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے اور وہ غریب حدیث ہے

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اول وقت میں ہی عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مریم نے بواسطہ علی، شعبہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے قسم سے صرف پانچ حدیثیں سنیں ہیں۔ شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ دُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ ابْنِ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُسَارِعَةَ الْحَاجِبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الزَّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْتِيَنَّكَ مِنْ يَافُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ لَوْمَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمَسْ لَوْمَهُمَا لَأَضَاءَ تَامَا بَيْنَ الشَّرِيقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا مَرْسُومٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَوَقُوفًا قَوْلُهُ وَيَقِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

باب ۵۹۔ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مِنَى وَالْمَقَامِ بِهَا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَاعِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَجَلَمِ عَنْ إِبْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ عَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى إِبْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَوَلَّاهُ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ نَاعِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَجَلَمِ الْأَعْمَشُ عَنْ الْعَلَكَمِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ عَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّيْمِيِّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَوْ تَسْمَعُ الْعَلَمَ مِنْ مِقْسَمِ الْأَخْمَسَةِ أَشِيلُوهُ وَعَدَّهَا وَكَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ يَرْفَعُ مَا عَدَّ شُعْبَةُ

منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں باہر دار جگہ نہ بنا دی جائے؟" آپ نے فرمایا "نہیں" منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ جو پہلے وہاں پہنچ جائیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منیٰ میں نماز قضا کرنا

حضرت عمار بن دہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں اچھا کیں۔ لوگ اس وقت بہت امن میں اور زیادہ تھیں باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمار بن دہب حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں دو رکعتیں نماز ادا کر مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز قضا کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اہل مکہ منیٰ میں قضا نہ کریں۔ قضا صرف مسافر کے لیے ہے۔ ابن جریر، سفیان، ترمذی، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اہل مکہ بھی منیٰ میں قضا کر سکتے ہیں امام ابن زہبی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

باب ۵۹۸ مَا جَاءَ أَنَّ مَنَىٰ مَنَاسِكَ مِنْ سَبَقِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيَّاشٍ وَعُمَرُ بْنُ أَبَانَ قَالَا نَا وَكَيْفَ عَنْ إِسْرَاطِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُقَابِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلٍ عَنْ أُقْبَةَ مَسِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْأَنْبِيَاءُ لَكَ بَيْتًا يُظَلِّكَ بِدَنَىٰ قَالَ لَا مَنَىٰ مَنَاسِكَ مِنْ سَبَقِ قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۵۹۹ مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِدَنَىٰ

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَىٰ أَمِنْ مَا كَانَ النَّاسُ وَآكُفُّوا رُكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالِيسَ قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ حَدِيثٌ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَىٰ رُكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَرُكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْهَا مَا رَأَيْتُهُ وَقَدْ خَلَّكَتُ أَهْلَ الْجُمُعَةِ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِدَنَىٰ لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَتَقَصَّرُوا الصَّلَاةَ بِدَنَىٰ إِلَّا مَنْ كَانَ بِدَنَىٰ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرَانِيَّ وَيَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَالشَّافِعِيَّ وَاحْمَدًا وَابْنِ حَقٍّ وَقَالَ يَتَقَصَّرُهُمْ لَا يَأْسُ لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَتَقَصَّرُوا الصَّلَاةَ بِدَنَىٰ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَسَعِيدَ الرَّحْنِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا

یزید بن شیبان فرماتے ہیں۔ ہم اسے پاس ابن
مرج العساری تشریف لائے۔ ہم اس وقت عرفات
میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جبے مردود رہتے
تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا قاصد ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
"اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو۔ کیونکہ تم لوگ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔" اس
باب میں حضرت علی عائشہ، جابر بن مطعم اور شریذ بن
سریذ کثرت سے روایات مذکور ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مرجع حسن ہے۔ ہم اسے
صرف ابن عیینہ کی روایت سے پھیلنے میں جو عمر بن دینار
سے روایت کی گئی ہے۔ ابن مرجع کا نام یزید بن مرجع
العساری ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش
اور لوگ جران کے دین پر تھے یعنی تمس، مزدلفہ
میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ
کے پاس رہنے والے ہیں۔ دوسرے لوگ عرفات
میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی
(ترجمہ) "پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ
واپس آتے ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ
حرم سے باہر نہیں جاتے تھے اور عرفات حرم سے
باہر ہے۔ اہل مکہ مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور کہتے
ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں اس کے پاس رہنے
والے ہیں۔ غیر کی عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "پھر وہاں سے واپس

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
صَلْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ
مَرْجِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وَاقِفُونَ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا
بَيْنَ عَدَاةٍ عَمْرٍو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى
مَشَارِعِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِثَرٍ مِنْ آدَمَ إِبْرَاهِيمَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ
وَالشَّرِيدِ بْنِ السَّوَيْدِ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا
ابْنُ مَرْجِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ وَابْنِ مَرْجِعٍ اسْمُهُ
يَزِيدُ بْنُ مَرْجِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَإِنَّمَا يَعْرِفُ لَهُ هَذَا
الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ.

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى الصَّنْعَاءِ
الْبَصْرِيُّ كَاتِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَلْعَوِيِّ
كَاتِبِ شَامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَأَنْتُ قَرِيشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى رِجْلَيْهَا وَهِيَ الْحَمْسُ
يَقُولُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِيبٌ وَاللَّهُ
كَانَ مِنْ سِوَاهُمْ يَقُولُونَ يَعْرِفُهُ كَانُوا زَلَّ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ
الْحَرَمِ وَيَعْرِفُونَ سَخَارِجَ مِنَ الْحَرَمِ فَأَهْلُ مَكَّةَ
كَانُوا يَقُولُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِيبٌ
اللَّهُ يَعْرِفُ سَكَنَ اللَّهِ وَمَنْ يَسْأَلُ أَهْلَ مَكَّةَ
كَانُوا يَقُولُونَ يَعْرِفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا

لوگوں جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں "محس" سے مراد اہل حرم ہیں۔

تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا۔ یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارے کاسار عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ غروب آفتاب کے وقت آپ واپس تشریف لائے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں (افٹوں کو چلانے کے لیے مارتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے لوگو! الطینان سے بچو پھر آپ مزدلفہ پہنچے وہاں دو نمازیں (مغرب و عشاء) اٹھی پڑھیں۔ صبح ہوئی تو تمام قریح تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے فرمایا یہ قریح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ مزدلفہ سارے کاسار ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی منہ میں پہنچے تو اونٹنی کو اڑھائی دے دو وڑ پڑی وادی منہ سے نکل کر آپ ٹھہر گئے افضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر جمرہ پر پہنچ کر ٹکڑیاں بادیں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور سارے کاسار منی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ بنی تمیم کی ایک نوجوان عورت نے آپ ایک فتویٰ پوچھا کہ میں نے عرض کیا (حضرت میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا "تو اس کی طرف سے حج کر" وادی کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کی گردن (دوسری طرف) پھیر دی۔ اس پر حضرت عباس نے فرمایا "یا رسول اللہ! اپنے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیرا؟" آپ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا کہ ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ ایک شخص نے اسے مسند پر چھایا یا رسول اللہ! میں نے سر ہٹانے سے پہلے کعبۃ اللہ کی طرف استغفار کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر ہٹا دے یا فرمایا۔ بال

مِنْ حَدِيثِ أَقَاضِ النَّاسِ وَالْعَدَمِ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ۔

باب ۲۰ ماجاء أن عرفة كلها موقف

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ تَابُ سُبْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُبْيَانَ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَهْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا عَرَفَةُ وَهَذَا الْمَوْفِقُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْفِقٌ ثُمَّ أَقَامَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَسَدَفَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُبَيِّنُ بَيْدَهُ عَلَى هَيَاتِهِ وَالنَّاسُ يَهْرُبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَقِصُونَ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّيِّئَةُ ثُمَّ أَقَامَ جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمَا الصَّلَاتَيْنِ حِينَئِذَا كُنَّا أَصْبَحَ أَقَامَ قَرِخَ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا قَرِخُ وَهَذَا الْمَوْفِقُ وَجَمِعَ كُلُّهَا مَوْفِقٌ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَادْعَى مُحِيطًا فَتَرَعَمَ نَاقَتَهُ فَعَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِيَّ فَوَقَفَ وَارْتَدَّتِ الْفُضْلُ ثُمَّ أَقَامَ الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَقَامَ الْمَنْحَرَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرَةُ وَمِنْهُ كُلُّهَا مَنْحَرَةٌ وَسَلَفَتْ جَارِيَةٌ شَابَةً مِنْ خَتَمِمْ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ دَادَ مَرَاتَهُ قَرِصَةً فَقَالَ اللَّهُ فِي الْحَجِّ أَقْبَرُ شَيْءٍ أَنْ أَحْجَجَ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ كُنِيَ عَنِّي الْفُضْلُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَقْرَأُ حَتَّى ابْنِ عَمَّتِكَ قَالَ دَأْبُ شَابَةٍ وَشَابَةٌ فَلَمَّا أَمِنَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا قَالَا لَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْضَيْتُ قَبْلَ أَنْ أُحِلِّيكَ قَالَ احْلِقِي وَلَا حَرَجَ أَوْ قَصِرِي وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

کھڑا دے کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے اگر
 دیکھا یا رسول اللہ! میں نے لکڑیاں پھینکنے سے پہلے جالہ زور نہ کرنا آپ نے
 فرمایا لکڑیاں پھینکو کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس آئے
 اسکا طواف کیا اور پھر آپ زمرہ پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب
 کی اولاد اگر تم مجھے یہ زور نہ ہوگا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی
 زمرہ کا پانی پیوں گا (نکالت) یعنی اس صورت میں ہر کوئی اتباع سنت
 میں زمرہ کا پانی نہ لے کر شمش کرے گا۔ مترجم: اس باب
 میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
 امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے سن اسی
 طریق یعنی عبد الرحمن بن عیاض بن عیاض کی روایت سے پہچانتے ہیں
 کئی راویوں نے سفیان ثوری سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے عطاء کا
 اس پر عمل ہے۔ کہ روایات میں ظہر اور عصر کا نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں
 بعض علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں داخل ہوا تو اسے اس وقت تک
 جہالت میں شریک نہ سمجھو کہ امام کے طریقے پر دونوں نمازیں جمع کر کے
 پڑھ سکتا ہے۔ زید بن جریج سے زید بن جریج رضی اللہ عنہما روایتیں۔

عرفات سے واپسی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے پہلے بشر نے
 اس میں اضافہ کر کے کہا کہ آپ مزدلفہ سے واپس ملے آپ
 پر سکون تھے اور سکون سے ہی پہلے کا آپ نے حکم بھی فرمایا
 ابو نعیم شیعہ العاقل فائدہ نقل کیے کہ آپ نے ٹھیکروں کی طرح کی
 لکڑیاں مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے
 بعد تم کو نہ دیکھوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
 عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
 جابر حسن صحیح ہے۔

فائدہ: حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سال مبارک کے وقت سے آگاہ کر رکھا تھا
 اس لیے آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ شاید میں آئندہ سال تمہیں نہ دیکھوں۔ رحمت کے وقت یا جگہ سے خدا کے بتائے بغیر کوئی آگاہ
 نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرماے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث میں کوئی قطعی ہندو تصدق لازم آئے گا۔ مترجم

كَوْنَتْ قَبْلَ أَنْ أَمْرِي قَالَ أَمْرٌ وَلَا حَرْجَ قَالَ
 ثُمَّ أَقَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَقَى زَمْرًا فَقَالَ
 يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُولا أَنْ يَغْلِبَكُمُ عَلَيْكُمْ
 النَّاسُ لَمْ تَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو
 عِيْسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَيْثٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا لَا
 نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ (الْأَمْرُ هَذَا الْوَجْهُ
 مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
 عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّوْعْبِيِّ مِثْلَ
 هَذَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَحْتَدُّ أَهْلُ الْعِلْمِ كَقَوْلِهِ
 لَقَدْ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي
 وَقْتُ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَصْلَى
 الرَّجُلُ فِي رُغُلِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ
 إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ مِثْلَ مَا
 صَنَعَ الْإِمَامُ وَكَذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ
 ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ -

باب ۲۰۲ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَاوِيَةً وَيَشْرُ
 ابْنُ السَّرْحِيِّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالُوا نَاوِيَةً سَفِيَانُ بْنُ عِيْلَانَ
 عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْصَعَ فِي وَادِي مُحْصِرٍ وَرَأَى
 فِيهِ بَشَرًا وَأَقْصَصَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّيْكِيَّةُ
 وَأَمْرُهُمْ بِالسَّيْكِيَّةِ وَرَأَى فِيهِ أَبُو نَعِيمٍ وَ
 أَمْرُهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ هَذَا الْمَخْذُوفِ وَقَالَ لَعَلِّي كَأَنَّ
 أَدَاكُمْ بَعْدَ عَائِي هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ
 زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا

مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی بجیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سفیان سفیان بتر ہے۔ اس باب میں حضرت علی، البراء اور عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر بروایت سفیان اسامیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائل نے یہ حدیث البراء نقل کی اور مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے سلمہ بن کہیل نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ البراء نقل نے مالک کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے روایت کیا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ مزدلفہ (پہنچنے سے پہلے مغرب کی نماز نہ پڑھے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نقل نہ پڑھے بعض علماء نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

باب ۳۰۔ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَأْسَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ وَمِثْلَ هَذَا فِي الْمَكَانِ۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَلَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَّارٌ قَالَ يَحْيَى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ وَأَمَّا أَبُو إِسْحَقَ فَإِنَّمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ كَذَا فِي جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّيَ
الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَثَّى وَفَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلَةِ بِأَذَانٍ وَثَلَاثِينَ
يُكُونُ لِلصَّلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ
ثُمَّ يُقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ
فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ -

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ كَاتِبِي بَنُو
سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ
ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقِبٍ
أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ تَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ قَامَ مِنْكَ دِيًا
فَنَادَى الْحَجَّ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ إِلَيْكَ جَمْعٌ قَبْلَ
طُلُوعِ النُّجُومِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ الْإِمَامُ مِنْ
لِلَّهِ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا رُتْمَ عَلَيْهِ وَ
مَنْ تَأَخَّرَ فَلَا رُتْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَذَا دِيْعِي
وَأَرَدَ أَنْ يَجْلِسَ فَنَادَى بِهِ -

۸۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ
عِيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُكَ سَعَا لَا قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي
عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عِيْنَةَ وَهَذَا أَحْوَدُ حَدِيثٍ
كَذَلِكَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَالْعَدْلُ
عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقِبٍ عَنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثری کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر چاہے
ترمب پڑھ کر کھانا کھائے۔ پڑے اتارے پھر
اقامت کے ساتھ مشارکی نماز پڑھے۔ بعض علماء
فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک
اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب
کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور نماز
پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر مشارکی نماز پڑھے۔ امام شافعی
اسی کے قائل ہیں۔

امام کو مزدلفہ میں پانے والے حج کو پالیا

عبدالرحمن بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
تجد کے چند آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے ان لوگوں
نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا۔ اس
نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی
رات صبح ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پالیا
ٹہلی کے تین دن میں جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد
واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی
گناہ نہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ
دامن ہیں کہ آپ ایک آدمی کو اسرار پر بھیجے بٹھایا اور اس نے اطلاع
ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور بکیر
بن عطاء عبدالرحمن بن یحییٰ سے اسی کے ہم معنی حدیث مروی
تقل کی۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت
کمری حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمن بن یحییٰ کی
حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات
میں نہ ٹھہرا۔ اس کا حج بھڑک گیا۔ صبح کے بعد اُسے کرج نہ ہوگا۔
اسے عمر بنادے۔ دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

ثالثی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔
شعبہ نے بکیر بن عطار سے حدیث ترمذی کی مثل
حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے بارود سے
سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
یہ حدیث روایت کی۔ اور کہا کہ یہ حدیث
ام الناسک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

وغيرهم ما منه من لم يقف بعرفات قبل
طلوع الفجر فقد فاته الحج ولا يجوز عنده ان جاء
بعد فاته الحج ولا يجوز عنه ان جاء بعد طلوع
الفجر ويجعلها عمرة وعليه الحجة من تأويل
فهو قول الثوري والشافعي والعمدة والاسحق و
قد روى شعبه عن بكير بن عطاء عن جديش
الثوري قال سمعت الجاهلي يقول سمعت
وكيعا روى هذا الحديث فقال لهذا
الحديث امر المتأنيث.

۸۷۴۔ حدثنا ابن أبي عمير عن عمار بن
ابن ابي هند عن اسمعيل بن ابي خالد وذكرنا
ابن ابي نعيم عن الشعبي عن عروة بن ميمون
ابن اوس بن جارية بن كدام القدراني قال ائذني
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمرزديقي
حين خرج الى الصلوة فقلت يا رسول الله اني
جلست من جبلي حتى اكلت ناحيتي واتعبت
فبقي والله ما تركت من جبل الا وقفت عليه
فهل لي من حجة فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من شجدة صلواتنا هذا ووقفت معانتي
بذقة وقد وقفت بعرفة قبل ذلك لئلا اوتها
فقد ترم حجة وقضى نكته قال ابو عيسى هذا
حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في تقديرو الضعفة من
جمع بكيل.

۸۷۵۔ حدثنا قتيبة بن حماد بن زيد عن
ابن عكرمة عن ابن عباس قال بعثني
رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقل من
جمع بكيل وفي الباب عن عائشة وأم حبيبة

عروہ بن مسرر بن ادس بن عارضہ بن لام طائی
سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز
کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے آپ کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی
سرائی کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو شقت میں ڈالا۔
تھک چلا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا
ہوں کیا سیراج ہو گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس
جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک
رات دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور
اس کی سیل کھل دوڑ ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ
سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے خیال کے
مطابق رات کو پہلے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

امام حبیبہ، اسامہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ شاش عطاء اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل و عیال کو مزدلفہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں شاش سے غلطی ہوئی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن جریر وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل و عیال کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سورج نکلنے سے پہلے نکلیاں نہ مارنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علامہ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ مزدلفہ سے کمزور لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے فرمایا کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے نکلیاں نہ ماریں۔ بعض علماء نے رات کے وقت نکلیاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ (دہر مال) عمل، حدیث ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

❖ ❖ ❖

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن چاشت کے وقت نکلیاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

وَأَسْمَاءُ وَالْفَضْلُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْلِيلٍ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مِشَاثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مَضْعَفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مِشَاثٌ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جَرِيرٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوُكَيْعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُنْصِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مَضْعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَزْمُوا الْبَحْمَرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَنْقُدُوا الْمَضْعَفَةَ مِنَ الْمَذَلَّةِ بَلِيلٍ يَصِيدُونَ إِلَى مَنَى وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَزْمُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يَزْمُوا بَلِيلًا وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّوْبَرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

باب ۲۰۶

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَعْتَمٍ نَاعِيْسِيُّ بَرْقِيِّ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْمِي يَوْمَ النُّحْرِ

زوال شمس کے بعد مارتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے
کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی
کنکریاں ماری جائیں۔

مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ
سے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث
ابن عباس صحیح ہے۔ دور جہالت کے لوگ طلوع
آفتاب کی انتظار کرتے۔ اور پھر لوٹتے
تھے۔

عمر بن عبید بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مزدلفہ
میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے سے پہلے
واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے: "شبیر!
جیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت
فرمائی"۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب
سے پہلے چل پڑے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپ خذف (جود وانگیڑیوں سے بھینکی جگے)
کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں حضرت

صَحْبِيْ وَ اَمَّا بَعْدُ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ
اَبُو عِيْنِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى
هٰذَا اَيْدِىْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّهٗ لَا يَرٰهٖ بَعْدَ يَوْمِ
النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ -

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ الْأَعْمَرُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنِ التَّعَلُّكِ عَنْ وَثَّابِ بْنِ عَجَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيْثٌ
ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا كَانَ أَهْلُ
الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
يَقْبِضُونَ -

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ
أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَاسِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
ابْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ كُنَّا دُفُؤًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الشَّرَكِيَّيْنَ كَانُوا لَا يَقْبِضُونَ
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ كَمَا يَقُولُونَ أَشَرُّ قَبِيْرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ
فَأَقَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيْنِي
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجِمَادَ الَّتِي تُرْمَى
مِثْلُ حَصَى الْخَذَفِ -

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ عِيْنِي عَنْ سَعْدِ
الْقَطَّانِ نَائِبِ جَرِيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي
الْجِمَادَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذَفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ

سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ
جُنْدَبِ الْأَزْدِيِّ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَثْمَانَ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُعَاذٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
هُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ تَكُونَ الرَّجَمَاءُ
الَّذِينَ تَزْنِي بِهَا وَمِثْلُ حَمَى الْعَدَنَةِ -

باب ۶۹۹ - مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ بَعْدَ ذَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمَدَةَ الْقُصْبِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ
نَازِيَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ
مُثَنِّمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الْجَمَارَ إِذَا لَبِثَ الشَّمْسُ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

باب ۷۰۰ - مَا جَاءَ فِي سَرْمَى الْجَمَارِ ذَرَكِبًا -

۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بَنِي زَكْرِيَّا
ابْنِ أَبِي نَازِدَةَ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنِّمٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَمَى
الْجَمَرَ يَوْمَ النَّحْوِ ذَرَكِبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ
قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأُمِّ سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْأَخْوَصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ
بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْمِيَ إِلَى الْجَمَارِ وَجْهَ الْحَدِيثِ
عِنْدَنَا أَنَّهُ ذَكَبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيُقْتَدَى بِهِ فِي
فِعْلِهِ وَكَلَا الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ -

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ عِيسَى نَائِبُ بَنِي زَكْرِيَّا عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَرَمَى الْجَمَارَ عَشَى إِلَيْهِ

سليمان بن عمرو بن احوس بواسطہ ان کی والدہ ام جندب
ازدیہ بایں عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور
عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء
نے اختیار کیا ہے کہ جو کنکریاں ماری جائیں۔ وہ ایسی ہوں
جن کو دعا نکلیں سے پھینکا جائے۔

نہ وال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ وال آفتاب
کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

سوار ہو کر کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر حجرہ عقبہ
پر کنکریاں ماریں۔ اہل باب میں حضرت جابر، قدامہ بن عبد اللہ
اور امام سلیمان بن عمرو بن احوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن
ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء کے
نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ عباس سے
نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض
اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے
فعل کی پیروی کی جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر
عمل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جردوں پر کنکریاں مارنے کے
لیے پیدل جاتے اور اسی طرح واپس آتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین نے اسے عبید اللہ سے غیر مرفوع بیان کیا۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل کنکریاں مارے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔ کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے دن سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ جمرہ عقبہ پر آئے تو دواوی کے درمیان قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے پھر فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی جگہ سے اس ذات بابرکات نے کنکریاں پھینکی ہیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت دکیع بن سعید نے سعید بن مسدد کو رکے ساتھ اس کے ہم سننے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن سعد حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن دواوی سے سات کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط دواوی سے پھینکا شروع ہو کر جہاں سے ہر کے پھینک دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمرات کو

ذَاهِبًا وَرَاجِعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَمْ يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النُّحُرِ وَيَسْتَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي بَعْدَ يَوْمِ النُّحُرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّمَا أَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرْكَبُ يَوْمَ النُّحُرِ حِينَئِذٍ ذَهَبَ يَوْمَ الْجِمَارِ وَلَا يَرْكَبُ يَوْمَ النُّحُرِ وَلَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

باب ۲۱۱ کَيْفَ تُرْفَى الْجِمَارُ -

۸۸۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَأْيُكِيٌّ نَأْيُ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْفَى الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَفَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكْتَمَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مِنْ هَهُنَا رَفَى الَّذِي أُتْرِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - ۸۸۵ - حَدَّثَنَا هَنَادُ نَأْيُكِيٌّ عَنْ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَرْفَى الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ وَيُكْتَمَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَمْ يُكْتَمَرُ أَنْ يَرْفَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي رَفَى مِنْ حَبِثٍ قَدْ رَفَى عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يُكْتَمَرُ فِي بَطْنِ الْوَادِي -

۸۸۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَظِيمٍ قَالَا نَأْيُكِيٌّ يُونُسُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

ابن ابی ریحان عن النّاسم بن محمد عن عائشة
عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل
رخی الجمار والسعی بین الضفا والسرورة ليقا
وکر اللہ قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح
باب ما جاء ذكر هيئة طرد الناس عند
رخی الجمار۔

لکریاں مارنا اور صفارودہ کے درمیان دوڑنا
اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

لکریاں مارنے کے وقت لوگوں کو مٹانا مکروہ ہے

۸۸۷۔ حدثنا أحمد بن منيع نا مرقان بن
معاوية عن ابن نابل عن قدامة بن عبد الله
قال رأيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم یرعی الجمار
على ناقية ليس منه ثوب ولا طرد ولا إليك إليك
في الباب عن عبد الله بن حنظلة قال أبو عیسیٰ
حديث قدامة بن عبد الله حديث حسن صحيح
وانما يدرك هذا الحديث من هذا الوجه وهو
حديث حسن صحيح وأيمن بن نابل هو ثقة عند
أهل الحديث۔

حضرت قدامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں۔ میں نے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی
پر بیٹھے لکریاں پھینکتے دیکھا۔ نہ تھوہاں مارنا تھا نہ ادھر
ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہر جاؤں اک باب میں حضرت
عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث قدامہ بن عبد اللہ حسن صحیح ہے
یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروفت ہے اور
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل، محدثین
کے نزدیک ثقہ ہے۔

باب ما جاء في الاشتغال في البدنة
والبقرة۔

اونٹ اور گائے میں شغرت

۸۸۸۔ حدثنا قتادة نا مالك بن انس عن
أبي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلی
الله علیہ وسلم عام الحديبية البقرة عن
سبعة والبدنة عن سبعة وفي الباب عن ابن
عمر وأبي هريرة وعائشة وابن عباس قال أبو
عیسیٰ بخیر بن جابر حديث حسن صحيح والعمل
على هذا ابنتاهل العلم من أصحاب النبي صلی
الله علیہ وسلم وغيرهم يردون الجرد عن
سبعة والبقرة عن سبعة وهو قول سفيان
الثوري والشافعي وأحمد وروى عن ابن عباس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ
کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے
اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ مرید
عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔
صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے
سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام
شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بواسطہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دس دس آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام احمدی کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کو ہم صرف ایک طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران عید قربان آگئی تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

اونٹ پر نشان لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر اونٹنی کے گے میں دو جوتیاں لگائیں اور ہدی کو دائیں جانب سے نچی کر کے نشان لگایا اور خون صاف کر دیا اس باب میں حضرت مسور بن عزمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور البراہم صرح کا نام مسلم ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ترمذی شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ دکیج سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاملے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو نشان لگانا سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں بدعت ہے۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے البراہم سے سنا وہ کہتے ہیں ہم دکیج کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخبار کیا۔ (نشان لگایا) اور امام البرہم فرماتے ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ عَشْرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ السُّحْقِ وَاحْتِجَ بِهِذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّمَا لَعَنَهُ مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَبْدُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا الْقَضَلُ بْنُ مُوَيْسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاحِدٍ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَعَصَرَ الْأَصْحَى فَأَشْرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَزُورِ عَشْرَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاحِدٍ۔

باب ما جاء في إشعار البُدن

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ وَشَاهِ الدَّسْتَوَائِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْمَرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَّدَ تَعْلِيْقَ وَأَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشَّقِ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحَلِيفَةِ وَأَمَّا طَعْنَةُ الدَّمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْيَسُورِ بْنِ مَحْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَسَّانٍ الْأَعْمَرُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْأَشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَالسُّحْقِ قَالَ سَمِعْتُ يَوْسَعَ بْنَ عِيْسَى يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ جِئْتُ رَوِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى قَوْلِ أَهْلِ التَّرَايِ فِي هَذَا فَإِنَّ الْأَشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بَدْعٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ وَكَيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي التَّرَايِ أَشْعَرَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ مُشَلَّةٌ قَالَ الرَّجُلُ
فَإِنَّهُ قَدْ مَرَّ بِي عَنْ إِتْرَائِيهِمُ النَّخِيعِ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْعَارُ
مُشَلَّةٌ قَالَ فَرَأَيْتَ وَكَيْفَا عَضِبَ عَضْبًا شَدِيدًا
وَقَالَ أَكُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَوْلُهُ قَالَ إِتْرَائِيهِمُ مَا اسْتَفْلَكَ يَا نَاحِبَسَ لَعَلَّكَ
تُخْرِجُ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا -

یہ شکل (احضاد کا ٹٹا) ہے اس شخص نے کہا ابراہیم غفرلہ بھی
کہتے ہیں کہ یہ شکل ہے میں نے دیکھ کر دیکھا سخت غضب ناک
ہوئے اور فرمایا میں کہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور
تو کہتا ہے۔ ابراہیم غفرلہ نے یوں کہا کہ تم اس قابل ہو کہ تمہیں
قید کیا جائے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب
تک تم اپنے قول سے باز نہ آ جاؤ۔

فائدہ : وہ شمار اپنی حد کے اندر ہوا اور گردش نہ کاٹا جائے تو کوئی کراہت نہیں۔ لیکن ایسی صورت جو جائز کی ہلاکت
کا باعث ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (مترجم)

باب ۲۱۵

ہدی کا جانور خریدنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تدید سے ہدی کا جانور خریدا
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
حدیث ثوری سے صحت بھی بن بیان کی روایت سے
پہناتے ہیں حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام تدید سے ہدی کا جانور خریدا
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ اس سے ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا
أَبْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُبْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى
هَدِيَّةً مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَحَدُ بَنِي يَمٍّ
لَا تُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى
أَبْنِ الْيَمَانِ وَمَرْوِي عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَى مِنْ
قُدَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَهَذَا أَصَحُّ -

مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوند سے پھر آپ نے
نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی کوئی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے
وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے
ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے نہ تو (سلاسل) کپڑا حرام
ہوتا ہے اور نہ ہی خوشبو۔ جب تک کہ احرام نہ باندھے
بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے
سے وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو احرام باندھنے
سے واجب ہوتا ہے۔

باب ۲۱۶ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْكَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَبْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَتْ قَلَادَةً هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرَمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الْيَابِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَحَدُ بَنِي يَمٍّ صَحِيحٌ مَا الْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قُلِدَ
الرَّجُلُ الْهَدْيُ وَهُوَ بِرَيْدِ الْحَجِّ لَمْ يُحْرَمْ عَلَيْهِ
شَيْءٌ مِنَ الشَّيْبِ وَالطَّيِّبِ حَتَّى يُحْرَمْ وَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قُلِدَ الرَّجُلُ الْهَدْيُ فَقَدْ وَجَبَ
عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرَمِ -

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈی کے نیلے ہار گوندھتی تھی اور یہ جائز سب بکریاں ہر تیس پر آپ احرام نہیں باندھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

ہڈی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

حضرت ناجیہ خزامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہڈی مرنے کے قریب ہرگز کیا کروں؟ فرمایا اسے دفن کر دو پھر اس کے (ہاروں) داغے جو تھے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے نیلے چھوڑ دو تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ اس باب میں ذویب البرقیصہ خزامی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں اگر نفلی ہڈی مرنے کے قریب ہو تو اس سے نہ خور و کھائے نہ اس کے ساتھ کھائیں بلکہ لوگوں کے نیلے چھوڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں، یہ اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا تو کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر نفلی ہڈی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

ہڈی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

باب ۶۱۸ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْعَنَمِ -

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَقْدِي عَنِ سَيِّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَمَّا تَمَّ لَا يُجْرِمُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيدَ الْعَنَمِ -

باب ۶۱۹ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ -

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُرْوَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَعْمَدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ بِنْتُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَامِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ أَنْتَوَهَا ثُمَّ أَنْتَوَيْسَ تَعْلَمَانِ فِي دِمَهِهَا ثُمَّ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَا كُلُّوْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُوَيْبِ بْنِ قَبِيصَةَ الْخَزَامِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ نَاجِيَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَدْيِ الشَّطْرِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَكُونُ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَالُوا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ غَرَمَ وَقَدْ أَرَأَى مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ الشَّطْرِ شَيْءٌ فَقَدْ صَرَمَ -

باب ۶۱۹ مَا جَاءَ فِي دُكُوبِ الْبُدْنَةِ -

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبَةَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہڈی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جانا عرض کرنے لگا۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ رہا ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر انھوں نے یا تیرے لیے ہلاکت ہے۔ سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث اس صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت ہڈی پر سوار ہونے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہو سوار نہ ہو۔

سر کے بال کس طرف منڈوانے شروع کیے جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عقبر کر لکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کا جانہ ذبح کیا پھر حجام (مونڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک کا دبا حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کر دیے پھر دوسرا حصہ حجام کے سامنے رکھا اس نے اسے مونڈا آپ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں (تبرک کے لیے) تقسیم کر دو۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔

بال منڈوانا اور کتر دانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈ دیا جبکہ بعض صحابہ کرام نے بال کتر دائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا "اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے" پھر فرمایا بال کتر دانے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاحَى رَجُلًا يُسَوِّدُ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَرَكُمَا فَقَالَ بَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ أَرَكُمَا وَيَعْلَيْكَ أَوْ فَيْلَكَ قَرَفِي الْبَابُ عَنْ عَرَبِيٍّ قَرَأَ فِي كُتُبِهِ وَجَابِرٌ قَالَ أَبُو عِيْنَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي تَرْكُوبِ الْبَدَنَةِ إِذَا أَحْتَا بِرَأْسِهِمْ هَا وَهَمْ قَالُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يَضْطُرَّ إِلَيْهِ

باب ۶۲ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يُبَدَأُ فِي الْخَلْقِ -

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَاسِيفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِمْرَةَ نَحَرَ نُسْكُهُ ثُمَّ قَالَ الْجَائِلُ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ فَخَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ قَالَ شِقَّةُ الْأَيْسَرِ فَخَلَقَهُ فَقَالَ أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ - ۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ -

باب ۶۳ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ وَالْمَقْصِيرِ -

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخَلِّفِينَ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ

داروں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ام حصین، المدلب، البر سعید، ابو مریم، حبشی بن جناد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگرچہ کتروانا بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسلم رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

محمد بن ابی نعیم اسلمہ ابوداؤد اور صمام، غلام سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت علی کریم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی میں اضطراب ہے۔ محمد بن اسلمہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ تلمذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا نہیں بلکہ بال کتروانے ہیں۔

ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنگریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے کنگریاں پھینکنے سے پہلے

المقصرین وفي الباب عن ابن عباس وأبى أم القحصين ومالك وأبي سعيد وأبي مرية وحديثي بن جناد وأبي هريرة قال هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم يتحلفون للرجل أن يخلق رأسه وإن قصره وإن ذلك يجرى عنه وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وأسلم.

باب ۲۲ ما جاء في كراهية الخلق للنساء

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَّاهِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ وَالطَّبَايِسِيُّ نَاهِمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةَ رَأْسَهَا ۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو دَاوُدَ وَدَعْنُ هَمَّامٌ عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ فِيهِ إِضْطِرَابٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادٍ وَبْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَكْفًا وَبَرَقًا أَنْ عَلَيْهَا التَّقْصِيرُ.

باب ۲۳ ما جاء في مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ لَحَرَ قَبْلَ أَنْ يُذْبَحَ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْرُومِيُّ وَأَبُو بَكْرِ عَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ

قربانی کر لی (کیا جائز ہے؟) آپ نے فرمایا لکریاں پھینکو۔ کوئی حرج نہیں۔ اہل باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس ابن عمر، اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمر حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور ابن جریر رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں انعام حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کے) احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک والی خوشبو لگائی۔ اہل باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ محرم کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر لکریاں پھینک لینے، جانور ذبح کر لینے اور سر نہ ڈانے یا کتر دانے کے بعد عورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہو جاتا ہے جہاں تک (جو جمرہ احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عورتوں اور شبو کے سوا اس کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی نظریہ ہے اور اہل کفر بھی اسی کے قائل ہیں۔

وَلَا حَرَجَ وَمَا لَهُ أَخْرَفَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَتِيَهُ قَالَ اتَّوَمَّ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاسْمَاءَ بِنْتِ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَحَدَّثْتُ حَنْنَ صَبِيحَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْنُحْنَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَتَلْتُمْ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْكُمْ دَمَرٌ۔

باب مَا جَاءَ فِي الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزَّيَارَةِ۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَسْعُودُ ابْنُ دَاوُدَ عَنْ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَادِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُتِمِّرَهُ وَيَوْمَ النُّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَكُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ فِيهِ مَسْكٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ عَائِشَةَ حَدَّثْتُ حَنْنَ صَبِيحَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُسْحَرَةَ إِذَا رَأَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبِ يَوْمَ النُّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَّتْ أَوْ قَصَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا كُلُّ نَتَأٍ حُرْمَةٍ عَلَيْهِ إِلَّا الْإِسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْنُحْنَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهَا كُلُّ نَتَأٍ إِلَّا الْإِسَاءَ وَالطَّيِّبُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے پیچھے ٹھاکر لائے۔ آپ حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہر فرما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں کہ کرمہ پہنچ جائے تو تلبیہ ختم کر دیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری شافعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

باب ۲۵۔ مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ حُجَّيْ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ قَتْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ إِلَى مِنَى فَلَمْ يَزَلْ يُلْتَمِزُ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْتِثْنَى

باب ۲۶۔ مَا جَاءَ مَتَى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَاسِئِمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يُنْسِكُ عَنْ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الْمُحْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَتَى إِلَى بَيْتِ رَبِّكَ مَكَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَالثَّاقِبِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتِثْنَى

باب ۲۷۔ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِالْبَيْتِ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْدِي نَاسِئِمُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ

کر دیتا تھا کہ موخر فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کے طواف زیارت ثلاث تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک قربان کے دن طواف زیارت مستحب ہے بعض نے دعوت دیتے ہوئے نئی کے آخر تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔

وادی الطح میں اترنا

حضرت عبید اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وادی الطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو رافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح فریب ہے ہم اسے ہذا الرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک وادی الطح میں اترنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ جو چاہے اترے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ وادی الطح میں اترنا حج کے افعال سے نہیں۔ یہ ایک مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تحصیب کئی (لازمی) چیز نہیں۔ وہ ایک منزل ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی الطح میں اترنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وادی الطح میں اترنے کی وجہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی الطح میں اس لیے اترتے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے لیے یہ آسان تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح

عَبَّاسٌ وَعَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَلَوْ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ مَدِينَةٍ -

باب ۶۸۸ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الْأَبْطَحِ -

۹۰۶ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يُؤَخِّرُونَ الْأَبْطَحَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَذَا اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نَزُولَ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرُدَّ ذَلِكَ وَإِنْ بَاءَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ نَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ التَّسَكُّتِ فِي شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ هُوَ مَكْرُومٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۹۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ يَوْمَئِذٍ هُوَ مَكْرُومٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَيْسَى التَّحْصِيبُ نَزُولُ الْأَبْطَحِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۶۸۹

۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِّيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَكِيمُ عَنْ وَشَّامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسَمَّ لِمُخْرُجِهِ

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
نَحْوَهُ -

ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن شام بن مروہ اس کے
ہم معنی روایت کی ہے۔

بچے کا حج

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک
حدث اپنا بچہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج
ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تیرے لیے ثواب ہے۔
اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی
ہے۔ محمد بن منکدر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسل حدیث بھی روایت
کی ہے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تھے انھوں
کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ حج کیا۔ میں بھی ساتھ تھا اس وقت میں سات سال کا تھا
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق
ہے کہ اگر بچہ بالغ ہوئے سے پہلے حج کرے تو بھروسہ
کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے
لیے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی
میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی
صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی
نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور ابن رحمہم اللہ
بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

باب ما جاء في حج الصبي

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو عُمَرَ دَاوُدَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعْتُ أُمًّا صَبِيًّا كَرِهًا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَيْذَا حَدَّثَ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ فِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ -
۹۱۰۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ نَا قُرْعَةُ بْنُ سُرَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُرْسَلًا -

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ
بِي كَرِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ سِنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ
أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْبُلُوغَ فَهُوَ الْحَجُّ
إِذَا أَدْرَكَ لَا يُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَمَّادٍ
الْإِسْلَامِيَّةِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا احْتَجَّ فِي رِبَاقَتِهِ
فَعَنْتَ فَعَلَيْهِ الْعَتَرُ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا
وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقَّةٍ وَهُوَ
قَوْلُ الثَّوْمِينِيِّ وَالشَّافِعِيِّ مَا حَمَدَ وَاسْتَحَقَّ -

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَارِثِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ لُمَيْزٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سُوْدَةَ عَنْ أَبِي

الرَّبِيرُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا احْتَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلْقِي عَنْ الْبِسَاءِ وَنُرْمِي عَنْ
 الْقَبِيضِيَّانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَرْوُهُ
 إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
 الْمَرْأَةَ لَا يُلْقِي عَنْهَا غَيْرَهَا بَلْ هِيَ تُلْقِي وَيَكُونُ
 لَهَا مَرْفَعُ الْقَوْنِ بِالشَّيْءِ.

بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

باب ۶۳ ماجاء فی الحج عن الشیخ
الکبیر المیت -

١٩٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ ثَنَا رُوِيَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَيْمَاءٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سُيَمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَمْرَأَةً مِنْ خَتَمَةِ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَقْبَرَكُنْتُمْ فَرَيْضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ
وَمَوْشِيْعٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ
الْبَعِيرِ قَالَ لُحْبَتِي عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ
لُبَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْنٍ وَأَبِي زُرَيْرٍ الْعَقِيلِيِّ
وَسُودَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَرُوسٍ سَمِعْتُ سَدُوكَ الْفَضْلِ
ابْنَ عَبَّاسٍ حَدِيثَ حَسَنٍ صَرِيحٍ وَرَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ ابْنُ مَسْعُودٍ وَتَارِيخُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَهَنَمِيِّ عَنْ
عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى
ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهُ
مُعْتَمِدًا عَنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ أَصَحُّ نَسَبِي فِي
هَذَا مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
يُحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ
وَعَبْرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى
هَذَا قَائِلًا وَلَمْ يَذْكُرْ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ
أَبُو عَرُوسٍ فَقَدْ مَاتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بِهِ يَقُولُ الشَّرِيفُ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ
وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ قَالُوا سَنَعْنُ بِرُؤْيَا أَنْ يُحَدِّثَ عَنْ
الْمَيْمُونِ وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا أَوْصِيَتْ أَنْ يُحَدِّثَ عَنْهُ
لَمْ تَقَدْ تَخَصَّ بِبَعْضِهِمْ أَنْ يُحَدِّثَ عَنْ النَّبِيِّ إِذَا كَانَ
كَثِيرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْوَمُ أَنْ يُحَدِّثَ وَهُوَ قَوْلُ
أَبْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ -

بَابُ ۳۲ مِنْهُ -

۹۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِيْسَى نَافِعٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي
بِذْرِ بْنِ الْعَقِيلِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْقِطُ
الْعَمْرُ وَلَا الْعُمَرُ قَالَ فَهَبْ عَنْ
أَبْنِكَ وَأَعْتَمِرْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَإِنَّمَا دُخِرَتِ الْعُمَرُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ
عَنْ عَمِيرٍ وَأَبُو رَافِعٍ وَابْنُ الْعَقِيلِيِّ اسْمُهُ لَيْقُطُ
أَبْنُ عَامِرٍ -

۹۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَاعِبُ الرَّزَاقِ
عَنْ سَنِيَّانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي
مَاتَ وَلَمْ تَحْبِبْ أَفَأَحْبِبُّ عَنْهَا قَالَ لَعَمْرُكَ حَتَّى
عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْعُمَرَةِ أَوْ أَجَبَةٍ هِيَ أُمٌّ لَا

۹۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَاعِبُ الرَّزَاقِ

اں باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں
صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ترمذی، ابن
مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے
ان سب کے نزدیک میت کی طرف سے حج جائز ہے
امام مالک فرماتے ہیں۔ اگر میت نے (مرنے سے پہلے)
وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے بعض علماء نے زندہ کی
طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ وہ بڑھا ہوا یہی
حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکا ہو یا ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت البرز بن عقیلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت
میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے والد
بیت بدر سے ہوسکے ہیں نہ حج و عمرہ کی طاقت
رکھتے ہیں اور نہ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف
اسی حدیث میں ہے۔
البرز بن عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں
کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ! میری ماں فوت
ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے
حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج
کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں "عمرہ واجب نہیں" کہا جاتا ہے کہ درج میں۔ بڑا حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ عمرہ سنت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے نقل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضعیف روایت ثابت ہے۔ جس سے دلیل قائم نہیں کی جاسکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہیں ایک روایت پہنچی ہے کہ یہ واجب ہے۔

عنوان باب الاکادوسر باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن حشام اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی "احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ درج جاہلیت کے رک حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج کے سینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْعُمَرَاءِ فِي أَجَابَةٍ هِيَ قَالَ لَا فَإِنْ تَعْتَمِرُوا وَهُوَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُنَا حَبَّانِ الْحَبَّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَبَّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا رَخَّصَ فِي تَرْكِهَا وَكَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِأَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَرِيحٌ لَا تَقُومُ بِشَيْءٍ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُرْجِيهَا۔

باب ۶۳۲۔ مَنَّهُ

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الضَّرَبِيِّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ أَهْلَ الْبَغَاةِ لَيْسَ كَأَنَّهُ لَا يَعْتَمِرُونَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَمْرُ بْنُ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُهْلِكَ

مہینوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت والے مہینے رجب، ذیقعد اور ذی الحجہ اور محرم (کے مہینے) ہیں۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تنعيم سے عمرہ کرنا

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کو مقام تنعيم سے عمرہ کرائیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جعرانہ سے عمرہ

محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھ کر نکلے۔ رات کے وقت ہی کہہ کر میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ میں پہنچے گریا کہ آپ نے رات ہی یہاں گزار لی تھی۔ دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد میدان سرف کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

بِالْحَجَّةِ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحُرْمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ هَكَذَا أَدَّى عُمُرًا وَاحِدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

بَاب ۳۳ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوِيكِعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تَكْفِرُهَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ۳۴ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعِمِّرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ۳۵ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجَعْرَانَةِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ أَبِي مُزَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوَرِّثِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ لَيْلًا مَعْتَمِرًا قَدْ دَخَلَ مَكَّةَ لَهْلَاءَ فَقَضَى عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاصْبَحَ بِالْجَعْرَانَةِ كَمَا بَدَأَتْ قُلُومًا وَآلَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعَدُوِّ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرَفٍ حَتَّى

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِي جَمْعٌ بِطَنْ سِرَافَ كَيْفَ
أَجَلْ ذَلِكَ حَقِيقَتُهُ عَمَّا نَسَى عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَوِيٌّ وَلَا يُعْرَفُ بِإِسْنَادٍ
أَلْكُفِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْمُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ هَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ -

۹۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا بِحَبِيبِ بْنِ إِدْرِعٍ
أَبِي بَكْرٍ عَنِ عِيَّاشِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَبِي شَرَفٍ
أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي
رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْرِفِي ابْنَ عُمَرَ
وَمَا أَعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ هَذَا
حَدِيثٌ قَوِيٌّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ
أَبِي كُرَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ -

۹۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ
مُوسَى نَا يَحْيَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمَرَ
أَمْرًا بَعْدَ اخْتِدَانِهِ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ هَذَا
حَدِيثٌ قَوِيٌّ حَسَنٌ صَرِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ -

۹۲۳ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ السَّلَوِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ قَوِيٌّ الْبَابُ عَنِ
أَبْنِ عَجَّاسٍ -

کہ نزدیک کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے
اسی لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پر شدید رہا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن قویہ ہے۔ عرض تمہیں سے اس کے سوا
کوئی دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

ماہ رجب میں عمرہ کرنا

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
پوچھا گید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا
آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابن عمر ہر عمرہ میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اور آپ نے کبھی بھی
رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے
سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر
سے حدیث نہیں سنی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے
کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن
صحیح ہے۔

ذی قعدہ میں عمرہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں
عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۶۳ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ -

رمضان میں عمرہ

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول مقسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ
کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت
ابن عباس، جابر، البرہہ، انس اور وہب بن جہش رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ ہرم بن جہش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے
شعبی سے وہب بن جہش اور داؤد نے اردی اور
شعبی سے ہرم بن جہش نقل کیا۔ وہب بن جہش زیادہ
صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس طرح سے حسن
غریب ہے۔ امام احمد اور اسلمی فرماتے ہیں۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ رمضان کا
عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسلمی فرماتے ہیں۔ اس
حدیث کا مطلب اسی طرح ہے۔ جیسے سفور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ”قل ہر اللہ احد“ پڑھی اس
نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں مجھ سے حجاج بن عمر نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں
ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر
دوسرا حج واجب ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں۔ میں نے
حضرت البرہہ اور ابن عباس سے اس کا ذکر
کیا تو ان دونوں نے فرمایا۔ اس (حجاج بن عمر) نے
سچ کہا۔

اسلمی بن سفور نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ انصاری
حجاج سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اور کہا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا ابْنُ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ
ثَنَا إِسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَالْأَسْوَدِ
ابْنِ خُبَيْشٍ قَالَ أَبُو عَرَبَةَ وَيُقَالُ هَرَمُ بْنُ خُبَيْشٍ
وَقَالَ بَيَّانٌ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ
خُبَيْشٍ وَقَالَ دَاؤُدُ عَنِ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
هَرَمِ بْنِ خُبَيْشٍ وَوَهَبِ بْنِ أَصْبَغٍ وَحَدِيثُ امِّ مَعْقِلٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَقَالَ
أَحْمَدُ وَاسْمُ مَنْ قَدْ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ
إِسْحَقُ بِمَعْنَى هَذِهِ الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رَوَى عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ -

باب ۶۴ مَا جَاءَ فِي الذَّائِغِ يُهْلِكُ بِالْحَجِّ
كَيْفَ كَسَرَا وَبَعْرَجَ -

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا رُوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ نَا حَجَّاجُ الصَّوَادِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَسَرَ أَوْ حَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى
كَذَلِكَ ذَلِكِ رَأْيِي هَرَمِ بْنِ خُبَيْشٍ قَتَاكَ
مَدَنِي -

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْحَجَّاجِ وَثَّقَهُ قَالَ وَ

کریں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور
متحدہ راویوں نے حجاج صوف سے اس کی مثل نقل
کیا ہے۔ عمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ
یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبد اللہ بن رافع، حجاج بن عمرو
سے مرفوعاً روایت کی حجاج صوف نے اپنی روایت میں
عبد اللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ حجاج محدثین کے نزدیک
ثقة حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام
بخاری سے سند انہوں نے فرمایا عمر اور معاویہ بن
سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبد الرزاق، عمر، یحییٰ بن
ابی کثیر، عکرمہ اور عبد اللہ بن رافع، حجاج بن عمرو
سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت
کی۔

حج میں شرط لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضی اللہ
عنہما نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں
آپ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے
فرمایا۔ کہہ۔ حاضر ہوں۔ اسے اللہ تیری بارگاہ میں حاضر
ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے احرام سے باہر
آ جاؤں گی۔ اس باب میں حضرت جابر، اسامہ اور عائشہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور علماء
کا اس پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔
فرماتے ہیں اگر شرط رکھی تو بیماری پیش آنے یا کسی دوسرے
عذر کی وجہ سے احرام سے باہر آ سکتا ہے۔ امام شافعی
احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول
قال أبو عبيد بن جراح هذا الحديث حسن وهذا الحديث
واحد عن الحجاج بن المنقرض وهو هذا الحديث
وروى معمر ومعاوية بن سلام هذا الحديث
عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن عبد الله
ابن رافع عن الحجاج بن عمر وعن النبي صلى
الله عليه وسلم هذا الحديث وحجاج بن المنقرض
لم يذكرني حديثه عبد الله بن رافع وحجاج
ثقة حافظ عند أهل الحديث وسيعتقد
يقول رواية معمر ومعاوية بن سلام أصح
۹۲۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا
معمر عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن
عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمر وعن
النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

باب ما جاء في الاشتراط في الحج

۹۲۸۔ حدثنا يزيد بن أيوب البغدادي نا جراح
ابن العوام عن هلال بن خطاب عن عكرمة
عن ابن عباس أن صباغة ردت الرئييانت
النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول
الله اني أريد الحيم أبا شرط قال لعمر قالت
كيف أقول قال قولي لبيك اللهم لبيك
من الأنض حيث تبعسني وفي الباب عن
جابر وأسماء وعائشة قال أبو عيسى حديث
ابن عباس حديث حسن صحيح والعل على
هذا عند بعض أهل العلم برفق الاشتراط
في الحيم ويقولون إن شرط فعرض له عرض
أو عذر فله أن يحل ويخرج من الإحرام
وقول الشافعي وأحمد فراسخن ولم ير بعض

خود یک حج کو کسی شرط سے مشروط کرنا جائز نہیں رہ فرماتے ہیں۔ اگر شرط کی وجہ سے بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ گویا کہ شرط

بکرا نہ کرنا برابر ہے۔ شرط نہ کرنا

حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت حبیبہ کی عیسیٰ امی میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟" صحابہ نے عرض کیا "انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صواب کوئی بات نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت طواف زیارت کر چکے پھر اسے حیض آئے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور احقاق (اور امام ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت خانہ کعبہ میں ہو۔ البتہ حیض والی عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت) ترک کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا شَرَّطُوا فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرْفُثَهُ كَمَا لَمْ يَشْرُطْ.

بَابُ ۴۳۳ مِنْهُ

۴۳۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ إِشْرَاطَ فِي الْحَجِّ وَهَذَا الْقَوْلُ الْيُسْرُ حَسْبُكُمْ سَعْدُ بْنُ كَيْسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۴۳۴ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ.

۴۳۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ حَامِلَةً فِي أَيَّامِ رَمَضَانَ قَالَتْ إِنْهَا قَدْ أَقَامَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا رَدَّ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ ثُمَّ حَامِلَتْ وَإِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ.

۴۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ بِالْبَيْتِ إِذَا لَمْ يَحِضْ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بَابُ ۶۳۲ مَا جَاءَ مَا تَقْضَى الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ -

حائضہ حج کے کون سے امور ادا کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں حائضہ ہر گنتی توہنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاشِئٌ بِهَا عَنْ جَابِرٍ وَكُوَيْلٍ يُزِيدُ الْجَعْفَرِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَضَّيْتُكَ كَمَا مَرَفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقِضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الْقُلُوبَ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا طَوَافَ الْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا -

حضرت ابن عباس مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں منیٰ کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں۔ یہ طواف کعبہ کے جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں یہ حدیث اسی طریق سے حسن فریب ہے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَاشِئٌ بِهَا عَنْ جَابِرٍ وَكُوَيْلٍ يُزِيدُ الْجَعْفَرِي عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَبُخَارٍ وَهَدِ وَقَطَّاعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ التَّنَاسُؤَ وَالْحَائِضَ تَقْضَى كُلُّهُمَا وَتَحْرُمُ وَتَقْضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْفُرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

بَابُ ۶۳۴ مَا جَاءَ مِنْ حَجَّةٍ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدٍ بِالْبَيْتِ -

طواف وداع

حارث بن عبد اللہ بن ادس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ”جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کا آخری وقت بیت اللہ شریف میں گزرنا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں میں گرے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَاشِئٌ بِهَا عَنْ الْمُخَارِجِيِّ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُطِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّكْمَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَرْسٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو النَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدٍ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَمَاتٌ مِنْ يَدَيْكَ

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عارض بن عبد اللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے حجاج بن ارطاة سے اس کی مثل روایت کی۔ لیکن بعض سندوں میں حجاج کے خلاف بھی مذکور ہے۔

سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خُفِيَ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ أَبُو عَتَّابٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ حَجَّيْنِ عَرَبِيٍّ وَهَكَذَا رَأَى عَزِيدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ الْحَبَّارِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَثَلَّ هَذَا أَوْ قَدْ خُوِّلَتْ الْحَبَّارُ فِي بَعْضِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

قارن صرف ایک طواف کرے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قارن صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور ابی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ دو طواف کرے اور (مقا مردہ کے درمیان) دوسری کرے۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ مَعَاذٍ عَنِ الْحَبَّارِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَوَّفَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثْتُ جَابِرَ حَدِيثًا حَسَنًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْوُجْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ درادھی اس لفظ کے ساتھ متفقہ ہوا جب کہ متعدد راویوں نے اسے عبید اللہ بن عمر سے غیر مرفوع (موقوف) روایت

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأُكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتَّى يَجْعَلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عَتَّابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ تَقَرَّرَ بِهِ النَّدَّاءُ وَرَوَى عَلَى ذَلِكَ اللَّفْظِ وَتَقَرَّرَ لَا عَزِيدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

کیا ہے اور یہی اس ہے۔

طلوف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

حضرت ملازمین حضرت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے راج کے افعال ادا کر چکے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سند کے ساتھ کئی طرق سے مروی ہے۔

حج اور عمرے سے واپسی پر کیا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ ماہ یا چھ ماہ سے واپس تشریف لاتے وقت جب کسی بلند مقام یا طیسے پر چڑھتے ترمین مرتبہ تکبیر کہہ کر چڑھتے (ترجمہ اللہ تعالیٰ کے سرکاری ممبروں میں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے وہی لائق تشریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے میں دیکھا ہوا ہے کہ یہ کہتا ہے میں عبادت کرتا ہوں یہ میرے مال میں ہرگز نہیں ہے میں مادیات سے سب کی تعریف کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ کیا کہ دیکھا یا اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تمہارا کام جامل کر شکست دی مالک باب میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ

یَرْفَعُهُ وَهُوَ صَبْرٌ

بَابُ ۶۳۸ مَا جَاءَ إِنْ يَمُوتُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَاسِئًا عَنْ بَرْقِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ يَقُولُ مَرْفُوعًا قَالَ يَمُوتُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ فَتْحِهِ مَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ هَذَا الْحَبَشِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا

بَابُ ۶۳۹ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعُمَرَاءِ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِئًا عَنْ بَرْقِيَّةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عَمَلٍ قَعَلَ قَدْ قَدَّاهُ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَثَرَتْ لَكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ اللَّهُ الْإِلَهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَوْ يَمُوتُ تَائِبٌ حَيٌّ وَنَسَاؤُكَ لِرَبِّكَ عَامِدٌ وَفَتْ صَدَقَ اللَّهُ وَوَعْدَكَ وَكَلِمَةَ عَبْدِكَ وَوَعْدَكَ الْأَخْرَابِ وَوَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ وَالْأَسَدِ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۶۴۰ مَا جَاءَ فِي الْمَحْرُومِ يَمُوتُ فِي أَحْرَامِهِ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِئًا عَنْ بَرْقِيَّةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو پانی اور پیری لاکے تیرے سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو لیکن بزرگست ڈھاکو قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا بلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہ قول ہے یعنی علماء فرماتے ہیں محرم کے سر سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ وہ ٹل اختیار کیا جائے جو میز خرم سے کیا جاتا ہے۔

محرم کی دکھی آنکھوں کا مصیبت سے علاج

عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا اس پر مصبر کا لبپ کر دو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث سنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مصبر کا لبپ کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دعائی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں غشبر نہ ہو۔

۴۹۲

حالات احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے وہ محرم تھے اور ابھی کہ مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور حرم میں گر کر ان کے سر پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمِعَ قَرَأَى وَجْهًا سَقَطَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَوَقَّصَ ذِمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَوَسَدِيٍّ وَكُفِّنُوهُ فِي ثَوْبِهِ وَلَا تَغْتَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعِلَّةٍ أَوْ يَكُونُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي وَثَّانٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَلَدِ ذِمَاتُ الْمُحْرِمِ الْقَطْعُ إِحْرَامُهُ وَيُصْنَعُ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔

باب ۴۵۱ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي

عَيْنُهُ أَوْ يَصْبِدُهَا بِالْصَّبْرِ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيبُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ دَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ اسْتَشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ ابَانُ بْنُ عُثْمَانَ فَقَالَ اصْبِدْهَا بِالْصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اصْبِدْهَا بِالْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَالْعَبْدُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَرُونَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ۔

باب ۴۵۲ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ

فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيبُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ دَهَبٍ وَحَبِيبِ بْنِ الْأَعْرَجِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدَّيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

مَدَّةٌ دَهْرٌ مَجْرُومٌ وَهُوَ يُوقَدُ تَحْتَ قَدِيرٍ وَالْقَمَلُ بَيْنَهُ
عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ امْنُكَ هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ
فَقَالَ اَحْلِقْ فَاَطْعَمَ فَرَقَائِيْنَ سِتَّةً مَكَانَيْنِ وَالْفَرَقُ
ثَلَاثَةُ اَصْبَعٍ اَوْ سِتْرٌ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ اَوْ اَنْتُكَ كَسِيحَةٌ
قَالَ ابْنُ اَبِي دَعْبُجٍ اَوْ اَدْبُجٍ شَاةٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ اَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَيْرِهِمْ اَنَّ الْمَحْرُومَ اَحْلَقَ اَوْ لَيْسَ مِنَ النَّبَابِ
مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَلْبَسَ فِي رَأْسِهِ اَوْ تَطْلُبَ
فَعَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۵۳ مَا جَاءَ فِي الرِّعَاءِ لِلرِّعَاءِ اَنْ
يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا.

۹۴۲۲ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَمْرٍَا سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ اَبِي بَكْرٍ بِنِ عُمَرَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ اَبِي الْبَدَايِجِ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوا يَوْمًا
وَيَدْعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ
وَرَوَى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ
عَنْ اَبِي الْبَدَايِجِ عَنْ عَصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ
وَمَا يَأْتِي مَالِكُ اَصَحُّ وَقَدْ رَخَصَ قَوْمٌ مِنْ
اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا
يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۲۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ عَنْ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْبَدَايِجِ عَنْ عَصِمِ
بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَخَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرِّعَاءِ اَلْاِبْلَاقَ فِي الْبَيْتِ وَتَوَقُّعَ

نے فرمایا کیا تمہاری یہ جوڑیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں ؟
انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
”نرمذ والوادہ ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مکینوں
میں تقسیم کر دو۔ یا تین روزے رکھو یا ایک جائزہ ذبح
کر دو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں۔ ”یا بکری ذبح کر دو۔“ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ
کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ محرم جب سر
مٹوا دے یا ایسا کپڑا پہنے جو احرام میں نہیں پہنتا
چاہے تھایا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہے جیسا
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

چرواہوں کے لیے نکریاں مارنے کا بیان

ابوالہداج بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک دن نکریاں
مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عیینہ نے اسی طرح روایت کیا ہے
مالک بن انس نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی بکر البرداج، البرداج
بن ماسم بن عدی اور ماسم بن عدی سے روایت کیا مالک
بن انس کی روایت اصح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے
چرواہوں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن
نکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ امام شافعی
کا یہی قول ہے۔

ماسم بن عدی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے منیٰ میں رات گزارنے کے دنوں
میں چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ قربانی کے
دن نکریاں ماریں۔ پھر دنوں کی مدی جمع کر
کے ایک دن ماریں۔ امام مالک فرماتے ہیں۔

میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ ان دونوں میں سے
پیسے دن ماریں۔ پھر منیٰ سے روانگی کے دن
پہنکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن
عسینہ کی روایت سے اصح ہے۔

ۛ ۛ ۛ

أَنَّ يَوْمَ النَّجْرِ تَجْمَعُ رُفَى يَوْمَئِذٍ
بَعْدَ يَوْمِ النَّجْرِ خَيْرُ مَوْتَةٍ فِي أَحَدٍ مِمَّا قَالَ مَالِكٌ
ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ وَمِنْهُمَا تَجْمَعُ يَوْمَ
الْفَرِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ عِيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ -

باب ۴۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ منہ سے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
آپ نے فرمایا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے
عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے احرام باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن مزید ہے۔

رج اکبر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ منہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر
کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ قربانی
کا دن ہے۔

ۛ ۛ ۛ

حدیث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف
حدیث روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ حج اکبر قربانی کے
دن ہے۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابن عسینہ کی موقوف
روایت محمد بن اکثم کی موقوف روایت سے اصح ہے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ متقدم حفاظ نے اسی طرح بواسطہ
البراسمخ اور عمارت، حضرت علی کرم اللہ وجہہ منہ سے موقوف
روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ
عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي نَاسِيبُ بْنُ حَيَّانَ
قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصَمَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَمَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكَ
يَمَا أَهْلَكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ لَا أَنَا مَعِيَ هَذَا لَأَهْلَكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

باب ۴۵۵

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ النَّجْرِ الْأَكْبَرِ
فَقَالَ يَوْمَ النَّجْرِ -

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَرَ نَاسِيبُ بْنُ حَيَّانَ
عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمَ النَّجْرِ
الْأَكْبَرِ يَوْمَ النَّجْرِ وَلَمْ تَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرَوَاهُ ابْنُ عِيْنَةَ مَرْفُوعًا
أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ مَرْفُوعًا قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَزِيمٍ وَابْنُ الْحَفَّاءِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا -

باب ۶۵۲ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْلَامِ الرُّكْنَيْنِ

۹۷۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبِيدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُهُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تَزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ قَاتَلَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ مَسَحْتُمَا كَفَّارَةً لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ اسْتَبْرَعًا فَأَحْصَا كَانَتْ كَعَيْنٍ رَقِيقَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضُمُّ قَدَمًا وَلَا يَرْقُمُ الْغُرَى الْأَحْطَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكُنْتُ لَهَا بِهَا حَسَنَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبِيدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ.

باب ۶۵۳

۹۷۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَوَاتِ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ خَسَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَحْوَهُ مَرْفُوعًا الْأَوْثَرُ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَسْتَحْسِنُونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى أَوْ مِنْ

رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عبید بن عمیر کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (حجر اسود اور رکن یمانی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے ہیں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! آپ دونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سناتے۔ آپ نے فرمایا ان کو ہاتھ لگانا ہوں کا کفارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اہم ترمذی فرماتے ہیں حماد بن زید نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے۔ سن لو اتم اس میں گفتگو کرتے ہو۔ پس جو اس میں کلام نہ کرے وہ بھیجی ہی کی بات کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ طاووس حضرت ابن عباس کا قول (حدیث مرفوعہ) مروی ہے۔ ہم صرف عطاء بن سائب کی روایت سے اسے مرفوع جانتے ہیں۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو یا علمی

لنگر۔

حجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔
اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا
کہ اس کی دو انگلیں ہوں گی جن سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے
برے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چرایا اس پر گواہی دے گا
ایام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں بلا خرمہ و زمرہ کاتیل استعمال فرماتے
تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔
کے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ہم اسے صرف ترمذی
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سعید بن مسعود نے
ترمذی سے روایت کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور
لوگوں نے ان سے روایت بھی لی ہے۔

ترمذی کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ
عنه سے روایت ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
ترمذی کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے لے جاتے تھے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن مزید ہے۔
اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حج کے موقع پر مقامات منارہ

عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے انھوں نے ذی الحجہ

باب ۴۵۹۔ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَاللَّهِ لِكَيْبَعَتِهِ اللَّهُ
يَوْمَ الْيَوْمِ لَهُ عِيَانٌ يُبْصِرُ مِنَّا وَلِسَانٌ يُسْمِعُ
بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ قُرَيْبِ السَّبْعِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُ
يَا لَرَبِّتٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ غَيْرَ الْمُقَدَّتِ قَالَ أَبُو عِيسَى
مُقَدَّتٌ مُطَبَّقٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ قُرَيْبِ السَّبْعِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
وَقَدْ تَكَلَّمَ بِعِيَانِ بْنِ سَعِيدٍ فِي قُرَيْبِ السَّبْعِيِّ وَ
رَوَى عَنْهُ النَّاسُ۔

باب ۴۵۹

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَافِلَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ
نَاذِرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْرٍ
وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۴۶۰

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَمْدُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَبُو اسْبَاطِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ قَالَ لَنَا اسْحَبُ بْنُ يَسْفَرٍ
الْأَزْدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ

قَالَ قُلْتُ لِأَنِّي سَمِعْتُ نَبِيَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بَعَثَنِي قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ لَا فَعَلَ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًا ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ يَسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ الْأَذَمِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ -

أَخْرَأُ أَبَوَابَ الْحَجَّ

حج کے ابواب ختم ہوئے۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

ابواب الجنائز

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

بیمار کے لیے ثواب

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ شَوْكَةً كَمَا فُوتَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا خَاطِبَةٌ قَرِئَ الْبَابُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَآبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي أُمَامَةَ وَآبِي سَعِيدٍ وَأَبِي وَعْبَةَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْبٍ وَجَابِرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَآبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي عَزْزَةَ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ بْنِ نَسَائِدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى أَلْقَاهُ اللَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی کاٹنا نہیں چھیننا اسے بڑی لیا چھوٹی تکلیف نہیں پہنچتی۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کرتا۔ اور اس کی ایک فضلی معاف فرماتا ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، ابو ہریرہ، ابوامامہ، ابو سعید، انس، ابو عبد اللہ بن عمر، اسد بن کرز، جابر، عبدالرحمن بن اذہر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ معمولی سے پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جابر سے سنا انہوں نے
دریغ کا قول نقل کیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے
سوا اور کبھی نہیں سنا کہ فکر و غم، گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔
بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن یسار
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت
کی ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان
اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل جنت
کے پھل کھاتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابو موسیٰ
بلد، ابو ہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان
حسن ہے۔ ابو عقیل اور عاصم احول نے اسے بواسطہ
ابراہیم، ابراہیم، ابراہیم اور ابراہیم حضرت ثوبان رضی اللہ
عنہ سے مرفوعاً اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں کسی نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ
ابراہیم، ابراہیم، ابراہیم سے اس حدیث کی روایت اصح ہے۔
امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابراہیم کی احادیث (راہ راست)
ابراہیم سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابراہیم
نے بواسطہ ابراہیم، ابراہیم سے روایت کی
ہے۔

ابراہیم نے بواسطہ ابراہیم اور ابراہیم حضرت
ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث
روایت کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے۔ پھر چھا
گیا۔ جنت کے مدغم رہنے سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا اس
کے پھل

إِلَّا يَنْفَرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَلَاءَ
يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فِي
الْفَرَسِ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَ
قَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

باب ما جاء في عيادة المريض.

۹۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَابِتُ بْنُ
زُرَيْعٍ ثَابِتُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
أَسْمَاءَ الرَّبِيعِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ
الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي مُوسَى وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَ
آبِي جَابِرٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو عَمْرٍو عَصِمًا الْأَحْوَلُ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ
أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَنْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
فَمُؤَاصَّحٌ قَالَ مُعْتَمِدٌ وَآخَرُ حَدِيثُ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا
هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ فَهُوَ عِنْدِي
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.

۹۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْوَالِاسِيُّ ثَابِتُ بْنُ
أَبِي هَارُونَ عَنْ عَصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَا دَرِيئَهُ قِيلَ
مَا خُرْقَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّا هَا.

فرماتے ہیں۔ حدیث جناب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی۔ موت کی تہانہ کرے۔ بلکہ یہ کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا مینا بہتر ہے۔ مجھے زندہ رکھو اور جب میرا نامیرے سے بے بہتر ہو۔ بیٹھے موت دے دینا۔

علی بن جریر نے یہ حدیث ابواسلمہ اسماعیل بن ابراہیم اور عبد العزیز بن مسیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیمار کے لیے پناہ مانگنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریل امین نے کہا۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر غیث نفس کی شر سے اور ہر حد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں وہی آپ کو شفا دے۔

عبد العزیز بن مسیب فرماتے ہیں میں اور ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ثابت بنانی نے کہا۔ اے ابو حمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں، حضرت انس نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھانڈوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا۔ ہاں ضرور جھانڈیں حضرت انس نے دعا مانگی۔ اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، سبھی کو در کر کے دے اے تو شفا دے کیونکہ تیرے بغیر (حقیقتاً) کوئی شفا دیتے والا نہیں۔ بیماری کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی سعید حسن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا جُنَابُ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَمَثِّلِينَ أَحَدًا كَمَا الْمَوْتُ لِضَرْبِ نَزْلِ بِهِ وَلِقُلِّ الدُّخْرَ أَحَدِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّيَ إِذَا كَانَتْ أَوْلَى فَخَبَّرَ لِي.

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِئِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَيْمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ صَحْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۶۹۸ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ.

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَازِلٍ الصَّنَوَاتُ الْبَصْرِيُّ نَاعِدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَحْبٍ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَكَيْتُ قَالَ تَعْمُرُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أُرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللَّهِ أُرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ.

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَحْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَتَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ تَابِتُ يَا بَا حَمْدَ اللَّهِ اسْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسُ أَفْكَأَرْقِيكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ قَرِّبْ لِي الْيَوْمَ مَذْهَبَ الْيَوْمِ اسْتَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءٌ لَا يُدَاوِرُ سَقَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَكَانَتْ أَبَا ذَرٍّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَكُنْتُ لَهُ مَوَاقِيَةً

صحیح ہے میں نے ابو زرعرہ سے اس حدیث کی بات کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عبد العزیز
کا نام روایت ابو سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
فرمایا اور اس حدیث میں ابوبکر زہری نے فرمایا عبد الصمد بن عبد الوہاب نے
ابو اسیر اپنے والد عبد العزیز بن حبیب اور ابو زہرہ حضرت ابو سعید صدیق
بیان کیا کہ ابو عبد العزیز بن حبیب نے براہ راست حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی

عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصْبَحْتُ أَوْ
حَدَّثْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَلَّاهُمَا صَبِيحَتِ
نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاهِدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ -

وصیت کی ترغیب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو
باتیں کہے اس طرح کہ اسے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو
جس کی وصیت کرنی چاہیے۔ لیکن وہ وصیت لکھ کر نہ دے
اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر
حسن صحیح ہے۔

باب ۶۶۵ مَا جَاءَ فِي الْحَقِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ -

۹۶۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
كُثَيْبٍ كَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ
أَمْرٌ مُسْلِمٍ يَبْتَغِي تَلَتِيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُرْجَى فِيهِ
لَا كَدَّ صِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً يُعْتَدُّهُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
لَيْثٍ أَوْ فِي قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثْتُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں
بیکار تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حوا پر کسی کی اور پوچھا کیا تم نے
وصیت کی؟ میں نے عرض کیا "ہاں (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا کہ
مال کی باتیں نے عرض کیا میں نے اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ کے لئے میں
دینے کی وصیت کی ہے۔" آپ نے فرمایا "اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟"
کہنے لگے "وہ مالدار ہیں" حضور نے فرمایا "دوسری حصے کی وصیت کرو"
حضرت سعد فرماتے ہیں میں تمہارا کم بخت ہوں۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
میرے حصے کی وصیت کر بلا ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابو عبد الرحمن
فرماتے ہیں ہم میرے حصے سے کم دینا مستحب سمجھتے تھے کیونکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس باب میں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے۔ ازہر یہ بھی طریقوں سے

باب ۶۶۶ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُلُثِ وَالرُّبُعِ -

۹۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصِيْتُ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ يَحْكُمُ
قُلْتُ بِمَا لِي كَلِمَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ
لَوْلَدِكَ قَالَ مُمَّا عَدِنَا بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْقِسْرِ
قَالَ فَمَا لَكَ أَنَا فَوَصَّيْتُ قَالَ أَوْصِ بِالثُلُثِ
وَالرُّبُعِ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَمَنْ سَمِعَ
أَنْ يُنْقَضَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
جَبْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ سَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثْتُ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَوَيْتُ عَنْهُ

مردی ہے۔ بکیر اور کثیر دونوں قسم کے الفاظ مردی ہیں۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کی وصیت ان علماء کے نزدیک صحیح ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگ وصیت میں پانچویں حصے کو چوتھائی سے اور چوتھائی کو تہائی سے اچھا سمجھتے تھے۔ جس نے تیسرے حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہیں چھوڑا اس کے یہ صرف تہائی کی وصیت ہی جائز ہے۔

موت کے وقت بیمار کو تین اور اس کیلئے دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے قریب الموت لوگوں کو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر اور خدی مرہ ذویہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ جب تم مریض یا بیمار کے پاس جاؤ تو ایسی بات کہو کہ تم فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہو۔ اے اللہ! مجھے بھی اور ان کو بھی بخش دے۔ اور مجھے ان سے اچھا بدل عطا فرما۔ فرمائی ہیں میں نے یہی دعا مانگی پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر بدل عطا فرمایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام ترمذی فرماتے ہیں۔ شفیعین، سلمہ کے لڑکے ابو داؤد اسدی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

بَكِيرٌ يُرْوَى كَثِيرٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنَّ يُوصِي الرَّجُلُ بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَأَنَّهُ لَا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمْسَ دُونَ الرُّبْعِ وَالرُّبْعَ دُونَ الثَّلَاثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثَّلَاثِ فَلَمْ يَتْرِكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لِمَا لَا الثَّلَاثَ.

يَا بَيْتُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِيَنِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ -

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْمَصْرِيُّ نَاسِئُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرْيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنَا مَوْتَنَا كَمَا لَقَّنَا إِلَّا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسَعْدِ بْنِ الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ أَمْرٌ لَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي مَعْرُوبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ نَفْسُ الْمَرِيضِ أَوْ الْبَيْتَ فَتَقْرَأُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَتَقْرَأِي اللَّهُمَّ اعْزِلِي قَلْبَهُ وَأَعِزِّي مِنْهُ عُنُقِي حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعِزِّي اللَّهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى شَقِيقٌ هُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَبُو دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ

موت کے وقت مرلیف کو کلمہ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو زیادہ تلقین کرنا مناسب نہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں کثرت کے ساتھ بار بار کلمہ توحید کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

موت کے وقت جان کنی کی سختی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر ملتے پھر دعا مانگتے "اللہ ارحم الراحمین" یا (فرماتے) موت کی بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رسال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمان ابن عمار کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ علامہ ابن جلاب

أَوْ سَمِعَهُ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ كُنْتُ أَنْ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيضُ حَتَّى الْمَوْتِ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَّةً قَدْ كَمَلَ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يَسْبُغُ أَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يَكُنْثَرُ عَلَيْهِ فِي هَذَا وَمُرْوِي عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُعَلِّمُ يُلَقِّنُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَكْثَرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مَا كَمَلَ اتَّكَلَّمُ بِكَلَامٍ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَادَ مَا مُرْوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرَ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

باب ۶۶ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ ابْنِ الْغَدَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَمْعَانَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ بِهِ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَبْسُطُ وَجْهَهُ بِالنَّارِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَبْطَاحِ الْبَزْزَارِيُّ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْحَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَدْلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَعْظَمَ أَحَدًا بِغَمَرَاتِ مَوْتِ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا بُرَيْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ثَلَاثُ لَهْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اسی طرح سے پہچانتا ہوں۔

موت کا پسینہ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن پیشانی کے پسینے (موت کی سمٹی) سے مرتا ہے اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے تبادہ کا سماع ہمارے علم میں نہیں۔

موت کے وقت اُمید اور خوف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زجران کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا آپ نے فرمایا ”اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟“ کہنے لگا ”یا رسول اللہ قسم بخدا اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور میں اس کا خوف بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کر دیتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے اسے حضرت ثابت سے روایت کیا ہے۔

تشہیر موت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْعَلَاءُ بْنُ الْمَلْجَلِ قَالَ قَرَأْتُمَا أَعْرَفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۲۶۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقٍ أَلْبَسَ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُشَقِّ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقٍ أَلْبَسَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيْنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ شِمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ۔

باب ۲۷۰

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزَارِيُّ قَالَا نَا سَيَّارُ ابْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ثَابِتٍ وَهُوَ بِالنُّمُوتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَجُّوا اللَّهَ وَرَأَى انْقِاضَ دُرِّيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو أَمْنَهُ وَمَتَابَعَاتٍ قَالَ أَبُو عِيْنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

باب ۲۷۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

ابن بكير بن خنيس ناصيب بن سليم العنبي
عن يلال بن يحيى العنبي عن حذيفة قال
إذا مت فلا تولى مؤبى أحدًا وإني أخاف أن
يكون نبيًا وإني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ينهى عن الشيء هذا حديث
حسن -

- 2 -

٩٤٢. حَدَّثَنَا مُسْتَعْنِدُ بْنُ حَبِيبٍ الرَّازِيُّ عَنْ سُلَيْحٍ
ابْنِ سُلَيْمٍ وَهَارُونَ بْنُ الْمُبَارِزَةِ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي حَمزة عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّمَا كُفْرٌ وَالتَّكْفُورُ بِمَا كَانَ الشَّعْخُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالتَّكْفُورُ إِذَا انْ رَأَيْتَ الْبَيْتَ فِي الْبَابِ
عَنْ حُذَيْفَةَ -

عن حماد بن عمار

٩٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَبِيْرِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيَّ عَنْ سَعِيْدِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ
وَالَّذِي إِذَا كَانَ بِالْيَمِينِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ
عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ وَأَبُو حَمْرَةَ هُوَ مِمَّنْ
الْأَعْوَمُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَرِيبِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ الثَّقِيِّ وَالشَّعْبِيِّ
هَذَا هَمْرَانٌ يَبْدَأُ فِي الثَّانِي بِأَنَّ فَلَا مَا مَاتَ
يُشْهَدُ وَاجْتَارَتْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا
بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَلَا حَوَانَهُ وَ
يُوصَى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ
الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ -

الرَّجُلُ قَرَأْتَهُ